قرآنی ضرب الامثال

Quranic Proverbs

یوسف سیجا

Yousuf Seja

COMPOSED BY
Zaheer Computers and Composing Center Dullewala District Bhakkar (Punjab)

پیش لفظ

میری زندگی کا مقصد قرآنی تعلیم کا عام کرنا ہے فلسفہ رسالت یعنی رسالت کی تعریف کیا ہے اور قرآنی ضرب الامثال سے مفہوم کیا ہے۔ قرآن کریم کا انداز عام تصنیف و تالیف جیسا نہیں ہے قرآن مجید کی تعلیمات بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ساری کتاب میں پھیلی ہوئی ہے قرآن کریم یوں تو ایک مختصر سی کتاب ہے لیکن اس کی تعلیمات کی ہمہ گیریت کا یہ عالم ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق اس میں رہنمائی موجود نہ ہو۔ قرآن کریم کے احکام جو متعین قوانین کی شکل میں ہیں اور زندگی کے دیگر امور کے متعلق جو اصولی ہدایات ہیں۔ ان کا انداز مختلف ہے ان آیات سے جہاں احکام کے فلسفے اور مصالح سے بحث کی گئی ہے اور جہاں ان کی تشریح کی گئی ہے بات یہ ہے کہ قرآن کی رہنمائی کا مقصود و مطلوب یہ ہے کہ معاشرے میں قرآنی احکام کو بتدریج نافذ کیا جائے تاکہ ہر فرد معاشرہ قرآنی قالب میں ڈھل جائے ضرب الامثال قرآن مجید کی کل آیات میں سے آدھے قرآن مجید کا حصہ ہیں۔ انہیں محترم انیس احمد خیر آبادی نے یکجا کیا تھا ترجمہ مولانا وحید الدین خان صاحب کا ہے اور مفہوم القرآن (پرویز صاحب) سے مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ ہر زبان میں ضرب الامثال ہوتی ہیں۔ جو زبان کے بولنے میں روانی پیدا کرتی ہیں۔ پشتو زبان میں ضرب الامثال نہ ہونے کے برابر ہوں گی کیونکہ اس زبان کی خصوصیت یہ ہے کہ کلام کرتے ہوئے متکلم کو اپنی وضاحت میں کسی نہ کسی چھوٹی سی کہانی کو شامل کرنا پڑتا ہے۔ ضرب المثل جو گنے چنے الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے زبان کے اندر موجود واقعات حالات نصائح وارشادات اور اقوام گزشتہ کے حالات وواقعات کی طرف سننے والے کے ذہن کو فوراً لے جاتی ہیں اس طرح متکلم کی بات سننے اور سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر سورہ فاتحہ میں تین ضرب الامثال ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین

مالک یوم الدین

اھدنا الصراط المستقیم

ان ضرب الامثال سے آپ کی تحریر اور تقریر میں روانی پیدا ہوتی ہے۔ ضرب الامثال زبانوں پر بہت جلدی چڑھ جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ اگر یہ آپ کی زبان سے گفتگو کے دوران ادا ہو جائیں تو پھر انہیں یاد رکھنے کی ہر مرتبہ محنت نہیں کرنی پڑتی۔ ضرب الامثال کا تعلق دنیا کی کسی زبان سے بھی ہو دوسری زبانوں میں آسانی اور روانی سے شامل ہو جاتی ہیں۔ اور زبان بولنے والے کے لئے اس کے اپنے موقف کے بیان کی خاطر آسانی پیدا کر دیتی ہیں میرا مقصد اپنی وسعت و استطاعت کے مطابق راہ نوردان جادہ قرآنی کے لئے سہولتیں بہم پہنچانا ہے تاکہ وہ بآسانی قرآنی معاشرے کی منزل مقصود تک پہنچ سکیں میں ان کا رفیق سفر بننا چاہتا ہوں یہی میری سعادت ہے ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

فہرست

قرآنی ضرب الامثال

قرآنی ضرب الامثال (حکیم انیس احمد خیر آبادی)

مفہوم القرآن (بابا پرویزؒ)

قرآنی ضرب الامثال سورۃ الفاتحہ

(1:1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(ساری تعریف اللہ کے لئے ہے وہ سارے جہان کا مربی ہے)

حمد کا مطلب خدا کے پروگرام کی تکمیل کرنے کی خاطر قدم اٹھانا، تاکہ ہر ایک کی زبان پر اللہ کے لئے کلمہ تحسین و آفرین آجائیں خدا کا پروگرام کیا ہے؟ دوسروں کی نشو نما کی راہ میں مستبد قوتیں اگر حائل ہوتی ہیں یا روڑے اٹکاتی ہیں، تو انہیں راستے سے ہٹا دیا جائے اللہ کے بارے میں ہم وہم گمان خیال قیاس فہم و ادراک م کی صلاحیتوں سے کسی تصور کا احاطہ نہیں کر سکتے اللہ کو ہم پہچان نہیں سکتے اسے ہم مان سکتے ہیں کارگہہ کائنات کے نظم و نسق پر غور کرنے سے مانا جاسکتا ہے، ہر شے کو سامان نشو نما بلا مزد و معاوضہ ملتا چلا جاتا ہے تاکہ اشیاء کائنات اپنے نقطہ آغاز سے عام حالت میں بتدریج اور عند الضرورت فجائی انداز سے ارتقائی عمل سے گزرتی رہیں اس کو نظام ربوبیت کہتے ہیں، جسکا مقصد نوع انسانی سے ایسے افراد کو سامنے لانا ہے جن کی زبانوں پر حمد کلمات تحسین و آفرین جاری ہو جائیں وہ بے ساختہ اپنے عمل سے بھی پکار اٹھیں کہ اے ہمارے نشو نما دینے والے (اللہ) تونے اس کائنات کی کسی شے کو نہ بیکار اور نہ تخریبی نتائج بر آمد کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

(1:3) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

(وہ مالک روز جزا کا ہے)

مستبد قوتوں کو راستے سے ہٹانے کا نتیجہ ایک ایسے نظام کا قیام جس میں انسانوں کی محتاجی و محکومی کا خاتمہ ہو جائے فیصلے خدا کے قوانین کے مطابق ہوں، اور ایسا نظام خود ساختہ نظام ہائے حیات پر غلبہ بھی حاصل کرلے۔

(1:5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

(چلا ہم کو سیدھا راستہ)

جماعت مومنین کی حسین و مقدس دعائیں، آرزوئیں اور تمنائیں بار الہا زندگی کا سیدھا ہموار راستہ ابھر اور نکھر کر ہمارے سامنے آجائے جو عافیت سے منزل مقصود تک لے جائے۔

قرآنی ضرب لامثال سورۃ البقرہ

(2:7) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝

(مہر لگادی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے)
ان کے قلب و دماغ پر اس قسم کے غلاف چڑھ جاتے ہیں کہ وہ گرد و پیش پر غور کرنے سے بھی صحیح سمت کا اندازہ نہیں کر سکتے نشانات راہ کو دیکھ نہیں سکتے آواز جرس سے بھی کارواں کا سراغ نہیں پاسکتے یہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جو خدا کے قانون مکافات عمل کے مطابق مرتب ہوتا ہے۔

(2:9)يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

(وہ اللہ کو اور مومنین کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں)
دورخی چالیں چلتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ جماعت مومنین کو فریب دے رہے ہیں عقل و شعور کا فیصلہ ہے کہ خود اپنے آپ کو فریب میں رکھ رہے ہیں۔

(2:10)فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

(ان کے دلوں میں روگ ہے)
جھوٹ بولنے اور نیا بہروپ بدلنے کی روش سے قلب و دماغ صحت مندانہ توازن کھو بیٹھتا ہے اس میں مصروف کار یعنی دل کا مریض الم انگیز عذاب میں ہوتا ہے۔

(2:11)وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں)
کہا جائے کہ ناہمواریاں پیدا کر کے۔ معاشرے کے نظام کو تباہ مت کرو ڈھیٹ کہتے ہیں ہم معاشرے کو بگاڑتے کب ہیں ہم تو سنوارنے والے مصلحین ہیں۔

(2:14)إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

(ہم تو ان سے صرف ہنسی کرتے ہیں)
زندگی کی دورخی کا یہ عالم، مومنین سے کہ ہم تمہاری طرح قرآن کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور تنہائی میں پارٹی کے سرغنوں سے کہتے ہیں اندر سے تمہارے ظاہری ان سے، بس بے وقوف بنا کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(2:16) فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

(تو ان کی تجارت مفید ثابت نہ ہوئی اور وہ نہ ہوئے راہ پانے والے)
دھوکہ دے کر ناجائز فائدے حاصل کرنا عقلمندی نہیں اور نہ نفع بخش کاروبار ہے، ان کی حقیقت نادانی سے صحیح روش کے بدلے غلط راستہ خریدنے سے نفع بخش تجارت نہیں ہو سکتی۔

(2:18)صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

(وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں)

بہرے گونگے اندھے عقل وفکر سے عاری جذبات سے مغلوب نفع نقصان کی تمیز سے محروم کا صحیح راستے کی طرف لوٹنا بہت مشکل ہے۔

(2:19)وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ

(حالانکہ اللہ منکروں کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے)

منفعت کے ساتھ رعد وبرق کی تباہ کاریاں بھی ہوتی ہیں، تدبر کی فسوں سازی کی بجائے حق پر مبنی صحیح نظام زندگی میں اس کا حل ہے۔

(2:20)إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(اللہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے)

ہم نے ہر بات کے لئے اندازے اور پیمانے قوانین وضوابط مقرر کر دیے ہیں پیمانوں پر کنٹرول ایسا کہ کوئی شئے پیمانوں سے باہر نہیں جاسکتی نہ بجلی کی چمک وکڑک، نہ سامان زیست کی فراوانی، ہم نے تو صرف قدرتی سامان نشو نما سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی دیا ہے جیسا تم سوچتے ہو ہم ایسا بھی کر سکتے تھے یہ تو بجلی کی چمک ہے جس میں تم چار قدم چل لیتے ہو پھر اندھیرا۔

(2:22)فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ۔

(پس تم کسی کو اللہ کے برابر نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو)

زمین کے ٹھکانے اور اس کے سامان، فضا کے کرے، آسمان سے برستا پانی، تمہارا سامان رزق سامان زیست ہے، خدا کی اس ملکیت کو تم استعمال کر سکتے ہو خدا کی ملکیت پر انسانوں کو مالک بنا دینا یہ تو شرک ہے۔

(2:27) أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

(یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں)

وہ لوگ جو تمام ذمہ داریوں کے قبالہ کو ریزہ ریزہ کرتے نظام خداوندی سے کیئے عہد کو توڑتے انسانیت کے تمام رشتوں کو منقطع کرتے اور انفرادی مفاد پرستی کو زندگی کا نصب العین بنا کر نوع انسان کی برادری کے درخت کی شاخوں کے پتوں کو نوچتے اور پھر معاشرے میں ناہمواری پیدا کرتے ہیں جس کا نتیجہ آخر الامر تباہی اور بربادی ہوتا ہے۔

(2:31)وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

(اور اللہ نے آدم کو تمام نام سکھلا دیئے)

انسان میں اس امر کی امکانی استعداد رکھدی گئی تھی کہ یہ ان قوانین کا علم حاصل کر سکے جن کے مطابق مختلف اشیاء کائنات سرگرم عمل ہیں۔

(2:37)إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۔

(وہ تو ہے ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے)

توبہ کا مطلب ہے کہ پھر سے وہی جنتی زندگی کیسے حاصل ہو؟ عقلی مفادات کے تحفظ کی راہ کو چھوڑ کر وحی کے بتائے گئے نظریہ زندگی اور نظام حیات کی طرف دوڑ لگاؤ۔

(2:40) وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ

(مجھ سے وعدہ پورا کرو تو میں تم سے وعدہ پورا کروں)

تم (بنی اسرائیل) نے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی روش کو چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ کہ دنیا بھر کی ذلت ورسوائی نے تباہ کر دیا۔

(2:41) وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا

(اور میری آیتوں کو فروخت مت کر ڈالو تھوڑی سی قیمت پر)

آیت یعنی نظری دعاوی کو سچ کر کے جو دکھادے وہ نشانی۔

قومی گروہ بندی کیلئے خود ساختہ عقائد ورسومات، آیات کے بدلے میں دنیاوی مفادات حاصل کرنے کیلئے تھوڑی قیمت پر بیچنے پڑتے ہیں۔

(2:44)أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ

(کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو)

تلبیس حق وباطل کی روش کا نتیجہ منافقت ہے کیا کتاب اللہ کے اتباع کا مدعی دوسروں کو تو بھلائی اور کشاد کی تاکید کرے لیکن یہ نصیحت اپنی باری میں بھول جائے۔

(2:45)وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

(اور صبر اور نماز سے مدد چاہو)

صبر یعنی نظام صلوۃ کے دشوار گزار راستے اور کٹھن منزل کو دل سے قبول کر لینا چاہئے ورنہ دوسروں کی کمائی پر تن آسانی کی زندگی گزارنے- والوں کو قانون مکافات عمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(2:57)كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

(کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے دے رکھی ہے)

بات تو تب ہے جب کھانے پینے کے ساتھ ہمارے قوانین کے اتباع پر بھی قائم رہو بلا مزدومعاوضہ سامان معیشت کی فراوانیوں کے بعد بھی اپنے ہاتھوں سے تم نے اپنا نقصان کیا۔

(2:60)وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

(زمین پر فسادی بن کر مت پھرو)

سامان معیشت کی فکر سے نجات دے کر تمہاری معاشی ضروریات پوری تو کر دی ہیں پھر تم معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کر کے اس کا شیرازہ منتشر کرنے والے کام نہ کرو۔

(2:62)وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(اور نہ کوئی اندیشہ ان کے لئے اور نہ وہ کوئی غم کرینگے)

خوف اور حزن وجہ افسردگی ان کے لئے نہیں ہے جو قرآن کے تصور خدا اس کے اقتدار اعلی، زندگی کے تسلسل، قانون مکافات پر ایمان لاکر اس کے پروگرام کے مطابق صلاحیت بخش کام کرتے ہیں۔

(2:69)فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ

(نہایت زرد رنگ دیکھنے والوں کو خوش نما معلوم ہوتی ہے)

بات کی پوری وضاحت ہماری آرزوؤں کی وجہ سے عقل پر پردہ بن جانے کی وجہ سے نہیں ہو پاتی، سانڈ کا رنگ بھی گہرے زرد رنگ کا ہو جو دیکھنے والوں کو جم کے جچے۔

(2:83) وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(اور لوگوں سے بالعموم کھلی بات کہنا)

یاد دلاتا ہوں کیا عہد کیا تھا لوگوں سے ہمیشہ خوش معاملگی سے پیش آؤ گے انہیں ان کی نشو نما کا سامان اور قوانین خداوندی کا اتباع کرنے کے مواقع دینے والا نظام دوگے، لیکن تم نے گریز کیا۔

(2:96)وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ

(اور آپ انہیں زندگی پر حریص سب لوگوں سے بڑھ کر پائیں گے)

مسلم مرنے کا متمنی، کافر و مشرک زندگی کا حریص ہوتا ہے نادان کے لیے درازی عمر بے معنی ہے، قوانین مکافات کی نگاہ ہر کام پر اور نتیجہ بھی لازمی ہو تو زندگی کی حرص نقصان کا سودا ہے۔

(کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو) تلبیس حق و باطل کی روش کا نتیجہ منافقت ہے کیا کتاب اللہ کے اتباع کا مدعی دوسروں کو تو بھلائی اور کشاد کی تاکید کرے لیکن یہ نصیحت اپنی باری میں بھول جائے۔

(2:105)وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ

(اور اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے مخصوص کرلے)

وحی کے لیے (کسی) بشر کو چن لینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وحی کی خیر و برکت سے صرف وہ مستفید ہو سکتا ہے، نعمتوں کا دستر خوان ہر شخص کے لئے کھلا ہے۔ قانون مشیت کے فیصلے پر آپ سے حسد کیوں؟

(2:105)وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(اور وہ اللہ بڑا ہی فضل۔ والا ہے)

تمہاری طرف خدا کی طرف سے وحی آئی جس کی بنا پر خوشگواریاں آئیں۔ خوشگواریوں کی خیر و برکت اور ان سے ملنے والی نعمتوں کو ہاتھ بڑھا کر اٹھالو وحی کیلئے کس کو چنا جاتا ہے یہ پیڑ گننے والی بات ہے۔

(2:110) وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّ

(جو کچھ بھلائی تم اپنے واسطے آگے بھیج دوگے اسے اللہ کے پاس پالوگے)

بھلائی سے مراد اللہ کے پروگرام کی تکمیل جو اقامت صلواۃ اور ایتائے زکواۃ کے معاشرے میں قائم کرنے سے ہوتی ہے تاکہ نوع انسان قوانین خداوندی کے پیچھے چلے اور اس کی نشوونما ہوتی رہے۔

(2:111) تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ

(یہ ان کی نری آرزوئیں ہیں)

حقائق کے فیصلے خوش آئند جذبات کی رو سے نہیں بلکہ علم و برہان سے ہوتے ہیں فریب نفس اور جہالت سے خوش فہمی پیدا ہوتی ہے یہ جذباتی دعوے کہ جنت مخصوص ہو چکی ہے علم و بصیرت کی تائید اور دلائل و براہین سے یہ دعوی جھوٹا ہے۔

(2:114) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا

(اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس سے روک دے کے ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے)

مساجد (مراکز و مقامات، نظام کی بنیاد رکھے جانے والا پلاٹ) ان مراکز کی آباد کاری جماعت مومنین تفریق سے بالا تر ہو کر کرتے ہیں مرکز کی تخریب نظام کی تخریب ہے اس روش کا نتیجہ ذلت و رسوائی ہے۔

(2:115) فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّ

(سو تم جدھر بھی منہ پھیرو اللہ ہی کی ذات ہے)

خدا کا نظام کائنات کی تمام پہنائیوں پر چھایا ہوا ہے جو جہت و سمت اور زمان و مکان کی نسبتوں سے بلند ہے مقام مکہ کے علاوہ بھی مومنین جہاں سے بھی اس کی طرف متوجہ ہوں گے اس کا راستہ سامنے ہوگا۔

(2:116) بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ

(اصل یہی ہے کہ اس کی ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے حکم بردار ہیں)

اس کی ملک اس کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے اس کے قوانین کی اطاعت گزار ہے اسے انسانوں سے تشبیہ ہی نہ دیں جو بیٹوں کے محتاج ہوتے ہیں۔

(2:118) تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ

(انکے قلوب تشابہ ہوگئے)

خدا ہم سے براہ راست محسوس نشانیوں کے ساتھ باتیں کرے! خدا کی پہچان کی خاطر نشانیاں ان کے لئے نمایاں ہوتی ہیں جو علم وبصیرت سے کام لے کر اعتراف حقیقت کرے۔

(2:120)قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ

(آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی بتلائی ہوئی راہ تو بس وہی ہے)

میرا تیرا مسلک یا راستہ نہیں بلکہ کہو وحی کی راہنمائی والا۔ راستہ اور وحی اپنی اصلی شکل میں قرآن کے اندر ہے۔

(2:125)وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

(اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو)

نماز کی جگہ بنانے سے مراد انسانوں کی جماعت بنانے کا حکم ہے جو خود ساختہ تصورات ومعتقدات سے پاک وصاف، گروہ بندیوں اور قومیت پرستی سے بلند اور محفوظ ومامون ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر انسانیت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دے۔

(2:125)وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ

(اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے زمانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے ایک مقام رجوع اور مقام امن مقرر کیا)

مقام ابراہیمی سے مراد اس کا مسلک ومنہج ہے جس کا مرکزی نقطہ کعبہ ہے عالمگیر انسانیت میں سے ایک جماعت کی تنظیم وتربیت کا مخصوص مقام جہاں وہ قوانین خداوندی کی اطاعت کر کے مومنین کے مقام بلند کو حاصل کر لے پھر اقوام عالم کی نگران و پاسبان ہو کر ان کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوار کر بکھرے شیرازہ کو مجتمع کر دے۔

(2:127)إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(یقیناتوہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے)

کعبہ کی بنیاد رکھنے اور تعمیر کا مقصد نظام خداوندی کے قیام کی کوششوں میں مصروفیت تھی ان آرزوں، تمناؤں، ارادوں کو اللہ خوب جانتا اور سنتا ہے۔

(2:130)وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا

(اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی برگزیدہ کر لیا تھا)

ابراہیم کو ممتاز اور برگزیدہ زندگی کے ساتھ۔ آخرت کی خوشگواریاں اس لیے حاصل ہو گئیں کہ اس نے اس مسلک زندگی پر گامزن ہو کر اپنے اندر بلند وبالا زندگی بسر کرنے کی صلاحیت پیدا کر لی تھی۔

(2:130)وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

(اور آخرت میں بھی وہ زمرہ صالحین میں سے ہوں گے) آخرت میں زمرہ صالحین سے مراد برگزیدہ اور ممتاز خوش بخت، بلند و بالا لوگوں کی زندگی بسر کرنے کی صلاحیت جن میں بیدار ہو چکی ہو، وہ اپنی انسانی ذات سے متعلق فریب نفس کی بجائے غور و فکر سے ابراہیم کے مسلک حیات سے کام لیتے ہیں۔

(2:132)فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

(پس ایمان کے سوا کسی اور حالت پر تم کو موت نہ ائے)

ابراہیم و اسماعیل ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے جد امجد (اسرائیل) یعقوب سب کا مسلک یہی تھا کہ خدا کے منتخب کردہ نظام زندگی کی مرتے دم تک اطاعت کرنی ہے۔

(2:133)وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

(اور ہم تو اس کے حکم بردار ہیں)

ابراہیم "بشمول ان کے بیٹے اور ان کے آباء سب کا مسلک یہی قرآنی نظام زندگی تھا اسے خدا نے منتخب کیا ہے لہذا مرتے دم تک اس کی اطاعت اور اس کے مطابق زندگی کرنی چاہیئے۔

(2:135)قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

(آپ کہہ دیجئے کہ نہیں بلکہ ہم نے تو ابراہیم سیدھی راہ والے کا مذہب پالیا)

انسان اگر خود ساختہ شریعت کو احکام خداوندی قرار دے لے یا خدا کے رسول کو خدا بنالے یا غیر خدائی تصور کو قرآن کے تصور خدا میں شریک کر دے یہ مسلک ابراہیمی کے خلاف ہے وہ خالص دین خداوندی کا متبع تھا۔

(2:137) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ

(سواب اللہ آپ کی طرف سے۔ ان کے مقابلے میں ہے)

ان کے حملوں کا جوابی مقابلہ اللہ کا یہ نظام کرے گا جس کی تم اطاعت کرتے ہو، تمام انبیاء سابقہ کی دعوت اسی ضابطہ حیات پر ایمان کی تھی خدا کے مقرر و متعین کردہ صحیح راستے کی مخالفت ان کے اپنے انبیاء کے راستے سے ہٹ جانے کے مترادف ہے تم پروانہ کرو۔

(2:138)صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

(ہمارے اوپر اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے بہتر کون رنگ دینے والا ہے)

تم نے اللہ کے رنگ کو بپتسمہ سے بچوں پر چھڑک کر حاصل کیا اور ہم نے قانون خداوندی سے ہم آہنگی اختیار کر کے یک رنگی حاصل کی، اللہ کی محکومیت کو تسلیم کر کے اس کے قوانین کی اطاعت کرنا اس حسین رنگ کو ہم نے اپنے لئے تجویز کیا ہے۔

(2:140)قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ

(آپ کہئے کہ تم واقف تر ہو یا اللہ)

جانتے بوجھتے سمجھتے ہوئے غلط بیانی کرنا حقیقت پر پردہ ڈالنا ظلم ہے تم لوگوں سے چھپاسکتے ہو اللہ سے نہیں، خدا کی طرف سے عطاشدہ علم (وحی) نے یہ کہاں کہاہے کہ انبیاء بنی اسرائیل یہودی تھے یا نصرانی تھے؟

(2:140)وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

(اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے)

تم اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ حقیقت کا علم تمہیں زیادہ نہیں ہے خدا کو ہے پھر بھی اپنی بات پر اڑے رہتے ہو اللہ تمہاری ایک ایک حرکت سے باخبر ہے۔

(2:148)فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

(سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو)

تعین مرکز کی اہمیت کا اندازہ ہر قوم کو ہے لیکن خاص مقام کو مرکز بنالینا مقصود بالذات نہیں ہو تا بھلائی کے کام زندگی کی عیش سامانیوں کے ساتھ نہیں ہوتے دنیا کے تمام گوشوں والے، زندگی کے تمام شعبوں والے چاہتے ہوں کہ خدا کا قانون تم میں اجتماعیت پیدا کر دے تو پھر حقیقی فوز و فلاح کے کاموں کو مقصود و مطلوب بناؤ

(2:152)فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

(یاد کرتا رہوں گا)

یاد کرنے سے مراد ہے کہ اس ضابطہ سے رابطہ استوار رکھو اور نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو اس عظیم نعمت ہی سے تمہیں شرف اور عظمت ملے گی قانون خداوندی کو پیش نظر رکھا گیا تو خدا تمہارے حقوق کی حفاظت کرے گا۔

(2:153)أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

(اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو)

مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیئے دو باتوں کو یاد رکھا کریں۔ تمہارے ساتھ اور تمہاری جماعت کے ساتھ حالات کیوں نا کیسے ہی ہو جائیں استقامت اور ثبات کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دو مخالفین چاہے کتنی ہی راہیں بدل بدل کر کیوں نہ اختیار کیا کریں تم اس راستے پر چلو جو تمہارے خدا نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے۔

(2:153)إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

(بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

یہ نظام اور اسکی اقامت عالمگیر انسانیت کے مفاد کا علمبر دار ہے محدود گروہ اور قومیں اپنے مفاد کے خلاف پاکر مشکلات بھری رکاوٹیں ڈال کر تمہاری استقامت اور ثبات کا امتحان لیں گی لیکن ہمارے قانون کی التزام کیساتھ مستقل اطاعت سے تمہیں بڑی قوت حاصل ہو گی۔

(2:156)إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں بے شک ہم اس کی طرف واپس ہونے والے ہیں)

ہمارا مقصد زندگی ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جس میں نظام خداوندی کے چشمے بہتے ہوں ایسے میں اگر مشکلیں آتی ہوں یا مسائل و مصائب آتے ہوں لیکن ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اٹھے گا یہی ہمارا مقصود و منتہی ہے اسی کے لئے وقف ہیں اور اس کی طرف رجوع کریں گے۔

(2:157)وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

(اور یہی لوگ راہ یاب ہیں)

یہی لوگ سے مراد انفرادی طور پر الگ الگ فرد نہیں ہے جماعت ہے جو مستحق ہزار تبریک وتہنیت ہے جنہیں اللہ کے قانون کی تائید حاصل ہے اور انہیں کا اپنی منزل مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے۔

(2:165)وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

(اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت قوی رکھتے ہیں)

قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھنے والے شدت سے ان کی اطاعت کرتے ہیں خدائی قوتوں کو اور انسانی قوتوں کو خلط ملط نہیں کرتے لہذا خدا کے قوانین کو چھوڑ۔کر انسانوں کے قوانین پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ تباہی وبربادی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(2:165)أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

(کہ قوت اللہ ہی کی ہے ساری کی ساری)

جب تک غلط روش کے نتائج ان کے سامنے نہ آجائیں لوگوں کی سمجھ میں بات نہیں آسکتی، نتائج سے پہلے بات ان کی سمجھ میں آجاتی ہے جو قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان ویقین کہ فی الواقعہ کائنات میں اقتدار واختیار صرف خدا کو حاصل ہے اس کیساتھ التزام کے ساتھ اطاعت کرتے ہیں تاکہ غلط روش کے نتیجے میں آنے والی تباہی وبربادی سے بچ جائیں۔

(2:168)يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

(اے انسانوں زمین پر جو کچھ حلال اور پاکیزہ موجود ہو اس میں سے کھاؤ پیو)

اللہ کا فرمان یہ ہے کہ تم رزق کے سرچشموں کو تمام نوع انسان کی پرورش کے لئے کھلا رکھو اور اس میں سے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق نہایت خوشگوار طریقہ سے کھاؤ پیو، سب کچھ سمیٹ کر اپنے ہی لیے رکھ لینا قوانین خداوندی سے سرکشی ہے۔

(2:168)وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

(اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو)

لوگ یہ سبق پڑھاتے ہیں کہ صرف اپنے مفاد کا خیال رکھو اور زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرتے چلے جاؤ اور اس خود ساختہ مسلک کو فرمودہ خداوندی اور شریعت حقہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اس طرح معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں خود آپ بن بیٹھنے والے حاکموں جن باتوں کا تمہیں علم نہیں خدا کی طرف۔ ایسی باتوں کو منسوب کرتے ہو۔

(2:168)إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

(وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے)

اے نوع انسان! تم نے ان قوانین خداوندی سے سرکشی برتنے والے مفاد پرستوں کے پیچھے نہیں لگ جانا ہے اور نہ ہی ان کی کوئی بات ماننی ہے دیکھنا! یہ تمہارے بھلے کی کوئی بات کہتے ہی نہیں ہیں کیونکہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

(2:171)صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

(یہ لوگ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو کچھ بھی نہیں سمجھتے)

تقلید کی راہ انسان کو حیوانوں کی ح پر پہنچا دیتی ہے جیسے چرواہا اور اس کا ریوڑ، بلا مطلب آوازیں نکالتا رہتا ہے اور وہ اشاروں پر مڑتی رہتی ہیں، عقل وفکر سے کام لینے کی صلاحیت جو نہیں ہوتی، قلب کے گونگے اندھے بہروں کو انسان کون کہہ سکتا ہے؟

(2:172)وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

(اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو)

بندگی کا ثبوت شکر ہے علم وبصیرت کی روشنی۔ میں ابدی حقائق پر ایمان لانا، غیر فطری زنجیروں اور خود ساختہ پابندیوں سے ہونا یعنی صرف خدا کے احکام وقوانین کی اطاعت کرنا جماعت مومنین کے ساتھ جڑے رہنا، یہ روش بندگی کہلاتی ہے اور شکر یہ ہے کہ سامان زیست کو خدا کے متعین کردہ پروگرام کے مطابق صرف میں لانا، یہ نہ دیکھنا کہ دنیا میں ہوتا کیا چلا آرہا ہے یا قوموں کی روش کیا ہے

(2:173)إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(بے شک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحمت والا ہے)

انسان کبھی واقعی بہت مجبور ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں کھانے پینے کی حرام چیزوں کو بھی کھا سکتے ہیں، بشرط یہ کہ نیت قانون شکنی، ہوس پروری کی نہ ہو، اس سے انسانی ذات پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن قانون کے احترام کا جو محکم احساس ہوگا وہ تمہیں ان اثرات سے محفوظ رکھے گا اور اس طرح تمہاری صلاحیتوں کی نشو ونما بدستور جاری رہے گی، یہ بخشنے اور رحمت کا مفہوم ہے.

(2:177)وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

(اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے جبکہ وعدہ کر چکے ہوں)

اصل دین کی غایت اللہ پر ایمان ہے جس پر پابندی کا ثبوت نظام صلوۃ کو قائم کرنا ہے، قانون خداوندی نے انسانوں کے لئے یہی معیار خداوندی متعین کر دیا ہے وسعت وکشاد کی راہ پر چلنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے عہد وپیمان کا احترام کرے یعنی قول وقرار کا پکا ہونا چاہیے یہ الگ

بات ہے کہ اگر مخالف قوتیں آمادہ پیکار ہو جائیں تو پھر مصائب و مشکلات کا نہایت ثابت قدمی اور استقامت سے مقابلہ کرنا چاہیے اور خوف و ہر اس کو پاس بھی نہ پھٹکنے دینا چاہیے اس روش پر استقامت سے گامزن ہونے والوں کا دعوی ایمان سچا ہوتا ہے یعنی خطرناک گھاٹیوں سے بچتے ہوئے قانون خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں۔

(2:177)وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

(اور تنگی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے)

اس ایمان (آئیڈیالوجی) پر دل سے تصدیق کرنے۔ والوں کی عملی دنیا میں روش یہ ہوتی ہے کہ مال و دولت کی محبت کے باوجود وہ دوسروں کی پرورش کرتے ہیں رشتے دار یا معاشرے کے لاوارث تنہا و یتیم یا جن کا چلتا ہوا۔ کاروبار رک جائے یا کام کاج کی استعداد باقی نہ رہے یا مسافر جو کسی زاد سفر سے محروم رہ جائیں یا جن کی کمائی ان کی ضرورت کے لئے کافی نہ ہو ایسے لوگوں کو اپنی دولت کو وقف کر کے سامان نشو نما مہیا کرتے ہیں۔

(2:181)إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا جانے والا ہے)

لوگوں کے درمیان معاملات کی بہت ساری باتیں زبانی ہوتی ہیں کس نے کیا بیان دیا تھا کون کتنا بھول گیا اور کس کو کتنا یاد رہ گیا اگر کوئی شخص سننے کے بعد اس میں ردوبدل کر دے جان لے کہ قانون کی نگاہ میں وہ مجرم ہے اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(2:183)يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے)

میدان جنگ میں ثبات و استقامت کا سوال ہو، یا معاشرتی و معاشی دنیا میں نظام عدل و مساوات کا قیام ہو ایسا تب ممکن ہے جب انسان میں اپنے آپ پر ضبط کرنے کی صلاحیت ہو، وہ جفاکشی مشقت طلبی کی زندگی بسر کرنے کا عادی ہو تھی وہ زندگی کے سفر میں راستے کے خطرات سے محفوظ رہ سکے گا اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کرنے کے قابل ہو گا پہلی اقوام پر بھی تھے اور تم پر بھی روزے فرض ہیں۔

(2:183)لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ)

کسی جسمانی (حیوانی) تقاضے میں اور بلند انسانی قدر میں ٹکراؤ ہو جائے تو انسانی قدر کو جسمانی تقاضوں پر ترجیح دینی چاہیے صوم (روزہ) سے ضبط کی یہی صلاحیت مقصود ہوتی ہے، تاکہ انسان قوانین خداوندی کی نگہداشت اس طرح سے کرے کہ زندگی کے۔ سفر میں راستے کے خطرات سے اس کی حفاظت ہوتی رہے

(2:184)فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ

(اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے)

روزہ ہو یا کوئی اور نیکی اس کو نبھانے۔ میں مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے معاشرے کے اشخاص کے درمیان قلبی تعلق جو اجتماعی فریضہ کے ساتھ قائم رہتا ہے حاصل ہو جاتا ہے یہ فیصلہ قانونی طور پر تو نہیں کیا جاسکتا کہ آپ روزہ نبھانے کے قابل ہیں یا حالت اجازت نہیں دیتی روزے سے جو مقاصد حاصل ہوتے ہیں وہ اس کے فدیہ دینے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

(2:185)فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

(سو تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے کہ وہ مہینہ بھر روزے رکھے)

حسی، قلبی، نفسی تربیت۔ انفرادی افراد کی اجتماعی ٹریننگ، یا عسکری ٹریننگ، اس کے لیے رمضان کے مہینے کے انتخاب کی وجہ نزول قرآن کی ابتداء تھی، قرآن کے عظیم -پروگرام پر مستعد رہنے اور نظم وضبط کو قائم رکھنے کے لیے روزے کی یہ سالانہ ٹریننگ ہے تاکہ تم اس قابل ہو جاؤ کہ خدا نے تمہیں جو رہنمائی عطا کی ہے اس کے ذریعے سے تم قانون خداوندی کو ساری دنیا کے قوانین سے بلند کر سکو اور تمہاری ہر کوشش بھرپور نتائج کی حامل ہو۔

(2:188) وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

(اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ)

روزوں سے تمہاری ذات کی تربیت مقصود ہے تمہارے اندر ضبط نفس کی صلاحیت مقصود ہے تاکہ زندگی کے ہر گوشے میں جائز اور ناجائز میں تمیز کر سکو تمہاری مفاد پرستی کے تقاضے کچھ ہی کیوں نہ ہوں تم ناجائز کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو نہ کسی کا مال ناجائز طریقہ پر کھاؤ اور نہ حکام کو رشوت دے کر فیصلے کے ذریعے کسی کا مال کھانے کی کوشش کرو۔

(2:189)وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(اور اللہ سے تقوی اختیار کئے رہو یہاں تک کے فلاح پا جاؤ)

فلاح سے مراد سعادت وکشاد کی راہیں ہیں توا ہم پرستانہ رسوم سے فلاح حاصل نہیں ہوتی قانون خداوندی کی نگہداشت کرتے رہو جہالت آمیز باتوں کو چھوڑ کر یہ دیکھو کہ تم میں کیریکٹر کی کتنی بلندی پیدا ہو گئی ہے یہ سوال کہ روزے رمضان کے مہینے میں ہیں اس لیے یہ مہینہ سعد ہے دوسرے مہینے منحوس ہیں حج کے دوران اپنے ہی مکانوں میں پچھواڑے سے آنا، دین میں توا ہم پرستی کو کوئی دخل نہیں ہے معمول کے مطابق زندگی بسر کرنا یہی کامیابی کا طریقہ ہے۔

(2:190)إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

(کہ اللہ حد سے باہر نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا)

جنگ اور صلح اللہ تمہاری ذاتی مصلحتوں اور مفاد پرستیوں کے مطابق نہیں ہو گی بلکہ قانون خداوندی کے مطابق ہو گی اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ تمہارے خلاف جنگ پر اتر آئیں اور تمہارے لیے لڑائی کے علاوہ کوئی اور راستہ باقی نہ رہے خدا کی راہ میں جنگ کرنے کا یہ بنیادی مستقل اصولوں پر مبنی قانون ہے جس کا مطلب ہے انسانیت کے تحفظ کی خاطر جنگ، اس قانون کی ایک حد ہے حدود شکنی ممنوع ہے۔

(2:191)وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

(فتنہ تو قتل سے بھی سخت تر ہے)

ہم نے کعبہ کو امن کا مقام قرار دیا ہے امن کے بر خلاف ظلم اور فساد یہ تو جنگ سے بھی زیادہ تباہیوں اور خرابیوں کا موجب ہوتے ہیں امن کے دشمنوں سے امن کے مقام کعبہ کے قرب وجوار میں جنگ نہ کرو لیکن اگر دشمن وہاں بھی آئین وضوابط کا احترام نہ کریں تو پھر دشمن وضوابط کو جہاں پاؤ ان کا مقابلہ کرو تمہیں بھی تو نکالا ہی تھا تم کبھی انہیں وہاں نکال ہی دو۔

(2:194)فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ

(توجو کوئی تم پر زیادتی کرے تم کبھی اس۔ پر زیادتی کرو جیسی تم پر اس نے زیادتی کی ہے)

جنگ ہو یا امن تم قوانین خداوندی کی ہمیشہ نگہداشت کرو قانون خداوندی کی تائید و نصرت الٰہی حدود کی نگہداشت کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے اور حرمت کے مہینوں کیوجہ سے صلح اور امن کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں صورت یہ ہو کہ دونوں فریق اس معاہدے کا احترام کریں بصورت دیگر حرمت کے خیال سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھو اور حملے کا جواب دو احترام معاہدے کا ہوتا ہے مہینے کا نہیں ہوتا۔

(2:194)وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

(اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے)

جنگ کی آگ کو اگر مسلسل بھڑکایا جاتا رہے تو اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا صلح اور امن کے امکانات روشن کرنے کے مقصد کے حصول کی خاطر سال میں کچھ مہینے احترام کے ہوتے ہیں ان مہینوں کا احترام دونوں فریق پر لازم ہے جنگ اور امن کے تمام امور میں تمہیں قوانین خداوندی کی ہمیشہ نگہداشت کرنی ہے تائید و نصرت الٰہی کی طلب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ حملہ کریں اور تم مقابلہ نہ کرو۔

(2:195)وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

(اور اچھے کام کرتے رہو یقیناً۔ اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)

غرض یہ کہ تم زندگی کے ہر شعبے میں حسن کارانہ انداز سے مصروف جدوجہد رہو مستقل اقدار کی حفاظت کے لیئے مال کی ضرورت ہو خرچ کرو جان دینے کی ضرورت ہو تو پیش کرو اسی معیار خداوندی پر پورا اترنے سے انسانیت کا حسن نکھرتا ہے۔

(2:196) وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ

(اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لیئے پورا کرو)

حج و عمرہ عبادت ہے اس عبادت کا مرکزی مقام کعبہ ہے لیکن اس کا مقصد شعائر اللہ کی تعظیم کی خاطر مناسک کے ادا کیئے جانے سے حاصل نہیں ہو جاتا نظام عدل و مساوات کے قیام اور استحکام کیلیئے جدوجہد سے متعلق ضرورتوں کی خاطر وقتاً فوقتاً بھی مشوروں کے لئے منعقد ہونے والے اجتماعات کو حج اور عمرہ کا نام دیا گیا ہے، ان کے معاشرے میں حج و عمرہ ہوتا چلا آ رہا تھا۔ اسلام نے اسے ایک مقصد دیا کہ عظیم۔ پروگرام کی تکمیل کے طریقے سوچے جائیں جو اس معاشرے میں مفقود تھے۔

(2:207) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

(اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے اپنی جان تک اللہ کی رضاجوئی میں بیچ ڈالتا ہے)

وہ لوگ جنہیں قانون خداوندی کی رو سے ہر قسم کی حفاظت اور نشو نما کا سامان حاصل ہوتا ہے وہ لوگ منشائے خداوندی کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں اور اس کے لیے اپنی جان تک بخوشی قربان کر دیتے ہیں۔

(2:207)وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ

(اور اللہ بندوں کے حق میں بڑا شفیق ہے)

اللہ اپنے بندوں کے حق میں بڑا شفیق ہے سے مراد یہ ہے کہ جو ہمارے پاس قوانین خداوندی ہیں تعلیمات قرآنی ہیں ان پر عمل کرنے سے ان کی نگہداشت کرنے سے ہمیں ہر قسم کی حفاظت اور نشو نما کا سامان حاصل ہوتا ہے۔

(2:214)أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

(سن رکھو اللہ کی امداد یقینا قریب ہی ہے)

وحی کی رہنمائی کی منزل تمام انسانوں کی ایک برادری ہے مفاد پرست گروہ اس تصور کے سخت خلاف ہیں اس جنتی معاشرے کے تصور کی عملی شکل کا راستہ نہایت جانگداز مراحل سے ڈھکا ہوا ہے اس کے مسافروں کو سختیاں اور مصیبتیں شدت سے گھیر لیتی ہیں کہ دل دہل جاتے ہیں یہاں تک کہ رسول پکار اٹھتا ہے کہ بارالہا کوششوں کی بارآوری کا وقت کب آئے گا؟ ہمت شکن صبر آزما مراحل کے بعد تائید ایزدی سعی و عمل کو ثمر بار کرتی ہے۔

(2:215) قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

(آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمھیں مال سے خرچ کرنا ہے سو وہ حق ہے والدین کا اور عزیزوں کا اور یتیموں کا مسکینوں اور مسافروں کا)

اے رسول تمہارے ساتھی مال کی قربانی-کا پوچھتے ہیں کہ کس قدر مال کی ضرورت ہو گی تم ان لوگوں کی ضروریات کو پورا کرو اور اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھی تم دوسروں کی بھلائی کے لیے کروگے وہ سب اللہ کے علم میں ہے اور ہمیشہ رہے گا تمہاری دی گئی قربانی میں سے ایک ذرہ برابر بھی بے نتیجہ قربانی نہیں رہنے پائے گی۔

(2:216)وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بدتر ہو)

عقل اور جذبات کے سطحی تقاضے کسی چیز کو بڑا خوش آئند بنا کر دکھاتے ہیں لیکن یہ تقاضے در حقیقت ذات کی نشوونما کے لئے مضرت رساں ہوتے ہیں انسانیت کی بہبود کی منزل کا مسافر بغیر ذاتی منفعت کے صرف ایثار ہی دیتا ہے جنگ میں جان دینے کا مرحلہ عقل خود بین پر بڑا گراں گزرتا ہے لوٹ مار کے بغیر جنگ انفرادی عقل اور جذبات کا سخت ناپسندیدہ فیصلہ ہوتا ہے وحی کی نگاہ دور رس حقیقت کو دیکھتی ہے لہذا وحی کی روشنی میں خیر وبرکت کا فیصلہ کرو۔

(2:217)وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

(اور فتنہ قتل سے کہیں بڑھ کر ہے)

لوگوں کو خدا کے راستے۔ کی طرف آنے سے روکنا قوانین خداوندی کی صداقت سے انکار و سرکشی برتنا مسجد حرام میں پناہ لینے والوں کو نکال باہر کرنا اس کی فتنہ پردازی قتل سے بھی زیادہ ہلاکت انگیز نتائج کا موجب ہوتی ہے جنگ کے دوران صلح پر غور کیا جاسکتا ہے فتنہ پردازی پر نہیں۔

(2:220)إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(اللہ یقیناز بردست ہے حکمت والا)

خدا کے قانون مکافات عمل کا غلبہ اور اقتدار تمام انسانوں کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے تمہارے ہر عمل پر اس کا پورا پورا کنٹرول ہے اور یہ غلبہ مین حکمت پر مبنی ہے لہذا خیر پر مبنی نظام کی اس نے تعلیم دی ہے ایک ایسے نظام کی تعلیم جو ہر ضرورت مند کی دستگیری کرے گا۔

(2:221)وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

(کہ مومنہ کنیز تک بہتر ہے آزاد مشرک عورت سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو)

میاں بیوی کا انتخاب کس معیار کے مطابق ہونا چاہئے؟ امت، گھر، رشتہ ازدواج کی تشکیل کے لیے ایک ہی معیار ہے بنیاد صرف آئیڈیالوجی کے اشتراک کی ہونی چاہیے اطاعت صرف ایک خدا کے قوانین کی، جنتی معاشرے اور گھر کے لیے اس آئیڈیالوجی پر اتفاق ضروری ہے غلام اور لونڈی میں اسلام کے ابتدائی ایام کا ذکر ہے آہستہ آہستہ اسلام نے انہیں اپنے معاشرے کا جز بنالیا تھا اب غلامی کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

(2:221)وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ

(اور مومن غلام تک بہتر ہے مشرک آزاد سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو)

تم کسی مشرک چاہے آزاد عورت ہو، سے بھی شادی نہ کرو، کیونکہ اس سے مومن لونڈی بہتر ہے کسی کا جاذب نگاہ دکھائی دینا آئیڈیالوجی کے اشتراک کا متبادل نہیں ہو سکتا، اسی طرح سے مومن عورتوں کے لیے بھی ہے کہ وہ مشرک: مردوں سے شادی نہ کریں تاوقت یہ کہ وہ۔ ایمان نہ لے کر آجائیں ان کے لئے بھی پھر مومن غلام ہی بہتر ہے خدا کا قانون نہیں چاہتا کہ تمہارا گھر جہنم بنے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر کے تمہارے گھر کی زندگی کو جنت کی آسودگیاں عطا کرنا چاہتا ہے۔

(2:221)أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ

(وہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور مغفرت کی طرف بلارہا ہے)

خدا اپنے احکامات کو اس طرح لوگوں کے لیے ان کے سامنے واضح کر دیتا ہے تا کہ وہ حقیقت کو اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لیں، ازدواجی زندگی کا ایک اصول دے کر کہ میاں اور بیوی کو انتخاب کی خاطر کیا معیار اختیار کرنا چاہیے، معیار کے مطابق جب آئیڈیالوجی کا اشتراک ابھر کر سامنے آجاتا ہے تو پھر گھر کی زندگی جنت کی آسودگیوں میں گزرتی ہے یہ ہے وہ جنت و مغفرت جس کی طرف اللہ بلاتا ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے سے گھر جو جہنم بن جاتا ہے اس سے بچاتا ہے۔

(2:222) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

(بے شک اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے)

توبہ سے مراد ہے اگر تم اس سے پہلے ایسا نہیں کرتے تھے تو اب صحیح راستے کی طرف لوٹ آؤ قانون خداوندی کی رو سے پسندیدہ لوگ وہی ہیں جو غلط راستے کو چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کریں اور ناخوش آئند امور سے دور رہیں، متعلقہ آیت میں ہے کہ حیض کے دنوں میں مقاربت سے اجتناب کرنا چاہیے عورت کے لیے یہ ایک قسم کی واماندگی کا موجب ہے عرصہ حیض ختم ہونے کے بعد خدا کے طبعی قانون تولید کا اشارہ ہو تو مقاربت کر سکتے ہو۔

(2:224) وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ

(اور مت بناؤ اللہ کے نام کو حجاب اپنی قسمیں کھانے کے لئے)

عائلی زندگی میں بعض لوگ یوں ہی کوئی لغوی قسم کھالیتے ہیں اور جب ان سے بھلائی و تقوی اور لوگوں کی اصطلاح کے کاموں کے کرنے کیلئے کہا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ایک قسم کھار کھی ہے قسم کی وجہ سے ہم ان کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے لغویات پر کوئی گرفت نہیں ہوتی۔

(2:225) وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

(اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا بردبار ہے)

وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے نیز اس کا قانون ایسا نہیں ہے جو یونہی ذرا ذرا سی باتوں پر بھڑک اٹھے اس کے قوانین میں بہت بڑی سہار ہے اور اس کے قوانین سے مقصد تمہاری حفاظت ہے نہ یہ کہ تباہی، لہذا لغو قسموں سے اس کے قوانین کے ذریعے سے گرفت نہیں ہوتی یہ تو تم۔نے یوں ہی بلا سوچے سمجھے قسم کھالی تھی، گرفت ان قسموں پر ہوتی ہے جو تم دل کے ارادے سے کھاؤ۔

(2:229) تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا

(یہ سب اللہ کے ضابطے ہیں ان سے باہر نہ نکلنا)

قانون خداوندی کی حدود ہوتی ہیں جن کی نگہداشت نہایت ضروری اور لازمی ہوتی ہیں جو کوئی بھی ان حدود سے تجاوز کرے گا وہ قانون خداوندی کی نگاہ میں مجرم ہو گا اس آیت کا مکمل مضمون یوں ہے، دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت کے دوران پھر سے قانون کے مطابق نکاح کیا جا سکتا ہے تیسری طلاق کی نوبت کے بعد نہیں، عورتوں کو جو کچھ دے چکے ہو واپس لینے کی اجازت طلاق کی صورت میں نہیں ہے اب اگر حالات کی جزئیات کچھ ایسی ہوں کہ عدالت یا معاشرے کا نظام فیصلہ کرے کہ خاوند کو واقعی کچھ معاوضہ ملنا چاہیے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے عورت اپنے حق میں سے چھوڑ سکتی ہے۔

(2:231,233) وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

(اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے)

تم ان قوانین کی پوری پوری نگہداشت کرو اور اس حقیقت پر یقین رکھو کہ یہ اس خدا کا قانون ہے جو سب کچھ جانتا ہے یہ قوانین اس خدا کے عطا کردہ ہیں جو ان باتوں کو بھی جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے (لہذا تم ان کی اطاعت کرو ان کے نتائج خود بخود بتلادیں گے کہ یہ قوانین کس قدر حقیقت اور حکمت پر مبنی ہیں)

(2:231) وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا

(اور اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ سمجھو)

قانون خداوندی کو یوں ہی مذاق نہ سمجھو مذاق سمجھنے کے نتائج وعواقب بڑے دور رس ہوتے ہیں قوانین خداوندی تو اللہ کی نوازشات میں سے ہیں کہ اس نے تمہیں ایسا واضح ضابطہ قوانین عطا کردیا ہے اور صرف قانون ہی نہیں دیا بلکہ ساتھ۔ہی یہ بھی بتادیا ہے کہ قانون کی غرض وغایت کیا ہے اور یہ بھی کہ اس پر عمل پیرا ہونے سے نتائج کیا نکلیں گیں۔

(2:232) ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ

(یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر اور صاف تر ہے)

اے افراد یہ تلقین ہر اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے ان قوانین کی اطاعت میں تمہاری ذات کی نشوونما کا سامان اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا راز پوشیدہ ہے یاد رکھو یہ قوانین اس خدا کے عطا کردہ ہیں جو ہر بات کو جانتا اور دیکھتا ہے۔

(2:233) لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا

(کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا اس کی برداشت کے بقدر)

اصول یہ ہے کہ کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ

ڈالا جائے معاشرے اور عدالت کو اسے پیش نظر رکھنا چاہیے ایسی باتیں باہمی رضامندی اور مشورے سے ملے کی جانی چاہئیں ہیشگی کی بات تو یہ ہے کہ قانون خداوندی کی نگہداشت کرو اور اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ خدا کا قانون مکافات تمہارے ہر عمل اور نیت پر نگاہ و نظر رکھتا ہے لہذا قانون کی محض رسمی پابندی کرنے کی کوشش اور گریز کی راہیں تلاش نہ کرو۔

(2:237) وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(اور اگر تم اپنا حق معاف کردو تو یہ بہت قرین تقوی ہے)

باہمی رضامندی اور مشورہ یعنی باہمی مراعات کا برتاؤ قانون خداوندی کی منشاء سے زیادہ قریب ہے اس لیے تم آپس میں حسن سلوک کو کبھی بھی نہ بھولو قریب رہنے کے بعد جب بھی الگ ہو تو فراخدلی کا ثبوت دے کر الگ ہو جان لو کہ اللہ کا قانون مکافات تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھتا ہے۔

(2:237) وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ

(اور آپس میں لطف واحسان نظر انداز نہ کریں)

عائلی زندگی کے سلسلے میں تمہارے فرائض منصبی کی محافظت کی اشد ضرورت ہے زندگی کے ہر گوشے میں ہمیشہ قوانین خداوندی کی اطاعت کرنے میں کمربستہ کھڑے رہو۔

(2:238) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ

(سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصاً درمیانی نماز کی)

(2:238)وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ

(اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو)

تمہارے تمام فرائض منصبی میں سے یہ تمہارا مرکزی فریضہ (الصلواۃ الوسطی) ہے جسکی محافظت کی اشد ضرورت ہے محافظت کا مطلب ہے قوانین خداوندی کی اطاعت میں کمربستہ کھڑے رہو چاہے تم خوف کی حالت میں ہو، چاہے تم پاپیادہ چل رہے ہو، یا پھر تم سواری پر ہو، حالت امن ہو یا جنگ میں ہو، اٹھتے بیٹھتے لیٹتے، قوانین خداوندی کو اس طرح سامنے رکھو جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے جس طرح اس نے تمھیں تعلیم دی ہے، اس تعلیم سے ان امور سے تم اس سے پہلے واقف نہیں تھے۔

(2:247) وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ

(اور اللہ اپنا ملک جسے چاہتا ہے دیتا ہے)

ملک کا مطلب ہے منصب واقتدار کمانڈر کی کمان، وحی الہی کا معیار یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کا علم کس قدر ہے اس کی جسمانی توانائی کا کیا حال ہے کیا وہ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو منفعت نوع انسانی کے لئے استعمال کرتا ہے؟ وحی کا یہ معیار اس کا یہ قانون کشادہ نگہی اور علم وحقیقت پر مبنی ہے انسانوں کے خود ساختہ معیاروں یعنی مال ودولت سے عاری غریب آدمی ملک کا حق دار نہیں ہے اس معیار کا پابند اللہ کا قانون نہیں ہے۔

(2:249) كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

(بارہا چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آئی ہیں اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

چھوٹی جماعت کا بڑی جماعت پر غالب آجانے والوں کی پہلی آزمائش ان کا ٹیسٹ ان کا ڈسپلین ہوتا ہے، ان کا یہ خیال کہ خدا کے سامنے ایک دن حاضر ہونا ہے یعنی انہیں اللہ کے قانون مکافات عمل پر پورا یقین ہوتا ہے ایسے لوگ دشمنوں کی کثیر تعداد سے اس لیے نہیں کتراتے جانتے ہیں کہ اللہ کے قانون میں تعداد کی کمی کو سیرت وکردار کی قوت سے قوی یعنی پورا کیا جاتا ہے گروہ کثیر پر غالب آنے کے لیے اصل چیز استقلال و استقامت ہے۔ جب حق پر ثابت قدم رہا جائے تو پھر خدا کے قانون کی تائید شامل حال ہو جاتی ہے۔

(2:250) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(صبر ڈال دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں غالب کر کافر لوگوں پر)

اے ہمارے نشو نما دینے والے! تو دیکھتا ہے کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن جم غفیر لے کر ہمارے سامنے کھڑا ہے سو، تو ہمارے دلوں کو ہمت اور استقلال سے لبریز کر دے اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما دے اور ہمیں ان لوگوں پر غلبہ عنایت کر دے جو تیرے قوانین سے انکار کرتے ہیں اور ان پر غلبہ دے جو سرکشی روش رکھتے ہیں۔

(2:251) وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ

(لیکن اللہ تو جہان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے)

اس کا یہ قانون کہ چھوٹی جماعتوں کو بڑی جماعتوں پر غلبہ عطا کرتا ہے یہ فتح و ظفر مندی حق پر جم کر کھڑے ہو جانے سے وابستہ ہوتی ہے اور یوں اپنے دشمن کو شکست فاش دی جاتی ہے اگر اللہ مستبد اور سرکش قوتوں کی روک تھام کا انتظام نہ کرے تو دنیا میں فساد ہی فساد برپا ہو جائے وہ انسانیت کی تباہی اور بربادی نہیں چاہتا وہ اس کی تعمیر و ترقی چاہتا ہے اسی لیے اس نے یہ انتظام یعنی انسانی جماعتوں کے ہاتھوں کا کر رکھا ہے خدا براہ راست تو ایسا نہیں کیا کرتا دنیا میں مومنین کی ایسی جماعت ہوتی ہے وہ یہ کچھ کرتی ہے۔

(2:254) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

(اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت کام آئے گی نہ دوستی اور نہ سفارش)

اے جماعت مومنین! زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کا راز نظام خداوندی قائم کرنے میں پوشیدہ ہے جو اس حقیقت سے انکار کرتا ہے وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے اس کے بغیر دنیا اور آخرت کی خوشگواریوں کا حصول ممکن نہیں ہے نظام خداوندی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو سفارش سے حاصل ہو سکتی ہو یا احسان مل جاتی ہو یا خریدی جاسکتی ہو نظام خداوندی کو قائم کرنے کے لئے تو جو کچھ بھی خدا نے دیا ہوتا ہے اسے کھلا رکھنا ہوتا ہے لہذا پیش قدمی کرو پہل کرو کہ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا۔

(2:255) اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ

(اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ زندہ سنبھالنے والا ہے سب کا)

(2:255) وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

(اور اس پر ان کی نگرانی ذرہ بھر بھی گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور بڑا ہے)

نظام خداوندی والے خدا کے سوا کائنات میں کوئی اور صاحب اقتدار نہیں وہ سب کو زندگی، قیام اور توازن عطا کرتا ہے لیکن اپنی زندگی، قیام و توازن کے لیے کسی سہارے کا محتاج نہیں ہے وہ کائنات کی حفاظت سے ناغافل نہ ہی بیخبر ہے کائنات کا سب کچھ اس کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہے اسے ذرہ برابر سے لیکر سب کا علم ہے اس کا علم واقتدار کا علم اور غلبہ و تسلط کائنات کی بنیادوں سے لے کر انتہائی بلندیوں تک کو محیط ہے لہذا ان کی حفاظت و نگہبانی سے وہ تھکتا نہیں ہے۔

(2:256) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

(دین میں کوئی زبردستی نہیں)

اللہ نے وحی کے ذریعے صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے ہیں اور کہہ دیا ہے کہ انسان جونسا جی چاہے راستہ اختیار کر سکتا ہے اس کے دل کی رضامندی ہے اس باب میں کوئی زبردستی نہیں ہے خدا کو از خود انسانی دنیا میں بھی کائنات کے نظام کی طرح ایک راستے پر چلنے کیلئے مجبور نظام قائم کرنا ہوتا تو اس عظیم قدرتوں کے مالک خدا کے لیے یہ مشکل نہیں تھا انسانی دنیا میں بھی۔ کائنات جیسا ہی نظام قائم ہو جاتا، جس کے مطابق انسان چلنے پر مجبور ہوتا۔

(2:257) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوْاۙ-

(اللہ ان لوگوں کا دوست اور مدد گار جو ایمان لائے)

ایمان لانے والے مومنین کہلاتے ہیں، مومنین ایک جماعت میں یک جان کی طرح جڑ جاتے ہیں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتے ہیں جس کا اللہ کے قوانین پر مبنی نظام ہوتا ہے اور اس نظام کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کا قانون اس جماعت کا نگران و محافظ اور یارو مدد گار ہوتا ہے جماعت المومنین نے اس نظام کی صداقت پر یقین رکھ کر اسے قائم کرنے کی کوشش کی تھی لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نظام نے انہیں غلط راستوں کی تاریکیوں سے نکال کر صحیح راہ کی روشنی میں لاکھڑا کر دیا اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کا دوست اور مدد گار ہے۔

(2:261) وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

(اللہ جسے چاہے افزوتی دیتا رہتا ہے اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے)

نظام خداوندی کی تشکیل کو اگر انفاق فی سبیل اللہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا کیونکہ اس نظام کے قیام کے لئے اپنی محنت کی کمائی کو کھلا رکھنا پڑتا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے زمین میں بیج ڈال کر کھیتی اگانا ظاہر بین نگاہیں دیکھتی ہیں کہ بیج کا دانہ مٹی میں مل کر ضائع ہو گیا ہے لیکن کسان کی دور رس نگاہوں کو نظر آرہا ہوتا ہے کہ اس ایک دانے سے کس قدر بالیں اور ہر بال میں سے کس طرح سینکڑوں دانے اللہ کا قانون مشیت پیدا کرتا ہے ہر اس قوم کے لئے جو اس پر عمل پیرا ہوتی ہے جس میں مسلمان اور کافر کی کوئی تمیز نہیں ہوتی، کیوں کہ خدا کا قانون بڑی فراخیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور یکسر علم و حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔

(2:263) قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى

(مناسب بات اور در گزر ایسی خیرات سے بہتر ہے جس کے عقب میں اذیت ہو)

جس دینے کے بعد انسان احسان جتا جتا کر دوسروں کے لئے مصیبت بن جائے پھر بہتر یہ ہے کہ قائدے کے مطابق اچھے انداز سے جواب دے دے اس طرح اذیت رسانی سے محفوظ رہتا ہے یاد رکھو خدا کا کائناتی نظام یا انسانوں کی دنیا میں وحی کی بنیاد پر بننے والا نظام کمزور بنیادوں پر استوار نہیں ہوا ہوتا کہ ذرا ذرا سی کمی سے اس میں زلزلہ آجائے یہ اس خدا کا نظام ہے جو تمام کائنات سے بے نیاز ہے اور اپنی قوتوں میں بڑا مستحکم اور بردبار ہے۔

(2:264) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ

(اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان کہہ کر طنزیہ انداز میں اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو)

نظام خداوندی کے قیام کی خاطر کچھ دیکر احسان جتلاتے پھرنا درحقیقت دوسروں کے لئے مصیبت بن جانا ہے اس طرح تمہارا انفاق تعمیری نتائج کی بجائے تخریبی نتائج پیدا کرنے کا موجب بن جائے گا ایسے انفاق کی مثال ایسے ہے جیسے کسی سخت چٹان پر یونہی ذرا سی مٹی جم جائے لیکن جب اس پر بارش کا۔ ایک تیز چھینٹا پڑے تو مٹی بہہ جائے اور نیچے چٹان : کی چٹان رہ جائے فصل تو کیا کاشت ہوئی ہو گی جو محنت ہوئی وہ بھی اکارت چلی گئی یاد رکھو !جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان نہیں رکھتے اور محض لوگوں کے دکھاوے کی خاطر نیک کام کرتے ہیں ان پر فلاح و سعادت کی راہیں کشادہ نہیں ہوا کرتیں۔

(2:268) الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ

(اور شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور حکم دیتا ہے بخل کا)

تمہارے انفرادی مفاد پرستانہ جذبات کے خیالات تمہیں یہ کہہ کر ڈرائیں گے کہ اگر تم نے سب کچھ دوسروں کے لئے دے دیا تو تم مفلس اور نادار ہو جاؤ گے کل کو اگر تم پر برا وقت آگیا تو تم کیا کرو گے اس لیے بہتر ہے کہ تم اپنا پیسہ اپنے پاس رکھو یاد رکھو! خدا کا نظام ربوبیت اگر تم نے اپنے معاشرے میں قائم کر دیا ہے یہی نظام ربوبیت ہر قسم کی احتیاج سے محفوظ رکھنے اور خوشحالی کی زندگی بسر کرانے کی ضمانت دیتا ہے یہ ضمانت، نظام تم کو خدا کی بناء پر دیتا ہے اور خدا تو بڑی وسعتوں کا مالک ہے جس کی ہر بات علم حقیقت پر مبنی ہے۔

(2:268) وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا

(اور اللہ تم سے اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے)

اگر معاشرے میں خدا کا نظام ربوبیت قائم کر دیا۔ جائے تو اس طرح اللہ کی طرف سے مغفرت اور فضل کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہو جاتا ہے کیوں کہ اس طرح افراد معاشرہ ہر قسم کی احتیاج سے محفوظ ہو جاتے ہیں یعنی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے خوش حالی کی زندگی بسر کرنے کرانے کی یہی فضل و مغفرت تو ضمانت ہوتی ہے اور ضمانت دینے والی ذات خود خدا جو بڑی وسعتوں کا مالک ہے اس کی تو ہر بات علم حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

(2:269) وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(اور جسے حکمت عطا ہو گئی اسے یقیناً خیر کثیر عطا ہو گئی)

معاشرے میں خدا کا نظام حکومت ور بوبیت قائم کر لینی کی باتیں، وحی پر مبنی حکمت کی رو سے ہونے والی حکمت ربانی، معاشرے کے افراد کو زندگی کی خوشحالیاں اور اختیارات کی وسعتیں، ان کو وہی لوگ اپنے پیش نظر رکھ سکتے ہیں جو جذبات سے الگ ہو کر عقل و بصیرت سے کام لیں جسے اپنا ذاتی مفاد کا تحفظ عزیز ہو اور جو سطحی جذبات کی تسکین کی نفسیات میں مبتلا ہو، وحی پر مبنی حکمت اس کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔

(2:273) لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا

(ناواقف ادمی ان کو غنی خیال کرتا ہے ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے۔ تم ان کو ان کی صورت سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے)

(وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے لپٹ لپٹ کر مانگنے والے گداگر ہوتے ہیں جنہیں پیشہ ور بھیک منگے بھی کہا جاتا ہے ضروری نہیں ہے کہ یہ لوگ پھٹے پرانے لباس میں ہوں اچھے لباس والے بھی ایسا کرتے ہیں قرآنی نظام کی تشکیل کے سلسلے میں حقیقی ضرورت مندوں کا خیال رکھا جاتا ہے جن کا استغنا ان کی سیرت کی پختگی کی وجہ سے ہوتا ہے اس عالم کو دکھ کر ناواقف یہی کہنے لگتا ہے انہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہے لیکن جاننے والے انہیں۔ان کے چہروں پر نمودار ہو جانے والے اثرات سے پہچان لیں گے۔

(2:273) وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ

(اور تم مال میں سے جو کچھ خرچ۔ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے)

لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تم جو کچھ دو گے اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہو گا یعنی اسے دینے والوں کی نیت کا بھی علم ہوتا ہے اور دینے والے کی نیت اس کا بھرم ہوتی ہے اور لینے والوں کی ضروریات کا بھی اللہ تعالی کو علم ہوتا ہے۔

(2:275) وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

(حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے)

یہ اصول یاد رکھو کہ جائز صرف محنت کا معاوضہ ہے خالی سرمایہ لگا کر دوسروں کی محنت کا ماحاصل خود لے لینا جائز نہیں ہے اس کو ربوا کہتے اس روش کے جواز میں دلیل دیتے ہیں کہ ربواء (روپے پر زیادہ وصول کرنا) تجارت ہی کی مثل تو ہے یہ ان کی کٹ حجتی ہے تجارت میں سرمائے کے ساتھ ساتھ محنت بھی کی جاتی ہے محنت کا حصہ چھپایا ہوا ہوتا ہے تجارت میں جو کچھ زائد لیا جاتا ہے وہ اس روپے کا منافع نہیں ہوتا اس کی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے جو کہ بالکل جائز ہے ربواء میں محنت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا محض روپے پر منافع لیا جاتا ہے۔

(2:276) يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

(اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا جاتا ہے)

یاد رکھو! رباء کے متعلق انسان سمجھتا ہے کہ اس سے سرمایہ بڑھتا ہے در حقیقت اس سے سرمایا بھی مٹتا ہے اور قومی دولت بھی ملتی ہے اس کے برعکس جو کچھ دوسروں کی نشو نما کے لیے دیا جاتا ہے (صدقات) سمجھا یہ جاتا ہے کہ صدقات دینے سے سرمائے میں کمی آجاتی ہے دوسروں کی نشو و نما سے سرمایہ خود بھی بڑھتا ہے قومی دولت بھی بڑھتی ہے اور اس قوم کے بڑھنے پھولنے پھلنے کے ذرائع بھی بنتے چلے جاتے ہیں سامان زیست کو لوگوں سے چھپانے میں یہ ذہنیت پوشیدہ ہوتی ہے کہ لوگ محتاج ہوں گے تو قرض لینے پر مجبور ہوں گے لیکن دوسروں کی کمائی پر عیش اڑانے سے انسان کی قوت عمل مفلوج ہو جاتی ہے اور وہ آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہتا ہے۔

(2:280) وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ

(اور اگر تنگدست ہے تو اس کے لیئے ادائیگی قرض میں آسودہ حالی تک مہلت ہے)

اگر مقروض تنگدست ہے تو اسے اتنی مہلت دو کہ وہ قرض بسہولت ادا کر سکے اور اگر تم اسے بالکل ہی معاف کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے بشرطیکہ تم دور رس نگاہ سے دیکھ سکو کہ اس میں کس قدر اجتماعی مفاد مضمر ہے۔

(2:282) إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ

(جب ادھار کا معاملہ کسی مدت معین تک کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو)

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا

(اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں)

وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ

(اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے)

قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کی معیاد کے اندر دستاویز لکھنے میں کوتاہی نہ کرو قانون خداوندی کی رو سے یہ چیز تقاضائے انصاف کے زیادہ قریب ہے اور شہادت کو محکم بنانے کا طریقہ ہے اور شکوک و شبہات کے ازالے کی عمدہ کارکردگی پر مبنی تدبیر ہو نقد سودا یا عام طور پر لین دین کے لیے ضبط تحریر ضروری نہیں ہے البتہ ایسی خرید و فروخت کے وقت گواہ رکھ لیا کرو، قرض لو تو دستاویز لکھ لیا کرو لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے قرض لینے والا خود یا اس کا کوئی سرپرست یا دوست لکھوا سکتا ہے بس دو مرد گواہ بلا لیا کرو یا ایک مرد اور دو عورتیں، اگر ایک عورت کو اشتباہ ہو جائے تو

دوسری یاد دلادے، گواہ کو بلایا جائے تو انکار نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کاتب یا گواہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچنا چاہیے کیونکہ یہ تو قانون خداوندی سے سرتانی وسرکشی ہوگا۔

(2:283)فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ

(تو جس کا اعتبار کیا گیا اسے چاہئے کہ امانت کا حق ادا کرے)

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ،

(اور گواہی کو مت شبہات میں چھپاؤ)

اگر تم ایک دوسرے پر اعتماد کرو تو جس شخص پر اعتماد کیا گیا ہے یعنی قرض لینے والے کی کوئی چیز بطور ضمانت اپنے پاس رکھ لی ہے اسے چاہیے کہ اس امانت کو پوری دیانت کے ساتھ واپس کر دے تمہاری نشو نما کا سامان دینے والے کا یہ قانون ہے جس کی تقلید و اطاعت اور نگہداشت کرنی چاہئے، شہادت بھی امانت ہوتی ہے لہذا اسے بھی نہ چھپاؤ، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی ذات کی نشوونما کی قوتیں معطل و مضمحل ہو کر رہ جاتی ہیں کیونکہ خدا کا قانون مکافات ہر بات کا علم رکھتا ہے اور اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔

(2:284) لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

(اللہ کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے)

یاد رکھو! کائنات میں سب کچھ خدا کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے تاکہ انسان- کا کوئی کام و عمل بلا نتیجہ نہ رہنے پائے اللہ کے قانون مکافات عمل کی نظر میں تمہارے ہر عمل کا محاسبہ کرتی رہتی ہیں ایسے تمام عوامل، قوانین واقدار، وحی کی روسے واضح کر دیے گئے ہیں جن کی اطاعت کے ذریعے سے مضر اثرات سے محفوظ رہ کر تباہی سے بچا جا سکتا ہے خدا نے اپنے قانونی مشیت کے مطابق ہر شئے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں اور ان پر اسے پورا کنٹرول بھی ہے۔

(2:286) لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

(اللہ کسی کو اس کی قوت برداشت سے زائد کی تکلیف نہیں دیتا)

واعف عنا واغفر لنا وارحمنا

(اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر)

أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہم کو غالب کر کافر لوگوں پر)

اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت کا مقصود یہ ہے کہ تمہاری ذات میں آسانی اور وسعتیں پیدا ہوتی جائیں، کیونکہ انسانی ذات کی تعمیر و تخریب کا دارومدار انسان کے اپنے اعمال پر ہے اس لئے جماعت مومنین کی مچلتی ہوئی آرزوئیں یہ ہیں، کہیں ہم سے بھول چوک نہ ہو جائے، ہم جہالت اور استبداد کے بوجھ تلے نہ دب جائیں، ہم پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہوں کہ ہمارے حوصلے پست ہو جائیں اور ہم اس کے متحمل نہ ہو سکیں یعنی ہر ذمہ داری کے مناسب قوت حاصل رہے لغزش اگر ہو جائے تو توفیق بھی دے کہ حسن عمل سے اس کے مضمرات کو مٹا سکیں، تمام تخریبی عناصر

کے حملوں سے محفوظ رہیں، ہماری نشوونما کے لئے سامان وذرائع تیرے قانون ربوبیت کے مطابق ملتے رہیں ہماری ان آرزوؤں کو شرف تکمیل عطا فرما۔

(3) قرآنی ضرب الامثال۔ سورة آل عمران

3:5 هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ

(وہ وہی خدا ہے جو تمہاری صورت رحموں کے اندر بناتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے کوئی خدا نہیں بجز اس کے)

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

(وہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے)

اس کے قانون مشیت کی ہمہ گیری کی یہ کیفیت ہے کہ وہ انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے رحم مادر میں اسے موزوں پیکر عطا کر دیتا ہے یہ ہے وہ خدا جس کے علاوہ کائنات میں کسی کا قانون کار فرما نہیں، اس کا قانون بڑی قوت کا مالک ہے لیکن اندھی قوت کا نہیں، ایسی قوت کا جو یک سر حکمت پر مبنی ہے

3:6 وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ

(درآنحالیکہ کوئی اس کا صحیح مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے)

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝

(اور نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں)

خدا کے قوانین کی کار فرمائی کائنات میں دیکھ رہے ہو اس کائنات کے خدا ہی نے یہ ضابطہ حیات بھی بھیجا ہے ایک حصہ ضابطے کی اصل بنیاد مستقل اقدار، قوانین و احکام جو متعین معنی کے ساتھ ہیں دوسرا حصہ مادی کائنات سے ماورا حقائق پر مشتمل ہے جنہیں سمجھانے کی خاطر تشبیہات اور استعارات کے انداز میں بات کی گئی ہے جیسے خدا کی ذات اور حیات اخروی، عرش، کرسی، ان الفاظ میں حقائق کا تشبیہ میں بیان ہے تشبیہی امور خدا کی طرف سے ہیں ان کی حقیقت تب واضح ہو گی جب انسانی علم کی سطح بلند ہو گی اور علی حد بشریت وہ ان حقائق کا علم حاصل کرنے کے لئے مسلسل غور و تدبر اور محنت شاقہ کر کے علم میں پختگی حاصل کریگا۔

3:12 اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ۝

(بے شک اس واقعہ میں اہل بصیرت کے لئے بڑا سبق ہے)

قانون خداوندی کی تائید ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صحیح روش پر چل کر اس کی تائید کو حاصل کر لینا چاہیں، جو لوگ آنکھیں رکھتے ہیں میدان بدر کا واقعہ ان کے لئے سبق ہے ایک گروہ نظام خداوندی کی اقامت کیلئے شمشیر بکف تھا، مومنین کے حوصلے عظیم مقصد کیلئے بڑے بلند تھے گروہ کثیر کو دوگنا محسوس کر کے بھی انہیں اپنی کامیابی کا یقین تھا مخالفین کی مخالفت کا آخر الامر نتیجہ کثرت کے باوجود روسیاہی تھا۔

3:14 وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(اور اللہ اپنے بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے)

جو لوگ خدا کے قانون مکافات کی نگاہوں کے سامنے رہتے ہیں وہ قانون خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرتے ہیں ایسے سعادت مند لوگ اور ان کے تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بلند کردار کے حامل ہوتے ہیں ان کی زندگی کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آسکتی یہ شگفتی اور شادابی دنیاوی سازو متاع سے کہیں بہتر ہے کیونکہ ان لوگوں کے سامنے سامان زیست اصل مقصود و مطلوب نہیں ہوتا۔

3:16 وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں)

ایسے لوگ اپنے دعوائے ایمان کو عملاً سچ کرکے دکھاتے ہیں اپنے نصب العین پر ثبات واستقامت دکھا کر مخالفت سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں ساتھ ہی قوانین خداوندی کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اپنی محنت کے ماحصل کو نوع انسانی کی پرورش کے لیے کھلا رکھتے ہیں پروگرام شروع کرنے سے پہلے پروگرام سے متعلق پورا پورا سامان حفاظت رکھتے ہیں اور خود اپنے دل میں پیدا ہونے والے خدشات کی مدافعت کرنے کی بھی ذہنیت رکھتے ہیں۔

3:17 شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ ۝

(اللہ کی گواہی ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اس کے)

اگر نوع انسانی کے صاحبان علم و بصیرت عدل و مساوات کی بنیادوں پر معاشروں کے نظام کا قیام عمل میں لاتے ہیں تو اس نظام کے زندہ نتائج اس شہادت کی دلیل بنتے ہیں کہ کائنات میں اقتدار اعلی صرف ذات خداوندی کو حاصل ہے کائناتی قوتوں کے مطالعے اور مشاہدے سے بھی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ساری کائنات ایک وحدت ہے اور اس میں ایک عالمگیر قانون کار فرما ہے اور یہ شہادت ہے کہ تمام سلسلہ کائنات اس کے بیمثال غلبے اور قوت اور بے نظیر حکمت کے مطابق سرگرم عمل ہے سب سے بڑی شہادت تو ذات خداوندی کا صحیح تصور دے رہا ہے یہ حقیقت کبریٰ کہ ایک سے زیادہ صاحب اقتدار قوتیں ہوتیں تو یہ تمام سلسلہ کائنات درہم برہم ہو جاتا۔

3:18 اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ ۝

(یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

نوع انسان کی تاریخ کے نوشتے دنیا میں بکھرے ہوئے کھنڈرات، انسانی معاشروں میں روزانہ کی بنیاد پر بدلتے ہوئے فیصلے، اس بات کی شہادت ہیں کہ خدا کا قانون مکافات عمل نتائج مرتب کرنے میں دیر نہیں لگاتا، اسلام کا یہی نظام حیات تمام انبیاء سابقہ لاتے رہے، لیکن ان کے متبعین باہمی ضد سرکشی اختلافات سے اسلام کے نظام کو اپنی اصلی شکل میں نہیں رہنے دیتے تھے اور گریز کی راہوں پر چل نکلتے تھے آج بھی تمام کائنات اور نوع انسان کے لئے قانون خداوندی کے مطابق تجویز کردہ نظام حیات جس کا نام اسلام ہے، قرآن مجید میں موجود ہے اور یہ کوئی نیا نظام نہیں ہے۔

3:18 وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(اور جو اللہ کی آیتوں سے انکار کرے گا سو اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے)

آیت اللہ سے مراد اسلام ہے، اللہ کی آیات کا انکار کرنے کا مطلب اسلام کا انکار ہے تمام کائنات کے نظام حیات میں آیت اللہ ہیں، نوع انسان کے لیے قانون خداوندی میں آیت اللہ ہیں کائنات اور انسان دونوں کا ضابطہ حیات اسلام کہلاتا ہے دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں، دونوں میں سے کسی ایک کا انکار آیت اللہ کا انکار ہے، جو کہ کفر ہے۔

3:19 فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۞

(اگر وہ اسلام لے آئے تو بس راہ ہدایت پر آ گئے)

جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا خدا کا قانون مکافات تمام انسانوں کے اعمال پر نظر رکھتا ہے نظام خداوندی کی مخالفت میں جھگڑا تنازعہ کیسا؟ جماعت المومنین اپنے نبی کے پیچھے چلتی ہے اور اپنی تمام توجہات کو اسی نظام کی تشکیل پر مرکوز کرتی ہے اس نظام کی اطاعت سے نوع انسانی پر زندگی کی کامرانیوں کی راہیں کشادہ ہو کر کھل جائیں گی اگر یہ اس سے روگردانی کرتے ہیں تو نبی یا اس کی جماعت پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ان کا فریضہ اس پیغام کو پہنچا دینا ہے۔

3:21 وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۞

(اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا)

یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ یہ کرتے ہیں انکا کیا دھرا نہ دنیا میں ان کے کسی کام آسکے گا اور نہ ہی آخرت میں ان کے کسی کام آسکے گا، اور نہ ہی ان کے اردگرد کوئی ایسا ہو گا کہ ان کی کسی قسم کی مدد کر سکے گا۔

3:25 وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ‌ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ‌ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۞

(تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے)

ہر قوم کے ساتھ خدا کے قانون مشیت کے مطابق برتاؤ ہوتا ہے اور قانون مشیت یہ ہے کہ ہر ایک کو اس کی سعی و عمل کا پھل ملتا ہے یعنی ہر ایک کے درجات اس کے اعمال کے مطابق متعین ہوتے ہیں اس قانون مشیت کے مطابق عزت، عظمت، غلبہ و اقتدار اسے ملتا ہے جس میں اس کی صلاحیت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لے یا اس کی ذہنیت بدل جائے جس کی وجہ سے یہ صلاحیت باقی نہ رہے تو اس سے عزت و اقتدار چھن جاتا ہے اس قانون کے خلاف کچھ اس لیے نہیں ہو پاتا کہ اس کا کنٹرول سر رشتہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

3:26 وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۞

(اور جسے چاہتا ہے بیحساب رزق دیتا ہے)

کائنات اپنے نظم و نسق کو وضاحت کے ساتھ آپکے سامنے پیش کر رہی ہے یہ حقیقت ہے کہ خدا کے فیصلے اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتے ہیں موت اور حیات کا سلسلہ اس کے مقرر کردہ قانون کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ جب زمین مردہ میں نشو نما دینے کی صلاحیت بیدار ہو جاتی ہے تو اگنے والے نباتات زندگی کا لہلہاتا نشان ہوتے ہیں لیکن جب وہی پودا اپنا رشتہ زندگی،،، زندگی بخش عناصر سے منقطع کر لیتا ہے تو اس کی یہ لہلہاتی ہوئی زندگی،،، یہ زندگی موت سے بدل جاتی ہے لہذا پورے معاشرے کا نظام زندگی اگر قانون خداوندی کے مطابق ہو جائے تو اس معاشرے میں سامان زیست اسقدر فراوانی سے ملتا ہے جو تمہارے حساب و شمار سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

3:27 وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ‌ؕ ۞

(اور اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے)

3:27 لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

(مومنوں کو نہ چاہیے کہ مومنون کے ہوتے ہوئے کافروں کو اپنا دوست بنائیں)

قانون خداوندی پر مشتمل نظام کے مطابق زندگی بسر کرنے والے مومنین اپنے مخالف گروہ جو اصولی طور پر ان سے اختلاف رکھتے اور مخالفت کرتے ہیں قطعاً جائز نہیں ہو گا کہ وہ جماعت المومنین کفار کو اپنا دوست اور رفیق بنائیں اگر مومنین ایسا کریں گے تو ان کا اس نظام سے کسی قسم کا تعلق باقی نہیں رہے گا مومنین کو اپنی حفاظت کا پورا پورا سامان تیار رکھنے کی خاطر مخالف گروہ سے بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے اور خدا کے قوانین کی نگہداشت کے ساتھ ساتھ اس کے قانون مکافات کی نگاہوں میں احتیاط برتنی چاہیئے کیونکہ تمہارا آخری مقام اور پناہ گاہ تو وہی ہے۔

3:28 قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۞

(آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے تم اسے خواہ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے)

یہ غلط ہے کہ تمہارے دل میں کچھ اور ہو اور ظاہری روش تمہاری کچھ اور ہو، ایسی غلط روش سے نتیجہ بالآخر کیا حاصل ہو گا؟ جو کچھ تمہارے دل میں ہے اسے تم چھپاؤ یا تم ظاہر کرو حقیقت یہ ہے کہ وہ عمل خدا کے قانون مکافات سے کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا تمہارے دل کے پردے کیا شئے ہیں؟ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے اسے دیکھو! وہ ان سب سے صرف باخبر ہی نہیں ہے بلکہ ان سب پر کنٹرول بھی اسی کا ہے۔

3:30 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۞

(آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا)

اللہ سے محبت کا مطلب اس کے نبی ورسول کی پیروی کرنے میں ہے اور نبی ورسول کی پیروی اس کے قائم کردہ، عملی طور پر تشکیل دیے گئے نظام کی عملی پیروی واطاعت میں ہے لہذا نظام خداوندی کو واقعی دل سے پسند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پوری اطاعت کی جائے اور اسی کو نبی ورسول کے پیچھے پیچھے چلنا کہتے ہیں یہی خدا کا نظام تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما کرے گا اور تمہاری کوششوں کو ثمر بار بھی کرے گا اس کے علاوہ تمہاری کوتاہیوں اور نادانستہ لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہیں محفوظ بھی رکھے گا کیونکہ اس کا قانون تخریبی قوتوں کے خلاف سپر کا کام بھی دیتا ہے اور یوں انسانوں کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

3:31 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ ۞

(اللہ اور رسول کی اطاعت کرو)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت درحقیقت اس کے اس پورے اسلامی نظام کی اطاعت ہے اگر کوئی شخص اسلام کے اس پورے نظام سے روگردانی کرے گا تو یہ کفر ہو گا اسلام نہیں ہو گا نظام خداوندی کی تشکیل واستحکام کا عملی طریقہ یہی ہے کہ قانون خداوندی کی پوری پوری اطاعت کی جائے لیکن انفرادی طور پر اپنے اپنے طور پر نہیں بلکہ اجتماعی حیثیت سے، یعنی اس نظام کے (مرکز) رسول کے فیصلوں کے مطابق قانون خداوندی کی اطاعت کی جائے اس کی برعکس کفر کی روش خدا کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔

3:36 وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ

(اور اس کو اچھی نشوونما دیا)

اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝

(بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بیحساب رزق دیتا ہے)

اللہ اپنی مشیئت کے پیمانوں کے مطابق اس طرح رزق کا سامان مہیا کر دیتا ہے جو عام طور پر لوگوں کے خیال میں نہیں ہو تا جیسے مریمؑ کا مقبول خلائق ہو جانا اس کے رزق کا ذریعہ بن گیا۔ سو اسکے رب نے اس کی منت کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور زکریاع کی کفالت میں مریم کی پرورش کا نہایت عمدہ انتظام کر دیا گیا مریم ع کے زہد و ریاضت سے وہ مرجع انام بنگئی تھیں زکریاع نے کھانے پینے کی چیزوں کو ان کے پاس دیکھا تو پوچھا کہ کہاں سے ملتی ہیں مریم جواب دیتیں اللہ کی طرف سے (جو لوگ نذریں اللہ کی مانتے ہیں وہ دے جاتے ہیں)

3:37 رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ‌ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ۝

(اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے کوئی پاکیزہ اولاد عطا کر بیشک تو دعا کا بڑا سننے والا ہے)

مریمؑ کی کفالت سے پہلے ذکریاع کے ہاں اپنی کوئی اولاد نہیں تھی اس لڑکی کی پرورش سے اس کے دل میں اولاد کی خواہش بیدار ہوئی اور یہ دعا بن کر اس کے لبوں تک آگئی (لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری) اے میرے نشو نما دینے والے مجھے بھی اپنے ہاں سے اچھی اولاد عطا فرما کہ تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔

3:39 كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ۝

(اسی طرح اللہ کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے)

بوڑھے مرد اور عقیم عورت میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کا بیدار ہو جانا ناممکنات میں سے نہیں ہے چنانچہ زکریاع کی صورت میں بھی یہی ہوا تھا۔ 21:90 تو اس نے کہا اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا پیدا ہونے کا کون سا وقت ہے کیا یہ بیٹا بھی اسی طرح سے ملے گا جیسے مریم بیٹی مل گئی ہے اللہ نے کہا کہ اسی طرح سے جیسے میرے قانون مشیت کے مطابق اولاد پیدا ہوا کرتی ہے۔

3:40 وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ كَثِيۡرًا وَّسَبِّحۡ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِبۡكَارِ ۝

(اور اپنے پروردگار کو بکثرت یاد کرتے رہو اور تسبیح کرتے رہو)

زکریاؑ نے خاص حکم کی وضاحت چاہی تو خدا نے کہا کہ تین روز تندرست ہونے کے باوجود لوگوں سے بات نہ کرو سوائے اشارے کے (یہودیوں میں روزہ رکھ کر بولنا منع تھا19:26) 19:10 اور قانون خداوندی کو شدت سے اپنے سامنے رکھو، باقی معمول کے مطابق فرائض کی تکمیل میں صبح و شام مصروف تگ و تاز رہو، سعی و عمل کرتے رہو۔

3:50 اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝

(بے شک اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے سو اس کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے)

نظام خداوندی کی بنیاد اس پیمان پر ہے کہ تمہاری اور میری سب انسانوں کی نشو نما کا ذمہ دار خدا ہے اس لئے محکومیت صرف اسی کی اختیار کی جاسکتی ہے یہی وہ سیدھی اور متوازن راہ ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچادے گی۔

3:51 مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ ۝

(میرا کون مددگار ہو گا اللہ کے راستے میں)

عیسیٰ ع پیدا ہوئے اور اپنے وقت پر انہیں نبوت ملی، انقلابی پروگرام بنی اسرائیل تک پہنچایا اور مذہبی پیشواؤں اور نظام سرمایہ داری کے دیگر علمبرداروں کی طرف سے مخالفت ہوئی، اس مقصد کے لیے آپ نے ایمان لانے والوں کو آواز دی اور کہا کہ بتاؤ اس نظام خداوندی کے قیام کے لئے کون میرا مددگار بنتا ہے؟ اس پر قوم کے مخلص انسانوں نے کہا کہ نظام خداوندی کے قیام کے لیے ہم آپکے رفیق کار بنیں گے ہم اس نظام کی صداقت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں آپ دیکھ لیں گے کہ ہم اس نظام کی کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔

3:53 وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۞

(اور انہوں نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے)

عیسیٰ ع نے جب اپنا حسین انقلابی پروگرام بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تو قوم دو جماعتوں میں بٹ گئی حق کی حمایت کرنے والے اور دوسرے اس کے مخالف، مخالفین نے حضرت عیسیٰؑ پر ہاتھ ڈالنے کے لیے بڑے بڑے خفیہ طریقے اور تدبیریں شروع کر دیں ان کے مقابلے میں خدا نے بھی حضرت عیسیٰؑ کے لیے پوشیدہ اسباب اور ذرائع پیدا کر دیئے اور خدا کے تجویز کردہ طریقے بہر نوع بہتر ہوتے ہیں۔

3:56 وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۞

(اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیئے سو اللہ انہیں ان کے پورے پورے صلے دے گا)

جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں انہیں ان کی محنت کا پورا پورا بدلہ دیا جاتا ہے اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جاتی حقیقت یہ ہے کہ اللہ انہیں پسند ہی نہیں کرتا جو کسی کے حقوق میں کمی کریں۔

3:61 وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۞

(کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے)

کائنات میں خدا کے سوا کوئی الہ نہیں ہے کوئی اس کی شان الوہیت میں شریک نہیں ہے سارا غلبہ اور اقتدار جو کہ سراسر حکمت و بصیرت پر مبنی ہے اللہ ہی کا ہے حقیقت وہی ہے جو بتلادی گئی ہے تم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ یا کسی اور کے الہ ہونے کا عقیدہ یکسر باطل ہے (لہذا اس چیلنج کے شدومد سے دینے میں کوئی عزر مانع نہیں ہونا چاہیے)

3:65 وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞

(اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)

سوچو! کیا تم ان معاملات میں جھگڑا کر سکو گے جن کے متعلق تمھیں سرے سے کچھ بھی علم نہیں ہے جسکی بابت تمہیں کچھ بھی علم نہیں ہے اس معاملے میں تم جھگڑا کھڑا کرتے ہو وہ بھی اس خدا کے سامنے جسے اس کا پورا پورا علم حقیقت ہے جن معاملات کی بابت تمہیں پھر بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہے ان کے متعلق جھگڑا کھڑا کرنے کے نتائج تمھارے سامنے ہیں ایسے معاملات میں بھی تمہیں منہ کی کھانی پڑی ہے۔(بتاؤ کہ تمہیں مسلک ابراہیمی کے متعلق کیا علم ہے)

3:67 وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

(اور اللہ ایمان لانے والوں کا حامی ہے)

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا کی رفاقت اور سرپرستی حاصل ہے جو اس مسلک توحید کے علمبردار ہیں جس کی طرف ابراہیمؑ دعوت دیتا تھا اس کی قربت کی حب اور محبت کا دعویٰ تو جماعت المومنین کر سکتی ہے ابراہیم کی ملت کا اتباع تو یہ نبی ص کر رہا ہے ابراہیم ع کا ساتھی اور قریبی تو یہی نبی ص کہلائے گا، ابراہیم کے ساتھی اور اس کے قریبی وہ لوگ نہیں ہیں جو محض اس کی نسل سے ہونے کا تعلق رکھتے ہیں ابراہیم ع کی نسل سے تعلق پیدا کرنا اور ملت ابراہیمی ع کا اتباع کرنا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں اس طرح تمہارا ابراہیمؑ سے کوئی تعلق نہیں بنتا ہے۔

3:72 قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ‌ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۚ

(آپ کہہ دیجئے کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے)

جس قسم کا دین تمہیں ملا تھا کیا ویسا دین کسی اور کو نہیں مل سکتا ہے؟ کیا وحی کے حاصل کرنے کا اختیار کسی انسان کو حاصل ہے؟ یہ اختیار صرف اور صرف خدا کو حاصل ہے اور وہ اپنی مشیئت کے مطابق جسے چاہے وحی سے نوازتا ہے وہ بڑی وسعتوں کا مالک اور لامحدود علم رکھنے والا خدا ہے، اس کی نگاہ انتخاب گروہ بندیوں میں گھر کر نہیں رہ سکتی وہ گروہ بندیوں سے بلند ہوتی ہے۔ لہذا بات صرف اتنی سی ہے کہ زندگی کا صحیح راستہ کونسا ہے؟ اور صحیح راستہ وھی ہو سکتا ہے جو اللہ نے بتایا ہوا ہے اس کی بتائی ہوئی رہنمائی سے تم اس سے پہلے واقف تو نہ تھے اور اگر واقف تھے تو تمہارے پاس موجود تو نہیں تھی۔

3:73 يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ

(وہ جسے چاہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے)

اللہ اپنے اس وسعت علم وبیان کی بنا پر خوب جانتا ہے کہ وحی کی امانت سونپنے کے لیے کون سا قلب سب سے زیادہ موزوں ہے وہ تنگ نظر نہیں بلکہ صاحب فضل عظیم ہے۔

3:75 بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۚ

(کیوں نہیں جو شخص بھی اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ سے ڈرے تو بیشک اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

حقیقت یہ ہے کہ خدا کا قانون اس باب میں انسان اور انسان میں کوئی فرق نہیں کرتا اس کا قانون یہ ہے کہ جس شخص نے بھی اپنا عہد پورا کیا اور اسی طرح قوانین خداوندی کی بھی نگہداشت کی، تو یہی وہ لوگ ہیں جو خدا کی راہ میں پسندیدہ ہیں۔

3:81 فَمَنۡ تَوَلّٰى بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۚ

(پھر جو کوئی اس کے بعد بھی روگردانی کرے گا سو یہی لوگ نافرمان ہیں)

جو بھی اللہ سے کئے گئے عہد وپیمان سے روگردانی کرے گا وہ یقیناً سیدھی راہ سے منحرف ہو گا سلسلہ رشد وہدایت کے مطابق اب یہ خدا کا آخری نبی ص آیا ہے اس آخری نبی ص کی آمد کا اقرار بھی ان (یہود ونصاریٰ) سے لیا گیا تھا یہ لوگ اس عہد کو کر کے بھول گئے بلکہ روگردانی کرتے ہیں۔

3:84 وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ

(اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا)

اس نظام کا نام الاسلام ہے یہی نظام اسلام خدا کی طرف سے تمام عالم انسانیت کے لئے تجویز کیا گیا ہے سو جو فرد یا قوم اس نظام کے علاوہ زندگی برتنے کیلئے کوئی اور راستہ اختیار کرنا چاہتی ہے تو میزان خداوندی میں اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا اس سے اس قوم کو مفاد عاجلہ تو حاصل ہو سکتے ہیں لیکن مستقبل میں وہ قوم سخت نقصان میں رہے گی۔

3:85 وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞

(اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا)

کچھ ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد کفر کی راہ اختیار کر لیتے ہیں یعنی صحیح اسلامی نظام قائم ہو جانے کے بعد پھر غیر اسلامی نظام کی طرف لوٹ جاتے ہیں درآنحالیکہ (اس نظام کے درخشندہ نتائج نے) یہ بات واضح کر دی تھی کہ ان کے رسول نے جو کچھ کہا تھا وہ کس قدر حقیقت پر مبنی تھا سو ظاہر ہے کہ جو قوم صداقت کو اس طرح بے نقاب دیکھ لینے کے بعد بھی اس نظام سے سرکشی اختیار کر جائے تو پھر اس پر زندگی کی کامرانیوں کی راہ کس طرح کھل سکتی ہے۔

3:91 لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ ۞

(جب تک اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کروگے کامل نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکوگے)

سوال یہ ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب زندگی بسر کرنے کے عزم کے آرزومند لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ جو لوگ زندگی کی وسعتوں اور کشاد کے آرزومند ہیں انہیں چاہیے کہ مال و دولت میں سے جو چیزیں انہیں سب سے زیادہ عزیز ہوں انہیں صرف اپنے لئے سمیٹ کر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ نوع انسان کی عالمگیر ربوبیت کے لئے کھلا رکھنا چاہیے جو کچھ بھی ربوبیت عامہ کے لیے اس طرح سے صرف کیا جائے گا خدا کو اس کا علم ہوگا ہو گا لہذا ان لوگوں کا کوئی عمل نظر انداز نہیں ہونے پائے گا۔

3:94 فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ ۞

(سو تم سیدھی راہ والے براھیمؑ کے دین کی پیروی کرو)

ہماری دعوت اور ہماری سچی بات وہی ہے جسے خدا نے بتا دیا ہے اس لیے اب تمہیں چاہیے کہ اپنی کٹ حجتی چھوڑ کر ملت ابراہیمی ع کی پیروی کرو ابراہیم ع نے ہر طرف سے منہ موڑ کر خالص خدا کی طرف جانے والا راستہ اختیار کیا تھا وہ مشرکین میں سے نہیں تھا (ایسا نہیں تھا کہ خدا کے قانون کے ساتھ کچھ اس نے اپنی طرف سے بھی ملا لیا ہوتا)

3:95 اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞

(سب سے پہلا مقام جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے سب کے لئے برکت والا اور سارے جہان کے لئے رہنما)

یہ بہت بڑا قومی اور عوامی اعتراض تھا کہ قرآن نے بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو کیوں مرکز قرار دے دیا، 2:142 ان سے کہو کہ دنیا میں سب سے پہلے جس مقام کو نوع انسان کا مرکز تجویز کیا گیا تھا وہ مکہ تھا اسی مرکز سے اقوام عالم کو ثبات و استحکام اور نشو نما کا سامان ملنا تھا اور اسی کو روشنی کا مینار بننا تھا تاکہ عالمگیر انسانیت کے سامنے زندگی کا صحیح راستہ آسکے۔

3:96 فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۞

(اس میں کھلے ہوئے نشان ہیں ان میں سے ایک مقام ابراہیم ہے اور جو کوئی اس میں داخل ہو جاتا ہے وہ امن سے ہو جاتا ہے)

،، کعبہ،، یہی وہ مرکز تھا جہاں سے ابراہیم ع کو اقوام عالم کی امامت کا بلند مقام حاصل ہوا تھا2:124,125 اس کی خصوصیت کبریٰ یہ ہے کہ جو شخص بھی اس مرکز میں داخل ہو جائے گا اسے ہر طرف سے امن و سلامتی حاصل ہو جائے گی اس مقام کعبہ کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے ہیں 22:25 سو جو لوگ بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھیں وہ یہاں جمع ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس نظام کا یہ مرکز ہے وہ نوع انسان کے لیے کس قدر منفعت بخش ہے 22:28 بشرط یہ کہ تمہارا یہاں جمع ہونا خالص خدا کے لئے ہو اگر وہ بند انہ مصلحتیں پیش نظر نہ ہوں اللہ تو تمام اقوام عالم سے بے نیاز ہے پھر اس قسم کے نظام اور اس کے مرکز کا انکار خود اپنی ذات کا نقصان ہے خود اپنا نقصان ہے خدا کا اس میں کچھ نہیں بگڑتا۔

3:97 وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

(اور لوگوں کے ذمہ ہے حج کرنا اللہ کے لیے اس شخص کے ذمہ جو وہاں تک پہنچنے کی قدرت رکھتا ہے)

3:96 سو جو لوگ بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھیں وہ یہاں جمع ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس نظام کا یہ مرکز ہے وہ نوع انسان کے لیے کس قدر منفعت بخش ہے 22:28 بشرط یہ کہ تمہارا یہاں جمع ہونا خالص خدا کے لئے ہو گروہ بند انہ مصلحتیں پیش نظر نہ ہوں اللہ تو تمام اقوام عالم سے بے نیاز ہے پھر اس قسم کے نظام اور اس کے مرکز کا انکار خود اپنی ذات کا نقصان ہے خود اپنا نقصان ہے خدا کا اس میں کچھ نہیں بگڑتا۔

3:100 وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(اور جو کوئی اللہ کو مضبوط پکڑتا ہے وہ ضرور سیدھی راہ حق کی طرف ہدایت کیا جاتا ہے)

آپ جماعتِ مومنین دو بنیادی باتوں کو ذہن نشین کر لیں قوانین خداوندی اپنی اصلی شکل میں انسان کے سامنے ہوں، اور یہ کہ ان قوانین پر عملی طور پر چلانے کے لئے ایک زندہ اتھارٹی موجود ہو "خدا کی کتاب اور اس کا رسول" یاد رکھو جس نے اس کتاب کو اور نظام خداوندی کے مرکز کو مکمل طور پر تھام لیا اس نے اپنی حفاظت کا ذریعہ بنا لیا اسی کو کہتے ہیں کہ زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف رہنمائی مل گئی، اور یہ کہ تم گمراہ نہیں ہو۔

3:101 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جان نہ دینا بجز اس حال کے کہ تم مسلم ہو)

لہٰذا تم اس ضابطہ خداوندی کی نگہداشت کرو جیسا اس کی نگہداشت کرنے کا حق ہے اور یہ نگہداشت وقتی اور ہنگامی بنیادوں پر نہ رکھی جائیں (کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں) اپنی ساری زندگی اسی نہج پر گزار دو، یہاں تک کہ جب تمہیں موت آئے تو وہ بھی اس عالم میں ہو کہ تم قوانین خداوندی کے سامنے جھکے ہوئے ہو۔

3:102 وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۝

(اور اللہ کی رسی کو سب مل جل کر مضبوط تھامے رہو اور باہم ناانصافی نہ کرو)

دین اسلام نہ انفرادی مسلک ہے اور نہ گروہ بندیوں کے طریقے، اور نہ رسومات کی ادائیگی (مناسک کا مجموعہ) ہے، سب کے سب اجتماعی طور پر بلا استثناء اس دین اسلام کے نظام پر مکمل طور پر وابستہ ہو جاؤ فرقہ پرستی شرک ہے 30:31,32 اور پارٹی بازی خدا کا عذاب ہے 6:65 یہی کچھ تمہاری پچھلی زندگی میں تھا جس کا نتیجہ آپس کی دشمنی تھی اللہ نے تمہیں ایسا نظام زندگی دیا ہے جس سے تمہارے دل آپس میں جڑ گئے ہیں اور تم بھائی بھائی بن گئے ہو کیا اس طرح ایمان کے رشتے میں منسلک ہو کر ایک برادری بن جانا انعامات خداوندی میں سے نہیں ہے؟ اس سے پہلے تم ہلاکت اور تباہی

وبربادی کے جہنم کے کنارے پہنچ چکے تھے اللہ تمہارے سامنے قوانین وضوابط اور ان کے نتائج و ثمرات بیان کرتا ہے تاکہ زندگی کا صحیح راستہ تمہارے سامنے رہے۔

3:102 وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۞

(اور اللہ کا یہ انعام اپنے اوپر یاد رکھو کے جب تم باہم دشمن تھے تو اس نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی سو تم اس کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس نے تمہیں اس سے بچالیا)

اس نظام کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ تم ایک ایسی جماعت بن کر رہو 3:109,2:143 تمام نوع انسان کو قرآن کی طرف دعوت دو 22:78 تاکہ تمہاری جماعت کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں اور تم نہایت کامیاب زندگی بسر کرو۔

3:105 يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ ۞

(اس روز جس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں)

پہلا گروہ جن کے چہرے کامیابیوں اور کامرانیوں سے چمک رہے ہیں دوسرا گروہ وہ جو ذلت اور رسوائی کی وجہ سے روسیاہ ہے روسیاہی اس لئے کہ ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی حالت پر لوٹ گئے تھے کافرانہ مسلک کی وجہ سے ان پر ذلت اور تباہی کا عبرت انگیز عذاب فضا کی طرح چھا گیا، لہذا چمکتے دمکتے چہروں کے لئے ضروری ہے کہ نظام خداوندی کے رشتے میں منسلک ہو کر امت واحدہ کی حیثیت میں زندگی بسر کی جائے۔

3:108 وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞

(اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کی طرف سارے امور لوٹائے جائیں گے)

خدا نے قوانین وضوابط کا انداز خاص طور پر تمہارے لیے ہی اختیار نہیں کیا خارجی کائنات میں بھی اسی قسم کے قوانین وضوابط کارفرما ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہی تو ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اس کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے ہر تدبیر کا قدم اس کے پروگرام کی تکمیل کی طرف اٹھ رہا ہے یعنی کائنات کی ہر اسکیم اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی ہے۔

3:109 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۞

(تم بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو)

انسانی دنیا میں خدا کے قوانین کا نفاذ انسانوں کی جماعت کرتی ہے اسی مقصد کی خاطر اے جماعتِ مومنین تمھیں اٹھا کر کھڑا کیا گیا ہے اسلام کا یہ نظام تمہیں عالمگیر انسانیت کی نفع رسانی کے لیے قائم کرنا ہے لہذا تم ان باتوں کا حکم دو جسے قرآن صحیح تسلیم کرتا ہے اور ان سے روکو جو اس کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں لیکن یہ سب کچھ تم دوسروں سے گزارش کی صورت میں تبھی کہہ سکتے ہو جب تم خود ان قوانین کی صداقت پر پورا یقین رکھو گے۔

3:113 يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ۗ ۞

(یہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اچھی باتوں کی طرف دوڑتے ہیں)

انہیں صحیح لوگ کہا جائے گا جو صحیح معنوں میں اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان باتوں کا حکم دیتے ہیں جنہیں قرآن صحیح تسلیم کرتا ہے، اور ان سے روکتے ہیں جنہیں قرآن ناپسندیدہ قرار دیتا ہے نوع انسان کی بھلائی کے کاموں میں تیزی سے قدم اٹھاتے ہیں یہ لوگ صالحین (مومنین) کے زمرے میں شامل ہو چکے ہیں۔

3:118 اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(بے شک اللہ والوں کی باتوں کو اللہ خوب جانتا ہے)

جو تمام کتابیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں تم ان سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو تم یہ سب کچھ خلوص قلب سے کرتے ہو لیکن تمہارے مخالفین تمہیں دوست نہیں سمجھتے تم چاہے انہیں دوست بنانا بھی چاہو تو وہ ایسا کبھی بھی نہیں کریں گے یہ صرف کہنے کی حد تک کہتے ہیں جب تم سے ملتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں تم سے الگ ہو کر تو غصے میں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں ان سے کہو کہ ہمارے خلاف اسقدر اپنے غصے پر مر مٹو،، جو کچھ بھی تم ظاہر کرو اور چاہے جو کچھ بھی تم نے اپنے سینے میں چھپا کر رکھا ہوا ہے تمہاری دورخی زندگی تمہارے لیے سامان ہلاکت اس لیے بن جائے گی کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

3:119 اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(بے شک اللہ ان کے اعمال پر پورا احاطہ رکھتا ہے)

تمہارے مخالفین کی تدبیریں اور سازشیں تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں اللہ کے قانون مکافات عمل نے تمہیں بھی اور انہیں بھی ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ اگر تم اپنے پروگرام میں ثابت قدم رہے اور قوانین خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرتے رہے تو نتائج اس قانون مکافات کے مطابق مرتب ہوں گے نہ کہ ان کی خواہشات کے مطابق، کہ جب تمہیں تکلیف پہنچے تو یہ بہت خوش ہوتے ہیں تم ان کی اور ان کی باتوں کی پرواہ نہ کرو۔

3:121 وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے)

مومن کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اسے قانون خداوندی کی تائید اور سرپرستی پر پورا پورا بھروسہ ہوتا ہے جس لمحے ہمت ہار دینے کا خیال پیدا ہوتا ہے مومنین کو اس وقت بھی قانون خداوندی کی تائید اور سرپرستی حاصل ہوتی ہے ہمت ہار دینے سے نظم وضبط ٹوٹ جاتا ہے انسان نظم وضبط سے باہر نکل آتا ہے سخت مقابلے کے دن تم دیکھ چکے ہو 3:152ء153۔

3:122 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۝

(اور یقینا اللہ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالانکہ تم پست تھے)

3:122 فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(تو اللہ سے ڈرتے رہو عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ)

اس سے پہلے جنگ بدر میں دیکھ چکے تھے دشمن کی تعداد کثیر کے مقابلے میں تم کم تھے باوجود اس کے اللہ نے کس طرح تمہاری مدد کی تھی تم نے دیکھا8:9 یہ مدد استقامت اور تقویٰ کا نتیجہ تھی لہذا تمہیں ہمیشہ تقوی شعار رہنا چاہیئے(یعنی قوانین خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرنی چاہیے) تاکہ تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کر سکیں (تم شکر گزار بن جاؤ)

3:125 وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِۙ ۞

(ورنہ نصرت تو بس زبردست اور (عظمت) حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے)

ملائکہ کی امداد (یہ یقین اور اعتماد کہ تم حق وصداقت کی راہ میں لڑ رہے ہو) جب یہ یقین پیدا ہو جائے تو اللہ کی نصرت کے ساتھ ساتھ اس کی کائناتی قوتوں (ملائکہ) کی (دعائیں) تائید بھی تمہارے شامل حال ہو جاتی ہیں جس سے تمہارے دلوں میں پوری پوری طمانیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہو تا ہے کہ فتح اور ظفر کی خوشخبریاں تمہارے لئے باعث تقویت بن جاتی ہیں یہی وہ حقیقی تائید و نصرت ہے جو خدا کے قانون کے علاوہ اور کسی جگہ سے نہیں مل سکتی، کیونکہ نظام کائنات کو اپنی حکمت بالغہ کے مطابق خدا کائنات کی ہر شئے پر اپنا غلبہ واقتدار رکھتے ہوئے اسے چلا رہا ہے۔

3:127 لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ ۞

(آپ کو اس امر یعنی کسی کے مارنے جلانے میں کوئی دخل نہیں)

ان مخالفین میں سے کون کون اپنی سرکشی کی وجہ سے سزا کا مستحق ہو گا اور کسے (سرزنش کے بعد) معاف کر دیا جائے گا اس کا فیصلہ (اے رسول) تیرے (یا کسی اور انسان کے ذاتی طور پر) کرنے کا نہیں ہے یہ فیصلہ خدا کے قانون کے مطابق کیا جائے گا۔

3:130 وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۞

(اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے)

اگر تم نے محنت سے دولت پیدا کرنے کے بجائے سرمایہ کے زور پر دوسروں کی محنت کی کمائی غصب کرنا شروع کر دی تو ہر اس قوم کی طرح جو نظام خداوندی کی مخالفت کرتی ہے اور اس باب میں اسلام کی طرف سے لگائی گئی پابندی کی بھی مخالفت کرتی ہے ان کے معاشروں کی طرح تمہارا معاشرتی نظام بھی جہنمی معاشرہ بن جائے گا۔

3:131 وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞

(اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے)

خدا کا رسول خدا کے نظام کو متشکل کرتا ہے ایک جماعت ایک معاشرہ تشکیل دیتا ہے رسول کی اطاعت در حقیقت اس کے تشکیل کردہ نظام کی اطاعت ہوتی ہے اسی نظام کی اطاعت سے تمہاری انسانی صلاحیتوں کی صحیح نشوونما ہو سکے گی لہذا تم غلط نظام زندگی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

3:132 وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَۙ ۞

(اور مغفرت کی طرف جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے دوڑو،، جنت کیطرف جس کا عرض سارے آسمان اور زمین ہیں اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے)

اور (اس طرح) اپنے نشونما دینے والے کے سائے حفاظت میں جلدی سے پہنچ جاؤ اور ربوبیت خداوندی کی اس جنت کو حاصل کرلو جو کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہر جگہ پر پھیلی ہوئی ہے 57:21 یہ جنت ان لوگوں کے لئے تیار رکھی ہے جو قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں۔

3:133 وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝

(اور غصہ کے ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

ایسے لوگ جو اپنی زندگی کی کسی بھی حالت میں بھی ہوں، غم ومسرت اور تنگی و آسودگی، اپنی محنت کی کمائی کو نوع انسان کی پرورش کے لئے کھلا رکھتے ہیں غصہ کے ذریعے اپنی زائد قوت اور حرارت کو خواہ مخواہ مشتعل ہو کر تباہ وبرباد نہیں کرتے بلکہ اس قوت اور حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں ان کا اصل مقصد اپنی ذات اور معاشرے میں حسن اور توازن پیدا کرنا ہوتا ہے لہذا ذاتی طور پر انہیں اپنے خود کے ساتھ ہونے والے سلوک کا بھی قطعاً خیال نہیں ہوتا، ایسے لوگ دوسروں کی کمائی پر نگاہ نہیں رکھتے اور یہی روش نظام خداوندی کے نزدیک بڑی پسندیدہ ہے۔

3:134 فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ

(اور اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے لگتے ہیں)

وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۝

(اور اللہ تعالی کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو)

حقیقت یہ ہے کہ لوگوں سے غلط اقدامات ہو جاتے ہیں قانون مکافات عمل کے نتائج سے مضر اثرات نمودار ہو جاتے ہیں لیکن ان مضر اثرات سے قانون خداوندی کے علاوہ اور کہیں سے بھی حفاظت نہیں مل سکتی، لوگوں سے معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے یا وہ خود پر یا دوسروں پر زیادتی کر بیٹھے ہیں لیکن پھر اس روش پر وہ جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً قانون خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں، اور قانون خداوندی کے مطابق اپنی اصلاح کرتے ہیں اپنی غلطی کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان طلب کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

3:135 وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ۝

(اور کام کرنے والوں کے لئے کیا اچھا معاوضہ ہے)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنی اصلاح کا صلہ ملتا ہے وہ یہ کہ خدا کا قانون ربوبیت ان کی سابقہ غلطیوں کے مضر اثرات سے ان کی حفاظت کر دیتا ہے اور انہیں زندگی کی سدا بہار خوشگواریاں نصیب ہو جاتی ہیں اس دنیا میں بھی اور پھر اس کے بعد کی زندگی میں بھی کام کرنے والوں کا یہ معاوضہ نہایت حسین، خوشگوار اور دلکش ہوتا ہے۔

3:136 فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝

(سو تم روئے زمین پر چلو پھر و اور دیکھ لو کہ جھٹلانے والے کا کیا انجام ھوا)

تم سے پہلے بہت سے نظام اور بہت سی اقوام گزر چکی ہیں، تم تاریخ کے اوراق پر غور کرو اور برباد شدہ قوموں کی اجڑی ہوئی بستیوں کو دیکھو کہ کس طرح باطل کی قوتیں شکست کھا کر خاسر و نامراد رہ جاتی ہیں یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے یہ تو خدا کا ابدی قانون ہے شروع سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے اور بالکل اسی طرح سے قوانین خداوندی کو جھٹلانے والوں کا انجام ہوتا رہا ہے۔

3:137 وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝

(اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے)

تاریخی شہادتوں سے نتائج اخذ کرنے کے طریقہ کا یہ انداز تذکیر درحقیقت اس لیے اختیار کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے حقیقت ابھر اور نکھر کر آجائے یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو غلط روش کی تباہ کاریوں سے بچنے کے آرزومند ہوں گے لہذا انہیں منزل مقصود تک پہنچنے کی بالکل سیدھی راہ ملجائے گی اور اخلاقی اقدار کے نشانات تک ان کی رسائی بھی ممکن ہو سکے گی۔

3:138 وَلَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(اور نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن رہے (ایمانیات پر عمل کروگے تو برتری پالوگے)

جب تم مومن ہو تو غمگینی اور افسردگی کے کیا معنی؟ جب تک تم اس روش پر قائم رہوگے سربلند رہوگے 4:141 تم پر کوئی غالب نہیں آسکے گا خدا کے اس ابدی قانون کے مطابق اگر تم بھی غلبہ و تسلط کی زندگی چاہتے ہو تو اس کے لئے ایک اصول یاد رکھو جب فتح و کامرانی سے سامان زیست کی فراوانی حاصل ہو جائے تو اس سے تمہارے اندر سستی اور کسلمندی نہ پیدا ہو جائے اور اگر کسی وقت حالات ناسازگار ہو جائیں تو اس سے تم پر افسردگی بھی نہ چھاجائے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب تمہیں قوانینِ خداوندی کی صداقت پر پورا پورا یقین ہو۔

3:139 وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۝

(اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر لوگوں کے درمیان کرتے ہی رہتے ہیں)

شکست و فتح میں یہ اصول یاد رکھیں کہ جو لوگ قوانین خداوندی سے سرکشی اختیار کر جائیں وہ قوانین خداوندی کی نگاہ میں مستحسن قرار نہیں پائے جاسکتے اور یہ بھی یاد رکھو کہ مخالفین کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ضرور ہوگا اور ٹکراؤ میں تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی بھی ایک فریق کو تکلیف پہنچنی ہی ہوتی ہے نوع انسانی کی ساری تاریخ اسی گردش دولابی کا ریکارڈ ہے اس گردش دولابی کے امر کا ایک مقصد بھی ہوتا ہے کہ ہر وقت کسی کے ایمان کی جانچ اور پرکھ ہوتی رہتی ہے کہ کس کا ایمان قوی ہے اور کون اپنے ایمان کی عملی شہادت پیش کرتا ہے۔

3:144 وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۝

(اور ممکن نہیں کسی کے لئے کہ وہ ایک معیاد مقررہ پر حکم خدا کے بغیر مر جائے)

وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا

(اور جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے ہم اس کو دنیا کا حصہ دے دیتے ہیں)

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝

(اور جو کوئی آخرت کا نفع چاہتا ہے اسے آخرت کا حصہ دے دیتے ہیں اور عنقریب ہم شکر گزاروں کو بدلہ دے دینگے)

موت تو ہر شخص کو آنی ہے 3:184 اشخاص کی موت سے تمہارا نظام نہیں بگڑتا، نظام سے وابستہ ہو کر غیر وابستگی اختیار کر لینے سے نظام بگڑتا ہے موت و زندگی یعنی عمر کا گھٹنا بڑھنا خدا کے طبیعی قانون کے مطابق ہے 35:11 دنیا میں دو قسم کے نظریات کو ماننے والے لوگ ملیں گے ایک وہ جو محض دنیاوی زندگی کے مفاد کو سامنے رکھیں اور دوسرے وہ جو اخروی زندگی کے مفاد کو بھی ساتھ ساتھ اپنا مقصود و منتہٰی سمجھیں تمہیں جو نظام دیا گیا ہے اس کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس نظام کی اطاعت سے اس زندگی اور اس کے بعد کی زندگی دونوں کی خوشگواریاں مل جاتی ہیں۔

3:146 رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝

(اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے باب میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ)

(مومنین) یہ لوگ اپنے آہنی عزم کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں ان کی زبان پر یہی دعائیں اور آرزوئیں ہوتی ہیں ہمارے نشو نما دینے والے اگر ہم سے کوئی لغزش یا کوتاہی ہو جائے یا کسی معاملے میں ہم حد سے بڑھ جائیں تو ہماری غلطیوں کے مضر اثرات سے ہمیں محفوظ رکھنا اور ہمیں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمانا اور مخالفین پر غلبہ اور کامیابی عطا کرنا۔

3:148 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝

(اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو گے جو کافر ہیں تو وہ تمہیں پچھلے پیروں کفر کی طرف واپس کر دیں گے اور تم گھاٹے میں آ کر رہ جاؤ گے)

اے جماعتِ مومنین! یہ نظام کسی شخص کی موت سے نہیں بلکہ تمہارا ان لوگوں (مخالفین) کی بات ماننے اور ان جیسے کام کرنے لگ جانے سے درہم برہم ہو گا تم میں اگر یہ خرابی پیدا ہو جائے گی تو پھر یہ لوگ تمہیں اسی راستے کی طرف لے جائیں گے جس پر کے تم پہلے چلتے تھے یہی تمہاری تباہی اور بربادی کی وجہ ہو گی۔

3:149 بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ۝

(بے شک تمہارا دوست اللہ ہے (مخالفین تمہارے دوست نہیں) اور وہ بہترین مددگار ہے)

تمہیں اطاعت صرف قوانین خداوندی کی کرنی چاہیے وہی تمہارا مربی اور دمساز ہے اور وہی حامی و ناصر ہے۔

3:150 وَ بِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝

(اور وہ کیسی بری جگہ ہے ظالموں کے لیے)

توحید یعنی قوانین خداوندی کی اطاعت کا لازمی نتیجہ بیخوفی ہے 2:38 اور جو شرک کرنے لگ جاتے ہیں وہ مقام آدمیت سے گر جاتے ہیں زندگی اور آخرت کی زندگی کے میدان میں ان کا کوئی وزن نہیں رہتا 22:31 شرک کا نتیجہ خوف اور خوف کا نتیجہ وہ جہنم کی آگ ہے جس کے شعلے دلوں کو لپیٹ لیتے ہیں 104:6,7 قوانین خداوندی سے سرکشی کا ٹھکانہ المناک اور ناخوشگوار ہوتا ہے۔

3:153 قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۝

(آپ کہہ دیجئے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے)

میدان جنگ میں رسول ص نے آواز دی اس آواز سے مومنوں کے اندر چھپے ہوئے عزم و ثبات نے میدان جنگ کا نقشہ بدل دیا شکست کا غم اور حزن بہہ کر اطمینان اور سکون کی فضا میں بدل گیا 8:11 کیوں کہ پختہ ایمان لوگوں کی یہ عارضی لغزش تھی، جب کہ منافقین کو جان کے لالے پڑے تھے جنگ سے متعلق معاملات نظام خداوندی کے طے کرنے کے ہوتے ہیں نہ کہ کسی فرد یا گروہ کی مرضی کے مطابق، یہ کہنا کہ اگر ہماری سن لی جاتی ہم اس مقام پر آ کر کبھی قتل نہ ہوتے؟ کیا مومنین تمہاری تقلید کرتے؟ وہ خود بخود میدان جنگ کی طرف آ جاتے، اور مصائب کی اس بھٹی کو جھیل کر کندن بن کر نکلتے منافقین کی منافقت اللہ اور مومنین پر ظاہر ہو گئی کیونکہ اللہ دلوں میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے۔

3:156 وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحۡمَةٌ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ۝

(اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں)

مرگ باشرف انہیں کی ہے جو نظام خداوندی کے قیام اور بقا کے لئے جس کا مقصد انسان کی عالمگیر ربوبیت ہے خطرات کا مقابلہ کریں اور عند الضرورت اپنی جان تک دے دیں، اس مرگ باشرف سے چھوٹی موٹی کوتاہیوں کے مضر اثرات سے ان کی حفاظت ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ان کی ذات کی نشوونما کا سامان بھی مہیا ہو جاتا ہے یہ سامان اس سرمائے سے بہتر ہے جسے انسان ذاتی مفاد کے لئے جمع کرتا ہے ذاتی مفاد اور نفس پروری کی خاطر بھی لوگ خطرات مول لیتے ہیں لیکن ان خطرات میں اگر مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو وہ مرگ باشرف نہیں کہلاتی مرگ بیشرف کہلاتی ہے۔

3:158 وَشَاوِرۡهُمۡ فِی الۡاَمۡرِ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِیۡنَ ۝

(اور ان سے معاملات میں مشورہ لیتے رہئے لیکن جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو پھر اللہ پر بھروسہ رکھیں بیشک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں)

چوں کہ جماعت مومنین کا مرکز (مرکزی کردار یعنی رسول اللہؐ) کی ذات جس میں خدائی صفات علی حد بشریت منعکس ہیں یعنی یہ رسول مستبد اور سخت گیر نہیں ہے بلکہ اپنے اندر نرمی اور لچک رکھتا ہے اسی وجہ سے تو اس کی جماعت کے افراد اس سے الگ ہو کر منتشر نہیں ہوتے لہذا اے رسولؐ ان کی دانستہ کوتاہیوں سے بھی درگزر کرتے ہوئے سپر بن یعنی حفاظت کا سامان طلب کرو معاملات میں ان سے مشورہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہارا عزم ان کی باتوں سے متاثر ہو کر ایک فیصلے پر کاربند نہ رہ سکے عزم کی پختگی والی روش قانون خداوندی کی نگاہ میں پسندیدہ ہے۔

3:159 اِنۡ یَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ ۝

(اگر اللہ تمہارا ساتھ دے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا)

فتح اور کامرانی قانون خداوندی کے مطابق نصیب ہوتی ہے اور جسے خدا کے قانون کی تائید حاصل ہو اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا جماعت مومنین کا شیوا یہی ہونا چاہیے کہ وہ قانون خداوندی پر پورا پورا بھروسہ رکھیں اور اس کا دامن کبھی بھی نہ چھوڑیں، اور اگر خدا کے قانون نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا تو پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

3:163 لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۝

(حقیقت میں اللہ نے بڑا احسان مسلمانوں پر کیا جب کہ انہیں میں سے ایک پیغمبر ان میں بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک وصاف کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے)

وحی سے ملنے والے قوانینِ خداوندی پر صحیح وغلط روش اور اس کے ذریعے حاصل ہونے والی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار ہوتا ہے لہذا یہ ایمان والوں پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو قوانین خداوندی کو ایک نظام قائم کر کے پیش کرتا ہے اس نظام میں ان کی صلاحیتوں

کی نشو و نما ہو جاتی ہے وہ قانون کی غرض و غایت کی تعلیم دیتا ہے علی وجہ البصیرت اطاعت کراتا ہے ایسے نہیں جیسے حیران و سرگردان راہ گم کردہ کھوئے ہوئے پہلے لوگ بغیر نظام کے پھرا کرتے تھے۔

3:168 وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ۞

(اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو)

موت اور زندگی کسے کہتے ہیں؟ جو لوگ نظام خداوندی کی راہ میں قتل ہو جائیں ان کے متعلق کبھی یہ گمان تک بھی نہ کرو کہ وہ مر گئے ہیں 2:154 ان کی موت حیات باشرف ہے 3:155 انہیں ان کی نشو نما دینے والے کی طرف سے زندگی اور ارتقاء کے تمام سامان میسر ہوتے ہیں زندگی ایک ایسی چیز ہے جو موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی، واضح رہے کہ جو اس دنیا سے چلا جاتا ہے اس کا اس دنیا والوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا 35:13,1446:5,6،،، اہل جنت کی زندگی بشارتوں والی زندگی ہوتی ہے 3:170 یہ خصوصیت صرف انہیں کے لئے نہیں ہے جو میدان جنگ میں قتل ہو جائیں جو جدوجہد کرتے ہوئے ویسے ہی مر جائیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

3:170 يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

(وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

وہ ان آسائشوں اور راحتوں سے جو نوازشات خداوندی سے انہیں حاصل ہوئی ہیں بے حد خوش ہوتے ہیں نیز اس حقیقت سے کہ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ خدا کسی ایمان والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اس کا پورا پورا بدلہ دیتا ہے۔

3:172 حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ۞

(ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے)

وہ سب لوگ جنہوں نے قوانین خداوندی کا پورا پورا اتباع کیا تھا انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ قانون خداوندی اپنے نتائج کے اعتبار سے بڑا پر ثمر اور بار آور واقع ہوا ہے یہ لوگ کسی بھی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر خدا کی عطا کردہ آسودگیوں اور خوشحالیوں سے جھولیاں بھر بھر کر واپس آتے ہیں جب یہ لوگ عزم و یقین کے ساتھ کارزار حیات میں مردانہ وار آگے بڑھتے ہیں۔

3:174 اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۞

(یہ تو یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں کے ذریعے ڈراتا ہے سو ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اگر ایمان والے ہو)

یاد رکھو! ان سرکش قوتوں کی، جو تم سے برسرپیکار ہیں، چال یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنی پارٹی کی طرف سے دوسروں کے دل میں ڈر اور خوف پیدا کرتے رہتے ہیں 39:36 لیکن جب تم مومن ہو تو پھر تمہارے لئے ان سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ڈرنا تو صرف قوانین خداوندی کی خلاف ورزی سے چاہیئے۔

3:177 اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ ۞

(ہم تو انہیں اس لیے مہلت دے رہے ہیں کہ وہ جرم میں اور بڑھ جائیں)

کچھ لوگوں کو قریبی مفاد جلدی حاصل ہو جاتے ہیں یہی چیز دوسرے لوگوں کو مغالطے میں ڈال دیتی ہے وہ اس غلط نگہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ خدا کا قانون مکافات عمل کوئی شیئے نہیں ہے جس طرح بیج کو پھل بننے کے لئے مدت درکار ہوتی ہے اس طرح سے قانون مکافات ہر عمل کا نتیجہ فوراً سامنے نہیں لاتا یہ قانون مہلت ان لوگوں کے لیے نفع بخش ثابت ہوتا ہے جو آخری تباہی سے پہلے اپنی روش میں اصلاح کرلیں اس کے برعکس جو کفر کی روش میں بڑھتے جائیں گے ان کے جرائم کا وزن بھی بڑھتا جائے گا اسی نسبت سے انکی انسانی صلاحیتیں مضمحل ہوتی چلی جائینگی تا آنکہ وہ ذلت و خواری کے جہنم میں جاگریں گے۔

3:179 وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۞

(اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا)

انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام اشیائے کائنات جن سے ان کا جمع کردہ مال واسباب ترکیب پاتا ہے وہ خدا کی ملکیت ہے خدا نے اپنی ملکیت تمام انسانوں کے فائدے کے لئے پیدا کی ہے 55:10 لہذا کسی انسان کا بھی اللہ کی اس ملکیت کو اپنے فائدے کے لئے سمیٹ کر رکھ لینا منشاء خداوندی کے خلاف ہے درحقیقت اس نظام کا مقصد عالمگیر نوع انسان کی عالمگیر پرورش ہے، اس کے برخلاف چلنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نظام ربوبیت کا بالآخر انقلاب کا وقت تو آئے گا ہی تو یہی سامان ان کے گلے کا ہار ہو جائے گا اور مرنے کے بعد کی زندگی میں یہ ان کے لیے عذاب کا موجب ہو گا۔

3:181 وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۞

(اور اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے)

ان سے یہ کچھ جو کچھ بھی ہو گا ظلم اور زیادتی کی بنا پر نہیں ہو گا یعنی ان پر کوئی خارج سے ظلم اور زیادتی نہیں ہو گی خدا کے قانون میں ظلم اور زیادتی کا کیا کام ہے؟ خدا کے قوانین کی اطاعت کی جائے اور نتیجے کے طور پر ان پر ظلم وزیادتی ہو جائے ایسا ممکن نہیں ہے یہ ظلم اور زیادتی ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔

3:184 كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ۞

(ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے)

وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۞

(اور تم کو تمہاری پوری پوری مزدوری تو بس قیامت ہی کے دن ملے گی)

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ

(توجو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہی کامیاب ہوا)

وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ۞

(اور دنیا کی زندگی تو کچھ بھی نہیں بس ایک دھوکے کے سودے کے)

کامیاب شخص وہ ہے جسے اس دنیا کی خوشگواریاں بھی حاصل ہوں اور آخروی زندگی کی کامرانیاں بھی حاصل ہوں ناکام ونامراد اور دھوکے میں وہ شخص ہے جو صرف دنیاوی زندگی کے مفادات کو مقصد حیات سمجھتا ہے اور اخروی زندگی کے تباہ کن عذاب سے خود کو قریب کرتا ہے ہر ذی حیات

کو ایک دن مرنا ہے اگر اس کے اعمال کے نتائج اس زندگی میں سامنے نہیں آسکے تو ان کا پورا پورا بدلہ اخروی بھی زندگی میں سامنے آکر رہنا ہے کامیاب وہ ہے جسے اس دنیا کی خوشگواریاں بھی حاصل ہوں اور اخروی زندگی کی کامرانیاں بھی حاصل ہوں۔

3:185 وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۞

(اور اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو یہ عزم وہمت کے کام ہیں،،، تاکیدی احکام میں سے ہیں)

انہیں لوگوں سے مشکلات ملیں گی اور ان کا مقابلہ ثابت قدمی سے کرنا ہوگا۔ ٹکراؤ کی صورت میں گردشیں بھی آئیں گی جان و مال کا نقصان بھی ہوگا۔ اہل کتاب اور مشرکین عرب سے بڑے دکھ دینے والی باتیں بھی سنی پڑینگی، اگر تم نے ثابت کر دیا کہ تم نے قانون خداوندی کا دامن نہیں چھوڑا تو یہی تمہارے عزم وہمت کی دلیل ہوگا۔

3:187 وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا ۞

(اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کیئے ہیں ان پر ان کی مدح کی جائے)

یہ روش کہ باتیں تو وعظ و نصیحت کی خوب کی جائیں اور خود عمل بھی نہ کیا جائے لیکن ان کی ان کے اس کام کی بے شمار تعریف کی جائے اور جب تعریف کی جاتی ہے تو یہ لوگ یعنی اہل کتاب اور مذہبی پیشوائیت بہت خوش ہوتی ہے ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ذہن میں سمجھے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جس طرح سے ہم نے دنیا والوں کو دھوکہ دے دیا ہے اسی طرح سے خدا کو بھی دھوکہ دے دیں گے اے نبی ص تم ان کے متعلق ذرہ برابر بھی یہ خیال نہ کرو کہ یہ خدا کے عذاب سے چھوٹ جائیں گے بالکل بھی ایسا نہیں ہوگا اس لیے کہ اللہ کے قانون مکافات کی گرفت بڑی سخت ہے اور ان کی تباہی بڑی درد انگیز ہوگی۔

3:188 وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۞

(اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے)

تمام کائنات میں اقتدار اور اختیار خدا ہی کا کارفرما ہے یہ سلسلہ کائنات قوانین خداوندی کے تحت سرگرم عمل ہے وہ اس لئے کہ ہر ایک شخص کا کام اپنے ٹھیک ٹھیک نتائج مرتب کرتا ہے ہر شیئے پر خدا کا پورا کنٹرول ہے۔

3:190 رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۞

(اے ہمارے پروردگار تو نے یہ سب لایعنی عبث نہیں پیدا کیا)

یہ ہماری کم علمی اور کوتاہ نگہی ہے کہ ہم تحقیق و تجسس سے کام نہیں لیتے لہذا ہم اشیائے کائنات کے نفع بخش پہلوؤں سے بے خبر رہتے ہیں اور یوں عذاب کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ صاحبان عقل و بصیرت اور ارباب فکر و نظر کو چاہیے کہ زندگی کے ہر گوشے میں کھڑے بیٹھے لیٹے قانون خداوندی کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں کائنات کی تخلیقی ترکیب پر غور و فکر کرتے رہیں اس طرح وہ اپنی تحقیقات کے بعد علی وجہ البصیرت پکار اٹھیں گے اے ہمارے نشو نما دینے والے تو نے اس کارگاہ ہستی کو عبث و بیکار تخریبی نتائج مرتب کرنے کیلئے، بیمقصد بلا غرض و غایت پیدا نہیں کیا، اور ایسا اللہ تعالی کی ذات سے بہت بعید ہے یہ ذہنیت پیدا ہونی چاہیئے۔

3:194 ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ۞

(اور یہ کہ اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے)

خدا کی طرف سے ملنے والا بدلہ ان کے اعمال کا ایسا حسن کارانہ بدلہ ہو گا جو اللہ کے قانون کی رو سے ہی ملے گا جو بھی اللہ کے قانون کے مطابق عمل کرے گا چاہے مرد ہو یا عورت چونکہ دونوں ایک دوسرے کے وارث و جز ہیں لہذا ان کی محنت کبھی رائیگاں نہیں جائے گی لیکن قوانین خداوندی کے مطابق معاشرے کی تشکیل کے لیے تکلیف اٹھانی پڑتی ہیں اپنی عزیز متاع کو چھوڑنا پڑتا ہے لوگ بے گھر بھی ہوتے ہیں اور ستائے بھی جاتے ہیں لڑائیاں بھی لڑنی پڑتی ہیں اور جان بھی دینی پڑتی ہے اسی کو پروگرام پر پورا اترنا کہتے ہیں ان کے ایسے حسن عمل کی بدولت ان کی ان چھوٹی موٹی ناہمواریوں کو یونہی مٹا دیا جائے گا اور افسردگی و پژمردگی کے بغیر شادابیاں عطا کر دی جائیں گی۔

3:196 مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۞

(یہ چند روزہ بہار ہے)

یہ دنیا کی مفاد پرستانہ ذرائع سے جو خوشگواریاں ملتی ہے یہ بھی بیحقیقت ہیں، ان خوشگواریوں سے محض تھوڑی سی مدت کیلئے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، اس کے بعد تو بہت ہی برا ٹھکانا انتظار کر رہا ہے جو تباہی و بربادی کا جہنم ہے۔

3:199 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۞

(اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلے میں صبر کرتے رہو اور مقابلے کے لئے مستعد رہو)

یہ ساری خوبیاں ایسے معاشرے کے لوگوں میں پیدا ہو سکتی ہیں جن کی کیفیت یہ ہو کہ وہ اپنے نظام پر ثابت قدمی سے قائم ہوں، آپس میں ایک دوسرے کی استقامت کا موجب بنیں اور ان خوبیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور مخالفین کے مقابلے میں استقامت دکھائیں اور ساتھ ہی اپنی حفاظت کا بھی پورا پورا انتظام رکھیں اس طرح سے جڑ کر رہیں مقصد پیش نظر کے حصول میں مسلسل کوشش کریں اور ہر قدم پر قانون خداوندی کی نگہداشت کریں اے جماعتِ مومنین تمہیں یہی روش اختیار کرنی چاہئے تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو جائے

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة النساء (4)

4:1 وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ۝

(اور ان دونوں آدم وحوا سے بکثرت مرد اور عورتیں پھیلا دیے اور اللہ سے تقوی کیا کرو جس کا واسطہ دے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو بیشک اللہ تمہارے اوپر نگران ہے)

اے نوع انسان! اپنے نشو نما دینے والے کے قانون کی نگہداشت کرو جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا ایک جرثومہ زندگی سے کی ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس سے نرومادہ کی تقسیم وجود میں آئی،، تمام انسانوں کو ایک برادری سمجھو کیونکہ تم ایک دوسرے کی ضروریات کے لحاظ سے تعاون کے محتاج ہو تعاون کی محتاجی اور ضروریات کی تکمیل یہی خدا کے نظام ربوبیت کی نگہداشت کرنا کہلاتا ہے لہذا اس نظام کو اپنے خاندانی رشتوں سے شروع کرو اور پھر اس دائرے کو پوری انسانیت تک پھیلا دو اسے کہتے ہیں کہ قانون خداوندی تمہاری ہر طرح سے نگرانی اور نگہبانی کرتا چلا جاتا ہے۔

4:4 وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً‌ ؕ ۝

(اور تم بیویوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دے دیا کرو)

اور اپنی بیویوں کا مہر کسی معاوضے کا خیال کئے بغیر اس طرح دے دیا کرو جس طرح شہد کی مکھی شہد دیتی ہے اسمیں کسی قیمت یا بدل کا خیال تک بھی نہیں آتا اسلئے کہ مہر تو ایک تحفہ ہے نہ کہ کسی چیز کا بدلہ،،، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے بلا تعامل اپنے صرف میں لاسکتے ہو۔

4:6 وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ‌ ۚ ۝

(اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں)

یتیموں کی صحیح تربیت اور ان کی جانچ پڑتال اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کیجائے نکاح کی عمر سن بلوغت تک جب تک کہ عقل میں پختگی نظر نہ آئے ان کا مال ان کو واپس نہیں دینا چاہیے اور نہ اس خیال کی پیروی کرو کہ اب وہ سن بلوغت تک پہنچ جائیں گے تو ان کا مال مالک کو واپس دینا ہو گا اور نہ فضول خرچی کر کے ان کا مال ہڑپ کر جاؤ، یتیم کے مال کی حفاظت اور ان کی پرورش کا معاوضہ،، ضرورت مندوں کو حق ہے کہ لے لیں ورنہ چھوڑ دیں، حساب فہمی کے وقت اس حقیقت کو سامنے رکھو کہ تم یہ حساب خدا کو دے رہے ہو , وہ خدا جو ظاہر اور پوشیدہ ہر بات سے واقف ہے اور ٹھیک ٹھیک حساب لینے والا ہے لہذا جب مال انکے سپرد کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔

4:8 وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝

(اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم و مسکین موجود ہوں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دے دو اور ان سے ہمدردی کی بات کہو)

اگر تقسیم وراثت کے وقت ایسے رشتہ دار بھی موجود ہوں جن کا ترکہ میں حصہ نہ ہو، یا دوسرے یتیم اور مساکین موجود ہوں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دے دو اور سمجھا دو کہ ترکہ کی تقسیم قانون اور قاعدے کے مطابق ہو گی جس کی رو سے انہیں بطور حق کچھ نہیں مل سکتا جو کچھ انہیں دیا گیا ہے انکی دل جوئی کی خاطر ہے۔

4:9 فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوا قَوْلًا سَدِيْدًا ۞

(پس چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور بات پکی کہیں)

یاد رکھو! جو لوگ ظلم اور ناانصافی سے یتیم کا مال کھا جاتے ہیں ان کے متعلق یوں سمجھو گویا وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں جس سے ان کے جذبات میں حرص و ہوس کی آگ اور بھڑک اٹھتی ہے ان کی نیت نہیں بھرتی اور وہ ناجائز دولت کے پیچھے پاگلوں کی طرح مارے مارے پھرتے رہتے ہیں اس سے اِن کی صلاحیتیں جل بھن کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

4:11 مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ ۞

(وصیت نکالنے کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا ادائے قرض کے بعد)

یاد رکھو! یہ تقسیم متوفی کی وصیت پوری کرنے اور قرضہ چکا دینے کے بعد ہو گی وصیت جو کہ فرض ہے 2:100 یعنی ترکے میں سے سب سے پہلے متوفی کا قرض ادا کرو پھر یہ دیکھو کہ اس کی وصیت کیا ہے؟ اگر وصیت پورے مال پر حاوی نہ ہو یا وہ وصیت کر رہی نہ سکا ہو تو اس صورت میں ترکہ کی تقسیم مذکور حصوں کے مطابق کرو اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون سا رشتہ نفع رسانی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے۔ اس لیے خدا نے یہ حصے مقرر کر دیے ہیں کیونکہ خدا کا ہر فیصلہ علم و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

4:13 تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ ۞

(یہ سب خداوندی ضابطے ہیں)

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞

(اور یہ بڑی کامیابی ہے)

یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں سو جو لوگ اس نظام خداوندی کی اطاعت کریں گے جسکی تشکیل رسول اللہ ص کے ہاتھوں سے ہوئی ہے اس کے لیے ایسا جنتی معاشرہ پیدا ہو جائے گا جس کی شادابیاں سدا بہار ہونگی اور یہ بہت بڑی کامرانی ہے۔

4:18 وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ۞

(اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں ہے جو برابر گناہ کرتے رہیں)

ان کے لیے معافی نہیں ہے جو عادی مجرم ہوں اور اپنی حرکات پر اس وقت نادم ہوں جب موت ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو جائے اور نہ معافی ان کے لئے ہے جو حق پر مبنی قانون کو سرے سے تسلیم ہی نہ کریں اور ساری عمر اسی سرکشی میں بسر کر دیں انہیں دردناک سزا دینی چاہیے۔

4:19 وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ ۞

(اور بیویوں کے ساتھ خوش اسلوبی کیساتھ گزر بسر کیا کرو)

تم اپنی بیویوں سے قائدے اور قانون کے مطابق حسن سلوک سے رہو سہو اگر ان کی کوئی بات تمہیں ناپسند ہو تو یوں ہی بے قابو ہو کر جھٹ سے قطع تعلق پر آمادہ نہ ہو جایا کرو تحمل اور برداشت سے کام لیا کرو ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں نظر بظاہر نہ پسند ہو اور اللہ نے اس میں تمہارے لئے بہت ساری خوشگواریاں رکھدی ہوں اس سلسلے میں جلد بازی سے کام نہ لیا کرو۔

4:20 وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡــًٔا ؕ ۞

(اور تم اس بیوی کو مال کا انبار دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو)

اگر طلاق تک نوبت پہنچ جائے اور تم اپنی بیوی کو سونے کا ڈھیر بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو اس کی ایک اور صورت یہ ہے کہ اگر طلاق کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہے تو پھر اس میں سے کچھ لیا بھی جا سکتا ہے 2:229 یا ایسی کوئی صورت ہے کہ بیحیائی کا ارتکاب اس سے ہوا ہے اور اگر ایسی کوئی صورت بھی نہیں ہے تو پھر اسکے خلاف ناحق تہمتیں لگا کر کچھ حاصل کرنا چاہو گے تو یہ ایک کھلم کھلا گناہ ہے یعنی ایسی معیوب حرکت ہے جس کے مذموم ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

4:23 وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ ۞

(کہ تم دو بہنوں کو یکجا نہ کرو مگر ہاں جو ہو چکا ہو چکا)

نیز یہ بھی حرام ہے یہ کہ 4:3 اس آیت کے مطابق تعدد ازدواج کی ضرورت اگر پڑ جائے تو تم بیک وقت دو بہنوں کو اپنی نکاح میں لے آؤ، ان احکام سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو وہ ہو چکا۔ اب ان کی خلاف ورزی نہ کرنا یاد رکھو تمہاری ذات کی حفاظت اور نشو نما صرف قوانین خداوندی کی اطاعت سے ہو سکتی ہے۔

4:29 لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ ۞

(آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ ہاں البتہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو)

یہ انسان کی اپنی جذبات سے مغلوبیت ہے کہ وہ چاہتا یہ ہے کہ دوسرے کا مال بھی اس کے پاس آجائے خواہ اس کے لئے اسے کیسے ہی حربے کیوں نہ استعمال کرنے پڑیں، اے جماعتِ مومنین تم اس تباہ کن ذہنیت کا شکار نہ ہو جانا کہ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانے لگ جاؤ۔ باقی معاشرے میں ضروریات زندگی کی چیزوں کا مبادلہ ہوتا ہے جیسے تجارت جس کا انتظام باہمی رضامندی سے ہونا چاہیے وہ اس طرح کے ہر شخص کو اس کی محنت کا معاوضہ مل جائے ایسا نہ ہو کہ محض سرمائے کے زور پر لوگ دوسروں سے زیادہ سے زیادہ بٹور لینے سمیت لینے کی کوشش کریں یہ تباہی کا راستہ ہے اور خدا چاہتا ہے کہ تم سب کی نشوونما ہوتی رہے۔

4:32 وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ ۞

(اور تم ایسے امر کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے)

جہاں تک کہ فطری فرائض کا تعلق ہے بعض باتوں میں مردوں کو برتری حاصل ہے اور بعض میں عورتوں کو بھی برتری حاصل ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ عورتیں اپنے آپ کو اپاہج بنا کر مردوں کی کمائی کو تکتی رہیں اور خود کچھ بھی نہ کریں انہیں چاہیئے کہ خدا سے زیادہ سے زیادہ معاشی اکتساب کی توفیق طلب کرتی رہیں خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کر سکتی ہیں۔

4:34 اَلرِّجَالُ قَوَّامُوۡنَ عَلَى النِّسَآءِ ۞

(مرد عورتوں کے سر دھرے سرپرست ہیں)

مردوں اور عورتوں کی صلاحیتوں میں فرق ان کے فطری فرائض کی وجہ سے ہوتا ہے کسب معاش کے سلسلے میں مردوں کو برتری اور عورتیں معذور ہوتی ہیں۔ ضروریات کا کفیل ہو جانے کی وجہ سے مرد کو عورت پر خاص حقوق و فوقیت حاصل نہیں ہو جاتی، کیونکہ بعض فطری فرائض ایسے بھی ہیں جنہیں صرف عورت ہی انجام دے سکتی ہے، لہذا مرد و عورت کے دل میں کسی قسم کا احساس کمتری اور برتری پیدا نہیں ہونا چاہیے، اللہ نے عورتوں کو بھی مضمر صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں وہ انکی حفاظت کریں وہ صلاحیتیں جس مقصد کے لیے دی گئی ہیں ان مقاصد کو حاصل کر کے قانون فطرت کی اطاعت کریں یہاں اگر عورتوں کی سرکشی کا ذکر ہے تو 4:128 میں مردوں کی سرکشی کا ذکر بھی ہے یاد رکھو! نظام خداوندی میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ قانون سے سرکشی پر سزا دے سکے

4:36 وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا‌ ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ ۞

(اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس اور راہگیر کے ساتھ)

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے وہی پیش آسکتا ہے جس کا سینہ جوہرِ انسانیت سے معمور ہو جو اخلاق کریمانہ کا پیکر ہو جو دوسروں کی امداد میں خوشی محسوس کرے اصول یہی ہے کہ ذاتی جذبات، دوسرے انسانوں کے فیصلوں کو شامل کئے بغیر، صرف قانون خداوندی کی اطاعت کیساتھ حفاظت کرنی ہے جو کسی کو دیتے کچھ نہیں ہیں صرف شیخی بگھارتے ہیں تو ایسے لوگ قانون خداوندی کی نگاہوں میں مستحق ستائش نہیں ہو سکتے۔

4:37 يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ ۞

(بخل کرتے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں)

یاد رکھو! جو لوگ خدا کی نعمتوں کی ناسپاسگزاری کرتے ہیں یعنی انہیں چھپا چھپا کر رکھتے ہیں اور نوع انسان کی پرورش کیلئے صرف نہیں کرتے اور قوانین وضوابط ایسے بناتے ہیں جس سے معاشرے کی عام روش یہی ہو جاتی ہے کہ بخل کو معیوب ہی نہیں سمجھا جاتا ان کی یہ روش اور اس کا نتیجہ دردانگریز تباہی ہے۔

4:40 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ‌ ۚ وَاِنۡ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفۡهَا وَيُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡهُ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۞

(بے شک اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرے گا اور اگر ایک نیکی ہو گی تو اسے دوگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم دے گا)

اگر لوگوں نے دکھانے اور بڑا بننے کی خاطر کچھ کیا ہے تو ان کا عمل اس مقصد کے مطابق نتیجہ پیدا کرے گا جس مقصد کی خاطر وہ عمل کیا گیا ہے اگر ان کا مقصد قانون خداوندی کی اطاعت ہوتا تو جان لینا چاہیے کہ نمود و نمائش کیلئے دولت خرچ کرنا حسن عمل نہیں گردانا جاتا، نہ اس سے معاشرے میں خوشگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی ذات کی نشوونما ہوتی ہے قانون خداوندی کی رو سے انہیں اجر عظیم تو نہیں ملتا معاشرے میں بڑا بننے کا مقصد ان کو حاصل ہو گیا ہوتا ہے۔

4:45 وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝

(اور اللہ کا حمایتی ہونا کافی ہے اور اللہ کا مددگار ہونا کافی ہے)

اللہ تمہارے تمام دشمنوں سے واقف ہے تم مجھ سے ڈرو تمہارے لیے قانون خداوندی کی سرپرستی اور نصرت کافی ہے۔

4:47 وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(اور اللہ کا حکم پورا ہو کر ہی رہتا ہے)

اہل کتاب سے کہو! اس ضابطہ ہدایت قرآن پر ایمان لے آؤ، یہی وہ کتاب ہے جو تمہارے تمام دعاوی کو سچ کر کے دکھانے والی ہے کوئی آنے والا بالکل نہیں آئے گا باطل کو شکست اور حق کا غلبہ اسی کتاب کے ذریعے سے ممکن ہو گا، زمین پر خدا کی مرضی کے خلاف چلوگے تو مرضی پر چلنے والوں اور تمہارے درمیان آخری ٹکڑاؤ کی نوبت آجائے گی جس طرح سے تمہارے اسلاف اصحاب سبت محروم رہ گئے تھے اسی طرح تمہارے بڑوں کا نام ونشان بھی مٹی میں مل جائے گا وہ ذلیل وخوار ہوں گے اور خوشگواریوں سے بھی محروم رہ جائیں گے یہ تنبیہ یونہی دھمکی نہیں ہے یہ قانون خداوندی کا اعلان ہے خدا کے قانون کے نتائج سامنے آکر رہتے ہیں۔ اس کا کوئی پروگرام کوئی اسکیم کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتی۔

4:48 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ۝

(اللہ تو بے شک اس کو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے)

شرک سے مراد ہے کہ کوئی شخص خدا کے قوانین کے ساتھ انسانوں کے خود ساختہ قوانین کو شامل کرلے یا ان کے علی الرغم اپنے جذبات ہی کی اطاعت شروع کر دے 45:23 یا جو قوتیں اور صفات صرف خدا کیلئے مخصوص ہیں ان میں دوسروں کو بھی شریک سمجھ لیا جائے تو اس روش کے تباہ کن نتائج سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی ذہن انسانی کے بے شمار خود ساختہ تصورات جو بڑی غلط بنیادوں پر اٹھائے گئے ہوتے ہیں اس کے نتیجے میں انسان کا دل خوف کا نشیمن بن جاتا ہے اور اس میں جرات وبے باکی کی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں شرک سہو وخطا کی کوئی لغزش نہیں ہوتی، شرک کے نقصان سے حفاظت ناممکن ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ شرک ناقابل معافی جرم ہے۔

4:54 اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝

(کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں ان چیزوں کے باعث جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے دے رکھی ہے)

یہ تو غنیمت ہے کہ انہیں ملک میں اقتدار واختیار حاصل نہیں ہے ورنہ یہ لوگوں کو تل کے برابر بھی کوئی شئے نہ دیتے۔

4:58 اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ ۝

(اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تم کو بہت ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے)

نظام کے قیام اور استحکام کیلئے ضروری ہے کہ عظیم ذمہ داریاں اہل لوگوں کے سپرد کی جائیں جو نظام خداوندی کی امانتوں میں کبھی خیانت نہ کرتے ہوں، لوگوں کے معاملات میں فیصلہ عدل کے مطابق ہونا چاہئے امور حکومت کو سرانجام دیتے وقت ہمیشہ اس حقیقت کو سامنے رکھو کہ جب کوئی اور سننے والا دیکھنے والا نہیں ہوتا اس وقت بھی وہ دیکھ رہا ہوتا ہے وہ سن رہا ہوتا ہے یعنی اللہ موجود ہوتا ہے۔

4:59 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

(اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار حاکم یا امیر کی اطاعت کرو)

لب لباب ضروری چیز یہ ہے کہ تم اس نظام کی پوری پوری اطاعت کرو در حقیقت رسول نے قوانین خداوندی کو نافذ کرنے کی خاطر ایک نظام (نظم و ضبط کی ایک تصویر) قائم کیا ہے اس نظام کی اطاعت کرنے والوں کے درمیان اختلافات کا رونما ہونا معمول کی بات ہو سکتی ہے اس کیلیئے قانون یہ ہے کہ مرکز کی طرف رجوع کرکے مرکزی اتھارٹی سے اپیل کیجاسکتی ہے اور مرکزی اتھارٹی کی ذمہ داری یہ ہے کہ قوانین خداوندی کے مطابق فیصلہ کردے 42:10 چونکہ یہ فیصلہ قانون خداوندی کے مطابق ہوگا لہذا اس کی کہیں اور اپیل بھی نہیں کیجاسکتی۔

4:59 ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

(یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے یہی خوش تر ہے)

رسول نے قوانین خداوندی کو نافذ کرنے کے لئے جو نظام ترتیب دیا ہے اس کی پوری پوری اطاعت کرو نظام میں ایک تو مرکزی اتھارٹی ہوتی ہے اور دوسرے افسران ماتحت،، تمہارے معاملات کے اور اختلافات کی فیصلے افسران ماتحت کریں گے لیکن مرکز کی طرف رجوع کر سکتے ہو لیکن یہ تمام کے تمام فیصلے قوانین خداوندی کے مطابق ہوں گے 42:10 یہ سارے معاملات شہادت ہوں گے کہ تم واقعی خدا کے ضابطہ ہدایت اور قانون مکافات عمل اور حیات اخروی پر یقین رکھتے ہو تب ھی تو تم فیصلوں کو بطیب خاطر تسلیم کرتے ہو۔ اگر تم اپنے دل میں گرانی بھی محسوس نہ کروگے تو یہ روش نہایت عمدہ اور انجام کار معاشرے کا صحیح صحیح توازن قائم رکھنے کا موجب ہو گی۔

4:60 وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝

(اور شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ انہیں بھٹکا کر دور دراز لے جائے)

مرکزی اتھارٹی کے فیصلوں کو بطیب خاطر تسلیم کرنا یہ تو سچے مومنوں کا شیوہ ہے ان کے برعکس وہ لوگ جن کا دعوی ہے کہ قرآن پر اور کتب سابقہ پر ایمان رکھتے لیکن اپنے معاملات کے فیصلے انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پر ایمان کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہر غیر خدائی قانون سے انکار کر دیا جائے ان کی یہ روش اس لیے ہے کہ یہ قانون خداوندی کے اتباع کی بجائے اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ چیز انہیں راہ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتی ہے۔

4:69 وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں)

ان لوگوں کی راہ جو انعامات خداوندی سے نوازے جاتے ہیں 1:6 انبیا صدیقین شہدا اور صالحین کی راہ ان کا قافلہ، انبیا یعنی یہ قانون منجانب اللہ جنہیں ملتا ہے۔ صدیق جو اس قانون کے دعاوی کو عملاً سچ کرکے دکھاتا ہے، شہداء جو اس نظام کی بقا کی خاطر اسکے استحکام کی نگرانی کرتے ہیں صالحین وہ افراد جنکی آزاد معاشرہ میں صلاحیتیں اس نظام کی اطاعت کیوجہ سے نشو و نما پاتی ہیں اور وہ ان صلاحیتوں کو اس نظام کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے صرف کرتے ہیں لہذا معاشرے کے تمام افراد ایک جماعت اور جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے کا رفیق سفر بن جاتا ہے اور اس سے بہتر رفیق سفر زندگی میں نہیں مل سکتا۔

4:70 ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

(یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کا کہا علم کافی ہے)

یہ اللہ کی عنایات اور نوازشات ہیں جنہیں جو شخص چاہے حاصل کر سکتا ہے یہ یوں ہی نہیں کہا جارہا علم خداوندی کی رو سے کہا جارہا ہے جس کے بعد کسی اور سند اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

4:71 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ ۝

(اے ایمان والو اپنی احتیاط کرلو)

اس نظام کے استحکام کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ تم اپنی حفاظت کا پورا پورا سامان ہر وقت تیار رکھو اور منتظر و عند الضرورت جنگ کے لیے نکلو الگ الگ ٹولیوں میں بھی یا پھر سب کے سب اکٹھے، جیسا بھی حالات کا تقاضا ہو۔

4:77 اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ

(تو ان میں سے ایک گروہ انسانوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈر جانا چاہیے)

مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ

(حالانکہ دنیا کا سامان بہت ہی تھوڑا ہے)

وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

(اور آخرت اس کے لیے کہیں بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے)

وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ۝

(اور تم پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا)

ان سے کہو کہ طبیعی زندگی کے مفاد خواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں وہ اخروی زندگی کے مفاد کے مقابلے میں کچھ قیمت نہیں رکھتے جو لوگ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مستقبل کے مفاد کس قدر خیر و برکت لئے ہوئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کی سعی و عمل کے معاوضہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ فکری طور پر کسی تصور کے آگے سر تسلیم خم کر دینے میں اور ٹکراؤ کی شکل جب پیدا ہو جائے اس وقت مستعدی کا ثبوت دینا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے جنگ کا حکم امتحان کا وقت نظام کی خاطر جان کی قربانی یہ عزم الامور ہیں۔

4:78 اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ

(تم جہاں کہیں بھی ہوگے وہیں تمہاری موت آئے گی خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں ہو)

قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ ۝

(کہہ دیجئے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے)

موت صرف میدان جنگ میں ہی نہیں آتی موت تو بہر حال لال اور مضبوط قلعوں کے اندر بھی آجاتی ہے جب حقیقت یہ ہو تو پھر ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو کیوں ترجیح نہ دی جائے۔ طبیعی موت ایک بے اختیار عمل ہے اور حق کی خاطر جان دینا عمل با اختیار ہے اسی میں راز حیات ہے، جنگ میں موت سے ڈرنے والوں کی ذہنیت دھاندلی کے ذریعے اپنی ہی بات پر جمے رہنے والی ہوتی ہے کچھ سننا سمجھنا چاہتے ہی نہیں ہیں ورنہ اصل حقیقت کا سمجھ لینا کیا مشکل ہے ان کی نفسیاتی کیفیت: حالات خوشگوار ہوں تو کہتے ہیں اس میں رسول کے حسن تدبر کا کیا دخل ہے یہ تو خدا کی طرف سے ملا ہے اور اگر تکلیف پہنچے تو جھٹ سے کہتے ہیں یہ تمہارے رسول اللہ ص کی غلط تدبیروں کا نتیجہ ہے۔

4:80 مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۞

(جس نے رسول ص کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

جو شخص رسول ص کی اطاعت کرتا ہے درحقیقت وہ قانون خداوندی ہی کی اطاعت کرتا ہے، اور جو شخص اپنے مفادات کی خاطر اس سے روگردانی اختیار کرتا ہے تو وہ اس کا نتیجہ خود ہی بھگتے گا (اے رسول ص) تمہارا یہ کام نہیں ہے کہ تم انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح گھیر کر باڑے میں روکے رکھو، تاکہ وہ تباہیوں سے محفوظ رہیں (انہیں اپنے لیے خود فیصلہ کر لینے دو اس نظام سے وہی لوگ وابستہ و شامل ہو کر رہ سکتے ہیں جو دل کی رضامندی سے اس کی اطاعت اختیار کریں گے)

4:82 اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ۞

(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے)

انسانی جذبات اور ضابطہ خداوندی میں کیا فرق ہے؟ انسانی جذبات کا تو یہ عالم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ابھی کچھ کہتے ہیں اور بعد میں کرتے کچھ اور ہی ہیں رات اور دن کیطرح انکے معاملات اور عمل میں بھی اپنی مرضی کا فرق روا رکھتے ہیں لیکن خدا کے ضابطہ قوانین یعنی قرآن مجید میں کہیں کوئی بات ایک دوسرے کے خلاف اور تضاد میں نہیں ملے گی حقیقت کو مختلف پہلوؤں سے سامنے لایا جاتا ہے اگر خدا کی بجائے یہ کلام کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔

4:85 مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا ۚ ۞

(جو کوئی اچھی و نیک بات کی سفارش کرے گا اس کو اس میں سے حصہ ملے گا)

وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا ؕ ۞

(جو شخص کسی اچھی بات کی مخالفت میں کہے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہے)

تم صرف اپنی ذات پر اور اپنے مخلص رفقاء کے بھروسے پر اپنا پروگرام بناؤ اس کے بعد اگر کوئی اور بھی اس نظام حسنیٰ کے قیام کے لئے تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے گا تو اسے بھی اس کے خوشگوار نتائج سے حصہ مل جائے گا خدا کے قانون ربوبیت کی رو سے سامان نشو نما سب کو ملتا ہے جو مٹی انگور کے بیج کا ساتھ دے گی اور اس میں جذب ہو جائے گی وہ انگور بن جائے گی جو ببول کے تخم کے ساتھ رہے گی وہ ببول کے کانٹوں کی شکل اختیار کر لے گی لہذا کسی کام کی ابتدا کرنے والا اور اس کے بعد اس کا ساتھ دینے والا دونوں اس کے نتائج میں شریک ہوتے ہیں جو تمہارے فریق مخالف کا غلط نظام میں ساتھ دیگا نقصان اٹھائے گا۔

4:86 وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ۞

(اور جب کوئی تمہیں دعا دے تو تم بھی دعا دو اس سے بہتر یا الٹ کر وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے)

جو بھی تمہارے ساتھ کھڑا ہو کر تمہارے لیے زندگی اور سلامتی کا سامان بہم پہنچائے تم اس کے لیے اس سے بہتر اور حسین تر حیات بخش سامان بہم پہنچاؤ اور اگر ہنوز حالات ایسے سازگار نہ ہوں کہ تم اسے اس کی پیشکش سے زیادہ دے سکو کم از کم اسے اتنا ہی لوٹا دو، نظام خداوندی ان تمام امور کا پورا پورا حصہ حساب رکھتا ہے۔

4:87 اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

(اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے)

بہر حال کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے تم اس آواز کو بلند کیے جاؤ کہ کائنات میں اقتدار صرف ایک خدا ہی کے قانون کا ہے لہذا اسی کے قانون کے سامنے جھکنا، یعنی اس کے قانون کے ذریعے اس کی محکومیت اختیار کی جانی چاہئے کائنات کی طرح انسانوں کی دنیا میں بھی صرف اسی کا قانون رائج ہونا چاہیے، اس آواز کی مخالفت ہو گی لیکن اس مخالفت کا فیصلہ انقلاب کے وقت جب تمہارے مخالفین میدان جنگ میں تم اور وہ ایک ساتھ جمع ہو کر ٹکرائیں گے خدا فرما رہا ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

4:95 فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ ۝

(برابر نہیں ہو سکتے بیٹھے رہنے والے اہل ایمان جنکو کوئی عذر نہیں اور وہ اہل ایمان جو اللہ کی راہ میں لڑنے والے ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے، مال و جان سے جہاد کرنے والوں کا درجہ اللہ نے بیٹھ رہنے والوں کی نسبت بڑا رکھا ہے)

مومنین میں سے بھی جو لوگ بلا عذر سست روی سے کام لیں اور جو نہایت ذوق و شوق سے خدا کی راہ میں مصروف جدوجہد رہیں اور اس میں مال اور جان تک کی بھی پرواہ نہ کریں تو ظاہر ہے کہ یہ دونوں ایک جیسے نہیں ہو سکتے قانون خداوندی کی میزان میں جان و مال سے جدوجہد کرنے والوں کے مدارج سہل انگاروں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں نظام خداوندی کی خوشگواریوں میں سست رو افراد کا بھی حصہ ہوتا ہے لیکن جب مراتب کے فرق کا ذکر آئے گا تو مجاہدین کے مدارج بہر حال سست رو رفتار والے افراد سے بڑھ کر ہی ہوں گے۔

4:103 فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب اطمینان ہو جائے تو نماز کی اقامت کرو بے شک نماز اہل ایمان پر مقررہ وقتوں کے ساتھ فرض ہے)

صلواۃ (مؤقت اجتماع کی شرکت) اگر تم ختم کر چکو تو تم یہ نہ سمجھ لو کہ تم فریضہ خداوندی سے سبکدوش ہو گئے ہو، کلی صلوۃ تو تمہاری ساری زندگی کو محیط ہے، یہ تو صلواۃ کا ایک جزہے جس کو مؤقت اجتماع میں شرکت کرنا کہتے ہیں ہر وقت ہر حال میں قانون خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا یہی فریضہ خداوندی صلواۃ ہے اور جب تم دشمن کی طرف سے مطمئن ہو جاؤ تو پھر اس کے بعد ان اجتماعات صلواۃ کو عام انداز سے وقت مقررہ پر قائم کیا کرو اجتماع کی وقت پر شرکت ضروری ہے۔

4:105 وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝

(اور بد دیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو)

اللہ نے ہی اے رسول ص تمہاری طرف یہ کتاب ضابطہ قوانین نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے نزاعی امور کے فیصلے اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس طرح عطا کیا ہے اور ایسا کبھی بھی نہ کرو کہ دغاباز بد دیانت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے وکیل بن کر جھگڑنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

4:106 وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝

(اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

حکومت اور عدالت سے متعلق انتظامی امور کے معاملات بڑے ہی نازک ہوا کرتے ہیں اس میں اکثر انسان کے اپنے ذاتی میلانات انکے فیصلوں پر اثر انداز ہو جایا کرتے ہیں اس سے انسان اسی صورت میں بچ سکتا ہے کہ وہ ہر وقت قانون خداوندی کو اپنے سامنے رکھے اور اسی کے پیچھے پناہ لے تم اگر اسی طرح اپنی حفاظت کا سامان طلب کرتے رہو گے تو پھر قانون خداوندی بھی تمہیں ایسی ہی حفاظت اور مرحمت کے پورے پورے سامان کا انتظام کر دے گا۔

4:108 يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ ۝

(وہ انسانوں سے شرماتے ہیں اور اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ وہ سرگوشیاں کرتے ہیں اس بات کی سرگوشیاں جس سے اللہ راضی نہیں ہوتا)

خدا کا قانون مکافات ان کے تمام اعمال کو محیط ہے 40:19 خدا کے قانون مکافات کی نگاہوں سے کیسے بچ سکتے ہیں، یہ تو ممکن ہے کہ لوگوں سے اپنے جرائم چھپالئے جائیں، خدا کے قانون کی گرفت سے بچ جانا یہ تو ناممکن ہے وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ چھپ کر ناپسندیدہ امور کے متعلق مشورہ کرتے ہیں۔

4:110 وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝

(اور جو شخص برائی کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا)

جرائم سے انسانی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے اسکی کشائش کی یہی صورت ہے کہ خطاء کے ازالے کے لئے انسان اپنے کئے پر نادم ہو آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرے 4:17 جتنا بڑا یا وزنی اس نے جرم کیا ہے اس سے کہیں زیادہ وزنی اور بڑا بھلائی کا کام کرے 11:114 قانون خداوندی کے مطابق اپنے جرم کے مضر اثرات سے حفاظت اس طرح طلب کی جاتی ہے اس طرح نقصان سے بچاؤ حفاظت ملنے کے ساتھ ساتھ انسانی ذات کی نشوونما کا مزید سامان بھی مل جاتا ہے یہ محکم اصول ہے اسی اصول کی بنیاد پر قوانین بنائے جاسکتے ہیں جرم کسی کے خلاف بھی سرزد ہو یہاں تک کہ انسان خود اپنی ذات کے خلاف مثلاً قلب و نگاہ کی خیانت برے ارادے تخریبی اسکیمیں وغیرہ کبھی انسان دنیاوی قانون کی گرفت میں آجاتا ہے اور کبھی بچ بھی جاتا ہے لیکن یاد رکھو قانون خداوندی کی گرفت سے بچنا ناممکن ہے۔

4:116 وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝

(بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے)

اس سے بڑا شرک اور کیا ہو گا کہ جن باتوں میں تمہیں فائدہ نظر آئے ان میں خدا کے قانون پر اعتبار اور اسکا اتباع کرو اور اس جماعت کے ساتھ ساتھ چلو جو اس قانون کو نافذ کرنے کے لئے عمل پیرا ہے لیکن جب مفاد کسی دوسرے طریقے سے حاصل ہو رہا ہو تو اس جماعت اور اس نظام کا ساتھ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لو انسان کی معمولی لغزشیں اور خطائیں قابل معافی ضرور ہوتی ہیں لیکن قانون کیمطابق معافی مل سکتی ہے شرک

ایسا جرم عظیم ہے جسکی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا 4:48 یہ تو خدا کے مقابلے میں متوازی حکومت قائم کرنا ہے یہ روش انسان کو صحیح راستے سے دور لے جاتی ہے بلکہ بہت ہی دور اور منافقین کی یہ روش شرک کے مرادف ہے۔

4:120 وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

(شیطان ان کو وعدے دیتا ہے اور ان کو امیدیں دلاتا ہے اور شیطان کے تمام وعدے فریب کے سوا کچھ اور نہیں)

شیطان کے یہ نمائندہ لوگوں کو جنت کے وعدے دیتے اور انکی آرزوؤں کے بر آنے کے مژدے سناتے ہیں لیکن ان کے یہ تمام تر وعدے اور مژدے دھوکا اور فریب ہیں۔

4:122 وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝

(اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو گا)

قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین، اسکے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل جسکا نتیجہ ابدی شادابیوں کی جنت کی زندگی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، ٹھوس حقیقت بنکر رہے گا خدا کا یہ وعدہ، جب سامنے ظاہر ہو گا تو اہل جنت پکار اٹھیں گے خدا سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟

4:125 وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝

(اور اس سے بہتر کس کا دین ہے جو اپنا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ چلے دین ابراہیم ع پر جو ایک طرف کا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا تھا)

جس نظام زندگی میں ہر فرد اپنے جذبات، توجہات، بلکہ پوری کی پوری انسانی ذات، ہی کو قوانین خداوندی کے سامنے جھکا دے اور پھر نہایت حسن کارانہ انداز کی زندگی بسر کرے کیا اس نظام زندگی سے زیادہ حسین کوئی اور نظام ہو سکتا ہے؟ (ابراہیم کے مسلک کا اتباع کرنے والو) ابراہیم نے تو تمام غیر خداوندی سمتوں سے منہ موڑ کر ایسا نظام زندگی اختیار کیا تھا جسکا نتیجہ تھا کہ خدا نے ابراہیم ع کو اپنا دوست اور رفیق بنالیا تھا۔

4:126 وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطًا ۝

(اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے)

ساری کائنات میں جاری نظام کہ ہر شئے خدا کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ایسی کہ خدا کے قانون نے ان تمام اشیاء کو اپنے گھیرے میں لے کر احاطہ میں رکھا ہوا ہے حسن وخوبی والے نظام کائنات کی روش جیسی انسان اگر اپنی مرضی اور ارادے سے اختیار کرے تو پھر اس کی ذات کی نشوونما ہوتی چلی جائے گی اس کے معاشرے میں زندگی جنتی ہو جائے گی اور اس طرح افراد کی ذات کی تکمیل بھی ہوتی چلی جائے گی۔

4:127 وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝

(اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کو خوب معلوم ہے)

دین کے اس نظام کا ایک گوشہ معاشرتی اور عائلی زندگی کے متعلق احکام پر مشتمل ہے جیسے یتیم لڑکیوں یا عورتوں کے متعلق جو بلا خاوند رہ جائیں، ان کا حق قانون خداوندی نے مقرر کیا ہے ان کے واجبات انہیں انصاف کے ساتھ ضرور دو، بلکہ انصاف سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرو جو بھلائی بھی تم ان کے ساتھ کروگے وہ رائیگاں نہیں جائے گی خدا تمہارے ہر عمل کا علم رکھتا ہے۔

4:128 وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ

(اور حرص انسان کی طبیعت میں بسی ہوئی ہے اور اگر تم اچھا سلوک کرو اور خدا ترسی سے کام لو تو جو کچھ تم کروگے اللہ اس سے باخبر ہے)

کبھی عورتیں سرکشی پر اتر آتی ہیں 4:34 میں اس پر حکم ہے اس کے برعکس عورت کو بھی کبھی اپنے خاوند کی طرف سے سرکشی و بے رغبتی کا احساس ہوتا ہے کوئی حرج نہیں چاہیے شرائط پر ہی آپس میں مصالحت کرلیں، مصالحت جھگڑے سے بہتر ہے مصالحتی ثالثوں کے تقرر سے متعلق حکم 4:34 میں ہے، مصالحت میں ل سدراہ بالعموم روپیہ پیسہ ہی ہوتا ہے چوں کہ انسان کی طبیعت میں بخل بہت ہوتا ہے حسن سلوک اسی جذبے پر قابو پاکر کیا جاسکتا ہے اس طرح اگر تم نے قانون خداوندی کی نگہداشت کی، تو اس کا اجر تمہیں ملے گا کیونکہ خدا کا قانون مکافات تمھارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

4:129 فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ

(پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک پڑو کہ دوسری کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح کرلو اور ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

وہ حالات جن کا ذکر 4:3 میں ہے عقد میں ایک سے زیادہ بیویاں آسکتی ہیں قانون یہ ہے کہ ان کے ساتھ عدل کرنا ہوگا محبت اور جاذبیت میں ایک جیسا سلوک ناممکن ہے، مقصود اور مطلوب عدل یہ ہے کہ تم کسی ایک بیوی کی طرف اس قدر نہ جھک جاؤ کہ دوسری بیوی بالکل ادھر لٹکی ہی رہ جائے جو دیکھے وہ کہے ،، نا خاوند والی نا بے خاوند کی،،۔ معاشرتی معاملات میں ایک جیسا سلوک اور برتاؤ ممکن ہے یہ چیز قانون خداوندی کی رو سے جو تقاضائے عدل ہے اسے پورا کردے گی، جذبات کی رو سے جو عدم مساوات پیدا ہو جاتی ہے اس کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت بھی ہو جائے گی کیونکہ قانون خداوندی اس طرح کی حفاظت اور مرحمت کی گنجائش اپنے اندر رکھتا ہے۔

4:132 وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا

(اور بھروسے کے لیے اللہ کافی ہے)

خدا کے نظام کو کسی اور کارساز و کارفرما کی ضرورت نہیں ہے اور اس حقیقت پر کائنات کی پستیاں اور بلندیاں شاہد ہیں۔

4:133 اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ

(اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اے لوگو اور دوسروں کو لے آئے)

دیگر اشیائے کائنات کی بجائے انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خدا کے قانون سے سرکشی برت سکتا ہے اور خدا کے قانون کو اختیار کرکے اس کے مطابق زندگی گزار بھی سکتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ نے اپنی مشیت کے پروگرام کے مطابق کیا ہے ورنہ اس کے لئے مشکل تو نہیں ہے کہ وہ موجودہ نوع انسان کو جو صاحب اختیار و ارادہ ہے ختم کرکے اس کی جگہ ایسی نوع لے آئے جو اشیائے کائنات کی طرح قوانین خداوندی کی اطاعت کیئے چلی جائے، ہم ایسا کرنے پر قادر ہیں 14:19,20۔

4:138 بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمَا

(منافقوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے)

ایمان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس آئیڈیالوجی کا اقرار کرنے کے بعد کوئی اپنے ہی جذبات و مفادات کا اتباع کرتا رہے یا پھر ظاہر داری سے تو جماعت مومنین کے ساتھ رہے لیکن درپردہ جماعت مخالف سے راہ ورسم رکھے ایسے لوگوں کو منافق کہتے ہیں اس روش کا نتیجہ ان کی اپنی ذات کے لیئے اور اس معاشرے کے لیئے الم انگیز تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

4:139 اَيَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَهُمُ الۡعِزَّةَ فَاِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۞

(کیا وہ منکروں کے پاس عزت کی تلاش کر رہے ہیں تو عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے)

یہ لوگ جو جماعت کے مومنین کو چھوڑ کر مخالفین کے ساتھ یارانا گانٹھتے ہیں تو کیا یہ ان کے پاس عزت اور قوت حاصل کرنے کے لیئے جاتے ہیں؟ اگر یہ اس خیال کے ماتحت ایسا کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ حقیقی عزت اور قوت صرف قوانین خداوندی کی اطاعت ہی سے مل سکتی ہے کہیں اور سے نہیں مل سکتی۔

4:140 اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا وَيُسۡتَهۡزَاُبِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ ۖ ۞

(جب تم سنو کہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے اللہ منافقوں کو اور منکروں کو جہنم میں ایک جگہ اکٹھا کرنے والا ہے)

خدا نے اپنے ضابطہ قوانین میں اس باب میں حکم دیا ہے کہ اگر مجلس میں آیات خداوندی کا انکار ہو رہا ہے ہنسی اڑائی جارہی ہے تو مجلس میں نہ بیٹھو کنارہ کش ہو جاؤ اگر اس قسم کی باتوں میں شریک محفل رہے تو اس وقت تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے حالانکہ تم میں اور ان میں کوئی چیز وجہ جامعیت نہیں ہو سکتی جامعیت اور اشتراک تو کفار اور منافقین میں ہے اور یہ جامعیت یہاں سے لے کر جہنم تک برابر چلی جاتی ہے۔

4:142 اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُوۡهُمۡ‌ ۚ وَاِذَا قَامُوۡۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوۡا كُسَالٰى ۙ ۞

(منافقین اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ ہی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں محض لوگوں کو دکھانے کے لئے)

یہ منافقین اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ اپنی اس روش سے خود اپنے آپ کو دھوکے میں رکھتے ہیں 2:9 جب یہ تو طوہاو کرہا اجتماع صلواۃ میں شریک ہوتے ہیں تو اس لیے نہیں کہ اس سے قوانین خداوندی کی یاد تازہ کر لی جائے بلکہ محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر (ہر کہ ہم بھی تمہاری جماعت میں شامل ہیں) ان سے کہو کہ جس طرح تانت اور کمان کے الگ الگ رہنے سے روئی نہیں دھنی جاسکتی اسی طرح جب تک تمہاری ظاہری نقل و حرکت کے ساتھ ساتھ نیک نیتی شامل نہ ہو کوئی تعمیری نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا 107:5,,, 9:54۔

4:143 مُّذَبۡذَبِيۡنَ بَيۡنَ ذٰ لِكَ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ۞

(وہ دونوں کے بیچ میں لٹک رہے ہیں نہ ادھر کے ہیں اور نہ ادھر ہی کے ہیں)

ان کی اس روش سے انہیں وہ اطمینان حاصل ہو ہی نہیں سکتا جو یقین محکم کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے یہ پریشان خاطر حواس باختہ درمیان میں لٹکے رہتے ہیں نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے 22:11 حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ قانون خداوندی کی خلاف ورزی سے خود اپنے اوپر زندگی کی خوشگواریوں کی راہ بند کرلیں ان پر اس راہ کو کون کھول سکتا ہے (یہ راہیں تو یقین محکم اور عمل پیہم ہی سے کھلا کرتی ہیں)

4:144 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ ؕ ۞

(اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر منکروں کو اپنا دوست نہ بناؤ)

اے جماعتِ مومنین! دین میں تمہارے رفیق صرف وہی ہونے چاہییں جو

تمہاری جماعت کے افراد ہوں اس لیئے تم میں سے کوئی کبھی بھی ایسا نہ کرے کہ کفار (مخالفین) کو اپنا دوست اور کارساز بنالے یہ ایک ایسا جرم ہوگا جو قانون خداوندی کی رو سے تمھیں سزا کا مستحق قرار دینے کے لئے ثبوت اور دلیل کا محتاج نہیں ہوگا یہ روش تمھیں مجرم ثابت کرنے کے لیے آپ اپنی دلیل بن جائے گی۔

4:154 وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۞

(اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا)

اور ان سے ان تمام باتوں کا پختہ عہد لیا تھا

(1) کوہ طور کے دامن میں قانون خداوندی پر کاربند رہنے کا پختہ عہد 2:63

(2) ہمارے قانون کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ 2:58

(3) سبت سے متعلق احکام وضوابط کی خلاف ورزی مت کرنا 2:65

4:157 وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ؕ ۞

(اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے اللہ کے رسول کو قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے اس کو نہ قتل کیا اور نہ سولی دی)

بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا)

مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ ۚ ۞

(ان کو اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اٹکل پر چل رہے ہیں) پیغمبر کے متعلق اب تک بڑے فخر سے بزعم خویش کہتے ہیں کہ ہم نے اسے قتل کر کے ذلت کی موت مار دیا تھا حضرت عیسی علیہ السلام ان کے ہاتھ ہی نہیں آئے تھے یوں یہ اصل بات ان پر مشتبہ ہو کر رہ گئی ہے نہ قتل کیا نا صلیب پر چڑھایا، محض ظن وقیاس کی بناء پر باتیں ہیں یقینی علم کسی کے پاس بھی نہیں ہے۔

4:162 لٰـكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ ۞

(مگر ان میں جو لوگ علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لائے ہیں)

ان میں سے جو شخص بھی اسلاف کی اندھی تقلید کی بجائے غور وفکر سے کام لے کر علی وجہ البصیرت اپنی روش بدل لیگا وہ اس عذاب سے نکل جائے گا جس میں ان کی قوم من حیث القوم راندہ درگاہ ہو چکی ہے ایسے لوگ پھر بھی ہیں جنہوں نے تحقیق سے علم میں پختگی حاصل کرلی ہے اور اس ضابطہ ہدایت قرآن پر ایمان لے آئے ہیں۔

4:166 وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞

(مگر اللہ گواہ ہے)

وہ بنیادی شہادت جسکے بعد کسی خارجی شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی خود اس قانون خداوندی کے اندر اس کی داخلی شہادت موجود ہے یہ اپنے نتائج سے بتادیگا کہ میں اسی خدا کا قانون ہوں جسکا قانون ساری کائنات میں جاری و ساری ہے۔

4:167 قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۞

(وہ بہک کر بہت دور نکل گئے)

جو لوگ دین کا انکار کریں نظام خداوندی کے قیام کی راہ جو کہ ربوبیت عامہ کی راہ ہے اس راہ پر سنگ باری کریں تو انسے بڑھکر گمراہی اور کسی ہو سکتی ہے؟

4:169 وَكَانَ ذٰ لِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۞

(اور اللہ کے لئے یہ آسان ہے)

انکے انکار و سرکشی کی روش سوائے اسکے کہ انہیں تباہیوں کے ابدی جہنم میں ڈال سکتی ہے اسکے علاوہ خوشگواریوں والا کوئی نتیجہ تو بر آمد نہیں ہو سکتا خدا کے قانون مکافات کی رو سے انہیں اس تباہی سے کہیں جاءِ پناہ نہیں مل سکتی۔

4:171 وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ

(اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوائے نہ کہو)

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ؕ

(معبود تو بس ایک اللہ ہی ہے)

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۞

(اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے)

یہی وہ دین ہے جو تمام انبیاء کو شروع ہی سے دیا جاتا رہا ہے لوگوں نے دین میں مبالغے سے کام لیکر دین کو اسکے صحیح مقام پر رہنے نہیں دیا ہے حقیقت سے تجاوز کر گئے ہیں، 7:180,181 اور اللہ کی طرف حق بات کے علاوہ اور کوئی بات منسوب نہ کرو یاد رکھو! کائنات میں الہ صرف ایک ہی ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب اسکے پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہے اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے وہ تو خود ساری کائنات کیلئے محکم سہارا ہے۔

4:175 يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۞

(اے لوگو! تمھارے سامنے تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہمنے تمھارے سامنے ایک واضح روشنی اتاردی)

اے نوع انسان! تمھارے پاس تمھارے نشو نما دینے والے کی طرف سے واضح دلیلیں آچکی ہیں ایسا ضابطہ ہدایت بھیج دیا ہے، جو خود روشن ہے اور ہر چیز کو روشن کرتا ہے اسکی روشنی ہر شئے کا صحیح صحیح مقام متعین کر دیتی ہے۔

4:177 فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

(تو ایک مرد کیلئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے)

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۞

(اللہ تمھارے لئے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو،،،،،اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے)

4:12 کے ضمن میں یہ لوگ تم سے کچھ مزید دریافت کرتے ہیں کہو کہ اسکے متعلق تمھیں خدا خود بتاتا ہے کہ اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو ایک مرد کیلئے دو عورتوں کے برابر حصہ کا اصول کارفرما ہو گا 4:11 اللہ تمہیں یہ احکام کھول کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم غلطی میں نہ پڑو اور اللہ ہر بات کا صحیح صحیح علم رکھتا ہے اسلئے کہ اسکے احکام و قوانین علم و حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المائدة (5)

5:1 يَـٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ

(اے ایمان والو! عہد و پیمان کو پورا کرو)

اے جماعتِ مومنین! تم پر قانون خداوندی کی رو سے جتنی پابندیاں عائد ہوتی ہیں اور جنہیں تم انہیں پورا کرنے کا عہد بھی کرتے ہو تو پھر انہیں ضرور پورا کرو کیونکہ یہ ایمان کا اولین تقاضا ہے جیسے یہ کہ تمام چرنے چگنے والے مویشی حلال ہیں لیکن انہی جانوروں کی اگر حج میں ہو تو شکار کرنے کی ممانعت ہے دونوں احکام خدا ہی کی طرف سے ہیں لیکن اس کے اس قانون کی رو سے جس میں احکام وہ خود اپنے اختیار اور ارادے سے متعین کرتا ہے۔

5:2 يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَانًا

(جو اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی ڈھونڈنے نکلے ہیں)

حج کے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی اصل نیت و ارادہ تو اللہ کا فضل اور اس کی رضوان حاصل کرنا ہوتی ہے تاکہ وہاں پر جاکر ملت اسلامیہ کے معاشی فوائد کے حصول کی بات کی جائے، اور انسانی زندگی کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ کرنے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں، اس پر غور و فکر کیا جائے سوچا جائے، لہذا شرکت کرنے والوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ہی ان تحائف اور جانوروں کی، شرکت کرنے والے لوگ جس مقصد کے لیے نکلے ہیں وہ مقصد بہت بڑا ہے۔

5:2 وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى‌ ۖ

(تم نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی مدد کرو)

وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ‌ ۖ

(اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

(اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے)

یاد رکھو! کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم ان سے زیادتی کرو تم ہمیشہ ان سے عدل کرو 5:8 اور ان تمام امور میں جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں، اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کا موجب بنیں، اس میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، لیکن ان امور میں کبھی تعاون نہ کرو جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں، یا خدا کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث بنیں، تم ہمیشہ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو کہ خدا کا قانون مکافات ہر عمل کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ مرتب کر کے رہتا ہے۔

5:3 اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا‌ ؕ

(آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو پورا کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی شادی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا)

ہم نے تمہارے مخالفین پر تمہارے دینی غلبے کو مکمل کر دیا ہے اور اس طرح ہم نے تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا ہے جن کی تم آرزو کیا کرتے تھے 1:6 اور تمہارے لئے اسلام کو بطور نظام زندگی تجویز کر دیا ہے جس کے ساتھ کسی اور نظام حیات کی مفاہمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

5:4 يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ

(وہ پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیز حلال کی گئی ہے ہوں کہو کہ تمہارے لیئے ستھری چیزیں حلال ہیں)

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ یہ بتاؤ حلال چیزیں کون کون سی ہیں ان سے کہو کہ جب حرام کی فہرست بتا دی گئی ہے تو باقی سب خوش گوار اور صاف ستھری چیزیں حلال ہیں۔

5:6 وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۚ ۞

(اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو غسل کر لو)

4:43 اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو (نہا دھو کر) پاک صاف ہو جایا کرو (اس کے بعد پھر اجتماع صلواۃ میں شریک ہوا کرو)

5:6 مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ--- وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞

(اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تم پر کوئی تنگی ڈالے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تم وہ پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تا کہ تم شکر گزار بنو)

حقیقت یہ ہے کہ خدا کا قانون یہ نہیں چاہتا کہ تم پر خاموش یا ظاہرہ خواہ مخواہ کی کوئی بھی تنگی عائد کرے وہ تو فقط اتنا چاہتا ہے کہ تم پاک و صاف رہو اس طرح وہ تمہیں ایک پاکیزہ اور شائستہ جماعت بنا کر تم پر اپنی رحمتوں کا تمام کرنا چاہتا ہے تا کہ تمہاری کوششیں بھرپور نتائج مرتب کر سکیں۔

5:8 ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَ لَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۞

(اور کسی گروہ کی دشمنی تم کو اس پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہی تقوی سے زیادہ قریب ہے)

اس نظام کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ تم دنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو 4:135 اس حد تک محافظ و نگران کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم اس سے عدل نہ کرو 5:6 ہمیشہ عدل کرو اور دوست دشمن ہر ایک سے عدل کرو یہ روش تمہیں اس معیار زندگی کے نزدیک لے آئے گی جس تک تمہیں خدا لانا چاہتا ہے اس لیے ہمیشہ اس روش کی پابندی کرو یاد رکھو! اللہ کا قانون مکافات تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

5:13 وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ ۞

(اور جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھلا بیٹھے)

جب وحی کے ذریعے سے ملنے والا ضابطہ قوانین لوگوں کی مفاد پرستوں کی راہ میں حائل ہو جائے تو پھر تعلیمات میں ہیر پھیر اور ادھیڑ بن کا عمل شروع ہو جاتا ہے بجز معدودے چند کے لوگ اب بھی یہی کچھ کرتے ہیں اور تمہیں ان کی خیانتوں کا پتہ چل بھی رہا ہے ایسی حالت والے لوگوں سے

الجھنا بیکار ہے تم ان سے دامن بچاتے ہوئے اپنے پروگرام کے مطابق آگے بڑھتے چلے جاؤ یہی تمہارے لئے حسن کارانہ روش ہے اور یہی روش قانون خداوندی کے رو سے پسندیدہ ہے 74:11,73:10,15:85۔

5:14 فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ ۞

(پھر ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیا)

انہوں نے ہمارے ضابطہ قوانین سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کے ایک معتدبہ حصہ کو چھوڑ بیٹھے نتیجے میں ان کی وحدت پارہ پارہ ہو گئی اور وہ فرقہ پرستی میں مبتلا ہو کر فرقوں میں بٹ گئے اور یوں باہمی عداوت اور کینے کی آگ ان کے درمیان بھڑک اٹھی اور یہ آگ ہمیشہ رہے گی فقہ مٹینگے تو باہمی عداوت ختم ہو گی، اب جو نظام خداوندی ان کے سامنے آرہا ہے تو انہیں بہت اچھی طرح سے معلوم ہو جائے گا کہ خود ساختہ روش اور آسمانی رہنمائی کے درمیان حقیقت کیا ہے۔

5:15 قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۞

(بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور ایک ظاہر کرنے والی کتاب آچکی ہے)

تم پر زندگی کی راہیں تاریک ہو چکی تھیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آگئی یعنی ایک کھلا ہوا ضابطہ قوانین آگیا۔

5:16 وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۞

(اور وہ اپنی توفیق سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لا رہا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے)

اس ضابطہ قوانین کے ذریعے اللہ ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ رکھے سلامتی کے راستے دکھاتا ہے اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر زندگی کی جگمگاتی روشنی میں لے آتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف ان کی رہنمائی کر دیتا ہے تاکہ وہ رواں دواں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔

5:19 فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ۞

(پس اب تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے)

جب سابقہ رسولوں کی دعوت کی گرم جوشی دھیمی پڑ چکی تھی حقائق کو پھر سے واضح کیا جا رہا ہے تاکہ یہ نہ کہو کہ کوئی آتا جو ہمیں بتاتا کہ زندگی کی خوشگواریاں کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں غلط راستے پر چلنے کا انجام کیا ہوتا ہے یہ رسول اسی فریضے کی انجام دہی کے لیے آیا ہے اور خدا کے مقرر کردہ قانون کے پیمانوں کے مطابق آیا ہے۔

5:21 وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۞

(اور اپنی پیٹھ کی طرف نہ لوٹو ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے)

تم آگے بڑھو! اور اس ملک پر قابض ہو جاؤ دیکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دشمن کو دیکھ کر میدان سے پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلو اگر ایسا کرو گے تو سخت نقصان اٹھاؤ گے 2:58۔

5:26 فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۞

(پس تم اس نافرمان قوم پر افسوس نہ کرو)

فیصلہ دے دیا گیا سرگردان و پریشان تباہ حال وخستہ خراب مارے مارے پھرتے رہے موسیٰ ع جیسے مشفق کے لئے بڑی تاسف انگیز تھی یہ حالت، لیکن ہم نے اس سے کہہ دیا کہ اس قسم کی بے راہ رو قوم کا یہی حشر ہوا کرتا ہے اس لیے تم ان کی حالت پر افسردہ خاطر مت ہو جو اپنے آپ کو خود تباہی میں ڈالے اسے کون بچا سکتا ہے۔

5:28 اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۞

(میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو سارے جہان کا رب ہے)

اگر تم دھاندلی سے میرے خلاف دست درازی کروگے تو میں اپنی مدافعت تو کروں گا لیکن تمہیں قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا میں تو خدائے رب العالمین کے قانون مکافات سے ڈرتا ہوں کہ ناحق کسی کو قتل کردوں۔

5:30 فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۞

(پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا)

یہ جذبات سے مغلوبیت کا نتیجہ ہی تھا کہ اس نے غصے میں ایک نہ سنی جذبات سے مغلوب ہو کر بھائی کو قتل کردیا اور اس طرح خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔

5:31 فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ۞

(پس وہ بہت شرمندہ ہوا)

اس نے اس پر اپنے آپ کو کوسا اور جی میں کہا کہ کس قدر باعث افسوس ہے یہ امر کہ مجھ میں ایک جانور جتنی بھی سمجھ پیدا نہ ہوئی چنانچہ وہ اپنے دل میں ان خیالات سے بہت ہی نادم ہوا۔

5:35 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا قرب تلاش کرو)

وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۞

(اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ)

اے جماعتِ مومنین! دیکھنا کہیں تم نظام خداوندی سے سرکشی اختیار نہ کر لینا تمہارا فریضہ حیات یہ ہے کہ تم ہمیشہ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے رہو اور اس میں بلند ترین مقام اور مرتبہ حاصل کرنے کی تڑپ اور آرزو اپنے دل میں پیدا کرو اس کا عملی طریقہ یہ ہے کہ اس نظام کے قیام اور استحکام کے لیے پوری پوری جدوجہد کرو اسی سے تم اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو (خدا تک پہنچنے کے لیے انسانوں کو وسیلہ بنانے کا تصور غلط ہے 17:57,2:182)

5:41 سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ سَمّٰعُوۡنَ لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۙ

(جھوٹ کے بڑے سننے والے، سننے والے دوسرے لوگوں کی خاطر جو تمہارے پاس نہیں آئے)

یہاں منافقین اور یہود کی تخریبی ذہنیت کی طرف اشارہ ہے جو جھوٹ موٹ کے کان لگائے رہتے ہیں مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ سنا ہے اسے اپنے لوگوں کے سامنے جھوٹ ملا کر ایک الگ رنگ میں پیش کریں خدا کے قانون مکافات کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے دل اس قسم کے خیالات

سے کبھی بھی پاک اور صاف نہیں ہو سکتے یہ لوگ خود اپنی پیدا کردہ مصیبت میں مبتلا رہنا چاہتے ہیں لہذا دنیاوی زندگی میں اور اخروی زندگی میں بھی ذلت ورسوائی اور سخت مصیبت کا سامنا ہو گا

5:42 وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۞

(جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو خواہ ان کے درمیان فیصلہ کرو یا ان کو ٹال دو اگر تم ان کو ٹال دو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ کرو)

اگر یہ لوگ تیرے پاس اپنے مقدمات لے کر آئیں تو تجھ پر ان کا فیصلہ کرنے کی کوئی پابندی تو نہیں ہے مقدمہ سن لو لیکن فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے کرو کیوں کہ ایسے ہی لوگ خدا کے پسندیدہ قرار پاتے ہیں بہت سے ایسے معاملات ہوتے ہیں جس میں ان کے مذہبی پیشوا فیصلہ دینے کے مجاز ہوتے ہیں (جیسے اسلامی مملکت میں شخصی معاملات میں غیر مسلموں کو اختیار دے دیا جاتا ہے)

5:44 فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۞

(پس تم انسانوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو متاع حقیر کے عوض نہ بیچو)

ان سے خاص طور پر کہہ دیا گیا تھا کہ تمام امور کے فیصلے انہیں ضوابط کے مطابق کرو جو نور وہدایت تمہارے پاس آیا ہے لوگوں سے مت ڈرو، ڈرو صرف قانون خداوندی کی خلاف ورزی سے، اور قانون فروشی کی دکان مت لگا بیٹھو، اور یاد رکھو! جو شخص اس قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتا جن قوانین کو خدا نے نازل کیا ہے وہ کافر ہے خواہ وہ زبان سے اس قانون پر ایمان رکھنے کا مدعی بھی کیوں نہ ہو، کیوں کہ کافر و مومن کی تمیز ہی اسی سے ہوتی ہے۔

5:45 وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۞

(اور جو شخص اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ ظالم ہیں)

قصاص کے قوانین ان کی کتابوں میں انہیں دے دیئے گئے تھے انہیں اسی کے مطابق فیصلے کرنے چاہیے تھے اس لئے کہ جو شخص اس ضابطہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کرے جسے خدا نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ہیں جو حق وانصاف سے کام نہیں لیتے ظلم اور زیادتی کرتے ہیں۔

5:50 وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۞

(اور اللہ سے بڑھ کر کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین کرنا چاہیں)

حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگ چاہتے ہی یہ ہیں کہ صحیح راستے سے منہ موڑ کر غلط راہوں کی طرف چل نکلیں' اور اسی طرح پھر اسی نظام جاہلیت کو اختیار کر لیں، لیکن جو لوگ قرآن کے نظام خداوندی کی صداقت اور محکمیت پر یقین رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ نوع انسان کے لیے ضابطہ خداوندی سے بہتر اور کوئی ضابطہ نہیں ہو سکتا۔

5:51 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۞

(اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا)

تم دیکھتے ہو کہ ان کے مطمع نگاہ اور تمہارے مقاصد زندگی میں کس قدر بنیادی فرق ہے لہذا پھر بھی جو شخص انہیں اپنا رفیق اور دوست بنائے گا تو اس کا شمار بھی انہیں میں سے ہو گا، کیونکہ جو لوگ دیدہ دانستہ غلط راستہ اختیار کر لیں وہ صحیح راستے پر کیسے ہو سکتے ہیں۔

5:54 وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ

(اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے)

ۭ ذٰ لِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

(یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے)

وہ اس نظام کے قیام اور استحکام کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے اور کسی کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈریں گے یہ نوازشات خداوندی کسی خاص گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں جو قوم بھی انہیں قوانین خداوندی کے مطابق حاصل کرنا چاہے اسے حاصل ہو سکتی ہیں خدا کے ہاں نہ تو گروہ بندانہ تنگ نظری ہے اور نہ ہی انعامات کی اندھا دھند تقسیم۔

5:55 اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا

(تمہارے دوست تو بس اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے ہیں)

یاد رکھو! تمہارا رفیق اور چارہ ساز صرف یہ نظام خداوندی ہے جو رسول کے ہاتھوں متشکل ہوا ہے نیز تمہاری اپنی جماعت کے لوگ جو اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہوئے اقامت صلواۃ اور ایتائے زکواۃ کے عظیم فریضہ کی انجام دہی میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور ہمیشہ قوانین خداوندی کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔

5:56 فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(تو بیشک اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے)

سو جو لوگ بھی خدا کے اس نظام کو جو اس کے رسول کے ہاتھوں متشکل ہوا ہے نیز اپنے ان رفقاء کو جو اس نظام کے صداقت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں تو انہیں اپنا دوست اور چارہ ساز سمجھیں تو ان کا شمار خدا کی پارٹی میں ہو جائے گا اور خدا کی پارٹی ہی آخر الامر غالب آئے گی۔

5:57 ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو)

جو لوگ تمہارے نظام کی اور تمہاری تحقیر اور تذلیل کے لئے تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں انہیں اپنا دوست مت بناؤ تم مومن ہو تو ہمیشہ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو دین کے مخالفین سے تمہارا کیا واسطہ۔

5:62 لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(کیسے برے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں)

5:63 لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

(کیسے برے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں)

تو ان میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ وہ جرم و سرکشی اور حرام خوری میں سب سے زیادہ تیز ہیں کیا ہی برے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ دن رات کرتے رہتے ہیں۔

5:73 ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۭ

(حالانکہ کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے)

یاد رکھو! خدائے واحد کے علاوہ اور کوئی الہٰ نہیں ہے نہ ہی اس کی شان الوہیت میں کوئی اور شریک ہے مگر اس کے باوجود یہ لوگ اپنے ان باطل عقائد سے باز نہیں آئیں گے تو اس کا نتیجہ الم انگیز عذاب کے سوا اور کیا ہو گا؟

5:74 اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۞

(سو یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اس سے معافی کیوں نہیں چاہتے)

کیا (اس کے بعد بھی) یہ لوگ ان عقائد کو چھوڑ کر خدا (کی کتاب قرآن) کی طرف نہیں آنا چاہتے ہیں جہاں سے انہیں اپنے سابقہ غلط عقائد کے مضرت رساں نتائج سے حفاظت بھی مل جائے گی اور ان کی ذات کی نشو و نما کا سامان بھی ملجائے گا کیا یہ خدا سے اپنی حفاظت بھی طلب نہیں کرنا چاہتے؟

5:83 تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۞

(تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا)

یہی وجہ ہے کہ جب وہ قرآن کریم کی آیات سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لیے کہ ان آیات میں انہیں حقیقت بے نقاب نظر آ جاتی ہے اور وہ اسے فوراً پہچان لیتے ہیں۔

5:85 وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۞

(اور یہی بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا)

یہ لوگ اس طرح جماعت مومنین میں شامل ہو گئے اور اپنے حسن کارانہ عمل کی وجہ سے زندگی کی ان خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہو گئے جن پر کبھی افسردگی نہیں آسکتی یہ ان کے ایمان و عمل کا بدلہ ہے۔

5:88 وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۞

(اور اللہ نے تم کو جو حلال چیزیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ)

حق کی راہ یہ ہے کہ تم قرآن کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہو اور اس طرح جو کچھ اللہ نے سامانے رزق عطا کیا ہے اسے حلال طریقے سے کھاؤ اور پیو اور یوں اس خدا کے قوانین کی نگہداشت کرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

5:89 وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ ۞

(اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو)

یاد رکھو! لغو اور مہمل قسموں پر کوئی مواخذہ نہیں ہو تا 2:225 ایسی قسمیں جو قوانین خداوندی کی خلاف ورزی سے متعلق نہ ہوں، لیکن جو قسمیں قوانین خداوندی کے خلاف نہ ہوں یعنی جو قسمیں قوانین خداوندی سے متعلق ہوں ان کی پاسداری تو نہایت ضروری ہے اس لیے کہ ایسی قسمیں درحقیقت عہد و پیمان کی حیثیت رکھتی ہیں اور عہد کا پورا کرنا تو نہایت ضروری ہے (خواہ وہ عہد دوسروں کے ساتھ کیا گیا ہو یا خود اپنے ساتھ)

5:90 یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞

(اے ایمان والو شراب اور جوا اور تھان اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے، بس تم ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ)

ہر وہ کام جس سے عقل اور فکر ماؤف حوصلہ اور ہمت پست اور عزم و ارادہ کمزور ہو جائے اس قابل ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مثلاً خمر، میسرہ، انصاب، ازلام، یہ سب ایسے کام ہیں جن سے معاشرے میں تخریب پیدا ہوتی ہے اور انسان کے قلب و دماغ کی صلاحیتیں ماؤف ہو جاتی ہیں، لہذا تم ان سے اجتناب کرو تا کہ یہ تمہاری کامیابی کے راستے میں روڑا بن کر نہ اٹک جائیں۔

5:97 جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ۞

(اللہ نے کعبہ حرمت والے گھر کو لوگوں کے لیے قیام کا باعث بنایا)

یہ مرکز کعبہ ہے یعنی وہ واجب الاحترام مقام جس کی مرکزیت سے مقصود یہ ہے کہ تمام نوعِ انسان اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائے اور کوئی فرد یا قوم کسی دوسرے فرد یا قوم کی محتاج نہ رہے۔

5:99 مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ ۞

(رسول پر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے)

ہمارے رسول کے ذمہ اس پیغام کا تم تک پہنچا دینا ہے اس کی اطاعت یا خلاف ورزی کرنا تمہارے اپنے اختیار اور ارادے کی بات ہے یہی وجہ ہے کہ تم اپنی روش کے ذمہ دار آپ قرار پاتے ہو، یہ ہمیشہ یاد رکھو! کہ خدا کا قانون مکافات تمہارے ظاہر و باطن دونوں پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے۔ لہذا عواقب سے بچنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تم زبان سے ان قوانین کی صداقت کا اقرار تو کر لو اور دل میں ان قوانین کے خلاف چلنے کی آرزوئیں بیدار رکھو بالکل بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔

5:104 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ ۞

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ اتارا ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے)

جو لوگ دین کو توا ہم پرستانہ رسوم کا مجموعہ سمجھتے ہیں ان سے جب اس قانون کی طرف آنے کا کہا جائے جسے خدا نے نازل کیا ہے اور اس کا رسول اس قانون کے مطابق عملی نظام تشکیل دے رہا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ جو مسلک ہمارے اسلاف سے چلا آ رہا ہے وہی ہمارے لیے کافی ہے یعنی انہوں نے کبھی اس کے پرکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی آنکھیں بند کر کے چلے جا رہے ہوتے ہیں چاہے ان کے اسلاف نہ علم و بصیرت رکھتے ہوں اور نہ ہی خدا کی بتائی ہوئی راہ پر ہوں۔

5:109 مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ ۞

(تم کو کیا جواب ملا تھا)

جب اللہ تمام رسولوں سے پوچھے گا کہ لوگوں نے تمہاری دعوت کو کس طرح قبول کیا تھا , دل سے مانا تھا یا محض ظاہر داری سے تو وہ کہیں گے، وہ جواب دیں گے، ہم تو نظر بظاہر ہی دیکھ سکتے تھے (کیونکہ عدالت اتنا ہی کر سکتی ہے) دلوں کی حالت کا علم تو تجھے (خدا) ہی (کو) ہو سکتا ہے۔

5:120 لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۞

(آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

یہ ہے خدا کا قانون مکافات جو کائنات کے گوشے گوشے میں جاری وساری ہے اس لئے کہ تمام کائنات اقتدار خداوندی کے تابع ہے اس پر اس کا پورا پورا کنٹرول ہے۔ یوں رسولوں کی شہادت ان کے غلط رو متبعین کے خلاف جائے گی 5:109 چہ جائیکہ وہ ان کی سفارش کریں یا ان کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الأنعام(6)

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ۙ ۞

(اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا)

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے پیدا کرنے والے کی حمد وستائش کا زندہ پیکر ہے 1:1 اس میں ظلمت اور نور تاریکی اور اجالے کی نمود بھی اسی کے قانون کے مطابق ہوتی ہے(یہ نہیں کہ جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے تاریکی کا خود اہر من ہے اور روشنی کا خدا یزداں)یہ ان لوگوں کی غلط نگہی ہے جو توحید کا انکار کرکے خدا کے ساتھ آوروں کو بھی برابر کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

6:3 يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۞

(وہ تمہارے چھپے اور کھلے کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)

لہذا یہ نہ سمجھ لو کہ خدا کا قانون خارجی کائنات تک ہی محدود ہے انسانوں کی زندگی اس کے دائرہ اثر ونفوذ سے باہر ہے 29:61,62,63 کائنات میں بھی اسی کا قانون نافذ العمل ہے اور تمہاری تمدنی اور معاشی زندگی میں بھی 43:84 21:21,22 وہ تمہاری ان باتوں سے بھی واقف ہے جو ابھر کر سامنے آجاتی ہیں اور ان سے بھی جو چھپی رہتی ہیں(وہ تمہاری مضمر اور مشہود دونوں صلاحیتوں کو جانتا ہے)اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بھی باخبر ہے۔

6:7 اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞

(یہ کہتے کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے)

ہم نے اپنے نظام کے حق اور ان کے نظام کے باطل ہونے کے ثبوت میں خارجی کائنات، انسانی تخلیق، اور تاریخی شواہد سے واضح دلائل پیش کر دیے ہیں عقل وبصیرت سے کام نہیں لیتے اس لیے کہتے ہیں کہ معجزہ دکھاؤ، آسمان سے لکھی لکھائی کتاب جسے یہ ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے تب بھی نہیں مانتے کہتے کہ کھلا ہوا فریب ہے۔

6:11 قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۞

(کہو زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا)

ان سے کہو کہ جاؤ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ ان قوموں کا کیا حشر ہوا جنہوں نے قانون خداوندی کو چھپایا اور جھٹلایا تھا۔

6:12 كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ ۞

(اس نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے)

کائنات کا یہ تمام سلسلہ خدا کے پروگرام کے مطابق چل رہا ہے اور ہر شے کو اس کی نشوونما کا سامان ملتا رہتا ہے کیونکہ سامان نشوونما کا پہنچانا خدا نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے خارجی کائنات میں یہ نظام بلاروک ٹوک جاری ہے لیکن انسانوں کی دنیامیں یہ نظام بلاروک ٹوک جاری نہیں رہتا کیونکہ انسان

نظام ربوبیت کی مزاحمت کرتا ہے نوع انسان کی ربوبیت کے راستے میں روک بن کر کھڑے ہو جانے والوں کی سرکشی کو کچلنے کی خاطر پھر نوع انسان کو عظیم انقلابات سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس عظیم حقیقت وصداقت سے انکار وہی لوگ کرسکتے ہیں جو اپنے آپ کو تباہ کرچکے ہوں۔

6:14 وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ

(اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا)

خدا کی کیفیت یہ ہے کہ وہ ہر ایک کو سامان زیست عطا کرتا ہے لیکن خود سامان زیست کا محتاج نہیں، وہ کسی کی محنت اور مشقت میں سے اپنے لئے کچھ نہیں لینا چاہتا، وہ تو جو کچھ دیتا ہے بلامزد و معاوضہ کے دیتا ہے لہذا بات یہی ہے کہ اس کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے اس کی حاکمیت کو تسلیم کرنا چاہیے اور اس کے حق حکمرانی میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہئے یعنی اس کے علاوہ کسی کو رفیق وکارساز تجویز نہیں کرنا چاہیے۔

6:17 وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞

(اور اگر اللہ تجھ کو کوئی دکھ پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر اللہ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے)

یاد رکھو! انسان کو جو نقصان قوانین خداوندی کی خلاف ورزی سے پہنچتا ہے اس کے ازالے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ انسان اسی کے قوانین کا اتباع کرے نفع پہنچنے کی صرف یہی ایک صورت ہے اس لیے کہ نفع اور نقصان کے پیمانے سب اس کے قوانین کی رو سے متعین ہوتے ہیں جن پر اسے پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

6:19 قُلْ اَىُّ شَىْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۚ ۞

(تم پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے کہو اللہ وہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے)

ان سے پوچھو کہ جو حقائق تمہارے سامنے پیش کیے جارہے ہیں ان کی صداقت کے لیے کس کی شہادت سب سے بڑی ہو سکتی ہے؟ میرے اور تمہارے درمیان خدا کی شہادت موجود ہے (جانتے ہو) کہ اسی کا فیصلہ سب سے بہتر ہو سکتا ہے۔ اللہ کی شہادت بھی اور اللہ کا فیصلہ بھی قرآن میں موجود ہے جو بذریعہ وحی اے رسول تمھیں دیا گیا ہے۔

6:20 يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۞

(وہ اس کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں)

جنہیں کتاب دی گئی وہ اس حقیقت کو کہ یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں حقیقت کا انکار وجہ انکشاف نہیں ہے کہ ہمیں خبر ہی نہیں تھی۔ بات یہ ہے کہ خطرات سے حفاظت وہی چاہتا ہے جسے زندہ رہنے کی آرزو ہو یہ لوگ تو اپنے آپ کو تباہ کرچکے ہیں۔

6:25 يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۞

(تو وہ منکر کہتے ہیں کہ یہ تو بس پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں)

ان کے سامنے اگر تمام کی تمام نشانیاں بھی آجائیں جن سے صداقت پہچانی جاسکتی ہے تو یہ پھر بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہ بات بات پر تجھ سے الجھتے اور جھگڑتے ہیں اور یوں قرآن سے انکار کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں اس کے سوا رکھا ہی کیا ہے کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو یہ

شخص سناتا رہتا ہے پوچھو ان سے کہ پھر تم کان لگا کر بیٹھے ہوئے کیوں ہوتے ہو؟ ضد تعصب، دکھاوا، یہ ذہنیت اور نفسیات ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کے دلوں پر پردے پڑ چکے ہوں پھر کہاں بات سمجھنے کی صلاحیت رہتی ہے۔

6:31 قَالُوۡا یٰحَسۡرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطۡنَا فِیۡهَا ۙ وَهُمۡ یَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَهُمۡ عَلٰی ظُهُوۡرِهِمۡ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ ۝

(تو وہ کہیں گے ہائے افسوس اس باب میں ہم نے کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے دیکھو کیسا برا بوجھ ہے جس کو وہ اٹھائیں گے)

جو لوگوں کو خدا کے قانون مکافات سے انکار کرتے ہیں وہ خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں جب وہ تباہ کن انقلاب یک لخت ان کے سامنے آئے گا تو وہ بصد حسرت و یاس کہیں گے کہ ہم سے بڑی تقصیر ہوئی لیکن اس وقت ایسا کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا وہ اپنے غلط اعمال کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے ہوں گے اور کس قدر برا ہے وہ بوجھ جس سے انسان کی انسانیت یوں کچلی جاتی ہے۔

6:32 وَ مَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ ؕ ۝

(اور دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے)

انسان کی طبیعی زندگی کے تقاضوں کی اہمیت اپنی جگہ لیکن اس کے باوجود جب کبھی ایسا ہو کہ ان تقاضوں میں اور انسان کی ذات کے تقاضوں میں تصادم واقع ہو جائے تو اس وقت طبیعی زندگی کے تقاضوں کو کھیل اور تماشے سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیے جو لوگ تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں ان کے نزدیک ایسے امتحان کے کڑے وقت میں انسانی زندگی یعنی انسانی ذات کے تقاضے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں طبیعی زندگی کے مقابلے میں،، اور ان کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی زندگی انسانی ذات بہر نوع حیوانی زندگی سے بلند ہوتی ہے زندگی محض حیوانی سطح کی زندگی تو نہیں ہے زندگی اس سے بلند انسانی سطح کی زندگی بھی ہے لہذا حیوانی سطح کی زندگی کے تقاضوں کو ہی پورا کرنا انسان کا مقصد حیات نہیں ہونا چاہیے۔

6:44 فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُکِّرُوۡا بِهٖ ۝

(پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھی)

نصیحت کو انسان بھول کیسے جاتا ہے؟ بات یہ ہے کہ مفاد عاجلہ انسان کو حاصل ہوتے رہتے ہیں چاہے وہ غلط روش پر چلتا رہے سامان زیست کے دروازے اس پر کھلے رہتے ہیں 16:112 قوت اور دولت کے نشے میں وہ بدمست ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن غلط روش کے تباہ کن اثرات آہستہ آہستہ جمع ہوتے رہتے ہیں جب نتائج کے ظہور کی مہلت کا وقفہ ختم ہو جاتا ہے اور نتائج کے ظہور کا وقت آ جاتا ہے اس قوم کی توقعات کے یکسر خلاف گرفت ایسی کہ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ باز آفرینی کی کوئی صورت باقی نہیں بچتی۔

6:46 مَّنۡ اِلٰـهٌ غَیۡرُ اللّٰهِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِهٖ ؕ ۝

(تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو اس کو واپس لائے)

عقل و خرد کی تمام صلاحیتیں، سمع و بصر و قلب، حسی قلبی نفسی قوتیں و صلاحیتیں، ان سب قوتوں اور صلاحیتوں کو خالق فطرت اگر سلب کر لے تو کیا کوئی اور قوت ایسی ہے جو ان صلاحیتوں کو تمہیں واپس لا کر دے دے اس کا مطلب ہے کہ جانتے بوجھتے حق و صداقت سے منہ موڑے رہتے ہو اور

عوام کے حقوق کو انہی صلاحیتوں کے بل بوتے پر غصب کرتے ہو ان کی آزادی کو سلب کرتے ہو مکر و فریب کرتے ہو ان کا سب کچھ چھین جھپٹ کر رکھ لیتے ہو۔

6:50 قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ؕ ۝

(کہوں کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہوسکتے ہیں)

میں تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں اور جو کچھ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی ہوتا ہے اس کا اتباع کرتا ہوں اور اس وحی کی روشنی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر راستہ چلتا ہوں اس کے برعکس نہ تم وحی کا اتباع کرتے ہو نہ عقل وفکر سے کام لیتے ہو بس اپنے اسلاف کے راستے پر آنکھیں بند کئے چلے جارہے ہو مجھے بتاؤ تو سہی کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہوسکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچ سکتے۔

6:54 فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ۙ ۝

(ان سے کہو تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لکھ لی ہے)

تمہاری جماعت کے لوگوں سے کہو کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے تمہیں ہر طرح کا امن اور سلامتی ملے گی ایسا نہیں ہے کہ بڑے لوگوں کی خاطر یہ نظام تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا تمہاری پوری پوری نشو نما کرنا پروردگار نے اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے یہاں تک کہ اگر کسی سے بھول چوک ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ نادم ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو اسے بھی اس نظام کے ذریعہ سے حفاظت عزت اور امن اور سلامتی ملے گی وہ محروم نہیں رہیگا۔

6:57 اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۝

(فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے وہی حق کو بیان کرتا ہے)

تمام باتوں کا فیصلہ خدا کے قانون کے مطابق ہوتا ہے وہ اپنے قانون کو ٹھیک ٹھیک طور پر بتا دیتا ہے اور پھر اسی کے مطابق فیصلے کرتا ہے اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی اور نہیں، لہذا واضح راستے پر ہونے والے اور جھٹلانے والے کے درمیان مفاہمت ناممکن ہے جھٹلانے والوں پر تباہی اور بربادی ہمیں نظر کیوں نہیں آتی؟ کیونکہ نتیجہ برآمد ہونے کی مدت میں تخفیف پیغمبر کی آرزو کے مطابق بھی نہیں ہوسکتی وہ خود بھی اپنے جھٹلانے والوں پر تباہی جلدی نہیں لا سکتا ہے۔

6:59 وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ۝

(اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا)

وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعۡلَمُهَا ۝

(اور درخت سے گرنے والا کوئی پتہ نہیں جس کا اس کو علم نہ ہو)

وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۝

(اور نہ کوئی تر اور خشک چیز مگر سب ایک کھلی ہوئی کتاب میں درج ہے)

غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں سے مراد یہ ہے کہ اعمال کے ان دیکھے نتائج اور انسانی نگاہوں سے مستور حقائق وحوادث کو سامنے لانے والا قانون بھی اسی کا ہے، یعنی یہ سب کچھ کائناتی قوانین کے مطابق ہوتا ہے اور یہ سارے کائناتی قوانین فطرت کی کھلی ہوئی کتاب میں درج ہیں ان قوانین کا کلی

علم تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کا بھی اسے علم ہوتا ہے سے مراد یہ ہے کہ اس کا بھی اسنے قانون بنادیا ہے (انسان اگر فطرت کی اس کتاب کو پڑھ لے تو اسے ان امور و قوانین کا علی حد بشریت علم ہو سکتا) ۔

6:61 وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط ۞

(اور وہ تمہارے اوپر نگران بھیجتا ہے)

خدا نے ایسی قوتیں مقرر کر رکھی ہیں کہ جو تم پر نگران رہتی ہیں (تا کہ تمہارا کوئی عمل بے نتیجہ نہ رہنے پائے اور اس کے قانون مکافات سے ظہور نتائج انسان کی اسی زندگی میں ہو جائے) جب قانون فطرت کے مطابق کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے کارندے اس کی دنیاوی زندگی کی مدت کو کسی قسم کی کمی بیشی کے بغیر پورا کر دیتے ہیں اور یوں زندگی کا سلسلہ آگے بڑھ جاتا ہے۔

6:66 قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ط ۞

(کہو! میں تمہارے اوپر داروغہ نہیں ہوں)

تم ان سے کہہ دو کہ میرا کام تمہیں نیک و بد سمجھانا ہے میں تم پر کوئی داروغہ نہیں مقرر کیا گیا کہ تمہیں زبردستی صحیح راستے پر چلاؤں، (اب اگر تم نہیں سمجھتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایک ٹھوس حقیقت کو جھٹلا رہے ہو)۔

6:71 قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۞

(کہو کہ رہنمائی تو صرف اللہ کی رہنمائی ہے)

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

(اور ہم کو حکم ملا ہے کہ ہم اپنے آپ کو عالم کے رب کے حوالے کر دیں)

ان سے کہہ دو کہ زندگی کا صحیح راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ تعالی کی طرف سے عطا شدہ رہنمائی قرآن کریم کا بتلایا ہوا راستہ،، یعنی وہ راستہ جو عالمگیر انسانیت کی پرورش کرنے والے کا تجویز کردہ ہے۔ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسی راستے کو اختیار کریں اور خدا کے عالمگیر نظام ربوبیت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

6:72 وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ط ۞

(اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو)

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم نظام صلوۃ کو قائم کریں اور خدا کے قانون کی پوری پوری نگہداشت کریں اور اس حقیقت پر یقین رکھیں کہ روئے زمین پر نوع انسان نے آخر الامر اسی مرکز کے گرد جمع ہونا ہے۔

6:83 نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۞

(ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں)

(حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی ہمارے کائنات کے نظام پر غور و فکر کے بعد قانون کی صداقت کو تسلیم کر لیتا ہے) ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق اسے بلند مقامات عطا کر دیتے ہیں یقیناً تمہارے نشو نما دینے والے کے فیصلے علم و حکمت پر مبنی ہوتے ہیں (یوں ہی نہیں ہوتا کہ جسے چاہا مقام بلند عطا کر دیا جسے چاہا ذلیل و خوار کر دیا)

6:90 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۞

(یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی پس تم بھی ان کے طریقے پے چلو)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب (ضابطہ قوانین) حکومت (لوگوں میں کتاب خداوندی کے مطابق فیصلے کرنے کے اختیارات) اور نبوت (خدا کی طرف سے وحی پانے کا خصوصی امتیاز) عطا کیئے تھے 45:16,3:78 (ان لوگوں کے طریقے پر چلو) کیوں کہ انبیاء کے اتباع کا مدعی وہی ہو سکتا ہے جو اس ضابطہ خداوندی پر چلنے کا اقرار کرے جواب قرآن میں دیا گیا ہے جس نے بھی اس ضابطے کو لاوارث سمجھ کر مہجور کر دیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس ضابطہ خداوندی کو ہم نے ان لوگوں کے سپرد کر دیا ہے جو اس کی صداقت سے انکار نہیں کرتے۔

6:92 وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۞

(اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں)

یہ لوگ ضابطہ خداوندی کے مطابق ایک مقصد رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لیے یہ لوگ خدا کے مقرر کردہ نظام صلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں یعنی وہ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ زندگی صرف اس دنیا کی زندگی نہیں ہے بلکہ اس کے بعد کی زندگی کو بھی وہ تسلیم کرتے ہیں اور اس صداقت پر یقین رکھتے ہیں کہ موجودہ غلط نظام کی جگہ ایک صحیح نظام آکر رہے گا کیونکہ کہ بڑی بابرکت کتاب قرآن مجید کی تعلیمات کے انوار ان دعاوی کو سچا کر دکھانے والی ہیں۔

6:93 وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۞

(اور تم اللہ کی نشانیوں سے تکبر کرتے تھے)

حق و باطل کا تصادم بالآخر میدان جنگ ہی میں ہوتا ہے۔ باطل پرجے لوگوں کی موت کا منظر کاش کوئی دیکھ سکتا دم انکا اس طرح ٹوٹ رہا ہو گا کہ ہماری کائناتی قوتیں (ملائکہ) ان پر مسلط ہو کر کہہ رہی ہونگی کہ اپنے ایغو (پندار نفس جو جھوٹی عزت کے احساس سے انسان کو اعتراف حق سے باز رکھتا ہے) جو باعث غرور تھا اسے باہر نکالو تمہاری قوانین سے سرکشی کو شکست والی رسوا کن سزا ملے گی کیونکہ خدا کے خلاف ناحق افتراء کیا کرتے تھے جو اپنے ذہن سے باتیں وضع کرے اور انہیں منسوب خدا کی طرف کر دے یا یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی آئی ہے، یا یہ کہے کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے میں بھی اس جیسا دے سکتا ہوں 8:31، یہ سارے سنگین جرائم ہیں، افتراء ہیں کسی انسان کا حکم وحی کا درجہ نہیں رکھ سکتا۔

6:95 اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۞

(بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

(وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے)

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۞

(اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے وہی تمہارا اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو)

خدا کا قانون موت سے زندگی پیدا کرتا ہے اور زندگی کو موت میں تبدیل کرتا رہتا ہے یہی قانون قوموں کی موت اور حیات کا فیصلہ کرتا ہے جس دانہ یا گھٹلی میں زندگی کی صلاحیت ہو گی شق ہو کر ہری بھری کونپل اور پھر پودا بن جائے گی جب تک زندہ رہنے کی صلاحیت ہو گی تب تک پودا

سرسبز و شاداب رہے گا بالکل اسی طرح افراد ہوں یا اقوام ان کی موت اور زندگی کا فیصلہ بھی ان کے اعمال کے مطابق ہی ہوتا ہے یہ موت وحیات سے متعلق خدا کا فرمودہ قانون ہے تم اس سے منہ موڑ کر کدھر بہکے جا رہے ہو۔

6:99 اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِہٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰ لِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

(ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو جب وہ پکتا ہے بیشک ان کے اندر نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں)

جو لوگ نظام کائنات کی محکمیت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے خدا کے قانون ارتقاء میں حقیقت تک پہنچنے کی بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں تم پھلوں کو اس وقت دیکھو جب وہ شروع میں شاخوں میں لگتے ہیں کہ کس طرح بتدریج غیر محسوس طور پر پختگی تک پہنچتے رہتے ہیں تم خود اپنے آپ پر غور کرو کہ تمھیں پیدا کرنے سے پیشتر ہی تمہاری نشو نما کا سامان حسن و خوبی سے بہم پہنچا دیا گیا تھا۔

6:100 سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝

(پاک اور برتر ہے وہ ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں)

حقیقت یہ ہے کہ خدا کے متعلق انسان بہت سی قسم کے تصورات اپنے ذہن سے ہی تراش لیتا ہے جیسے یہ عقیدہ کہ وہ تنہا کائنات کا نظم و نسق قائم نہیں رکھ سکتا، کچھ غیر مرئی قوتیں بھی ہوتی ہیں جو اس کے ساتھ شریک ہیں حالانکہ کائنات کے اندر جاری و ساری غیر مرئی قوتیں خود خدا کی ہی پیدا کردہ ہیں ان کی یہ جہالت بھی ہے خدا کیلئے انہوں نے بیٹے اور بیٹیاں بھی بنا رکھی ہیں خدا ان باطل تصورات سے مبرا اور بلند ہے۔

6:103 لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝

(اس کو نگاہیں نہیں پاتیں مگر وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ بڑا باریک بیں اور بڑا باخبر ہے)

انسان کا علم حسی قلبی نفسی نظام یعنی محسوسات تک محدود ہے، اس کی نگاہیں غیر محدود و غیر محسوس ذات خداوندی کی کہنہ و حقیقت تک پہنچ ہی نہیں سکتیں اس کے برعکس علم خداوندی تمام نگاہوں کو محیط ہے وہ ایسا لطیف ہے کہ محسوسات کے دائرے میں آ ہی نہیں سکتا اس کے ساتھ ایسا خبیر ہے کہ تمام اشیائے کائنات کے احوال و کوائف سے واقف ہے۔

6:104 فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْھَا ؕ ۝

(پس جو بینائی سے کام لے گا وہ اپنے ہی لیے اور جو اندھا بنے گا وہ خود نقصان اٹھائے گا)

ذات خداوندی کی کہنہ و حقیقت تک پہنچنے کے مطالبے کی بجائے اس کے قوانین کی اطاعت کا مطالبہ ہے جو یکسر علم و بصیرت پر مبنی ہیں جو شخص عقل اور بصیرت سے کام لے کر ان قوانین کی صداقت کو تسلیم کرے گا اس کا فائدہ خود اس کی ذات کو پہنچے گا جو ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لیگا اس کی غلط روش کا تباہ کن نتیجہ اسی کو بھگتنا پڑے گا۔

6:106 وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

(اور مشرکوں سے اعراض کرو)

مشرکوں سے اعراض کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا خیال ہے کہ خارجی کائنات میں تو خدا کا قانون نافذ العمل ہے لیکن انسانی دنیا میں انسانوں کا خود ساختہ قانون چلنا چاہیے یا وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے قانون کے ساتھ اوروں کے قوانین بھی شامل کیے جاسکتے ہیں تم ان سب اعراض

کرنے والے مشرکین سے کنارہ کشی اختیار کر لو اے رسول یہ تمہارا ساتھ دیں یا نہ دیں تم اس ضابطہ خداوندی کا اتباع کرتے چلے جاؤ جو وحی کیا جاتا ہے۔

6:108 وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ

(اور اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو ورنہ یہ لوگ حد سے گزر کر جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے)

دانستہ سرکشی اختیار کرنے والوں کے علاوہ جو کوئی جو کچھ بھی کرتا ہے اچھا سمجھ کر ہی کرتا ہے یہ الگ بات ہے کہ جہالت کی وجہ سے وہ اچھے اور برے میں تمیز نہیں کر سکتا، جہالت کا نتیجہ مغفرت و حفاظت نہیں ہوتا بالآخر نقصان ہوتا ہے لہذا اے جماعتِ مومنین اگر کوئی باطل پرست ہے اور اس نے اپنے معبودان باطل کی پرستش کو اپنایا ہوا ہے تو تم ایسی پست سطح پر نہ اتر آنا کہ ان کے معبودوں کو گالیاں دینے لگ جاؤ اگر تم نے ایسا کیا تو یہ لوگ جہالت کی بنا پر خدا کو گالیاں دینے لگ جائیں گے۔

6:112 يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ ۞

(وہ ایک دوسرے کو پر فریب باتیں سکھاتے ہیں دھوکا دینے کیلئے)

خدا کے قانون مشیت کے مطابق اللہ کا پروگرام یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار اور ارادہ کو استعمال کرے لہذا نبی کی مخالفت میں قوم کے جو بڑے بڑے سرغنے چاہے وہ متمدن شہروں میں بسنے والے ہوں یا باہر بدویت کی زندگی بسر کرنے والے ہوں جو غیر مہذب تھے وہ اٹھ کھڑے ہوتے تھے جب وہ اپنی مفاد پرستی پر زد پڑتی دیکھتے تو پھر وہ باہمی سازشیں کرتے اور عوام کو اپنے ساتھ رکھنے کیلئے طرح طرح کی ملمع سازی کی باتیں بھی کرتے تھے، اس لئے اے رسول تو انکی اس روش سے کبیدہ خاطر مت ہو، ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ کہیں اور کسی جگہ سے بھی تمھاری مخالفت ہی نہ ہو، تمہیں اپنے طور پر ان کی فریب کاریوں سے صرف نظر کرنا ہوگا تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنے پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل رہو۔

6:114 فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞

(پس تم نہ ہو شک کرنے والوں میں)

مخالفین کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جو جماعت مومنین کے ارباب علم و بصیرت ہیں 74:31 وہ تو اس حقیقت کو پا گئے ہیں کہ یہ کتاب فی الواقعہ تیرے نشو نما دینے والے کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے جن لوگوں کو یہ کتاب دی گئی ہے وہ بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ ان کی طرف ایک واضح اور نکھرا ہوا ضابطہ قوانین ہے جو بھیج دیا گیا ہے اس کے بعد اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی اور کے قانون کے مطابق ان کے معاملات کے تم فیصلے کرنے لگ جاؤ تو یہ ناممکن ہے۔

6:118 فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞

(پس کھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام لیا جائے)

لہذا اگر تم قوانین خداوندی (قرآن) پر ایمان رکھتے ہو تو (جن چیزوں کو خدا نے حلال قرار دیا ہے ان میں سے) جن پر خدا کا نام لیا جائے انہیں اطمینان سے کھاؤ، اس سے مقصد جانوروں کو ذبح کرتے وقت خدا کا نام لینا ہے 22:28,36 حرام اور حلال کا معیار خدا کی وحی ہو سکتی ہے۔

6:120 وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۞

(اور تم گناہ کے ظاہر کو بھی چھوڑ دو اور اس کے باطن کو بھی)

احکام کی صرف ظاہری پیروی مقصود نہیں ہے احکام کی غرض وغایت سے بھی واسطہ ہونا چاہیے احکام کے باطنی مفہوم کے اتباع کیساتھ اس کے ظواہر بھی مطلوب و مقصود ہیں لہذا جن باتوں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے تمہاری ذات میں اضمحلال واقع ہوتا ہے لہذا ان کے ظاہر و باطن دونوں سے بچنا ضروری ہے تاکہ تمہارے فکر اور عمل میں پاکیزگی اور پختگی پیدا ہو جائے اور جو بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا اس کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑے گا جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے محض رسمی طور پر رکنے کے لئے نہیں کہا گیا بلکہ ممانعت میں اس کی اصل روح کو بھی پیش نظر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ہے۔

6:121 وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ ۞

(اور تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو)

یہ نہ کہو کہ کسی چیز کو اگر خدا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کر دیا جائے تو کیا فرق پڑتا ہے اور اگر اس پر خدا کا نام لیا جائے تو پھر کیا سنور جاتا ہے، دونوں صورتیں یکساں ہی تو ہیں، اس سے ایک گہرا نفسیاتی اثر ہوتا ہے اور پھر انسان کے قلب میں تبدیلی واقع ہوتی ہے لہذا جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھایا کرو، مخالفین کی جماعت اور ان کے سرغنے اپنے رفقا کے ساتھ مومنین کی جماعت کو الجھا کر جھگڑا کرتے رہتے ہیں اگر تم نے ان کی بات مان لی تو تم بھی انہی کی طرح مشرک ہو جاؤ گے اور صحیح راستے سے دور نکل جاؤ گے۔

6:122 كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞

(اس طرح منکروں کی نظر میں ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں)

ان صداقت سے انکار کرنے والوں کو چمگادڑ کی طرح اندھیرا بہت اچھا لگتا ہے اور روشنی ان کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے اس لیے یہ وحی خداوندی کی بجائے اپنے خود ساختہ معتقدات و رسومات میں خوش رہتے ہیں یہ لوگ سخت تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان سے نکلنا بھی نہیں چاہتے۔

6:125 فَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يَّهۡدِيَهٗ يَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ ۞

(اللہ جس کو چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے)

خدا کے قانون کے مطابق دو جماعتیں شروع سے چلی آ رہی ہیں، ماننے والے اور مخالفت کرنے والے، خدا کا قانون یہ ہے کہ جو شخص تعصب اور کم ظرفی کو چھوڑ کر اپنی نگاہوں میں اتنی وسعت اور سینے میں اتنی کشادگی پیدا کرلے کہ اسلام کے حقائق پر کھلے دل سے غور و فکر کر سکے اس پر صحیح راستہ واضح ہو جاتا ہے جو لوگ اپنی عقل و فکر سے کام نہ لیں اور یونہی وحی کی صداقت سے انکار کیے جائیں 2:6 ان کے لیے اسلام سے متعلق معاملات ہمیشہ مشتبہ رہتے ہیں 10:100 کیونکہ تعصب سے انسان کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے حق کو قبول کرنا تو بڑی سخت گھاٹی پر چڑھنے کے مرادف ہے جہاں قدم قدم پر انسان کا سانس پھول جاتا ہے۔

6:126 وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسۡتَقِيۡمًا ؕ ۞

(اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے)

ہم اپنے قوانین و حقائق کو ان لوگوں کے لیے جو انہیں پیش نظر رکھنا چاہیں واضح طور پر بیان کر دیتے ہیں وہ یہ کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیں گے وہ وحی کی صداقت سے انکار کیے چلے جائیں گے 2:6 اور جو لوگ عقل و فکر سے کام لے کر وحی کی صداقت پر ایمان لے آئیں گے یہ حقیقت ہے کہ وہ تیرے نشو نما دینے والے کی طرف سے متعین کردہ سیدھی اور متوازن راہ پر چلتے ہیں۔

6:127 لَهُمۡ دَارُ السَّلٰمِ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَهُوَ وَلِيُّهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞

(انہیں کے لئے سلامتی کا گھر ہے ان کے رب کے پاس اور وہ ان کا مدد گار ہے اس عمل کے سبب سے جو وہ کرتے رہے)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسن عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں ان کے نشو نما دینے والے کی طرف سے ہر طرح کی سلامتی نصیب ہوتی ہے اور قانون خداوندی کی کارسازی اور رفاقت ان کے حصے میں آجاتی ہے۔

6:133 وَرَبُّكَ الۡغَنِىُّ ذُو الرَّحۡمَةِ‌ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَسۡتَخۡلِفۡ مِنۡۢ بَعۡدِكُمۡ مَّا يَشَآءُ ۞

(اور تمہارا رب بے نیاز، رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ لے آئے)

خدا کا یہ نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں ہے کہ یہ نظام اسی کے ہاتھوں ہی سے قائم ہو گا وہ تو اپنی نیاز مندی کا موقع ہر قوم کو دیتا ہے اس کی رحمت ہر قوم کو نشو و نما حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچاتی ہے ان قوانین کے مطابق ملنے والے مواقع سے بھرپور فائدے ہر قوم اٹھا سکتی ہے یہ تو اپنے اوپر ہے کہ وہ قوم فائدہ اٹھانے کی کتنی صلاحیت اپنے اندر پیدا کر لیتی ہے اگر کوئی ایک قوم زندہ قوموں کی صف سے نکل جائے تو اللہ کے قوانین کے مطابق اس قوم کی جگہ کوئی اور قوم کو ملے گی جیسے بنی اسرائیل کی تباہی کے بعد بنی اسماعیل کی نسل کو اٹھا کھڑا کیا گیا۔

6:136 سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ۞

(کیسی بری ہے ان کی تجویز)

(اور تمہارا رب بے نیاز، رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ لے آئے)

آیت میں انسانوں کے خود ساختہ عقائد پر تنقید کی گئی ہے کہ وہ کسقدر برے ہیں وحی کی تعلیمات انسانوں کے سامنے نہ ہوں تو پھر ایسے ہی عجیب و غریب قسم کے جہالت پر مبنی توہم پرستانہ رسوم و عقائد، جنم لیتے ہیں، جیسے فصلوں اور مویشیوں میں سے جو کہ خود خدا کی نیاز مندی اور رحمتوں کا صلہ ہے بزعم خویش کہتے ہیں کہ یہ خدا کا حصہ ہے ایک دوسرا حصہ خدا کے شریکوں کا ٹھہرا لیتے ہیں دونوں حصے اللہ تک نہیں پہنچتے یعنی اس کے مستحق بندوں کو نہیں ملتے ان کے پیر و پروہت یہ کہہ کر لے جاتے ہیں کہ ہم اسے اللہ تک پہنچا دیں گے۔ بس صرف اللہ کا نام لیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ معبودان باطل کے نمائندے ہیں۔

6:140 قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۞

(وہ لوگ گھاٹے میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا نادانی سے بغیر کسی علم کے)

جو لوگ جہالت اور توہم پرستی کے غلط راستوں پر آنکھ بند کر کے چلتے چلے جاتے ہیں ان پر زندگی کی صحیح راہیں کس طرح کھل سکتی ہیں۔ ذرا سوچئے! باطل عقائد کی بناء پر محض جہالت اور حماقت سے اپنی اولاد جیسی متاع عزیز کو جو لوگ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے کھانے

پینے کے لئے انہیں دیا ہے اسے محض اپنی افترا پردازیوں سے اپنے اوپر حرام قرار دے لیتے ہیں اور پھر ان تمام توہمات کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں ایسے لوگ اپنا کس قدر نقصان کرتے ہیں۔

6:140 قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۞

(وہ لوگ گھاٹے میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا نادانی سے بغیر کسی علم کے)

وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۞

(اور انہوں نے اس رزق کو حرام کر لیا جو اللہ نے ان کو دیا تھا اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے)

جو لوگ جہالت اور توہم پرستی کے غلط راستوں پر آنکھ بند کر کے چلتے چلے جاتے ہیں ان پر زندگی کی صحیح راہیں کس طرح کھل سکتی ہیں ذرا سوچیے! باطل عقائد کی بناء پر محض جہالت اور حماقت سے اپنی اولاد جیسی متاع عزیز کو جو لوگ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے کھانے پینے کے لئے انہیں دیا ہے اسے محض اپنی افترا پردازیوں سے اپنے اوپر حرام قرار دے لیتے ہیں اور پھر ان تمام توہمات کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں ایسے لوگ اپنا کس قدر نقصان کرتے ہیں۔

6:141 وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۞

(اور اسراف نہ کرو بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

خدا کی ذات وہ ہے جس نے (تمام انسانوں کی پرورش کے لیے) باغات کا سلسلہ پھیلا دیا ہے جب ان باغات کے درخت ثمر بار ہوں تو ان کے پھل شوق سے کھاؤ اور ان میں سے خدا کا حق دے دیا کرو (یعنی اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد باقی دوسرے انسانوں کی پرورش کے لیے عام کر دو کھلا رکھو یہاں تک کہ اپنی ضروریات کے تعین میں بھی) 2:219 اسراف سے کام نہ لو کیوں کہ خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

6:144 ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ ۞

(اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے بہتان باندھے تا کہ وہ لوگوں کو بہکا دے بغیر علم کے)

(تم سوچو کہ) تم جو بغیر علم و سند خداوندی کے لوگوں کو اس طرح گمراہ کرتے ہو اور اپنی خود ساختہ حرام و حلال کی فہرستوں کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہو تو اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے اور ایسے اکابر مجرمین قانون خداوندی سے کس طرح ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔

6:147 فَقُلۡ رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ ۞

(پس اگر وہ تم کو جھٹلائیں،،،، تو کہہ دو کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے)

تو ان سے کہہ دو کہ خدا تو اپنی ربوبیت اور مرحمت کے دامن کو وسیع رکھنا چاہتا ہے (لیکن اگر تم اس کے باوجود اسے سکیڑنا چاہتے ہو اور اپنے ہاں کی حرام چیزوں کو اب بھی حلال نہیں تصور کرنا چاہتے اور اس طرح اپنی سزا کی مدت کو ختم کرنے پر رضامند نہیں ہوتے تو یہ تو تمہاری مرضی ہے) جو خود مجرم بننے پر رضامند ہو اس سے سزا کیسے ٹل سکتی ہے (جو روشنی کے لیے اپنا دروازہ بند رکھے اس کے کمرے میں روشنی کیسے آسکتی ہے)۔

6:149 فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ ۚ ۞

(کہو کہ پوری حجت تو اللہ کی ہے)

یہ بات بھی کچھ نئی نہیں ہے ہے ان سے پہلے کے لوگ بھی اس قسم کی کٹ حجتیوں کی پگڈنڈیوں پر چل کر حقیقت کو جھٹلاتے رہے ہیں تا آنکہ انہوں نے اپنی غلط روش کے نتیجے میں ہمارے عذاب کا مزہ بھی چکھ لیا ہے ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل ہے کہ دنیا میں خدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اگر خدا کو منظور ہوتا تو ہمارے آباؤاجداد کبھی بھی شرک نہ کرتے اور نہ ہی کسی شے کو حرام قرار دیتے حقیقت یہ ہے کہ تمہارے پاس کوئی دلیل اور کوئی سند نہیں ہے اگر ہے تو پیش کرو تم محض ظن و قیاس کے پیچھے چل کر اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہو۔

6:151 اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًـــا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۝

(یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو)

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ ۝

(ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی)

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ ۝

(اور بے حیائی کے کام کے پاس نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ)

خدا کے قانون کی اطاعت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور اولاد پر خرچ کرو، بیحیائی کے قریب بھی نہ پھٹکو۔

6:152 وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

(اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو ہم کسی کے ذمہ وہی چیز لازم کرتے ہیں جس کی اسے طاقت ہو)

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا

(اور جب بولو تو انصاف کی بات بولو)

ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ۝

(اور اللہ کے عہد کو پورا کرو)

ماپ اور تول یعنی معاشی معاملات میں ہمیشہ حق اور انصاف کو پیش نظر رکھو جب بھی کوئی بات کہو عدل کو سامنے رکھو اپنے اس عہد وپیمان کو پورا کرو جو تم نے مومن ہونے کی جہت سے اللہ کے ساتھ کر رکھا ہے۔

6:161 اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ

(کہو میرے رب نے مجھ کو سیدھا راستہ بتا دیا ہے)

دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ ۝

(دین صحیح ابراہیم کی ملت کی طرف جو یکسو تھے)

ان سے کہہ دو کہ میرے نشو نما دینے والے نے میری رہنمائی زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف کر دی ہے یعنی ایک ایسے نظام زندگی کی طرف جو خود بھی اپنے (زور دروں کی بنا پر) قائم ہے اور انسانیت کے قیام کا باعث بھی ہے یہ وہی نظام زندگی ہے جسے ابراہیم نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اختیار کیا تھا یعنی وہ اس میں کسی اور روش اور طریقے کو شریک نہیں کرتا تھا۔

6:153 وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ ۝

(اور اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے پس اسی پر چلو)

(ان سے کہہ دو کہ) یہ ہے تمہارے خدا کی مقرر کردہ توازن بدوش راہ جو تمہیں سیدھی منزل مقصود تک لے جائے گی میں بھی اسی راستے پر چلتا ہوں تم بھی اسی راستے پر چلو اسے چھوڑ کر اور راستہ کو اختیار نہ کرو وہ تمہیں خدا کی راہ سے الگ کر دیں گی اس نے تمہیں اس کا حکم اسلئے دیا ہے کہ تم زندگی کے تمام خطرات سے محفوظ رہ کر امن و سلامتی سے اپنے نصب العین تک جا پہنچو۔

6:158 قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

(کہو تم راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھ رہے ہیں)

کیا یہ اس انتظار میں ہیں کہ خدا کی طرف سے جب کچھ مخصوص نشانیاں ان کے سامنے آکر کھڑی ہونگی (تب یہ پھر ایمان لائیں گے ؟) ان سے کہہ دو کہ جس دن خدا کی محسوس نشانیاں سامنے آیا کرتی ہیں اس وقت کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اس کے لئے نفع بخش نہیں ہوتا جو اس سے قبل ایمان نہیں لایا تھا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل خیر نہیں کیا تھا ان سے کہو کہ تم ان چیزوں کا انتظار کرو اور میں اس کا انتظار کرتا ہوں (کہ تم پر تباہی کی گھڑی کس وقت آتی ہے)۔

6:160 مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ ۝

(جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیئے اس کا دس گنا ہے)

ان سے کہہ دو کہ جو شخص (دین کی وحدت کو قائم رکھتے ہوئے) حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتا ہے اس کے عمل کے بیج دس دس گنا پھل پھیلاتے ہیں لیکن اگر کسی سے برائی سرزد ہو جائے تو اس کی سزا اس کے برابر ہی ہو گی اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہو گی۔

6:162 اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(کہو میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہان کا)

ان سے کہہ دو کہ (اس دین کو اس انداز سے اختیار کرنے کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ) میرے تمام فرائض زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طریقے میرا مرنا اور میرا جینا خدا کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہے۔

6:164 وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ۝

(اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا)

ان سے کہو کیا تم (چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور نشو نما دینے والے کو تلاش کروں؟ حالانکہ وہ کائنات کی ہر شے کا جاننے والا اور نشو نما دینے والا ہے انسانی صلاحیتوں کے بارے میں اس کا قانون نشو نما یہ ہے کہ انسان اپنے ہر عمل کا ذمہ دار خود ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ اسے ہی بھگتنا پڑتا ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا انسان کا ہر ایک قدیم خود بخود خدا کے قانون مکافات کی طرف اٹھتا ہے ہر ایک عمل کے نتائج قانون مکافات کے مطابق مرتب ہوتے ہیں اور وہیں سے ان معاملات کے فیصلے ہوتے ہیں جن میں لوگ اختلافات رکھتے ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الأعراف(7)

7:3 قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ۝

(تم بہت کم نصیحت مانتے ہو)

بہت تھوڑے ہیں جو اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہیں (وہ ہدایت خداوندی کے ساتھ انسانوں کے فیصلوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں جبکہ یہ شرک ہے) اے جماعتِ مومنین تم اسی ظابطہ قوانین (قرآن) کا اتباع کرو جسے تمہارے نشو نما دینے والے نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور اس کے علاوہ کسی کارساز و رفیق کا اتباع مت کرو (کیونکہ انسانوں کے لیے صحیح روش زندگی یہی ہے)

7:8 فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

(پس جن کی تولیں بھاری ہونگی وہی کامیاب لوگ ٹھہرینگے)

حقیقت یہ ہے کہ ظہور نتائج کے وقت ہمارے قانون مکافات کی میزان ہر ایک کے اعمال کا ٹھیک وزن بتادیتی ہے جس کے مثبت تعمیری و صلاحیت بخش اعمال کا پلڑا بھاری ہوتا ہے وہ کامیاب و کامران ہوتا ہے 101:7&8۔

7:10 : قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ۝

(مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو)

لیکن تم میں بہت کم ہیں جو اس کے قدر شناس ہیں۔ اس حقیقت کی تو قدر شناسی ہونی چاہیے کہ ہم نے تمہیں زمین میں متمکن کیا ہے اس زمین میں تمہاری روزی کا سامان بلامزدو معاوضہ بھی رکھ دیا ہے (قدر شناسی یہ ہے کہ اس سامان زیست کو عالمگیر انسانیت کی نشو نما کے لیے کھلا رکھا جائے لیکن اسے ذریعہ فساد اور ناہمواریاں پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے)۔

7:13 فَاخۡرُجۡ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيۡنَ ۝

(پس نکل جا یقیناً تو ذلیل ہے)

تم نے اپنے آپ کو ذلیل کر لیا سو تم یہاں سے نکل جاؤ تم اپنے زعم باطل کی وجہ سے اپنے مقام سے گر گئے ہو (تندی و سرکشی) بڑائی کی دلیل نہیں ہو سکتی، ہم نے کہا کہ (یہ تمہاری غلط نگہی ہے)

7:17 وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ۝

(اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا)

پھر تو ان میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ وہ تیری عنایات کے قدر شناس نہیں ہوں گے۔ جو عنایت تو نے ان پر ارزاں فرمائی ہیں اس کے لیے میں ان پر ہر طرف سے یورش کروں گا سامنے سے اور پیچھے سے بھی، دائیں سے اور بائیں سے بھی۔

7:23 قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۝

(انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا)

انہوں نے (مرد عورت نے) کہا کہ اے ہمارے نشو نما دینے والے! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا(جو تیری بات نہ مانی) اگر تیری طرف سے ہماری حفاظت اور مرحمت کا انتظام نہ ہوا تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے (جب خدا نے ابلیس سے کہا تھا کہ تم نے ہمارا حکم کیوں نہ مانا تو اسنے اس کا ذمہ دار خدا کو قرار دیا تھا7:16 یہ جبر کا عقیدہ ہے جس سے انسان پر ابدی مایوسی طاری ہو جاتی ہے (ابلیس کے بنیادی معنی یہی ہیں) لیکن آدم نے اپنی خطا کا ذمہ دار خود اپنے آپ کو قرار دیا اس لئے اس کے لئے اپنی اصلاح کے امکانات پیدا ہو گئے)۔

7:26 وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ۙ ذٰ لِكَ خَيْرٌ ؕ ۝

(اور تقوی کا لباس اس سے بھی بہتر ہے)

لباس اور لباس سے متعلق دوسری چیزیں ہم نے تمہارے لیے وجہ جاذبیت بنائی ہیں 3:13 اسے کوئی حرام قرار نہیں دے سکتا7:32 ہدایت یہ ہے کہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی تمہارے لئے باعث شر نہ بن جائے ان چیزوں کے حصول اور ان کے استعمال تک بس صرف قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو تو پھر ان سب چیزوں میں سب خیر ہی خیر ہو گا، مال اولاد طبیعی زندگی کے تقاضے زیب و زینت وغیرہ صحیح نظام میں نہ یہ قابل نفرت قرار دی جا سکتی ہیں اور اور نہ ہی ان سے قطع تعلق کیا جا سکتا ہے۔

7:27 ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے)

شیطان (سرکش جذبات) اور اس کا سرکش گروہ ایسے ایسے مقامات سے تمہاری گھات میں رہتا ہے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے (یہ جذبات تمہارے دل کی گہرائیوں اور لاشعور میں چھپے رہتے ہیں) لیکن یہ شیطان اور اس کا گروہ انہی کا رفیق اور دمساز بنتا ہے جو ہمارے قوانین پر ایمان نہیں رکھتے لہذا اے نوع انسانی! دیکھنا کہیں شیطان (سرکش جذبات) سے مغلوب نہ ہو جانا جس طرح مورثین کو جنتی زندگی سے نکلوا دیا تھا تمہیں بھی شرف انسانیت کے لباس سے عریاں کر دے گا اس سے کبھی تم مامون رہ نہیں سکتے لہذا غیر محتاط نہ رہنا، ہمیشہ بلند انسانی زندگی کی مستقل اقدار، قانون مکافات عمل، اور اخروی زندگی پر یقین رکھتے ہوئے ہماری عائد کردہ حدود کے اندر رہنا۔

7:28 وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا

(کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے پایا ہے)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ

(کہو اللہ کبھی برے کام کا حکم نہیں دیتا)

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(کیا تم اللہ کے ذمہ ہے وہ بات لگاتے ہو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں)

بے حیائی کی بات پر آمادہ انسان اپنے حیوانی جذبات سے مغلوب ہو کر ہوتا ہے لیکن جھجک تک باقی نہ رہے اس کے لئے کہتا ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کو اسی طرح سے کرتے دیکھا ہے اور اسلاف کے بارے میں تو ہر ایک کی یہی رائے ہوتی ہے کہ وہ خدا کے احکام کو زیادہ بہتر جانتے تھے لہذا وہی جانتے ہوں گے کہ اس قسم کا حکم خدا نے دیا ہو گا۔ ان سے کہو کہ خدا بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دیتا۔

7:29 قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ

(کہو کہ میرے رب نے قسط کا حکم دیا ہے)

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(اور یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو)

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ ۝

(اور اسی کو پکارو اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے)

ان سے کہو کہ میرا نشو نما دینے والا اعتدال و توازن اور قسط کی زندگی بسر کرنے کا حکم دیتا ہے وہ بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دے سکتا، (نہ اس نے اسلاف و جذبات کے بے باکانہ اتباع کا تمہیں حکم دیا ہے) تمہیں تو حکم صرف یہ دیا ہے کہ تم اپنی تمام تر توجہات کو قوانین خداوندی پر مرکوز رکھو اور ان کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کردو، اور اطاعت کو صرف اللہ کیلئے خاص کردو، اس میں کسی اور کو شریک کرو، اس طرح انسان کی انسانیت والی زندگی کا آغاز ہو گا اور وہ جنت کی زندگی حاصل کر لے گا۔

7:30 اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝

(انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا رفیق بنایا)

شیطانوں کو اپنا رفیق بنالینا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسری قوتوں کو اپنا کارساز و سازگار بنالینا اور بزعم خویش یہ سمجھتے رہنا کہ ہم بالکل سیدھی راہ پر چلتے جارہے ہیں یہ ایسے لوگ ایک گروہ ہوتے ہیں جو اپنے جذبات یا اسلاف کی اندھی تقلید کی روش پر چلتے ہیں لہذا ان پر سعادت کی راہیں بند ہو جاتی ہیں سارے ہی انسان سب کے سب ایک ہی طریق کو اختیار کرلیں یہ تو نہیں ہوتا۔ جب ایسا نہیں ہوتا تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو گروہ بن جاتے ہیں ایک گروہ اللہ کے قوانین کا احترام و اتباع کرتا ہے اور زندگی کی سیدھی راہ پر گامزن رہتا ہے۔

7:31 خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہنو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

اطاعت قوانین خداوندی کا لازمی نتیجہ اس دنیا کی خوشگواریاں حاصل کرنا ہوتا ہے لہذا تم ان تمام چیزوں سے ضرور فائدہ اٹھاؤ کھاؤ پیو، لیکن ان حدود کا خیال رکھو جو خدا نے مقرر کر رکھی ہیں، حدود شکنی قانون خداوندی کی رو سے پسندیدہ کام نہیں ہے دنیا کی زیب و زینت اطاعت خداوندی اور بندگی کی راہ میں حائل نہیں ہوتیں، بلکہ اطاعت خداوندی سے بندے کے سامنے خود زیب و زینت کے پہلو ابھرتے ہیں یہ تصور بالکل غلط ہے کہ اطاعت خداوندی کے لیے ترک دنیا، ترک لذات، ترک زیبائش و آرائش بہت ضروری ہیں، اے نوع انسانی تم ان غلط تصورات کو اپنے پاس پھٹکنے بھی نہ دینا۔

7:34 وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

(اور ہر قوم کے لیے ایک مقررہ مدت ہے اور جب ان کی مدت آجائے گی تو وہ نا ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے)

اس کا مطلب کیا ہے کہ یہ قوم کی معیاد زندگی کہلاتی ہے 13:38، اور جب بھی وقت آجاتا ہے تو اس قوم کی ساری تدبیریں اور اس قوم کی ساری اسکیمیں ذرا بھی اس قوم کو موقع نہیں دیتیں اور وہ قوم اس مدت کو بالکل بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتی۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم صحیح

نظام پر کاربند رہتی ہے اسے عروج حاصل ہوتا ہے جب وہ اس روش کو چھوڑ دیتی ہے تو آہستہ آہستہ تنزل کی طرف چلی جاتی ہے تا آنکہ وہ وقت آ جاتا ہے جب اس کا شمار زندہ قوموں میں رہتا ہی نہیں ہے فلاح وبقا اسی نظام کے لئے ہے جس میں تمام نوعِ انسان کی بہبود اور منفعت پیش نظر رہے۔

7:35 فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(توجو شخص ڈرا اور جس نے اصلاح کرلی ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

اس کے متعلق ہم نے انسان کی تمدنی زندگی کی ابتداء ہی میں بذریعہ وحی کہہ دیا تھا کہ تمہاری طرف ہمارے پیغمبر آئیں گے جو ہمارے قوانین تم تک پہنچائیں گے سو جو لوگ بھی ان قوانین کی نگہداشت کرینگے اور زندگی اور کائنات کو سنبھالنے، سوارنے والے کام کریں گے ان کے لیے کسی قسم کا خوف اور حزن نہیں ہو گا۔

7:40 وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۝

(اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ گھس جائے)

قوم مجرمین کی غلط روش کے نتائج کہ وہ کبھی زندگی کی ان خوشگواریوں سے بہریاب نہیں ہو سکتیں جو خدا کے متعین کردہ آسمانی نظام کے اتباع کا فطری نتیجہ ہوتی ہیں 7:96 اور 5:66 ان کا معاشرہ کبھی بھی جنتی معاشرہ نہیں بن پائے گا یہ بالکل ناممکن ہے ایسے ہی جیسے کسی موٹے رسے کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا ناممکن ہے کوئی بھی قوم جو قوانین خداوندی کی تکذیب کرے گی یا ان سے سرکشی برتے گی چاہے وہ خود ایسا کرے یا دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی روشن خیالی کی روش سمجھتے ہوئے ایسا کرے۔ دو لفظ میں نے پیش کیے تھے propaganda اور proclamation یہ دونوں لفظ نہ گالی ہیں اور نہ یہ کوئی صفات خداوندی ہیں، یہ زبان کے الفاظ ہیں، یہ تصور غلط ہے کہ پروپیگنڈے کا معنی ہوتا ہے جھوٹ پر کوئی بات پھیلانا، میں نے صرف ان دو الفاظ کے درمیان میں جو بلکل انتہائی باریک فرق ہے اس کی وضاحت کی ہے، نیکی کی بات پھیلانے کے لئے آپ یہ دونوں الفاظ استعمال کر سکتے ہیں، نبی کی تبلیغ کے لیے اس لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے کہ قرآن انپر نازل ہوا تھا اور انہوں نے وحی کے ذریعے نازل ہونے والے قرآن ہی کو پہنچایا تھا نظام قائم کر کے پہنچایا تھا قربانیاں دے کر پہنچایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لیے پروپیگنڈے کا لفظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

7:43 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا

(ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم کو یہاں تک پہنچایا)

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے جس کے تم وارث ٹھہرائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے)

انہیں آواز دی جائے گی (پہلی جنت بلا مزد و معاوضہ ملی تھی قدر نہیں تھی تو چھن گئی لیکن) یہ جنت نہیں چھینی جائے گی کیونکہ اسکی وراثت تم نے اپنے خون جگر سے خریدی ہے تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے، جنتی معاشرے کی خصوصیات:: افراد معاشرہ کے درمیان ان کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے بغض، کینہ، عداوت، سازش، مکر و فریب کوئی ایسی بات نہ ہو گی 15:47 ان شادابیوں کو دیکھ تو تم بے ساختہ پکار اٹھو گے کس قدر درخور حمد و ستائش ہے وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی۔

7:47 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(ہمارے رب ہم کو شامل نہ کرنا ان ظالم لوگوں کے ساتھ)

یہ لوگ (جو ہنوز انتظار میں تھے) جب ان لوگوں کی حالت پر نظر ڈالیں گے جو جہنمی معاشرے کے عذاب میں گرفتار ہوں گے تو وہ (فوری فیصلہ کریں گے اور) پکار اٹھیں گے کہ ہمارے نشو نما دینے والے! ہم ان لوگوں کے ساتھی نہیں بننا چاہتے جنہوں نے تیرے قوانین سے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

7:49 اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ۞

(جنت میں داخل ہو جاؤ اب نہ تم پر کوئی ڈر ہے اور نہ تم غمگین ہو گے)

(وہ جنت میں جانے والوں کی طرف اشارہ کر کے ان جہنم والوں سے کہیں گے کہ) کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ انہیں خدا کی رحمت نصیب نہیں ہو سکے گی دیکھو! آج انہیں لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ تم پر جنت کے دروازے کھلے ہیں تمہیں اس میں نہ کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ حزن ہو گا۔

7:54 اَلَا لَـهُ الۡخَـلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞

(یاد رکھو! اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا بڑی برکت والا ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا)

تمہارے نشو نما دینے والے خدا نے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو خلق کرنے کے بعد اس کا مرکزی کنٹرول خود اپنے دست قدرت میں رکھا ہے یاد رکھو! یہ عالم محسوسات، اور اس سے ماوراء وہ عالم جہاں سے اس کائنات کی تدبیر امور ہوتی ہے سب خدا کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں مصروف کار ہیں کس قدر بابرکت ہے وہ ذات جس نے کائنات کی نشو نما کے لیے ایسا محیر العقول انتظام کر رکھا ہے۔

7:55 اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۞

(اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

جب حقیقت یہ ہے کہ ربوبیت اسی کے قانون اور نظام کے مطابق حاصل ہو سکتی ہے تو تم بھی اپنی نشو و نما کے لیے اسی کے قانون کو آواز دو اپنے دل کے ایسے کامل جھکاؤ کے ساتھ جو تمہارے تحت الشعور کی گہرائیوں سے ابھرے اس لئے کہ سرکش ذہنیت کبھی پسندیدہ قرار نہیں پا سکتی۔

7:56 وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا

(اور زمین میں فساد نہ کرو اس کی اصلاح کے بعد)

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞

(یقیناً اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے)

ہر ایسے مقام پر جہاں تمہیں اپنی رہنمائی کی ضرورت ہو۔ قانون خداوندی کو آواز دے لینا یاد رکھو! جو شخص بھی خدا کے قانون کے مطابق حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتا ہے خدا کا عطا کردہ سامان نشو نما اس سے ہر وقت قریب رہتا ہے جب اس ذہنیت اور نفسیات کے حامل افراد تمہارے معاشرے میں ہو جائیں یعنی جب اس طرح قانون خداوندی کے مطابق معاشرے میں ہمواریاں پیدا ہو جائیں تو پھر ناہمواریاں پیدا مت کیا کرو یہ تو

تمہاری عقل خود بیں کا فیصلہ ہے کہ دوسروں کی مدد کرتے کرتے خود تم تنگدست ہو جاؤ گے یا ذرا سی بد دیانتی ہی تو ہے مفت میں اتنا کچھ حاصل ہو جائے گا ہمواریوں پر تخریبی ضرب اسی ذہنیت سے لگتی ہے۔

7:68 وَاَنَا لَـكُمۡ نَاصِحٌ اَمِيۡنٌ ۝

(اور تمہارا خیر خواہ اور امین ہوں)

میں تمہاری طرف اپنے نشو ونما دینے والے کے پیغامات پہنچاتا ہوں، میں تمہارا خیر خواہ ہوں، مجھ پر بھروسہ کرو، میں تم کو امن و سلامتی کی راہ دکھارہا ہوں۔

7:69 فَاذۡكُرُوۡۤا اٰ لَۤاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

(پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ)

یہاں اللہ کی نعمتوں کو یاد دلایا جارہا ہے کہ تمہیں تو اللہ کی نعمتوں پر بھی اچھنبے کا شبہ ہوتا ہے کہ اسنے تمہاری طرف اپنا قانون ہدایت ایک ایسے انسان کے ذریعے سے کیوں بھیج دیا جو تمہارے جیسا ہے اور تم ہی میں سے ایک ہے کیوں کہ تم یہ سمجھتے تھے کہ خدا کا کوئی پیغمبر ہو تو پھر کوئی عجیب الخلقت انسان ہی ہونا چاہیے۔ تمہیں خدا نے جو بڑی قوتیں اور فراخیاں عطا کی ہیں ان نعمتوں کو پیش نظر رکھو (اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی مت کرو) تاکہ تم کامیاب ہو اسی روش پر تو نوح ع کی قوم تباہ ہوئی تھی جس کے بعد تمھیں ان کا جانشین بنایا تھا۔

7:71 فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝

(پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں)

کیا تم تباہی کا انتظار کر رہے ہو؟ جس اضطراب اور ہیجان میں تم مبتلا ہو خدا کے عذاب کی علامات نہیں ہیں تو اور کیا ہے، تمہارے اسلاف نے چند اصطلاحی ناموں پر مشتمل مسلک کے تحت کچھ قوتوں کو معبود وضع کر رکھا تھا خدا کی طرف سے ان کے اختیار اور اقتدار کی کوئی سند تمہارے پاس نہیں تھی نہ انکی معبودیت کی کوئی سند نازل کی تھی۔ 53:23 یہ واقعات کچھ کم ہیں جن کی تباہی تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے کھلی آنکھوں سے دیکھتے تو آثار نظر آتے۔

7:73 يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوۡا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ ۝

(اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں)

اے میری قوم تم صرف قوانین خداوندی کی اطاعت کرو، اس کے سوا کوئی قوت ایسی ہے ہی نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے، تمہارا نشو نما کرنے والا واضح دلائل بھی اور قوانین بھی دے چکا ہے خدا کے نظام ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ رزق کے سرچشمے ہر ایک کے لیے حسب ضرورت کھلے رہیں، اور سب کے جانور اپنی اپنی باری پر سیراب ہوں قوانین پر بظاہر رضامند ہو جانا کافی نہیں ہے ہر قانون کا عملی ثبوت کہ تم واقعی اپنے اقرار پر کاربند ہو گئے ہو، دینا پڑے گا جیسے خدا کی زمین پر خدا کی اونٹنی، کہ چراگاہ میں آزادانہ چرے، لیکن اگر تم نے اونٹنی کی بھی آزادی کو سلب کر لیا اور اونٹنی کو تکلیف پہنچائی سابقہ روش سے باز نہیں آئے تو وعدہ خلافی کا نتیجہ الم انگیز تباہی ہو گا۔

7:79 وَلٰـكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ۝

(اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی مگر تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے)

اے میری قوم !میں نے اپنے نشو نما دینے والے کا پیغام تم تک پہنچایا اور چاہا کہ تم کسی طرح تباہی سے بچ جاؤ لیکن تمہیں میری خیر خواہی خوش نہ آئی سو تم اپنی سرکشی کے نتائج بھگتو میں بصد تاسف تم سے الگ ہو رہا ہوں۔

7:86 وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا فَكَثَّرَكُمۡ ۞

(اور یاد کرو جب کہ تم بہت تھوڑے تھے پھر تم کو بڑھا دیا)

تم اپنی اس حالت کو یاد کرو جب تم تعداد میں بہت کم تھے (اور بے سروسامان بھی تھے) سو خدا نے (امن و عافیت دیکر) تمہاری تعداد بھی بڑھادی اور تمہیں ویسے بھی بہت کچھ دیا(اب تم معاشرے میں فساد برپا کرتے ہو) ذرا تحمل سے سوچ لو کہ معاشرے میں فساد برپا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا کرتا ہے جو لوگ صحیح نظام خداوندی قائم کرنے کے لیے اٹھے ہیں نہ انہیں دھمکیاں دے کر انکے راستے سے روکو نہ انکے ہر راستے پر رہزنی کرنے کے لئے بیٹھ جاؤوہ تو انسانیت کی منزل کی راہ میں چل رہے ہیں تم کیوں کجی پیدا کرنے کے درپے ہو رہے ہو۔

7:89 عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ؕ

(ہم نے اپنے رب پر بھروسہ کیا)

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَـقِّ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ۞

(اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)

تم کان کھول کر سن لو کہ ہم تمھارے مسلک کی طرف لوٹ کر نہیں آسکتے ہم نے یہ دین اس خدا کی طرف سے ملی ہوئی رہنمائی کی بناء پر اختیار کیا ہے ہمارا بھروسہ قانون خداوندی کی محکمیت پر ہے شعیب ع نے پوری جرات اور استقامت سے ان اکابرین کو یہ جواب دیا کہ ہم تم سے بالکل نہیں ڈرتے، پھر کہا کہ اے ہمارے نشو نما دینے والے تو اپنے قانون مکافات کی رو سے ہم میں اور ہماری قوم میں کھلا کھلا آخری فیصلہ کر دے (کیوں کہ تیرا فیصلہ قانون اور عدل پر مبنی ہوتا ہے) اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

7:99 اَفَاَمِنُوۡا مَكۡرَ اللّٰهِ‌ ۚ ۞

(کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں)

کیا یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ انہیں خدا کی تدبیروں کی طرف سے امان مل چکی ہے۔ یاد رکھو! اپنے آپ کو اس قسم کی خود فریبی میں وہی قوم رکھ سکتی ہے جس نے تباہ اور برباد ہونا ہو۔

7:116 وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ۞

(اور بہت بڑا کرتب دکھایا)

موسیٰ ع نے کہا کہ تمہیں پہل کرو سو جب انہوں نے اپنے مسلک کو پیش کیا تو ان کی سحر بیانی کی چمک نے لوگوں کی نگاہوں میں خیرگی پیدا کر دی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے لوگوں کو اس سے بھی ڈرایا (کہ تم نے فرعون کی مخالفت کی تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا) اور اس طرح انہوں نے بہت بڑے مکر و فریب کا جال بچھا کر رکھ دیا۔

7:126 رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۞

(اے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہم کو وفات دے اسلام پر)

ہم صرف اپنے نشو نما دینے والے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو صبر و استقامت سے لبریز کر دے اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ ہم اس کے احکام کے سامنے جھکے ہوئے ہوں، تم ہمارے خلاف صرف اس آرزو کے علاوہ کوئی اور جرم عائد نہیں کر سکتے جب ہمارے سامنے ہمارے نشو نما دینے والے کی کھلی کھلی نشانیاں آ گئیں تو بس ہم نے انہیں سچا تسلیم کر لیا۔

7:128 اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ ۞

(اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو)

موسیٰ ع نے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون کی ان دھمکیوں سے مت ڈرو تم قانون خداوندی کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو نشو نما دیتے چلے جاؤ اور خدا سے اس کی توفیق مانگو 1:4 اور اپنے پروگرام پر ثابت قدم رہو، حکومت و مملکت کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے اس کا قانون یہ ہے کہ یہ اس قوم کو ملتی ہے جس قوم میں اس کی صلاحیت ہو 21:105 جو قوم اس کے قانون کی نگہداشت کرے گی یہ آخر الامر اسی کے پاس آجائے گی۔

7:140 قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا ۞

(اس نے کہا کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لئے تلاش کروں)

اس نے کہا کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور الہٰ تجویز کر دوں حالانکہ وہ خدا ایسا ہے جس نے تمہیں اپنی ہم عصر اقوام پر فضیلت عطا کی ہے۔

7:142 وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۞

(اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا)

اور دیکھنا! ان میں ایسا شرارتی عنصر بھی ہے جو انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے ان کی راہ نہ چلنا، ان سے محتاط رہنا۔

7:143 ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۚ ۞

(پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا)

سو جب جلال خداوندی نے اس پہاڑ پر اپنی نمود کی تو اس نے اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار! تو میرے سامنے بے حجابانہ آ جا، اس نے کہا اے موسی ع تو مجھے نہیں دیکھ سکتا، موسی ع ہوش میں آیا تو کہا کہ بارالہا! تو واقعی اس سے بہت بلند ہے کہ انسان تجھے دیکھ سکے میں تیری طرف (ویسے ہی) متوجہ رہونگا (جیسا کہ تونے کہا ہے) میں اس حقیقت پر سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

7:150 بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ

(تو اس نے کہا تم نے میرے بعد میری بہت بری جانشینی کی)

فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ الۡاَعۡدَآءَ ۞

(پس تو دشمنوں کو میرے اوپر ہنسنے کا موقع نہ دے)

موسیٰ ع نے غصہ اور افسوس میں ان سے کہا کہ تم نے میری عدم موجودگی میں جو کچھ کیا ہے بہت برا کیا ہے موسی ع کے بھائی ہارون نے کہا سو تم اب یہ تو نہ کرو مجھے بھی ان سرکش مجرموں کے زمرے میں شامل کر لو اور میرے ساتھ ایسا ذلت آمیز سلوک کر لو جس سے ہمارے دشمن ہم پر ہنسیں۔

7:155 اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَـنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغَافِرِيۡنَ ۞

(تو ہی ہمارا تھامنے والا ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے)

معلوم ہوتا ہے یہ زلزلہ انگیزی ہماری ہلاکت کے لئے نہیں تھی بلکہ یہ دیکھنے کے لئے ہے کہ ہم میں حوادث برداشت کرنے کی کسقدر صلاحیت آچکی ہے (تا کہ ہم اپنے متعلق کسی غلط اندازے میں نہ رہیں) ہمیں معلوم ہے کہ اس قسم کی مقامات بڑے نازک ہوتے ہیں ایسے نازک کہ عقل وفکر سے کام نہ لینے والے لوگ انہی سے غلط راستوں پر پڑ جاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کا قدم صحیح راستے کی طرف اٹھ جاتا ہے بہر حال تو ہمارا کارساز و سرپرست ہے ہم سے جو غلطی ہوگئی ہے اس کے مضر نتائج سے ہماری حفاظت اور مرحمت کا سامان کردے اسلئے کے سب سے بہتر سامان حفاظت عطا کرنے والا تیرا ہی قانون ربوبیت ہے۔

7:157 وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ ۞

(اور ان پر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتا ہے جو ان پر تھیں)

(ہماری ربوبیت اور مرحمت ان لوگوں کے حصے میں آئے گی جو نظام ربوبیت قائم کرنے کے لئے) اس رسول کے پیچھے پیچھے چلیں گے (مذہبی پیشواؤں کے جن خود ساختہ آئین وشرائع اور مستبد حکام کے جور و ستم کے) جس بوجھ کے نیچے انسانیت دبی چلی آرہی تھی ان بوجھوں کو ان کے سر سے یہ اللہ کا رسول اتارتا ہے (اور تقلید و اوہام کی جن زنجیروں میں انسانی قلب و دماغ جکڑا ہوا تھا) ان زنجیروں کو توڑتا ہے 76:4 اور اس طرح انسان کو صحیح آزادی عطا کرتا ہے کہ وہ (حدود اللہ کا پاس رکھتے ہوئے) اپنی سعی و کاوش سے جن بلندیوں تک جانا چاہے چلا جائے اس کے راستے میں کوئی روک نہ ہو لہذا اس نظام کے قیام میں جو لوگ اس کی مدد کریں گے انہی لوگوں کی کھیتیاں پروان چڑھینگی۔

7:158 لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۞

(وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے)

(اے رسول!) تم تمام نوع انسان سے پکار کر کہہ دو کہ میں اس خدا کا پیغامبر بن کر آیا ہوں جس کی حکومت کا تخت اجلال تمام کائنات پر بچھا ہوا ہے جس کا قانون ہر جگہ کار فرما ہے اس کے سوا کائنات میں کوئی صاحب اقتدار نہیں، افراد اور اقوام کی زندگی اور موت کے فیصلے اسی کے قانون کے مطابق ہوتے ہیں، لہذا تم (اپنے اپنے غلط معتقدات و تصورات کو چھوڑ کر) اس خدا پر ایمان لاؤ، اسی رسول کے پیچھے پیچھے چلو بس یہی ایک راستہ ہے جو تمہیں کامیابی کی منزل تک لے جائے گا۔

7:169 فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ

(پھر ان کے پیچھے ناخلف لوگ آئے)

اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ ۞

(کہ وہ اللہ کے نام پر حق کے سوا کوئی اور بات نہ کہیں)

لیکن اس کے بعد جو نسلیں ان کی جانشین ہو کر ہمارے ضابطہ قوانین کی وارث بنیں وہ پیش پا افتادہ دنیاوی مفادات پر جھپٹ پڑتے تھے اس پر بھی انہیں امید تھی کہ معافی مل جائے گی (ان سے کوئی تو ہوتا جو پوچھتا) کیا تم سے کتاب اللہ کے مطابق یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ تم خدا کے متعلق حق کے سوا کچھ بھی نہیں کہو گے یہ اس کتاب کو پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں لیکن یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ (حیوانی سطح زندگی کے قریبی مفاد کے مقابلے میں) مستقبل کی خوشگواریاں کہیں بہتر ہیں۔

7:172 اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ۞

(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

اے قوم مخاطب! تم نے بنی اسرائیل کی داستان سے دیکھ ہی لیا ہے کہ قومیں کن مراحل سے گزر کر اور کیسے کیسے موانع کو راستے سے ہٹا کر آگے بڑھتی ہیں، یہ بات کسی خاص قوم تک محدود نہیں ہے خود نوع انسان کا مسلسل آگے بڑھتے چلے آنا خدا کے قانون ربوبیت کی زندہ شہادت ہے تم ذرا اس پر غور کرو کہ اس قدر نامساعد حالات کے باوجود بنی آدم کی نسل کا سلسلہ پشت ہا پشت سے جاری ہے ان کا وجود اس حقیقت کی شہادت ہے کہ کائنات میں خدا کا قانون نشو نما کار فرما ہے یہ دلائل اور شواہد اس لیے ہیں تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ تخریبی اعمال کے نتائج متشکل ہو کر سامنے کھڑے بھی ہوں گے؟ یا یہ کہ مشیت کا پروگرام صرف تعمیری کام چاہتا ہے۔

7:176 فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۞

(پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر بوجھ لاد دے تب بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تب بھی ہانپے)

جب انسان کی زندگی کا مقصد ہمارے قانون مشیت کے مطابق چلنا ٹھہرے تو ہمارے قوانین اسے آسمان کی بلندیوں تک لے جاتے ہیں لیکن اگر اس کی زندگی کا سارا مقصد دنیاوی انفرادی وجذباتی مقاصد کا حصول ہی رہ جائے تو اب اس کی مثال کتے جیسی ہی ہو جاتی ہے کہ اگر اسے دوڑاؤ اور اکساؤ تو بھی وہ ہانپتا ہے اور زبان لٹکائے رکھتا ہے۔ اور اگر ویسے ہی چھوڑ دو تو بھی اس کی اس حالت میں کوئی فرق نہیں آتا، انسان کی ہوس کی تسکین چاہے وہ کسی حالت میں بھی ہو،، نہیں ہوتی،، اسے اطمینان کا سانس لینا نصیب نہیں ہوتا ایسے ہی اس قوم کی بھی یہی حالت ہو جاتی ہے جو ہمارے قوانین ربوبیت کو جھٹلاتی ہے۔

7:178 مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ

(اللہ جس کو راہ دکھا دے وہی راہ پانے والا ہوتا ہے)

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞

(اور جس کو وہ بے راہ کر دے تو وہی گھاٹا اٹھانے والے ہیں)

اور (اتنا نہیں سمجھتے کہ) زندگی کے خوشگوار راستوں کی طرف رہنمائی صرف قوانین خداوندی کی رو سے مل سکتی ہے جو قوم بھی ان قوانین کو چھوڑ دے اسے صحیح راستہ کبھی بھی نہیں مل سکتا اور وہ سخت نقصان اٹھاتی ہے۔

7:179 لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا

(ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں)

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا

(ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں)

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ

(ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں)

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ ۞

(وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ)

انسانوں کی اکثریت کا یہ عالم ہے وہ پوری زندگی جہنم میں گزار لیتے ہیں یعنی سینے میں دل تو رکھتے ہیں لیکن اس سے سمجھنے سوچنے کا کام کبھی بھی نہیں لیتے ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان سے حقیقت کو دیکھنے کا کام کبھی بھی نہیں لیتے وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ہیں کیا یہ لوگ انسان ہیں؟ نہیں بلکہ یہ تو حیوان ہوتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ راہ گم کردہ، حیوان تو پھر بھی کم از کم اپنے جبلی تقاضوں کے مطابق تو چلتے ہیں لیکن اس قسم کے انسان تو اپنی اپنی حدود ہی سے بے خبر رہتے ہیں لیکن یہ باتیں تو وہ ہیں جو عقل و فہم اور غور و تدبر سے ہی سمجھ میں آسکتی ہیں۔

7:179 ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا

(ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں)

وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا

(ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں)

وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ

(ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں)

اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ ۞

(وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ)

انسانوں کی اکثریت کا یہ عالم ہے وہ پوری زندگی جہنم میں گزار لیتے ہیں یعنی سینے میں دل تو رکھتے ہیں لیکن اس سے سمجھنے سوچنے کا کام کبھی بھی نہیں لیتے ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان سے حقیقت کو دیکھنے کا کام کبھی بھی نہیں لیتے وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ہیں کیا یہ لوگ انسان ہیں؟ نہیں بلکہ یہ تو حیوان ہوتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ راہ گم کردہ، حیوان تو پھر بھی کم از کم اپنے جبلی تقاضوں کے مطابق تو چلتے ہیں۔

7:180 وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا ۖ ۞

(اور اللہ کے لیے ہیں سب اچھے نام)

صفات خداوندی کامل حسن اعظم و توازن کی مظہر ہیں انہیں اپنے اندر اجاگر کرتے جاؤ، صفات خداوندی کو اپنے اندر اجاگر کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں اعتدال اور توازن کا خیال نہ رکھو اعتدال اور توازن کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ کسی ایک صفت کو لے کر افراط کی طرف نکل جاتے ہیں جیسے عیسائیوں نے خدا کی صفت رحم میں غلو کیا، اس طرح لوگ زندگی کا توازن کھو بیٹھتے ہیں 41:40,4:171 یہ غلط رویہ ہے جس کا نتیجہ سامنے آ جاتا ہے جہنم والی زندگی کو جنت میں بدلنے کا یہ طریقہ نہیں ہے، طریقہ یہی ہے کہ صفاتِ خداوندی کو اپنے اندر اجاگر کرو لیکن اعتدال اور توازن کا خیال رکھو۔

7:185 ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ۞

(پس اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے)

اگر یہ لوگ کائنات کے عظیم سلسلہ اور تخلیق خداوندی پر ہی غور کر لیتے تو سمجھ جاتے کہ یہ رسول جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے اگر یہ اپنی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیتے تو صاف نظر آ جاتا کہ ان کی تباہی کا وقت قریب آ رہا ہے کیونکہ تخریبی روش کا نتیجہ کبھی منفعت بخش نہیں ہو سکتا ان محسوس علامات اور ان حقیقتوں کو جھٹلانے کے بعد وہ کون سی بات رہ جاتی ہے جسے یہ دیکھ کر ایمان لائیں گے۔

7:189 هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ۞

(وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے)

ان لوگوں سے کہو کہ وہ خدا وہی ہے جس نے تمہاری پیدائش کا سلسلہ آغاز، ایک جرثومہ حیات سے کیا، پھر وہ جوشِ نمو سے پھٹ کر نر اور مادہ میں تقسیم ہو گیا 4:1، اس طرح عورت اور مرد کا وجود ایک دوسرے کے ساتھی کے طور پر جو باہمی رفاقت سے سکون حاصل کرتے ہیں ان کی نسل کا انسانی سلسلہ آگے بڑھتا گیا۔

7:193 وَاِنۡ تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَی الۡہُدٰی لَا یَتَّبِعُوۡکُمۡ ؕ ۞

(اور اگر تم ان کو رہنمائی کے لئے پکارو تو وہ تمہاری پکار پر نہ چلیں گے)

وہ اپنے معبودانِ باطل کی عقیدت کے خلاف کسی کی طرف سے بھی بات سننے کے روادار نہیں ہیں کیونکہ ان کی عقیدت کا ان پر غلبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر تم انہیں راہ راست کی طرف دعوت دو تو وہ تمہارا اتباع کبھی بھی نہیں کریں گے لہذا تمہارے لیے یکساں ہے کہ تم انہیں صحیح راستے کی طرف دعوت دو یا خاموش رہو۔

7:199 خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ ۞

(درگزر کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے نہ الجھو)

تم اے رسول ﷺ! نظام ربوبیت کے قیام کے سلسلے میں عملی پروگرام اختیار کئے رکھو، اس پروگرام کی رو سے جماعت مومنین کا زائد از ضرورت مال ان کے پاس رہنے کی بجائے نظام اسلامی کی تحویل میں رہے گا اس لیے تم اس مال کے وصول کرنے کا انتظام کرو، قرآنی قوانین کو عام کرتے جاؤ، اور جہلاء سے کنارہ کش رہو کہ وہ ناحق تمہارا وقت ضائع نہ کریں۔

7:203 ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۞

(یہ سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں)

اے رسول ﷺ! یہ تم سے کہتے ہیں کہ تم اپنی طرف سے اس قسم کی آیات وضع کیوں نہیں کر لیتے کہ جس سے تم میں اور ہم میں مفاہمت ہو جائے ان کی شرط یہ ہے کہ تم ان کی مرضی کے مطابق قرآن کی آیات لاؤ جبکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا خدا اس پر راضی نہیں ہوتا، تم ان سے کہو! کہ میں تو صرف وحی کا اتباع کرتا ہوں جو مجھے میرے نشوونما دینے والے کی طرف سے ملتی ہے یہ ضابطہ قوانین تمام دنیا کے لیے بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے جو لوگ اس کی صداقت پر ایمان لائیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

7:203 ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۞

(یہ سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں)

، تم ان سے کہو! کہ میں تو صرف وحی کا اتباع کرتا ہوں جو مجھے میرے نشوونما دینے والے کی طرف سے ملتی ہے یہ ضابطہ قوانین تمام دنیا کے لوگوں کیلئے بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے جو لوگ اس کی صداقت پر ایمان لائیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اے رسول ﷺ! یہ تم سے کہتے ہیں کہ تم اپنی طرف سے اس قسم کی آیات وضع کیوں نہیں کر لیتے کہ جس سے تم میں اور ہم میں مفاہمت ہو جائے ان کی شرط یہ ہے کہ تم ان کی مرضی کے مطابق قرآن کی آیات لاؤ جبکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا خدا اس پر راضی نہیں،، تم ان سے کہو! کہ میں تو صرف وحی کا اتباع کرتا ہوں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الأنفال (8)

8:1 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ

(پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو)

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۞

(اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو)

قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور آپس میں معاملات درست رکھو اور ہمواریاں پیدا کرتے رہو اور،، خدا اور رسول،،یعنی نظام خداوندی کی اطاعت کرتے رہو یہی مومنین کا شعار ہے۔

8:2 اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ

(ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جائیں)

وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۞

(اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں)

مومنین کی تو خصوصیت ہی یہ ہے کہ جب قوانین خداوندی کا مجموعی تصور ان کے سامنے لایا جاتا ہے تو (ان کی خلاف ورزی سے جو تباہی آتی ہے اس کے احساس سے) ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب ان قوانین کی تفصیلات ان کے سامنے آتی ہیں تو (ان پر عمل پیرا ہونے کے خوشگوار نتائج کے تصور سے) ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے نشو نما دینے والے (کی رہنمائی) پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ انہیں کبھی دھوکا نہیں دے گی۔

8:3 الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۞

(وہ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں)

یہ لوگ نظام صلوۃ کو قائم کرتے ہیں اور جو نشو نما کا سامان انہیں ملتا ہے نوع انسان کی پرورش کے لئے کھلا رکھتے ہیں 2:3۔

8:4 اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ۞

(یہی لوگ حقیقی مومن ہیں)

یہ ہیں سچے مومن ان کے نشو و نما دینے والے کے ہاں، ان کے مدارج بہت بلند ہیں اور ان کے لیے سامان حفاظت اور باعزت رزق فراواں ہے۔

8:8 لِيُحِقَّ الۡحَـقَّ وَيُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ ۞

(تاکہ حق حق ہو کر رہے اور باطل باطل ہو کر رہ جائے)

اور اس طرح حق، حق اور باطل، باطل بن کر دنیا کے سامنے آجائے خواہ مجرمین پر یہ بات کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

8:10 وَلِتَطۡمَئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ

(تاکہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں)

وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۞

(اور مدد تو اللہ ہی کے پاس سے آتی ہے)

اللہ نے اس نصرت کے دعوے کو تمہارے لئے خوشخبری بنادیا تا کہ تمھیں اس سے اطمینان قلب نصیب ہو جائے 41:30، 3:125 حقیقت یہ ہے کہ فتح و نصرت خدا کے قانون کے مطابق ملتی ہے (اور یہ کامیابی تو تمہیں ہونی ہی تھی کیونکہ تم اس کے قانون پر عمل پیرا تھے) اس کے قانون میں قوت اور تدبیر دونوں موجود ہوتی ہیں۔

8:17 وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

(اور جب تونے ان پر خاک پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی ہے)

خدا کا قانون مکافات سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے (لہذا کسی کی محنت رائیگاں نہیں جاتی بشر طیکہ وہ صحیح طریقہ سے کی گئی ہو) جنگ و قتال خود خدا کی اجازت سے کیا گیا ہے 22:29 از خود نہیں کیا گیا تھا، خدا نے اس کا حکم (اس لئے دیا تھا کہ اتنے عرصے کی مسلسل جانکاہ مشقتوں کے بعد) جماعت مومنین کے سامنے (ان کی محنتوں کا ماحاصل اور) زندگی کا خوشگوار پہلو آ جائے، چونکہ خود اللہ ہی نے جنگ و قتال کی اجازت دی تھی لہذا در حقیقت انہیں اللہ ہی نے قتل کیا، جو تیر اندازی تم نے کی وہ بھی تم نے از خود نہیں کی، بلکہ وہ بھی اللہ ہی نے کی۔

8:25 وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً

(اور ڈروں اس فتنے سے جو خاص انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں)

اجتماعی اعمال کے نتائج بھی اجتماعی ہوتے ہیں خدا کا قانون اپنی نتیجہ خیزی میں بڑا سخت واقع ہوا ہے بہت محتاط رہ کر ایسا انتظام کرو کہ تمہارے یہاں کوئی ایسی صورت نہ پیدا ہونے پائے کہ تمہاری جماعت میں ایسے لوگ شامل ہو جائیں جو اس قسم کے تذبذب کا شکار ہیں یاد رکھو اس تذبذب کی وجہ سے جو مصیبت آتی ہے وہ صرف ان ہی لوگوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ پوری جماعت یہاں تک کہ سارے کے سارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا کرتی ہے۔

8:27 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ

(اے ایمان والو خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کی اور خیانت نہ کرو اپنی امانتوں میں)

جب تم ان باتوں کا خود تجربہ کر چکے ہوں تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم نہ تو اس نظام خداوندی (خدا اور رسول) سے کسی قسم کی خیانت کرو اور نہ ہی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں جو تمہارے سپرد کی جائیں تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔

8:28 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

(اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں)

تم اسے بھی اچھی طرح سے سمجھ لو کہ (انفرادی مفاد کے مقابلے میں انسانیت کے مفاد کلی کو اپنا نصب العین قرار دینے کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ مال اور اولاد کی کشش ہوتی ہے) اگر تم پر مال اور اولاد کی کشش غالب آگئی تو یہ چیز تمہاری تباہی کا موجب بن جائے گی ایسا اگر ہو جائے تو اسی کو فتنہ کہا گیا ہے لیکن اگر تم نے ان کی کشش و جاذبیت کے باوجود انسانیت کے مفاد کلی کو ترجیح دی تو تم اس کٹھالی میں سے کندن بن کر نکلو گے اور یہ بھی دیکھ لوگے کہ نظام خداوندی کی طرف سے اس کا کس قدر عظیم بدلہ ملتا ہے۔

8:30 وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

(وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے)

وہ ادھر اس قسم کی تدبیریں کرتے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں، یا بستی سے باہر نکال دیں (اے رسول تم اسوقت کو یاد کرو) ادھر ہمارا قانون بھی اپنی تدبیروں میں لگا ہوا تھا (اس کے بعد سب نے دیکھ لیا کہ) کارگر تدبیر ہمارے ہی قانون کی ہوئی۔

8:33 وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۞

(اور اللہ ایسا کرنے والا نہیں کہ ان کو عذاب دے اس حال میں کہ تم ان میں موجود ہو اور اللہ ان پر عذاب لانے والا نہیں جب کہ وہ استغفار کر رہے ہوں)

تم ہنوز ان میں مصروف تبلیغ تھے اور اس بات کا بھی امکان تھا کہ ان میں سے کئی لوگ حق کو قبول کر کے پناہ خداوندی میں آجائیں گے لہذا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ان پر تباہی آتی۔

8:39 وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۞

(اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب اللہ کے لیے ہو جائے)

جب تک یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے تو تم ان کے خلاف جنگ جاری رکھو تا آنکہ (ظلم واستبداد کا) وہ فتنہ فرو ہو جائے جو انہوں نے برپا کر رکھا ہے اور ایسی فضا پیدا ہو جائے جس میں جس کا جی چاہے پوری آزادی سے دین کو خالصتاً لوجہ اللہ (بلاجور واکراہ) اختیار کر سکے 2:193 اگر یہ لوگ اس فتنے سے باز آجائیں تو پھر ان سے مواخذہ کی ضرورت نہیں ہے (کیونکہ جنگ سے مقصد ہی اس فتنے کو ختم کرنا اور دین کے معاملے میں لوگوں کو پوری پوری آزادی دینا تھا جو چاہے اسے بطیب خاطر اختیار کرے اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے) اس صورتحال میں قانون خداوندی ان پر نگاہ رکھے گا کہ یہ لوگ اس کے بعد کیا کرتے ہیں۔

8:40 فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞

(اور اگر انہوں نے اعراض کیا تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولا ہے اور کیا ہی اچھا مولا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار)

اور اگر یہ بعد میں اپنے معاہدے سے پھر جائیں (تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے) تمہارا رفیق ودمساز تو بہرحال خدا کا قانون ہے وہ کیسا اچھا رفیق وکارساز اور کیسا اچھا معین ومددگار ہے۔

8:42 وَلٰـكِنْ لِّيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ ط ۞

(لیکن جو ہوا اس لئے ہوا کہ اللہ اس امر کا فیصلہ کر دے جس کو ہو کر رہنا تھا)

قانون خداوندی کا تقاضا یہ تھا کہ فریق مخالف سے تمہارا ٹکراؤ ہو جائے اور جو بات (آخر الامر) ہو کر رہنی ہے، اس کا فیصلہ ہو جائے، تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ ہلاک ہو، جسے زندہ رہنا ہے وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا، اس کا تعلق انسان کی طبیعی زندگی سے ہے، یعنی اس کی طبیعی زندگی کی ضروریات میں سے ایک ضرورت ہے اگر وہ اسے اپنی ثقافتی سماجی معاشرتی ضرورت سمجھتا ہے تو،،،، یہ کہنا کے صدر اول میں منائی نہیں گئی، کمزور دلیل ہے، یہ شرط کیوں لگائی جائے؟ کہ اس کے منانے پر شریعت کے تمام پہلوؤں پر خوب نظر ہونی چاہیے، کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ کوئی حرام کام نہ کیا جائے، کسی قسم کا کوئی شرک کا پہلو اس میں نہیں ہونا چاہیے، کسی کی دل آزاری، یا اسے مالی جانی انسانی حقوق کی سلبی سے لیکر کوئی بھی انسانیت کے خلاف کام نہ کیا جائے۔

8:43 وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۞

(لیکن اللہ نے تم کو بچالیا)

لیکن اللہ نے تمہیں اس صورتحال سے بچالیا اس لیے کہ اللہ کو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں کیا کیا خیالات گزر رہے ہیں
جس صورتحال کا اس آیت میں ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے تیری نگاہ میں دشمنوں کی تعداد کو تھوڑا کر کے دکھایا تھا یعنی تم جان گئے تھے کہ ان کی کثرت ہے لیکن باوجود کثرت ہونے کے ان کی یہ کثرت ان کے کسی کام نہیں آسکے گی اور آخر الامر ایسا ہوا بھی،،، اور اگر ایسا نہ ہوا ہوتا اور وہ واقعی تمہاری نظروں میں بہت زیادہ دکھائی دیتے جیسا کہ وہ تھے تو تم ہمت ہار دیتے اور جنگ کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگ جاتے۔

8:45 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۞

(اے ایمان والو جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو)

یاد رکھو! جب بھی تمہارا مقابلہ کسی جماعت سے ہو تم ثابت قدم رہو اور قوانین خداوندی کو شدت کے ساتھ اپنے سامنے رکھو (اور اپنا ہر قدم ان کی روشنی میں اٹھاؤ) یہ کروگے تو تمہیں یقیناً کامیابی ہو گی (یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کثیر لشکر کم کس طرح ہوا کرتا ہے یا یہ کہ چھوٹی جماعت بڑی پر غالب کیسے آیا کرتی ہے)

8:46 وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا ۞

(اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو)

فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ

(ورنہ تمھارے اندر کمزوری آجائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۞

(بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

اور ،، اللہ و رسول،، یعنی اپنے نظام = کی پوری پوری اطاعت کرو یہ نہ ہو کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگ جاؤ، اور انفرادی مفاد کی خاطر باہمی ٹکراؤ شروع کر دو اگر ایسا کروگے تو تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اس لیے تم ہمیشہ ثابت قدم رہو، یاد رکھو! قوانین خداوندی کی تائید و نصرت انہی کے ساتھ ہوتی ہے جو ثابت قدم رہتے ہیں۔

8:49 وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

(جب منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے)

وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۞

(اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے)

وہ لوگ جن کی نیت میں خرابی تھی یعنی منافقین کہتے تھے کہ مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکہ دے رکھا ہے کہ ہم حق پر ہیں، انہیں اس کا علم نہیں ہے کہ یہ دھوکہ نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے یہ وہ حقیقت ہے جو ان کو صاف نظر آجاتی ہے اس لیے کہ وہ قانون خداوندی کے محکم اور استوار

ہونے پر کامل اعتماد رکھتے ہیں، اللہ کا قانون جانتا ہے کہ غالب کیسے آیا جاتا ہے اور اللہ کا قانون یہ بھی جانتا ہے کہ محکم تدبیریں کس طرح کی جاتی ہیں۔

8:53 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّـعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۞

(اللہ اس انعام کو جو وہ کسی قوم پر کرتا ہے اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ اس کو نہ بدل دیں جو ان کے نفسوں میں ہے)

یاد رکھو! خدا کا محکم قانون یہ ہے کہ وہ زندگی کی جو خوشگواریاں کسی قوم کو عطا کرتا ہے ان میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنے اندر ایسی نفسیاتی تبدیلی نہیں پیدا کرلیتی جس سے وہ ان خوشگواریوں کی اہل نہ رہے یا جو قوم اپنی ذہنیت کو تخریب کی طرف لے جائے، اس کے برعکس جو قوم اپنے معاشرے کو قوانین خداوندی کی روشنی میں زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ منطبق کرتی چلی جائے اور جہاں کوئی ذرا سی خرابی نظر آئے اس کی اصلاح کرے قوموں کا عروج وزوال یونہی اندھا دھند واقع نہیں ہو جاتا، یہ خدا کے محکم اصولوں کے مطابق واقعہ ہوتا ہے جو سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

8:58 اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۞

(بے شک اللہ بدعہدوں کو پسند نہیں کرتا)

(عہد کی پابندی اتنی اہم ہے کہ) اگر تمہیں کسی پارٹی کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ بھی ہو تو تم انہیں اطلاع دیئے بغیر یونہی معاہدہ نہ توڑ ڈالو بلکہ انہیں اس کی اطلاع دے کر معاہدہ ختم کرو، اور اس طرح دونوں ایک صفحہ پر ایک سطح پر آجاؤ اور اگر اس طرح یکلخت معاہدہ توڑنے سے انہیں کوئی نقصان پہنچتا ہو تو اس کی تلافی کر کے ان سے مساوات کا سلوک کرو اس لیے کہ قانون خداوندی کی رو سے بدعہدی کو کبھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔

8:60 وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

(اور ان کے لیئے جس قدر تم سے ہو سکے تیار رکھو قوت)

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

(جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے)

تم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاؤ اور سمجھ لو کہ مخالفین کو یوں ہی شکست ہو جائے گی ایسا نہیں ہو سکتا انہیں شکست بھی تمہارے ہی ہاتھوں سے ملے گی اس لیے تم دشمن کے مقابلے کے لئے ہر وقت اپنے آپ کو تیار رکھو، امکان بھر سامان حفاظت فراہم کرو،، تاکہ تم ان کے ذریعے ان لوگوں کو خائف رکھ سکو، جو تمہاری ذات کے بھی دشمن ہیں اور نظام خداوندی کے بھی دشمن ہیں اور ان کے علاوہ انہیں جیسے اور دشمنوں کو بھی جن کا ابھی تمہیں علم نہیں ہوا، لیکن اللہ کو تو ان کا علم ہے نظام خداوندی کے قیام اور استحکام کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

8:61 وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ۞

(اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کے لیے جھک جاؤ)

اور اگر تمہارا دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ (یہ نہ خیال کرو کہ اب ہمیں فتح حاصل ہونے لگی تھی تو وہ صلح کی طرف مائل ہو گیا ہے ہم کیوں صلح کریں؟ یاد رکھو! اس جنگ سے مقصد فتنہ فرو کرنا تھا اگر وہ صلح سے فرو ہو جاتا ہے تو یہی تمہاری فتح ہے) تم اپنا بھروسہ قانون خداوندی پر رکھو جس کے مطابق تم جنگ اور صلح کرتے ہو یہ اس خدا کا قانون ہے جو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

8:67 تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ ۞

(تم دنیا کے اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت کو چاھتا ھے)

تم قریبی پیش پا افتادہ مفاد حاصل کرنا چاہتے ہو اور قانون خداوندی کی نگاہ مستقبل پر ہے یاد رکھو! قانون خداوندی غلبہ اور آخرت کی حکمت دونوں کو اپنے دامن میں رکھتا ہے یاد رکھو! اس خیال کو اپنے دل میں کبھی نہ آنے دو کہ تم دشمن کے زیادہ سے زیادہ آدمی گرفتار کر لو تا کہ ان کے ذریعہ سے تمہارے پاس بہت سامان و مال جمع ہو جائے 47:4 جنگ سے تمہارا مقصد دولت حاصل کرنا نہیں ہے تمہارے پیش نظر نظام خداوندی کا قیام ہے۔ اس کے لیے تمہیں ملک میں ایسا غلبہ و اقتدار حاصل ہونا چاہیے جس سے حق کے مخالفین بے دست و پا ہو کر رہ جائیں۔

8:72 وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ ۞

(اور وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنا واجب ہے)

جو لوگ جماعت المومنین میں شامل تو ہو گئے ہیں لیکن وہ بحالت مجبوری گھر چکے ہیں 4:75۔ تم اور یہ لوگ باہم دگر ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہو لہٰذا دین کے معاملے میں تم سے کوئی مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد واجب ہے۔ بشرط یہ کہ یہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اللہ کا قانون تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا ہے۔

8:75 وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۞

(اور خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ کے نوشتے میں)

اگرچہ جہاں تک قانون وراثت وغیرہ کا تعلق ہے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں یہ فیصلہ اس خدا کا ہے جو سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت بھی کی، اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد بھی کیا، تو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں، (تم سب ایک برادری کے افراد ہو جو ایمان کے بنیادوں پر متشکل ہوئی ہے)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة التوبة (9)

9:2 وَاَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِى الۡكٰفِرِيۡنَ ۝

(اور یہ کہ اللہ منکروں کو رسوا کرنے والا ہے)

اے جماعتِ مومنین تم ان مشرکین عرب کے متعلق کیے گئے معاہدے پر قائم تھے لیکن وہ قائم نہیں رہے 9:4۔ لہذا اعلان کر دو کہ نظام خداوندی ان معاہدات کو کلعدم قرار دیتا ہے اور یہ کہ چار ماہ بلا روک ٹوک تو وہ اس مملکت میں رہ سکتے ہیں بشرط یہ کہ مملکت کے شہری بن کر رہنا چاہیں، وگرنہ جنگ ہو گی بتا دو کہ تم اپنی حرکتوں سے نظام خداوندی کو بے بس اور مغلوب نہیں کر سکتے اس نظام میں اتنی قوت ہے کہ وہ سرکشی اختیار کرنے والوں کو نیچا دکھا دے یعنی رسوا کرنے والا عذاب دے۔

9:4 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝

(بے شک اللہ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے)

قانون خداوندی کی رو سے وہی لوگ پسندیدہ ہیں جو معاہدات کی نگہداشت کرتے ہیں، جو معاہدہ ہوا تھا جتنی مدت کے لئے ہوا تھا اس مدت کو پورا کرو، جن مشرکین عرب نے اپنا معاہدہ پورا کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کو مدد بھی نہیں دی، لہذا ضروری ہے کہ ان کے ساتھ معاہدات تکمیل کو پہنچائے جائیں۔

9:10 وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ ۝

(یہی لوگ ہیں زیادتی کرنے والے)

وہ لوگ بڑے ہی زیادتی کرنے والے ہیں اور بڑے ہی حدود شکن واقع ہوئے ہیں ان کے لئے اس نظام کو قبول کرنا تو ایک طرف رہا ان کی حالت تو یہ ہے کہ ان میں سے جو شخص بھی اس نظام کو تسلیم کر لیتا ہے یہ اس کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط کی بھی پاسداری نہیں کرتے اور نہ ہی ان سے کیے گئے کسی عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔

9:13 اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ

(کیا تم ان سے ڈرو گے)

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝

(اللہ زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو)

کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ سن رکھو کہ اگر تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو پھر صرف خدا کا قانون ایسا ہے جس کی خلاف ورزی کے نتائج سے تمہیں ڈرنا چاہیے اس کے علاوہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں،، تم خود ہی سوچو کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرنے میں کیا تامل و توقف ہو سکتا ہے؟ تمہارے خلاف جنگ کرنے کی پہلے بھی جب کہ انہیں کی طرف سے ہوئی ہو معاہدات کو انہوں نے توڑا ہو، رسول کو اس کے گھر بار سے نکالا ہو اس کے بعد کون سی بات رہ جاتی ہے کہ ان کے خلاف قدم نہ اٹھایا جائے۔

9:14 وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۴﴾

(اور اہل ایمان کے سینے کو ٹھنڈا کرے گا)

سینے کو ٹھنڈک ایسے ملے گی کہ جماعتِ مومنین کے دلی دکھ دور ہو جائیں گے۔ تم ان کے خلاف جنگ کے لیے نکلو تو سہی، اور پھر دیکھو کہ خدا کس طرح انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دلواتا ہے اور انہیں ذلیل و کرتا ہے اور تمہیں ان پر غلبہ عطا کرتا ہے یہی غلبہ تمہارے دل کے دکھوں کو دور کر دے گا۔

9:18 اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(اللہ کی مسجدوں کو تو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے)

وَاَ قَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ

(اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے)

فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

(ایسے لوگ امید ہے کہ ہدایت پانے والوں میں سے بنیں)

نظام خداوندی کے مراکز کی تعمیر اور آبادی صرف ان لوگوں کے ہاتھوں سے ہو گی جو خدا اور اس کے قانون مکافات اور حیات اخروی پر یقین رکھیں اور صلواۃ وزکواۃ کا نظام قائم کریں، اور ان کے دل میں قانون خداوندی کے علاوہ اور کسی کا ڈر نہ ہو یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے سامنے سعادت اور خوشگواری کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

9:28 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

(اے ایمان والو مشرکین بالکل ناپاک ہیں)

اے جماعتِ مومنین کعبہ کی تولیت میں مشرکین کا کوئی حصہ ان کی قلبی نجاست کی وجہ سے نہیں ہو سکتا اس نظام خداوندی کے پاکیزہ مرکز کو نجاست سے ملوث کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے اگر تمہیں اس چیز کا اندیشہ ہو کہ ان کے یہاں نہ آنے سے تمہیں کاروبار میں نقصان ہو گا اور تم مفلس ہو جاؤ گے تو اللہ اپنے قانون مشیت کے مطابق تمہیں اس قدر سامان رزق عطا کر دے گا کہ تم کسی کے محتاج و دست نگر نہیں رہو گے یاد رکھو! خدا جب کسی بات کا حکم دیتا ہے تو اسے اس کا خوب علم ہوتا ہے کہ اس کے نتائج و عواقب کیا ہونگے، اس کے پروگرام میں اس کے لئے بھی ضروری تدابیر موجود ہوتی ہیں۔

9:31 اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(انہوں نے اللہ کے سوا اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا ڈالا)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

(وہ پاک ہے اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں)

یہ لوگ اپنے علماء و مشائخ کو خدا سے ورے ہی اپنا خدا بنا لیتے ہیں اور ان کی خود ساختہ شریعت کو دین خداوندی سمجھنے لگ جاتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ یہ صرف خدائے واحد کی اطاعت اختیار کریں اس کے سوا کائنات میں کسی اور کا اقتدار و اختیار نہیں وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کر لیا جائے۔

9:32 يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـئُــوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَ فْوَاهِهِمْ ۞

(وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے منہ سے بجھا دیں)

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے اس نور قرآن کو جو انہیں اس قسم کی تاریکیوں سے نکالنے کے لیے آیا ہے پھونکیں مار مار کر بجھا دیں 61:8 لیکن ان کی ان باتوں سے کیا ہوتا ہے؟ اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا خواہ ان مخالفین پر یہ چیز کتنی ہی گہری گراں کیوں نہ گزرے۔

9:40 لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

(غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے)

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَـتَهٗ عَلَيْهِ

(پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل فرمائی)

وَاَ يَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

(اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آتے تھے)

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ

(اور اللہ نے منکروں کی بات نیچے کر دی)

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا ؕ ۞

(اور اللہ ہی کی بات تو اونچی ہے)

اگر تم نظام خداوندی کے قیام کے سلسلے میں رسول کی مدد نہیں کرتے تو نہ کرو، خدا نے اس کی مدد ہر اس زمانے میں کی تھی جب وہ بظاہر بے یار و مددگار تھا اس حالت میں بھی کہ اس کے ساتھ صرف اس کا ایک رفیق تھا جس سے وہ دل کے پورے اطمینان سے کہہ رہا تھا کہ غمگین مت ہو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر بدر کے میدان میں لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے تھے 9:26 اس طرح اس نے مخالفین کو سرنگوں کر دیا نظام خداوندی کو سربلندی غلبہ اور تسلط اس کی صحیح تدابیر اور قوت، بلند نصب العین، ان کے بازوؤں میں قوت، ذہن میں حسن تدابیر کی صلاحیت، کی وجہ سے ہوتا چلا جارہا ہے۔

9:47 ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ ۞

(اور تم میں ان کی سننے والے ہیں، اور تمہارے درمیان ان کے جاسوس اب بھی موجود ہیں،،)

یہ بجز اس کے کچھ نہ کرتے کہ تمہاری جماعت میں انتشار پیدا کرتے، تمہیں مصیبت میں ڈالنے کے لیے بھاگے بھاگے پھرتے ہر طرح کی خرابی کے لیے کوشش کرتے اور تم جانتے ہو کہ تمہارے اندر ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کی باتوں پر کان دھرنے والے ہیں یا خود ان کے جاسوس ہیں اس لیے ان کا تمہارے ساتھ جانا تمہارے لئے بڑی خرابی کا موجب تھا، خدا خوب جانتا ہے کہ کون لوگ ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔

9:54 وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى

(اور یہ لوگ نماز کے لیے آتے ہیں تو گرانی کے ساتھ آتے ہیں)

وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

(اور خرچ کرتے ہیں تو ناگواری کے ساتھ)

ان سے کہہ دو کہ ان کی مالی امداد قبول نہ کئے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کا دعوی ایمان صرف زبانی ہے یہ در حقیقت خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتے تمہارے یہاں صلواۃ کے اجتماعات میں شریک بھی ہوتے ہیں تو مارے بندھے محض دکھاوے کی خاطر 4:143 اور ایسے رسمی طور پر جس سے کوئی تعمیری نتیجہ مرتکب نہ ہو 107:5 اور اگر مالی امداد دیتے ہیں تو بطیب خاطر نہیں بلکہ سخت مجبوری اور ناگواری سے، لہذا ایسے لوگ اس نظام کے ارکان کیسے بن سکتے ہیں جس کی ساری عمارت دل کی رضا اور رغبت پر استوار ہوتی ہو۔

9:61 وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَ لِيْمٌ ۝

(اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک سزا ہے)

9:62 وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

(حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اس کو راضی کریں اگر وہ مومن ہیں)

ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی کو اذیت پہنچاتے رہتے ہیں کہ یہ تو کانوں کا کچا ہے ہر ایک کی بات سن لیتا ہے حقیقت یہ ہے تاکہ خاص خاص لوگوں کی ہی رسائی نہ ہو سکے سب کو موقع مل سکے، رسول صرف خدا کے قوانین پر یقین محکم رکھتا ہے اس لیے وہ خدا کے قوانین پر یقین رکھنے والوں کی باتوں پر اعتماد کرتا ہے۔ اس کے اس اعتماد کرنے میں پارٹی بازی کی عصبیت نہیں ہوتی، اسی لئے اس کے پیغام اور نظام کی برکات اپنی جماعت تک محدود نہیں ہوتی بلکہ تمام نوعِ انسان کے لیے باعث رحمت ہوتی ہے 21:107۔

9:65 اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(کہو کیا تم اللہ سے اور اس کی آیات سے اور اس کے رسول سے ہنسی دل لگی کر رہے تھے)

اگر تم ان سے پوچھو کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو یہ کہدینگے کہ ہم یونہی دل لگی کی باتیں کرتے تھے ان سے کہو کہ کیا تم خدا سے اس کے احکام و قوانین سے اور اس کے رسول سے دل لگی کرتے ہو اور کبھی نہیں سوچتے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

9:67 نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۝

(انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا)

شیوہ مومنین تو یہ ہے کہ لوگوں کو قانون خداوندی کے مطابق چلنے کی تلقین کرتے ہیں ان کے برعکس منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے اپنے ہاتھوں کو نظام خداوندی کے لیے خرچ کرنے سے روکے رکھتے ہیں انہوں نے نظام خداوندی کو چھوڑ دیا تو اس نظام کی برکات و ثمرات نے بھی ان کو چھوڑ دیا ایسے محروم لوگ منافق زبان سے کتنا ہی اقرار کیوں نہ کریں در حقیقت خدا کا راستہ چھوڑ کر وہ دوسری راہوں پر نکل چکے ہیں۔

9:71 وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ؕ اُولٰۤئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ اللّٰهُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝

(اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مدد گار ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے)

مومن مرد اور مومن عورتوں کا نصب العین مشترک ہوتا ہے لہذا وہ ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہوتے ہیں ہر اس بات کا حکم دیتے ہیں جنہیں ضابطہ خداوندی صحیح تسلیم کرتا ہے نظام صلواۃ قائم کر کے نوع انسان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچا تمہیں ہر معاملے میں خدا اور اس کے رسول یعنی نظام خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں۔

9:72 وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ ؕ

(اور وعدہ ہے ستھرے مکانوں کا ہیشگی کے باغوں میں)

وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ‌ ؕ

(اور اللہ کی رضامندی جو سب سے بڑھ کر ہے)

ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝

(یہی بڑی کامیابی ہے)

یہ ہیں وہ مومنین مرد اور عورت جن کے لیے قانون خداوندی کی رو سے زندگی کی سدا بہار خوشگواریاں، اور عمدہ رہنے کی جگہیں ہیں جن سے یہ ہمیشہ متمتع ہوتے رہیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صفات خداوندی سے ہم آہنگی و یک رنگی، یہ تھا وہ اصل مقصود جس کی خاطر وہ یہ سب کچھ کیا کرتے تھے یہی ان کی حقیقی کامیابی ہے کہ ان کی ذات زندگی کے مزید ارتقائی مدارج طے کرنے کے قابل ہو جائے گی۔

9:74 وَمَا لَهُمۡ فِي الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ

(اور زمین میں ان کا نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ مدد گار)

ان کے کیریکٹر کی یہ حالت ہے کہ یہ کفر کی باتیں کرتے رہتے ہیں تمہاری تخریب کے لئے ہر قسم کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں ان میں ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ تم جو جماعتِ مومنین سے اس طرح انتقام لے رہے ہو تو کس بات کا؟ ان کا بالآخر جُرم کیا ہے؟ یہی نا کہ نظام خداوندی نے انہیں اس قدر خوش حال کیوں کر دیا ہے؟ بہر حال یہ لوگ اگر ابھی بھی اپنی روش سے باز آجائیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہو گا۔ خدا کا قانونِ مکافات انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں سخت ترین سزا دے گا۔ اور ان کی حالت یہ ہو جائے گی کہ دنیا میں ان کا کوئی حامی اور مدد گار نہیں ہو گا۔

9:75 لَئِنۡ اٰتٰنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَـنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝

(اگر اس نے ہم کو اپنے فضل سے عطا کیا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور ہم صالح بن کر رہیں گے)

9:76 فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝

(پھر جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا تو وہ بخل کرنے لگے اور برگشتہ ہو کر انہوں نے منہ پھیر لیا)

ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اس طرح کے وعدے کیا کرتے ہیں کہ اللہ اگر ہمیں فراوانی سے رزق عطا کرے تو ہم بھی نظام خداوندی کی راہ میں خرچ کریں گے اور صالحین کے زمرے میں شامل ہو کر لوگوں کے کام سنواریں گے، لیکن جب اللہ تعالی نے انہیں رزق کی فراوانی عطا کر دی تو انہوں نے سارا ہی سمیٹ کر وعدے سے پھر گئے اور ابتک پھرے ہوئے ہیں۔

9:81 قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

(کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے کاش انہیں سمجھ ہوتی)

9:82 فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

(پس وہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ)

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

(اس کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے) منافقین خوش تھے کہ ہم رسول اللہ ص کی خواہش کے علی الرغم پیچھے بیٹھے رہے، چونکہ جان اور مال سے جہاد کرنا ان پر ناگوار شاق گزرتا تھا دوسروں سے بھی کہتے تھے کہ اس شدید گرمی میں جنگ کے لیے مت نکلو، حقیقت یہ ہے کہ خدا کے نظام عدل و احسان کو اگر شکست ہو جائے اور ظلم واستبداد کے نظام کے ماتحت زندگی بسر کرنی پڑ جائے تو یہ عذاب جہنم کس قدر دردانگیز اور شدید گرمی سے بھی گرم ہو گا، اس وقت اپنی کامیابی پر خوش ہیں ہنس رہے ہیں لیکن ان کے کئے گئے اعمال کے بدلے میں عمر بھر کا رونا ہو گا۔

9:85 وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۝

(اور ان کے مال اور ان کی اولاد تم کو تعجب نہ ڈالیں)

9:92 تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝

(تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس غم میں کہ انہیں کچھ میسر نہیں جو وہ خرچ کریں)

ان لوگوں کے مال و دولت کی فراوانی اور ان کے خاندان کے افراد کی کثرت وجہ تعجب یوں ہیں کہ وہ انہیں حق وصداقت کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتیں، درحقیقت یہ دنیاوی زندگی میں ان کے لئے وبال جان بن جاتی ہیں وہ یوں کہ کفر کی حالت میں ہلاک ہوتے ہیں، وہ لوگ پیچھے رہ جانے والے جن کے پاس سفر کیلیئے سواری کی استطاعت نہیں، تنگی کا علم ان کے پاس اور تمہارے پاس کہ تم نے معذوری کا اظہار کر دیا بے بس ہو کر لوٹے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے اور دل اس احساس سے پھٹا جا رہا تھا کہ اتنا بھی نہیں پاس ہمارے کہ جہاد کے لیے سواری کا انتظام کر سکیں۔

9:94 فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(وہ تم کو بتادے گا جو کچھ تم کر رہے تھے)

9:96 فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(اللہ نافرمان لوگوں سے راضی ہونے والا نہیں)

کہہ دو کہ اس قسم کی بہانہ سازیوں کی باتوں پر ہم یقین نہیں کریں گے رہی بات آئندہ کی سو اللہ اور اس کا رسول (نظام خداوندی) تمہارے اعمال پر نظر رکھے گا ہر عمل نقل حرکت اس خدا کے قانون مکافات کی کسوٹی پر پرکھی جائے گی جو انسانوں کی نگاہ سے او جھل باتوں سے بھی باخبر ہے

تمہارے اعمال کی محسوس حقیقت تمہارے ساتھ سلوک کا تعین کرے گی، ذاتی رنجش ہو تو قسمیں کھا کر معاملہ ٹھیک کیا جاسکتا ہے نظام کے نقطہ نگاہ سے قانون خداوندی کبھی ان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا جو اس کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرلیں۔

9:98 وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا

(اور دیہاتیوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کو ایک تاوان سمجھتے ہیں)

وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۞

(اور تمہارے لئے زمانے کی گردشوں کے منتظر ہیں بری گردش خود انہیں پر ہے)

ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کچھ نظام خداوندی کے لیے خرچ کرتے ہیں اسے جہالت کی بنا پر اپنے اوپر جرمانہ سمجھتے ہیں، اور منتظر رہتے ہیں کہ تم پر اگر کوئی گردش دیکھیں کہ آجائے تو یہ پلٹ جائیں یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی اس قسم کی حرکات سے بڑی گردش کے دن خود انہیں پر آنے والے ہیں یہ خدا کا ارشاد ہے جو سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

9:99 سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ۞

(اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا)

9:100 رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۞

(اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے)

9:102 عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ ۞

(امید ہے کہ اللہ ان پر توجہ کرے)

9:103 اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۞

(بے شک تمہاری دعا ان کے لئے وجہ تسکین ہوگی)

ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خرچ کرنے کو خدا کے ہاں بلند درجات کا حصول اور رسول کی طرف سے تحسین و آفرین کا ذریعہ سمجھتے ہیں یقین رکھیں ایسا ہی ہوگا اللہ کی رحمتوں میں داخل ہونگے چاہے وہ مہاجرین وانصار تھے یا شہری و دیہاتی قوانین خداوندی سے ہم آہنگی کی برکات و سعادت ان سے ہم آہنگ ہوگئی ہیں جو منافق نہیں ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرچکے ہیں لہذا تم ان سے مالی امداد اور واجبات قبول کرلیا کرو اور ان کی تعلیم وتربیت ان کے قلب ودماغ کی تطہیر اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام کرو۔

9:109 اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ

(کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا سے ڈر پر اور خدا کی خوشنودی پر رکھی)

9:111 اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَـنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ

(بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جان اور ان کے مال کو خرید لیا ہے جنت کے بدلے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارے جاتے ہیں اور مارے جاتے ہیں)

9:111 وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ

(اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے)

9:111 فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ ؕ

(پس تم خوشیاں کرو اس معاملے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے)

جس نے اپنی عمارت کی بنیاد قوانین خداوندی کی نگہداشت پر رکھی ہو بہتر ہے، جماعت مومنین نظام خداوندی کے ساتھ جان اور مال بیچنے اور خریدنے کا عظیم معاہدہ کر کے جنت کی ضمانت لیتے ہیں اللہ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے، اس سودے پر خوش ہو جاؤ۔

9:118 ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ

(بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے)

اللہ نے اُن تین شخصوں کو بھی اپنی رحمت سے نوازا جو (جنگ میں) پیچھے رہ گئے تھے (اور جن کا معاملہ التواء میں رکھا گیا تھا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ نظام خداوندی کے حکم کی خلاف ورزی کے بعد انہیں کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اُس نظام کے دامن عافیت کے۔ اس کے بعد اللہ ان کی طرف اپنی رحمت سے ملتفت ہوا اور ان کی معذرت قبول کر لی تا کہ وہ اپنے معاشرہ کی طرف واپس آجائیں اللہ کے قانون میں دل سے معذرت کرنے والوں کے لئے سامان مرحمت کی گنجائش ہے۔

9:119 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ

(اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو)

جماعتِ مومنین پر یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جانی چاہئے کہ ان کا شعارِ زندگی یہ ہو کہ وہ قوانین خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کریں۔ لیکن یہ چیز انفرادی طور پر نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے انہیں صادقین کی جماعت کے ساتھ رہنا ہو گا۔ یعنی سفر زندگی دیگر افراد کارواں کی معیّت میں طے کرنا ہو گا۔ جماعت کے ساتھ رہ کر قوانین خداوندی کی اطاعت کرتے ہوئے جنت کا راستہ طے کرنا ہو گا۔ یہ ہے جنت میں جانے کا راستہ۔

9:120 اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ ۞

(اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

اہل مدینہ اور اس کے ارد گرد بسنے والے بدوؤں کے لئے رسول اللہ کا ساتھ چھوڑ دینا مناسب نہیں تھا حقیقت یہ ہے کہ وہ راستے کی مشکلات اور مصائب سے ڈرتے تھے بھوک پیاس کے ساتھ مصیبت کو جھیلتے، تکان اور مشقت اٹھاتے، تب ان کا ہر قدم وہاں پڑتا جہاں اس کا پڑنا فریق مخالف کے لیے غیظ و غضب کا موجب ہو جاتا، حتیٰ کہ ہر وہ نقصان جو انہیں دشمن کی طرف سے پہنچتا، ان میں سے ایک ایک چیز ان کے لئے عمل صالح بنتی چلی جاتی کیونکہ خدا کا قانون مکافات کسی کا حسن کارانہ عمل ضائع نہیں ہونے دیتا۔

9:121 لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞

(تا کہ اللہ ان کے عمل کا اچھے سے اچھا بدلہ دے) یہ لوگ نظام خداوندی کے قیام کے مقصد کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں خواہ تھوڑا ہو یا بہت ہو، یا جو منزل بھی وہ قطع کرتے ہیں ان سب کے نتائج مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں تا کہ خدا کا قانون مکافات انہیں ان کے اعمال کا حسین ترین صلہ دے۔

9:123 وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ۞

(اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے)

اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ خدا کی تائید ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو اس کے قوانین کی نگہداشت کرتے ہیں، لہذا قوانین کی نگہداشت کے مرحلے سے گزرتے گزرتے جنگ کی ضرورت اور اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، دین کی حفاظت کے لیے مخالفین سے جنگ کرو جو تمہارے ساتھ ہی پھیلے ہوئے ہیں تاکہ وہ تمہاری قوت اور شدت کو محسوس کرلیں اور سمجھ لیں کہ تمہیں یوں ہی نگلا نہیں جاسکتا۔

9:124 فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

(ان کا اس نے ایمان زیادہ کر دیا اور وہ خوش ہو رہے ہیں)

جب ایسا ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے جنگ و قتال کے سلسلے میں کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین میں سے بعض لوگ ازراہ تمسخر کہتے ہیں کہ تم میں سے وہ کون ہیں جن کا ایمان ان نئے حکام نے بڑھا دیا ہے؟ سو جو لوگ فی الواقعہ صاحب ایمان ہیں ان کا ایمان ان احکام سے یقیناً بڑھ جاتا ہے اور وہ اس پر خوشیاں مناتے ہیں۔

9:128 لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۝

(تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم میں سے ہے)

اگر یہ ذرا بھی عقل و فکر سے کام لیتے تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی کہ خدا کتنا بڑا احسان ہے کہ انکی طرف انہی میں سے ایک رسول آیا ہے۔

9:128 عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

(تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے)

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے)

اس رسول کی دردمندی اور غمگساری کا یہ عالم ہے کہ اگر انہیں کوئی ذرا سی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اس سے بہت رنج ہوتا ہے اور اس کی انتہائی آرزو یہ ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح ان کی بھلائی کا سامان ہو جائے، پھر ان میں سے جو لوگ اس کی مخالفت اور سرکشی چھوڑ کر نظام خداوندی پر ایمان لے آتے ہیں وہ ان کے ساتھ بڑی ہی شفقت اور محبت و مرحمت سے پیش آتا ہے اور ان کی حفاظت اور نشو نما کا پورا پورا انتظام کرتا ہے۔

9:129 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

(پھر بھی اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ اللہ میرے لیے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۭ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

(اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا)

اگر یہ لوگ اس قسم کے نظام اور ایسے مشفق امیر کارواں سے روگردانی کریں تو اے رسول تم ان سے کہہ دو کہ مجھے تمہارے جیسے ساتھیوں کی ضرورت نہیں، میرے لئے خدا کی تائید و نصرت کافی ہے، اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار اور اختیار نہیں، مجھے اس کے قانون کی محکمیت پر پورا بھروسہ ہے اس لیے کہ وہ قانون اس خدا کا ہے جو کائنات کی مرکزی اور بنیادی قوتوں کو اپنے کنٹرول میں رکھے ہوئے ہے اور وہ تمام دنیا کی ربوبیت کا ضامن ہے۔

قرآنی ضرب الامثال - سورۃ یونس (10)

10:1 تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۞

(یہ پر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں)

خدائے علیم وحکیم کا ارشاد ہے کہ یہ اس ضابطہ قوانین کی آیات ہیں جو سر تا سر حکمت پر مبنی ہے۔

10:3 يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ۞

(وہی معاملات کا انتظام کرتا ہے)

کتاب نازل کرنے والے پروردگار نے کائنات کے پورے کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کائنات کا نظم ونسق سب اسی کے قوانین کے مطابق سرانجام پا رہا ہے۔اس کا قانون یہ ہے کہ ایک شئے کسی دوسری شئے کے ساتھ مل کر ایک نیا نتیجہ پیدا کرتی ہے،اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی تائید وحمایت کے لئے اس کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اگر وہ تائید وحمایت قانون خداوندی کے مطابق ہے تو بہتر نتائج پیدا ہوسکتے ہیں۔

10:5 لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ۞

(تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرو)

اور چاند کی منازل متعین کردیں تاکہ تم اس سے برسوں کی گنتی اور حسابمعلوم کرلیا کرو(اسی طرح سورج کی رو سے بھی حساب رکھا جاسکتا ہے)

10:9 يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡ ۞

(اللہ ان کے ایمان کی بدولت ان کو پہنچادے گا)

جو لوگ خدا کے قانون مکافات عمل پر یقین رکھنے کے بعد(تسخیر فطرت کریں گے)اور ان قوتوں کو کائنات کے سنوارنے کے کام میں صرف کریں گے تو اللہ ان کے اس ایمان کی بناء پر ان کی رہنمائی زندگی کے صحیح راستے کی طرف کردے گا۔

10:10 دَعۡوٰىهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۞

(اس میں ان کا قول ہوگا کہ اے اللہ تو پاک ہے اور ملاقات انکی سلام ہوگی)

یہ چیز خدا کے قانون سے بہت بعید ہے کہ وہ صحیح کوششوں کے تخریبی نتائج پیدا کردے ان کے دعوے کی زندہ شہادت پر بننے والے معاشرے میں ہر فرد دوسرے افراد کیلئے حیات بخش آرزوئیں اور سلامتی عطا کرنے والی تمنائیں لئے ہوگا۔

10:12 وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ قَآئِمًا ۞

(اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہم کو پکارتا ہے)

ایسا انسان کے ساتھ کب ہوتا ہے ؟جب وہ اپنے جذبات کے تابع چلتا ہے تب اس کی یہ حالت ہوتی ہے جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ حالت ہوتی ہے اور جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو وہ بھی منہ موڑ کر ٹل جاتا ہے پھر سے غلط روش پر چلنے لگتا ہے اللہ کے قوانین کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے پھر سے اسے اپنے اعمال حسین وخوشنما دکھائی دیتے ہیں، لیکن آخر کب تک آخر الامر تو تباہی آہی جاتی ہے۔

10:16 فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝

(میں اس سے پہلے تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے)

لوگ اس قسم کی باتیں اس لئے کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تم ان کو اپنی طرف سے وضع کر کے اور پھر یہ کہہ کر کہ یہ خدا کی طرف سے ہے ان کے سامنے پیش کرتے رہتے ہو حالانکہ یہ رسول انکے لیے کوئی اجنبی تو نہیں تھا سب کو معلوم تھا کہ اس کا کردار کیا ہے ان کے درمیان بسر کی گئی زندگی کس بات کی شہادت تھی ؟اگر کوئی عقل وفکر سے غور کرے تو صحیح نتائج حاصل کر سکتا ہے وحی تو مشیت خداوندی کے مطابق ہوتی ہے اگر خدا وحی نہ بھیجنا چاہتا تو یہ رسول اپنے جی سے گھڑ کر کبھی بھی ان کے سامنے یہ چیز پیش نہیں کر سکتا تھا کیونکہ کذب اور افتراء تو اس کی زندگی کی روش کے خلاف ہے۔

10:17 ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝

(یقیناً مجرموں کو فلاح حاصل نہیں ہوتی)

خدا کا قانون یہ ہے کہ وہ مجرموں کو ان کے پروگرام میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جو شخص اپنی جی سے باتیں گھڑے اور کہے کہ وہ خدا کی وحی ہے، یا دوسرا وہ شخص جس کے سامنے خدا کی سچی وحی آجائے اور وہ اس کو جھٹلا دے یہ دونوں یکساں اور بڑے مجرم ہیں اور اس بات کا کہ کون مجرم اور کون جھوٹا ہے اسکا فیصلہ تو نتائج خود بخود بتلا دیں گے لہذا تم اپنے پروگرام کے مطابق کام کرو اور مجھے اپنے پروگرام کے مطابق کام کرنے دو، جو ناکام رہے وہی جھوٹا ہے۔

10:18 سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝

(وہ پاک وبرتر ہے اس سے جس کو وہ شریک کرتے ہیں)

وہ پاک اور برتر ایسی چیزوں سے ہے جن چیزوں کو لوگ اپنا معبود بناتے ہیں یہ تو وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ چیزیں نہ انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان، بس ایک امید ہوتی ہے کہ ہمارے معبود خدا کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ ان کے جذبات یہ ہوتے ہیں کہ یہ ہمارے معبود خدا کو ہمارے بارے میں مطلع کریں گے جبکہ خدا زمین و آسمان کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے وہ کسی اور کے ذریعے حقیقت حال معلوم کرنے کا محتاج نہیں ہے تم جن باتوں میں اسے جن چیزوں کا شریک بناتے ہو وہ ان سے بہت بلند ہے۔

10:22 هُوَ الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ

(وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے)

10:22 دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَـهُ الدِّيۡنَ ۚ لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَـنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ۝

(اس وقت وہ اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کر کے اس کو پکارنے لگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس سے نجات دے دی تو یقیناً ہم شکر گزار بندے بنیں گے)

یہ لوگوں کی نفسیات ہوتی ہے کہ جب مصیبت سے نجات مل جاتی ہے تو خدا اور اس کے احکام سب نسیا منسیا ہو جاتے ہیں پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہی لوگ ناحق سرکشی اور فساد پھیلانے شروع کر دیتے ہیں اے رسول نوع انسان سے پکار کر کہہ دو کہ قوانین خداوندی سے سرکشی در حقیقت خود تمہاری اپنی ذات کے خلاف بغاوت ہوتی ہے یہ ٹھیک ہے کہ طبیعی زندگی کے کچھ مفادات حاصل ہو جاتے ہیں لیکن زندگی تو صرف طبیعی زندگی ہی نہیں ہے انسانیت کی انسانی ذات والی زندگی اصل حیات ہے۔

10:25 وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ

(اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے)

وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝

(اور وہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے)

سیدھے راستے کی منزل سلامتی کا گھر ہوتی ہے سیدھے راستے سے مراد وہ روش ہے جس کی طرف خدا دعوت دیتا ہے توازن بدوش راہ پر چلنے والی روش جس کی طرف خدا کا قانون ہر اس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جو اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے، اس رہنمائی کا نتیجہ ہر قسم کی تباہی سے سلامتی، اور ہر قسم کی بربادی سے عافیت ملتی ہے، اس روش کی طرف خدا دعوت دیتا ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو صرف دنیاوی مفاد کو اپنا نصب العین نہیں بناتے بلکہ مستقبل کی بھی فکر کرتے ہیں۔

10:26 لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ ۝

(جن لوگوں نے بھلائی کی ان لوگوں کے لئے بھلائی ہے اور اس پر مزید بھی)

جو لوگ اللہ کی دعوت پر لبیک کہہ کر اس روش کو اختیار کر لیتے ہیں، ان کی حسن کارانہ زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں ایک حسین معاشرہ بن جاتا ہے جو ذلت و رسوائی کے کرب انگیز عذاب سے محفوظ رہتا ہے یعنی ایک ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

10:31 فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ ۝

(وہ کہیں گے کہ اللہ)

اے رسول ان سے پوچھو! سامان زیست کون عطا کرتا ہے؟ تمہارے ذرائع علم مثل سماعت و بصارت کس کے قبضہ قدرت میں ہیں؟ غیر ذی حیات اشیاء سے زندگی کی نمود کون کرتا ہے؟ زندہ چیزوں سے مردہ اشیاء کون نکالتا ہے؟ کون اس کائنات کے نظم و نسق کو چلا رہا ہے؟

اس حقیقت کا اعتراف و ادراک سب کو ہے فوراً کہہ دیں گے کہ وہ اللہ ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم اپنے معاشرے میں اس کے قوانین کی نگہداشت کیوں نہیں کرتے، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری معاشرتی زندگی اس کی مملکت کی حدود سے باہر ہے یا اس میں اس کا قانون نہیں چلتا یہ تصور یکسر باطل ہے۔

10:35 قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَقِّ ۝

(کہہ دو کہ اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے)

ایک ایسے پروگرام کی طرف جو مبنی بر حقیقت ہو اور ٹھوس تعمیری نتائج مرتب کرنے کا ذمہ دار ہو ایسی رہنمائی قانون خداوندی کی رو سے ہی مل سکتی ہے لہٰذا قوانین خداوندی ہی اطاعت کی مستحق ہیں کہ انکا اتباع کیا جائے واضح حقائق پر مبنی فیصلے یہی ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ وہ تمام ہستیاں جو خود اپنی رہنمائی کے لئے دوسروں کی محتاج ہیں ان غیر خدائی قوتوں میں سے کسی کو بھی خدا کا شریک قرار دینا ظلم ہے حقائق کے برخلاف انتہائی غلط فیصلہ ہے۔

10:39 فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(پس دیکھو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا)

یہ ظلم ہے کہ لوگ علم و بصیرت کے بغیر ہی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں کہ قرآن منجانب اللہ نہیں ہے۔ قرآن مجید کی صداقت کو سمجھنے اور پرکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انسان کی علمی سطح اتنی بلند ہو کہ وہ اس کے حقائق کا احاطہ کر سکے۔ اور دوسرا یہ کہ قرآن ایک عملی نظام پیش کرتا ہے جس کے محسوس نتائج اس کے دعاوی کی صداقت کا ثبوت بنتے ہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان نتیجے کا انتظار کرے کہ وہ نظام تشکیل پا جائے اور اس کے نتائج اس کے بعد سامنے آئیں، اور تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی یہ بھی نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم تاریخی شواہد کا مطالعہ کرے اور دیکھے کہ اس سے پہلے جن قوموں نے ان اصولوں کو جھٹلایا تھا اور ان قوانین سے سرکشی اختیار کی تھی ان کا انجام کیا ہوا ہے۔

10:47 وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ ۝

(اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے)

ہر قوم کی طرف ہمارا پیغامبر آتا ہے ہمارے قانون مکافات کا یہ انداز شروع سے چلا آرہا ہے اور اس کے آنے پر تمام معاملات کا فیصلہ عدل و انصاف کی رو سے کر دیا جاتا ہے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی۔

10:49 لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۝

(ہر امت کے لئے ایک وقت ہے)

10:49 اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

(جب ان کا وقت آجاتا ہے تو پھر نہ وہ ایک گھڑی پیچھے ہوتے اور نہ آگے)

ان سے کہو کہ کسی امت کے لئے تباہی کا جو وقت مقرر ہے، ان کے لیے جلدی تباہی کا لے آنا میرے اختیار کی بات تو نہیں ہے تباہی اگر ہونی ہے تو خدا کے مکافات عمل کے مطابق واقع ہو گی میں تو خود اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا، جو کچھ ہوتا ہے خدا کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے اور اسی قانون کے مطابق ہر قوم کے اعمال کے ظہور نتائج کی ایک میعاد مقرر ہوتی ہے بس جب وہ وقت آجاتا ہے پھر نہ وہ قوم ایک ثانیہ پیچھے رہ سکتی ہے نہ آگے بڑھ سکتی ہے۔

10:56 هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے)

قانون خداوندی لا انتہا قوتوں کا مالک ہے، تمہارے تمام اعمال اسی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں تمہارے اعمال ان قوانین کے حیطہ اقتدار سے باہر جا ہی نہیں سکتے افراد ہوں یا اقوام، ان کی زندگی اور موت جیسا عظیم انقلاب بھی اللہ کے قانون مکافات کے مطابق واقع ہوتا ہے۔

10:58 قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ ۞

(کہو کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے اب چاہیے کہ لوگ خوش ہوں)

ان سے کہو کہ اس قسم کے ضابطہ ہدایت کا مل جانا خدا کے فضل اور رحمت سے ہے تم اسے کسی قیمت پر بھی حاصل نہیں کر سکتے تھے لہذا تمہیں چاہیے کہ تم اس کے ملنے پر جشن مسرت مناؤ یہ ہر اس شئے سے بہتر ہے جسے تم جمع کرتے رہتے ہو یعنی زندگی کی ہر متاع سے زیادہ گراں بہا اور عزیز تر۔

10:60 اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۞

(بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے)

قانون مکافات عمل میں مہلت کا قانون خدا کی طرف سے نوع انسان پر خاص فضل ہے کیونکہ اس سے تباہی آنے سے پہلے اس سے بچ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اکثر لوگ اس کی صحیح قدر نہیں پہچانتے، اور جرات و بے باکی سے خود ہی فیصلہ کر لیا کرتے ہیں اور اپنے فیصلوں کو خدا کی طرف منسوب کر کے دین کے نام سے نافذ بھی کر دیتے ہیں۔ لگتا ہے انہوں نے بالآخر قیامت کے متعلق کچھ اور سمجھ رکھا ہے، یہ ڈگر ہمیشہ تو قائم نہیں رہ سکتی، کوئی ایسا انقلاب تو آکر رہے گا جس سے ان کی زندگی کا یہ نقشہ بدل جائے گا یہ خود فریبی در حقیقت خدا کے قانون مہلت کی وجہ سے ہے جس کی رو سے اعمال کے نتائج ایک وقت کے بعد جا کر بر آمد ہوتے ہیں۔

10:61 وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۞

(اور تیرے رب سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز غائب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہے)

ہماری نگاہ برابر تم پر ہوتی ہے زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی کوئی شئے نہیں جو تیرے نشو نما دینے والے کی نگاہوں سے چھپی رہے، ذرہ برابر ہو یا ذرے سے چھوٹی ہو یا بڑی ہو، کوئی بھی چیز ہو کسی قسم کی بھی ہو خدا کے قانون مکافات اور اس کے لوح علم کے واضح نوشتوں میں محفوظ رہتا ہے، اے رسول تم جس صور تحال میں بھی ہو اور قرآن کا کوئی سا حصہ بھی ان کے سامنے پیش کر رہے ہو، اور اے لوگو تم بھی جو کام بھی کر و چاہے تم اس قدر منہمک ہو کہ تمہیں اس کا احساس بھی نہ رہے۔

10:62 اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۞

(سن لو اللہ کے دوستوں کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

یاد رکھو! جو لوگ قوانین خداوندی کی ہدایت کی اطاعت کرتے ہیں اور نظام خداوندی کے قیام کے لئے اللہ کے رفیق،، اولیاءاللہ بن جاتے ہیں انہیں نہ کسی خاص قوت کا خارج میں خوف رہتا ہے نہ داخلی کشمکش سے اندوہنا کی 2:38۔

10:64 لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۞

(ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی)

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سر فرازیاں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیاں ہیں یہ خدا کا قانون ہے کہ ان کی دنیا اور آخرت دونوں کی زندگی نہایت کامیاب اور تابناک ہو گی، اور خدا کا قانون کبھی بدلا نہیں کرتا، یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو ان کے

حصے میں آتی ہے یعنی حال اور مستقبل دونوں کی خوشگواریاں،، یہ نہیں ہوتا کہ یہ لوگ دنیا میں محتاجی اور فقیری کی زندگی بسر کریں روحانی ترقی اور عاقبت سنوارنے کی فکر میں مادی اشیاء سے نفرت اور قطع تعلق کر لیں اس مسلک کا قرآنی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

10:77 وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ۝

(حالانکہ جادو والے کبھی فلاح نہیں پاتے)

یاد رکھو! جن لوگوں کے دعوے جھوٹ اور باطل پر مبنی ہوتے ہیں وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھا کرتے موسیٰ ع نے ان سے کہا کیا تم اس حق کے متعلق جو تمہارے سامنے اس طرح پیش کیا جارہا ہے یہ کہتے ہو کہ وہ جھوٹ اور باطل ہے اور تم دیکھ لوگے کہ میں اپنے مشن میں کس طرح کامیاب ہوتا ہوں۔

10:81 اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝

(اللہ یقیناً مفسدوں کے کام کو سدھرنے نہیں دیتا)

تمہارے اس باطل مذہب اور نظام کا منشا انسانیت میں فساد پیدا کرنا ہے اور خدا کا قانون یہ ہے کہ فساد آدمیت پیدا کرنے والوں کے کام کبھی بھی سنورا نہیں کرتے۔ موسیٰ نے کہا کہ جو کچھ تم نے دعاوی اور دلائل پیش کئے ہیں وہ یکسر باطل و فریب پر مبنی ہیں ان کی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔

10:82 وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝

(اور اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھاتا ہے خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار ہو)

لہذا تم دیکھ لوگے کہ اللہ اپنے قانون محکم کے ذریعے کس طرح تمہارے فساد برپا کرنے والے نظام کے مقابلے میں تعمیری نتائج پیدا کرنے والے نظام حق وانصاف کو محکم طور پر قائم کرتا ہے خواہ اس کا ثبات و قیام اس پارٹی پر کتنا ہی گہرا اگراں کیوں نہ گزرے جس نے ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔

10:85 رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّـلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَۙ ۝

(اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا)

پھر انہوں نے اپنے نشو نما دینے والے خدا کے حضور اپنی یہ آرزو پیش کی کہ تو ہمیں اس سے محفوظ رکھ کہ ہم فریق مخالف کے جور و ستم کا تختہ مشق نہ بن جائیں انہوں نے کہا کہ آپ مطمئن رہئے ہم ان قوانین پر پورا پورا بھروسہ رکھیں گے۔

10:86 وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝

(اور اپنی رحمت سے ہم کو منکر لوگوں سے نجات دے)

تو ہمیں اپنی رحمت سے ان لوگوں کے پنجے استبداد سے نجات دلا جو قانون حق وانصاف سے سرکشی برت رہے ہیں۔

10:87 وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً

(اور اپنے ان گھروں کو قبلہ بناؤ)

وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ‌ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝

(اور نماز قائم کرو اور اہل ایمان کو خوشخبری دے دو)

اس کے بعد اس نظام کے لیے عملی اقدام کا آغاز کر دیا گیا اس کے لیے ہم نے موسیٰ ع اور ہارون ع سے کہا کہ سر دست مصر میں جس جگہ تمہاری قوم ہے وہیں ان کی ذہنی اور قلبی تربیت شروع کر دو، فرعون اس کی اجازت نہیں دے گا کہ تم اپنی پارٹی کے لیے کوئی تربیتی مرکز بناؤ او جہاں ان کے اجتماعات ہوا کریں اس لیے تم فی الحال اپنی جماعت کے ممبروں کے گھروں کے اندر ہی یہ سلسلہ شروع کر دو اور اس طرح اس نظام صلواۃ کی ابتدا کر دو جسے آخر الامر تمام معاشرے کو محیط ہو جانا ہے اور اپنی جماعت کو اس نظام کے نتائج اور ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو تا کہ ان کی ہمتیں تازہ اور حوصلے بلند رہیں۔

10:93 مُبَوَّاَ صِدۡقٍ

(اچھا ٹھکانا دیا)

فرعون اور اس کے لشکر کی تباہی، بنی اسرائیل کی ان کے پنجہ استبداد سے رستگاری، اس کا مثبت اور تعمیری پہلو اچھے ٹھکانے کا دیا جانا تھا ایسی جگہ متمکن کر دیا جہاں سامان زیست کی فراوانیاں تھیں، خوشگوار اور باعزت رزق کی نعمتوں سے ان کو نوازا، مختلف انبیاء کی وساطت سے وحی ان کی طرف آتی رہی اور وہ ہمیشہ اس میں اختلاف پیدا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی روش کے مطابق اب قرآن سے بھی اختلاف رکھ رہے ہیں ان کا فیصلہ دلائل و براہین سے ہو سکتا ہوتا تو ہو چکا ہوتا لیکن ان کا فیصلہ اب انقلاب عظیم کے وقت ہی ہو گا یعنی جب ان کی تباہی تمہارے ہاتھوں سے آئے گی 59:2 ان کی غلط روش کا نتیجہ تباہی تمہارے سامنے ہو گی۔

10:103 ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ

(پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان کو جو ایمان لائے)

حَقًّا عَلَيۡنَا نُـنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝

(اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں گے)

خدا کے پیغامبر اور ان کے ساتھیوں کی جماعت ہمیشہ تباہیوں سے محفوظ رہا کرتی ہیں اس لیے کہ اس جماعت کا محفوظ رکھا جانا ہی ہمارے قانون کی رو سے واجب قرار دیا گیا ہے ان سے کہہ دو کہ جب ظہور نتائج کا وقت آجاتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

10:105 وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا‌ ۚ ۝

(اور یہ کہ اپنا رخ یکسو ہو کر دین کی طرف کروں)

اور اپنی توجہات کو ہر طرف سے ہٹا کر اس نظام زندگی پر مرکوز کر لوں، اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لیے مختلف قوتوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور قوانین خداوندی کے ساتھ غیر خداوندی قوانین کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

10:106 وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۝

(اور اللہ کے علاوہ ان کو نہ پکارو جو تم کو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان)

تم خدا کو چھوڑ کر اپنے اندھے عقیدے کی بنا پر ان قوتوں کی اطاعت کرتے ہو جنہیں تم اختیار اور اقتدار کا مالک سمجھتے ہو، یہ وہ قوتیں ہیں جو تمہیں نقصان یا نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتیں، لہذا اگر تم ایسا کرو گے تو قوانین خداوندی سے سرکشی اختیار کرنے والوں میں سے تم بھی ہو جاؤ گے میرا تمہارے لئے یہی پیغام ہے کہ ان کا انجام تم بہت اچھی طرح سے جانتے ہو۔

10:108 فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ

(جو ہدایت قبول کرے گا وہ اپنے ہی لیئے کرے گا)

وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ

(اور جو بھٹکے گا اس کا وبال اسی پر آئے گا)

اے رسول تم! تمام نوعِ انسان سے پکار کر کہہ دو کہ تمہارے نشو نما دینے والے کی طرف سے وہ ضابطہ حیات آ گیا ہے جو حقیقت پر مبنی ہے اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی اختیار کرو گے تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا اور اگر تم اسے چھوڑ کر اور راہیں اختیار کر لو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں کو ہو گا اب یہ تمہارے اپنے فیصلے پر منحصر ہے کہ تم کون سی راہ اختیار کرنا چاہتے ہو میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں کہ تمہیں زبردستی سیدھے راہ پر چلاؤں۔

قرآنی ضرب الامثال ۔ سورة هود (11)

11:3 وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ۞

(اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ وہ تم کو ایک مدت تک برتوائے گا اچھا برتوانا اور ہر زیادہ کے مستحق کو اپنی طرف سے زیادہ عطا کرے گا)

وہ تم تک خدا کا یہ پیغام بھی پہنچاتا ہے کہ تم خدا کے قانون ربوبیت سے اپنی حفاظت کا سامان طلب کرو اور تمام گوشوں سے ہٹ کر صرف اسی کے قانون کی طرف رجوع کرو وہ تمہیں ایک مدت معینہ تک جس کا تعین خود تمہارے اعمال و کردار کے مطابق ہوتا ہے نہایت خوشگوار اور پسندیدہ سامان زیست سے بہرہ یاب کرے گا اور تم جس قدر حصول معاش کی استعداد کو بڑھاتے جاؤ گے وہ اسی قدر معاشی آسائشیں باہم پہنچاتا چلا جائے گا لیکن اگر تم اس اصول سے انحراف کرو گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر سخت تباہی آ جائے گی۔

11:5 اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞

(وہ دلوں کی بات تک جاننے والا ہے)

انکی کوشش یہ ہے کہ یہ دوہری شخصیت کی زندگی بسر کریں یعنی سینے کے اندر چھپا کر کچھ اور رکھیں اور سینے سے باہر کچھ اور ظاہر کریں، اور اس طرح سمجھ لیں کہ ہمارے کارنامے اس کے قانون کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں آپ چاہے اپنی شخصیت کو یکسر چھپانے کی کوشش کیوں نہ کریں آپ اس کوشش میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس لیے کہ جو کچھ بھی آپ چھپائیں گے اور جو کچھ بھی آپ ظاہر کریں گے۔ خدا کے قانون مکافات پر سب کچھ عیاں ہے، وہ تو دل میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے۔

11:6 وَمَا مِنۡ دَآ بَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا ۞

(اور زمین پر کوئی چلنے والا ایسا نہیں ہے جس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو)

قانون خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے سے رزق کی فراوانیاں حاصل ہوتی ہیں ہر ذی حیات تک حسب ضرورت رزق پہنچنا ضروری ہے یہ ذمہ داری خدا نے لے رکھی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ انتہائی حساس اور ذمہ داری والا معاملہ ہے اسے مقصد و منزل کی صورت میں پورا ہونا چاہیے، اللہ جانتا ہے کہ ایک ذی حیات کو کسی ایک منزل میں ٹھہرنے اور پھر قانون ارتقاء کی رو سے اگلی منزل تک پہنچنے کے لیے کس قدر اور کون کون سے سامان نشونما کی ضرورت ہو گی یہ سب کچھ خدا کے قانون مشیت کی کتاب میں واضح طور پر درج ہے۔ لہذا منشائے خداوندی کو پورا کرنے والا انسانوں کے ہاتھوں سے بننے والا نظام ہونا چاہیے۔

11:10 اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوۡرٌ ۙ

(وہ اترانے والا اور اکڑنے والا بن جاتا ہے)

اور اگر اس سے تکلیف کے بعد پھر سامان آسائش مل جائے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ بس میری تمام مصیبتیں رفع ہو گئی ہیں اور اس طرح وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور شیخیاں بگھارتا ہے اور ڈینگیں مارتا پھرتا ہے گویا اسے زندگی کا مقصود حاصل ہو گیا ہو۔

11:14 فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۞

(پھر کیا تم حکم مانتے ہو)

وہ لوگ جنہیں تم اس دین کی دعوت دے رہے ہو اور جو اس دعوت کو قبول نہیں کر رہے جنہیں تم اس مقصد کے لیے اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہو، جانتے ہیں کہ جو نظام اس دعوت میں پوشیدہ ہے وہ نظام ان کے پاس نہیں ہے اور اس نظام جیسا نظام لانا ان کیلئے ممکن بھی نہیں ہے تو پھر یہ مان اور جان لینا چاہیے کہ یہ قرآن علم خداوندی کی رو سے نازل ہوا ہے اور رسول کا خود ساختہ نہیں ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ کائنات کا تمام اقتدار صرف خدا کے لئے ہے اس میں اس کا کوئی اور شریک اور سہیم نہیں ہے ان سے پوچھو! کیا تم اس کے بعد بھی اس ضابطہ خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے؟

11:18 وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَـرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ۞

(اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے)

سو ذرا غور کرو کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اپنے ذہن سے باتیں وضع کرے، اور انہیں دین خداوندی کہہ کر پیش کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو عدالت خداوندی میں پیش ہوں گے اور گواہی دینے والے اس کی تصدیق کریں گے انہوں نے فی الواقعہ اپنے رب کے خلاف بہتان باندھا تھا یاد رکھو! اس قسم کے ظالم رحمت خداوندی سے یکسر محروم رہ جاتے ہیں۔

11:24 مَثَلُ الۡفَرِيۡقَيۡنِ كَالۡاَعۡمٰى وَالۡاَصَمِّ وَالۡبَـصِيۡرِ وَالسَّمِيۡعِ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۞

(ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جس میں ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے اور سننے والا کیا یہ دونوں یکساں ہو جائیں گے کیا تم غور نہیں کرتے)

ان دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گروہ اندھا اور بہرا ہو، اور دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا ہو کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد بھی تم سمجھتے نہیں، کہ زندگی کی صحیح راہ کونسی ہو سکتی ہے؟

11:26 اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ۞

(یہ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو)

تمہیں چاہیے کہ اپنے ہی جذبات کی اطاعت والی روش کو چھوڑ کر صرف قوانین خداوندی کی اطاعت اور محکومیت اختیار کرو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تمہیں بہت بڑی تباہی گھیر لیگی۔

11:29 وَيٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مَالًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۞

(اور اے میری قوم میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا میرا اجر تو بس اللہ کے ذمہ ہے)

میں جو کچھ بھی تمہارے لئے کر رہا ہوں کیا میں تم سے کسی مال و دولت کا

معاوضہ میں طالب ہوں؟میری محنتوں کا معاوضہ میرے خدا کے ذمے ہے، جنہیں تم رذیل سمجھتے ہو یا جن کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تمہیں پسند نہیں ہے اور وہ میرے ساتھ ہیں اس نظام کی صداقت پر ایمان لے آئے ہوئے ہیں تمہاری نفسانی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے کیا مجھے انہیں نکال دینا چاہیے؟اگر میں نے انہیں نکال دیا تو جب یہ اپنے رب سے ملیں گے تو میرے متعلق کیا کہینگے؟جو کچھ بھی کہیں گے منشائے خداوندی کے سخت خلاف ہی میرا عمل کہلائے گا، تم انہیں ذلیل اور جاہل کہتے ہو میں سمجھتا ہوں تمہارے جیسے جاہل اس قوم کے اندر کوئی ہیں ہی نہیں۔

11:41 بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَـغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۞

(اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے)

اس کشتی کو اللہ کے نام پر چلنا ہے اور اسی کے نام سے رکنا ہے یہ سب کچھ اس کی وحی کے مطابق ہو رہا ہے البتہ اس کا یقین رکھو کہ اس سے کوئی مصیبت نہیں آئے گی اس لیے کہ خدا کا قانون ربوبیت کہ جس کے مطابق یہ سب کچھ کیا جارہا ہے اپنے اندر سامان کی حفاظت اور ذرائع پرورش سب رکھتا ہے۔

11:46 اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ۞

(وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں اس کے کام خراب ہیں)

گھر والوں میں سے نہیں ہے کا مطلب ہے تیرے اہل میں سے نہیں ہے اہل کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ تیرا بیٹا بے شک ہے لیکن اس کے اعمال صالح نہیں ہیں اپنے اور بیگانے کا معیار یہی ہے کہ کس کے اعمال صالحہ ہیں اور کس کے اعمال غیر صالح ہیں، اس لیے اس چیز کا مجھ سے مطالبہ نہ کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو یہ نصیحت اس علم کی بنیاد پر ہے کہ تمہیں حقائق کا علم ہو جائے۔

11:49 فَاصۡبِرۡ ؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۞

(پس صبر کرو بے شک آخری انجام ڈرنے والوں کے لیے ہے)

آخر الامر کامیابی اسی جماعت کی ہوتی ہے جو قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں جب حقیقت یہی ہے تو تم نہایت استقامت سے اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو تمہاری کامیابی یقینی ہے ابتداء میں کتنی ہی مشکلات کا تمہیں سامنا کیوں نہ کرنا پڑے، یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تمہیں بذریعہ وحی بتلا رہے ہیں۔ غیب اسلئے کہ اس سے پہلے تم یا تمہاری قوم اس سے واقف نہیں تھی بتایا اس لئے جارہا ہے کہ تاریخ کے ان نوشتوں سے تمہارے دل کو تقویت حاصل ہو۔

11:51 يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ ۞

(اے میری قوم میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو اس پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے)

اگر تم ذرا بھی عقل و فکر سے کام لو تو یہ بات با آسانی تمہاری سمجھ میں آجائے گی جس بات میں ایک شخص کا کوئی ذاتی فائدہ نہ ہو تو وہ اخلاص ہی پر مبنی ہو سکتی ہے۔اے میری قوم!میں تم سے جو کچھ کہتا ہوں اور تمہاری بہبودی کے لیے جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا اجر و معاوضہ اس خدا کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

11:52 وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۞

(اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف پلٹو وہ تمہارے اوپر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور تم مجرم ہو کر روگردانی نہ کرو)

کیا تم اس کی شان ربوبیت کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح تمہاری خشک زمینوں کو بارش سے سیراب کرتا ہے جس سے تمہاری قوتیں دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ تم اس کے قوانین کی اطاعت گزاری اور اپنی شکر گزاری کا ثبوت دو، اپنی غلط روش کی وجہ سے آنے والی تباہی سے بچنے کے لیے قوانین خداوندی سے حفاظت طلب کرو، اپنے تمام باطل عقائد کو چھوڑ کر اس کی طرف لوٹ آؤ،، تم اس سے الٹ کرتے ہو ظلم و ستم پر اتر آتے ہو اور مجرمین کی طرح اس کے قوانین سے منہ موڑ لیتے ہو۔

11:56 اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَرَبِّکُمۡ ۞

(میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی)

میرا بھروسہ خدا کے قانون مکافات عمل پر ہے جو بڑا ہی محکم گیر اور قابل اعتماد ہے اس خدا کا قانون جو میرا اور تمہارا سب کا نشو نما دینے والا ہے تم تو ایک طرف رہے کائنات میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں جو اس کے قانون مکافات کی گرفت سے باہر ہو میرا خدا حق و عدل کی سیدھی اور توازن بدوش راہ پر ہے لہذا تم بھی اس کے پیچھے پیچھے اسی راہ پر چلو۔

11:61 فَاسۡتَغۡفِرُوۡہُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ؕ ۞

(پس معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو)

تم صرف قوانین خداوندی کی محکومیت اختیار کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی صاحب اقتدار نہیں اس نے تمہیں اس ملک میں اٹھا کھڑا کیا اور اچھی طرح آباد کیا تمہیں چاہیے کہ تمہاری غلط روش کی بنا پر جو تباہی تم پر آنے والی ہے اس سے بچنے کے لئے خدا کے قوانین سے حفاظت طلب کرو ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف رجوع کرو اور یوں اس کی رحمت کے سائے تلے آجاؤ یاد رکھو! وہ تم سے دور نہیں قریب ہے اور تمہاری ہر پکار کا جواب دیتا ہے۔

11:65 ذٰ لِکَ وَعۡدٌ غَیۡرُ مَکۡذُوۡبٍ ۞

(یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا)

یہ ایسا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا ثابت نہیں ہو گا، انہیں پہلے ہی ان کے غلط اعمال پر مبنی روش کی تباہی کے بارے میں بتا دیا گیا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا تھا اس پر صالح علیہ السلام نے کہا کہ تم اپنے گھروں میں تین دن تک اور بس لو اس کے بعد تم پر تباہی آجائے گی، چونکہ وہ صالح علیہ السلام کی کسی بات کو بھی سچا نہیں مانتے تھے اس لئے انہوں نے اسے بھی دھمکی ہی سمجھا تھا۔

11:65 فَعَقَرُوۡهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِیۡ دَارِکُمۡ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ذٰ لِکَ وَعۡدٌ غَیۡرُ مَکۡذُوۡبٍ ۞

(پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا تین دن اور اپنے گھروں میں فائدہ اٹھا لو یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا)

غلط روش کے نتائج ایسے نہیں ہوتے جیسے ایک باپ کے ہاں اسکا بیٹا پیدا ہو جاتا ہے اکثر وہ نین و نقش میں باپ یا ماں پر جاتا ہے غلط روش چاہے کسی قبیل کی ہو، ضروری نہیں ہے کہ نتیجہ کا تعلق بھی اسی خیل سے ہو، مثال کے طور پر غلط روش اگر سمندری ہے تو نتیجہ ہو سکتا ہے دریائی ہو یا صحرائی ہو

یا میدانی ہو، جیسے صالح علیہ السلام کی قوم نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں، نتیجے میں زور کی کڑک اور زلزلے نے آلیا، بظاہر فہم انسانی دونوں واقعات میں تطبیق کرنے سے قاصر ہے اونٹنی کو مارنے سے ان کو کوئی بہت بڑا مقصد حاصل نہیں ہونا تھا درحقیقت اس نفسیات کی عکاسی ہے۔

11:72 قَالَتۡ یٰوَیۡلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّ هٰذَا بَعۡلِیۡ شَیۡخًا ۞

(اس نے کہا اے خرابی! کیا میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے)

اس پر ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے کہا کہ یہ تو بڑی تعجب انگیز اور میرے لیے مجوب کن بات ہے کہ میرے ہاں اس عمر میں جب کہ میں اس قدر سن رسیدہ ہو چکی ہوں کیا اولاد ہوگی اور یہ میرے خاوند بھی بوڑھے ہو چکے ہیں ان حالات میں اولاد کا ہونا حیرت انگیز سی بات ہے۔

11:73 رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ ۞

(ابراہیم کے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں)

اس پر انہوں نے کہا کہ تم اللہ کے کاموں پر تعجب کیوں کرتی ہو؟ اے اہل خانہ! یہ تو تمہارے لیے خدا کی رحمت اور برکت کی خوشخبریاں ہیں اس کی رحمتوں ہی سے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر سزاوار حمد و ستائش اور کس قدر فراوانیاں عطا کرنے والا ہے۔

11:75 اِنَّ اِبۡرٰهِیۡمَ لَحَلِیۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیۡبٌ ۞

(بے شک ابراہیم ع بڑا حلیم اور نرم دل تھا اور رجوع کرنے والا تھا)

اس میں شبہ نہیں کہ ابراہیم ع بڑا متحمل مزاج تھا اس لیے وہ ذرا سی بات پر یوں ہی بھڑک نہیں اٹھتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی سینے میں بڑا دردمند دل رکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی مصیبت کو بڑی شدت سے محسوس کرتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی یہ کیفیت بھی تھی کہ وہ ہر معاملے کے فیصلے کیلئے ہماری طرف رجوع کیا کرتا تھا اس لیے اس کی رقیق القلبی اتباع قوانین پر غالب نہیں آتی تھی۔

11:77 هٰذَا یَوۡمٌ عَصِیۡبٌ ۞

(اس نے کہا آج کا دن بڑا سخت ہے)

وہ ان کی وجہ سے پریشان ہو گیا اور اپنی بے بسی کے احساس سے دل میں کہنے لگا کہ آج بڑی مصیبت کا دن ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے! اس کی پریشانی کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ وہاں کے لوگ نو وارد اجنبیوں سے کس قسم کا سلوک کیا کرتے ہیں اور چونکہ یہ نو وارد، فرستادگان آکر ٹھہرے بھی لوط ع کے پاس تھے۔

11:78 اَلَیۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ رَّشِیۡدٌ ۞

(کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں ہے)

ذرا سوچو تو سہی کہ تم کیا کر رہے ہو! تمہارے لیے جائز اور مناسب یہ تمہاری بیویاں جو بمنزلہ میری بیٹیاں ہیں، پاکیزہ روش ان کی طرف رجوع کرنا ہے لہذا تم قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو یہ بڑی شرم کی بات ہے، کیا تم میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو شرافت سے کام لے اور عقل و ہوش کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

11:80 لَوۡ اَنَّ لِیۡ بِكُمۡ قُوَّةً اَوۡ اٰوِیۡۤ اِلٰی رُكۡنٍ شَدِیۡدٍ ۞

(کاش میرے پاس تم سے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں جا بیٹھتا کسی محکم پناہ میں)

اے کاش میرے پاس تمہارے مقابلے کی خود طاقت ہوتی یا کوئی قوی سہارا ہوتا جس کی مدد سے میں تمہیں ان حرکات سے روک سکتا۔

11:81 اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝

(ان کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے کیا صبح قریب نہیں)

ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہو چکا ہے اور صبح ہونے میں کچھ دیر نہیں اس سرزمین سے دامن جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہو کر اپنے رفقاء کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ کہ پھر اس کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھو، تم اور تمہارے رفیق ان کی دست درازیوں سے محفوظ رہیں گے ہم تیرے پروردگار کے فرستادہ ہیں اتمام حجت کے لیے ان کی طرف اور تمہاری بیوی کی طرف آئے ہیں جب رات کا تھوڑا حصہ گزر جائے اسکے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آئے گا جو دوسروں کو پیش آنے والا ہے۔

11:85 اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ ۝

(اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو اور لوگوں کا انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو)

اے میری قوم کے لوگو! اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو اور کسی کے حق میں کمی نہ کرو ایسا کرو گے تو ملک میں سخت ناہمواری پیدا ہو جائے گی اور معاشرہ تہس نہس ہو جائے گا۔

11:88 وَرَزَقَنِىْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

(اور اس نے اپنی جانب سے مجھ کو اچھا رزق بھی دیا ہے)

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

(میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک ہو سکے اور مجھے توفیق تو اللہ ہی سے ملے گی)

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

(اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں)

اے میری قوم! میرے پروردگار نے عقل و بصیرت کے نمایاں راستے میرے سامنے کشادہ کر دیئے ہوں اور لوٹ کھسوٹ سے حاصل کردہ روزی کی بجائے مجھے نہایت حلال وطیب روزی عطا کی ہو، اس کے بعد بھی تمہیں صحیح راستے کی طرف آنے کی دعوت نہ دوں، اور نا ہی میں ایسا کر سکتا ہوں کہ جن باتوں سے میں تمہیں روکتا ہوں انہیں خود اختیار کروں سر دست مجھے اس مقصد کے حصول کی خاطر اسباب و ذرائع میسر نہیں ہیں لیکن قانون خداوندی کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائینگے۔

11:90 وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

(اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف پلٹ آؤ بے شک میرا رب مہربان اور محبت والا ہے)

قوم شعیب نے شعیبؑ سے کہا اے شعیب ع! پہلی بات یہ ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اس میں سے بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں، اس لیے انہیں ماننے کا سوال ہی پیدا انہیں ہوتا، دوسرے یہ کہ تم کوئی ایسے صاحب قوت و اقتدار بھی نہیں ہو کہ اس کی وجہ سے ہم تمہاری باتوں کو مجبوراً مان لیں حقیقت یہ ہے کہ ہمیں محض تمہاری برادری کا لحاظ ہے اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

11:98 وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

(اور کیسا برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچیں گے)

اور وہ بہت ہی برا گھاٹ ہو گا جس پر یہ لوگ پہنچیں گے 14:28 یہی حالت ان کی آخرت کی زندگی میں ہو گی جہاں یہ فرعون اپنی قوم کو جہنم تک پہنچا دے گا اے موسیٰ ع گھبرانے کی کوئی بات نہیں جیسے ہی بنی اسرائیل تمہارے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں گے تمہاری مخالفت میں فرعون اپنی قوم کو اپنی قیادت میں لے کر نکلے گا اور اس طرح انہیں تباہی اور بربادی کے گھاٹ پر لے جائے گا۔

11:103 ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

(وہ ایک ایسا دن ہے جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ حاضری کا دن ہو گا)

یہ وہ دن ہو گا جب اعمال کے نتائج مشہود طور پر سامنے آجائیں گے جسے سب محسوس طور پر دیکھ لیں گے جب دونوں فریق ایک ہی میدان میں ایک دوسرے کے مقابل جمع ہونگے اور اپنی اپنی روش کے نتائج اس دن ان کے سامنے آجائیں گے، اے رسول! قوموں کا حشر اسی محکم قانون مکافات عمل کے غیر متبدل اصول کے مطابق ہو گا تمہاری دعوت کی جو قوم مخالفت کر رہی ہے اقوام گزشتہ کی ان داستانوں میں ان کے لیے واضح دلائل ہیں اگر وہ مستقبل کی تباہ کاریوں اور بربادیوں سے خائف رہنا اور اس سے بچنا چاہیں تو۔

11:107 اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

(مگر جو تیرا رب چاہے بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے)

یہ قوانین تیرے پروردگار نے کائنات کے کلی پروگرام کو سامنے رکھ کر اپنے اختیار وارادے سے یعنی قانون مشیت وحکمت کے مطابق بنائے ہیں اس لئے ان میں کوئی بھی دخل نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان پر کوئی معترض ہو سکتا ہے لیکن اللہ مدبر الامور ہے لہذا ایسی قوموں میں دوبارہ زندہ ہونے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی اس کا مطلب ہے کہ ہمیشہ کے لئے تباہی ان پر مسلط ہو جاتی ہے، جب تک آسمان وزمین قائم رہیں گے سے مراد یہ ہے کہ ابدالآباد تک وہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

11:108 عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝

(بخشش ہے بے انتہا)

خوشبخت قوم زندگی کی خوشگواریوں سے شادکام ہونگی اور ان خوشگواریوں کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہو گا یہی تقسیم اس زندگی کے بعد بھی قائم رہے گی بدبخت جہنمی ہوں گے خوشبخت جنت میں ہوں گے

11:112 فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۝

(پس تم جمے رہو جیسا کہ تم کو حکم ہوا ہے)

تم اور تمہارے ساتھ وہ لوگ جو اپنی غلط روش کو چھوڑ کر سیدھے راستے پر آجاتے ہیں اور یوں تمہاری جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں سب کے سب اس توازن بدوش انقلاب کی راہ پر ثابت قدم رہو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے خدا کا قانون مکافات تمہارے اعمال پر کڑی نگاہ رکھتا ہے۔

11:114 وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

(اور نماز قائم کرو دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں بے شک نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو،، یہ یاد دہانی ہے یاد دہانی حاصل کرنے والوں کیلیۓ)

اپنے مقصد کے حصول کی خاطر بہت ضروری ہے کہ تم اجتماعات صلواۃ کا نہایت پابندی سے اہتمام کرتے رہو صبح شام رات گئے،،،اس سے معاشرے کی تشکیل صحیح متوازن خطوط پر ہو جائے گی اور وہ ہمواریاں پیدا ہو جائیں گی جو تمام سابقہ ناہمواریوں کو دور کر دیں گی، تخریبی کاروائیوں کے نقصان رساں اثرات تعمیری کاموں کے ذریعے سے ہی مٹتے ہیں ہر قوم کے لیے یہ ایک محکم اصول حیات ہے، جو قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں ان کے اعمال حسنہ کے حسین اثرات انکے اعمال سوء کہ قبیح اثرات (سیات) کو مٹا دیتے ہیں۔

11:115 وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞

(اور صبر کرو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

جو قوم خدا کے تجویز کردہ پروگرام پر حسن کارانہ انداز سے عمل پیرا ہو اس کی محنت کبھی ضائع نہیں جاتی، اس حقیقت پر یقین، صبر آزما مرحلہ میں کسی کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آنے دیتا، لہذا اس پروگرام پر ایمان محکم کیساتھ نہایت استقامت سے کاربند رہو۔

11:119 اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ‌ ؕ ۞

(سوا ان کے جن پر تیرا رب رحم فرمائے)

اختلافات سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ لوگ قوانین خداوندی کا اتباع کریں یہ خدا کی رحمت ہے کہ اس نے ایسا قانون بھی عطا کر دیا ہے کہ اس سے اختلاف مٹ جاتے ہیں لیکن اس قانون خداوندی کے اتباع کا مقصد تبھی پورا ہو گا جب انسان اپنے اختیار اور ارادے سے ایسا کر کے ایک امت بن کر رہے۔ اگر انسان علم و بصیرت سے کام لے اور اپنے جذبات کے پیچھے نہ لگا رہے تو اسے اس کا اختیار اور ارادہ تباہیوں اور بربادیوں کے جہنم سے بچا لے گا چاہے وہ شہروں کی مہذب آبادی ہو یا بدوی اور صحرائی زندگی بسر کرنے والے سب کے لئے اللہ کا یہی اٹل قانون ہے اور تاریخ کے نوشتے اس کی شہادت دیتے ہیں۔

11:120 وَمَوۡعِظَةٌ وَّذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۞

(اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاد دہانی)

اس قرآن میں ہم نے تمام دین و زندگی سے متعلق حقائق واضح انداز میں بیان کر دیئے ہیں یہ حقائق اور اس کی اخلاقی قدریں، جماعت مومنین کو اس حقیقت کی یاد دلاتی ہیں کہ ان کی زندگی کا نصب العین کیا ہے اور وہ انہیں کس طرح سے حاصل ہو گا، تمہارا دل مضبوط کرنے کیلیۓ اے رسولؐ ہم تمہیں اقوام سابقہ اور انبیائے گزشتہ کی یہ داستان سناتے رہتے ہیں۔

11:123 وَلِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاِلَيۡهِ يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ فَاعۡبُدۡهُ وَتَوَكَّلۡ عَلَيۡهِ ۞

(اور آسمانوں اور زمین کی چھپی بات اللہ کے پاس ہے اور وہی تمام امور کا مرجع ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو)

11:123 وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۞

(تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو)

یہ اس کا اٹل قانون ہے کہ اس کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کی ہر شئے مصروف عمل ہے اور تمام معاملات کا فیصلہ اس کے قانون کے مطابق ہوتا ہے بس تم اس کے قوانین کی کامل اطاعت کرتے رہو اور ان کی نتیجہ خیزی پر پورا پورا بھروسہ رکھو یاد رکھو! تمہارا پروردگار کسی کے عمل سے بے خبر نہیں ہوتا کہ اس کا نتیجہ مرتب ہونے سے رہ جائے۔

قرآنی ضرب الامثال - سورۃ یوسف (12)

12:2 اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝

(ہم نے اس کو عربی قرآن بنا کر اتارا ہے تا کہ تم سمجھو)

ہم نے قرآن کو واضح اور فصیح اس لئے بنایا ہے تا کہ تم اچھی طرح سے سمجھ بوجھ سے کام لے سکو

12:5 فَيَكِيۡدُوۡا لَـكَ كَيۡدًا ؕ ۝

(کہ وہ تمہارے خلاف کوئی سازش کرنے لگیں)

حقیقت یہ ہے کہ شیطان (حسد و عداوت کا جذبہ) انسان میں تفرقہ پیدا کر کے بھائی کو بھائی کا بیری بنا دیتا ہے باپ نے بیٹے سے کہا کہ اس خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا جو سوتیلے تھے ورنہ وہ تیرے خلاف کسی منصوبے کی خفیہ تدبیریں کرنے لگ جائیں گے۔

12:11 وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوۡنَ ۝

(حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں)

ابا جان! یہ کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے معاملے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور اسے ہمارے ساتھ کہیں آنے جانے نہیں دیتے حالانکہ ہم اس کے دلی خیر خواہ ہیں۔

12:12 وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝

(اور ہم اس کے نگہبان ہیں)

ہم سب اس کی حفاظت کریں گے اسے بھی ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ہم کل باہر جا رہے ہیں تا کہ یہ کھائے پئے کھیلے تفریح کرے۔

12:13 وَاَنۡـتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ۝

(جب کہ تم اس سے غافل ہو)

بات بے اعتمادی کی نہیں ہے، بات خطرے کی ہے، خطرہ اس سے ہے کہ تم ذرا سی غفلت برتو اور اسے بھیڑیا کھا جائے، جنگل س سیر و تفریح کے لیے ساتھ لے جا رہے ہو۔

12:15 لَـتُنَـبِّئَـنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝

(تو ان کو ان کا یہ کام جتائے گا اور وہ تجھ کو نہ جانیں گے)

عین اس وقت جب وہ یوسف ع کو کنویں میں گرا رہے تھے ہم نے اسے وحی کے ذریعے بتا دیا کہ تم بالکل نہ گھبراؤ تم صحیح و سالم رہو گے اور اس کے بعد ایک دن ایسا آئے گا کہ تم انہیں بتاؤ گے کہ انہوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا اور ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ تم زندہ کیسے رہ گئے اور اس مقام تک کیسے پہنچ گئے۔

12:17 وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ كُنَّا صٰدِقِيۡنَ ۝

(اور آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم سچے ہوں)

اور کہا ابا جان! جنگل میں یوسف کو سامان کے پاس بٹھا دیا اور دوڑ میں مصروف ہو گئے اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور اس نے یوسف کو پھاڑ کھایا ہم جانتے ہیں خواہ ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں، آپ ہماری بات کا یقین نہیں کرینگے، لیکن واقعہ یہی ہے جو ہم نے آپ سے بیان کر دیا ہے۔

12:18 بَلۡ سَوَّلَتۡ لَـكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا

(بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے ایک بات بنادی ہے)

فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ

(اب صبر ہی بہتر ہے)

وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ۞

(اور جو بات تم ظاہر کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں)

باپ نے بھیڑیے کے کھا جانے کی اس داستان کو سن کر کہا کہ یہ سب تمہاری خود ساختہ کہانی ہے جسے تمہارے فریب نفس نے تمہیں بڑا خوشنما بنا کر دکھا دیا ہے بہر حال میرے لئے یہی بہتر ہے کہ گھر کا شیرازہ بکھرنے نہ دوں اور صبر اور ہمت سے کام لوں، اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا سے مدد مانگوں۔

12:21 وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمۡرِهٖ

(اور اللہ اپنے کام پر غالب رہتا ہے)

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۞

(لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے)

اللہ اپنی اسکیموں کو اپنے قانونی تدبیری کے مطابق کامیاب بنا کر رہتا ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں کہ ایسا کیوں اور کس طرح ہو رہا ہے۔

12:22 وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌ ؕ ۞

(اور جب وہ اپنی پختگی پوری جوانی کو پہنچا ہم نے اس کو حکم اور علم عطا کیا)

یوسفؑ جب اس قسم کے ماحول میں تربیت پا کر جوان ہوا تو وہ کار فرمائی اور جہانداری کے سلیقوں سے واقف اور علم و بصیرت کی فراوانی سے مالا مال تھا۔ یہ چیزیں اسے صحرائی زندگی میں میسر نہیں آسکتی تھیں چونکہ اس نے نہایت حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کی تھی لہذا اللہ کے قانون انعام و فضل کے مطابق اسے یہ حاصل ہو گئی تھیں۔

12:28 اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ۞

(اور تمہاری چالیں بہت بڑی ہوتی ہیں)

اس عورت کے خاوند نے بیوی سے کہا کہ تم عورتیں بڑی مکار ہوتی ہو تمہاری مکاریوں سے خدا کی پناہ! تمہاری چالیں کس قدر گہری اور تمہارے فریب کس قدر خطرناک ہوتے ہیں۔

12:30 قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا‌ ؕ ۞

(وہ اس کی محبت میں فریفتہ ہے)

چرچا ہوا تو شہر کی عورتوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں، انہوں نے کہا کہ عزیز کی بیوی نے اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے شروع کیئے ہیں وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو رہی ہے۔

12:31 وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَاً ۞

(اور ان کے لئے ایک مجلس تیار کی)

انہیں رازدارانہ طریقے سے کھانے پر بلا کر ان کے لیے مسندیں بچھا دی گئیں یوسف ع کو بلایا، انہیں دیکھنے کے لئے اس قدر اہتمام کیا گیا تھا، لیکن ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ہوا تو یہ ہوا کہ وہ یوسف ع کی پختگی سیرت کی قائل ہو گئیں۔

12:36 ۚ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ ۞

(ہم کو اس کی تعبیر بتاؤ)

ہمیں بتاؤ کہ ان کا مطلب اور مآل کیا ہے کیونکہ تم بڑے سمجھدار اور نیک آدمی دکھائی دیتے ہو خواب دیکھے ہیں کہ شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ دیکھتا ہوں میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

12:38 مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ۞

(ہم کو یہ حق نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں)

ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے، ہم ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کی اولاد اور ان ہی کے مسلک کے پیروکار ہیں لہذا یہ خدا کا بہت بڑا فضل ہے ۔ کہ اقتدار خداوندی میں کسی کو شریک نہیں کرتے، لیکن بہت سے لوگ اپنے اوپر ہونے والے خدا کے اس عظیم فضل کی قدر شناسی نہیں کرتے۔

12:40 اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۞

(اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے)

یاد رکھو! اختیارات و اقتدارات کا واحد مالک خدا ہے اس کے سوا حکومت کا حق کسی کو حاصل نہیں اس کا فرمان یہ ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی حکومت اور اطاعت اختیار نہ کی جائے یہ ہے زندگی کا محکم اور استوار نقشہ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

12:43 اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ ۞

(میرے خواب کی تعبیر مجھے بتاؤ)

بادشاہ نے ایک رات خواب دیکھا اس نے اپنے درباریوں سے اپنا خواب بیان کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو تو بتاؤ کہ میرے خواب کی تعبیر کیا ہے؟

12:51 حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمۡنَا عَلَيۡهِ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ ۞

(انہوں نے کہا **حَاشَ لِلّٰهِ** ہم نے اس میں کچھ برائی نہیں پائی)

بادشاہ نے مقدمے کی تحقیقات خود کی، عورتوں سے کہاہاں سچ بتاؤ کہ کیا تم نے یوسف کو اس کے ارادے سے پھیرنا چاہا تھا انہوں نے کہا **حَاشَ لِلّٰہِ** یہ بالکل بے گناہ تھا تب عزیز کی بیوی بھی لب کشائی پر مجبور ہو گئی، میں نے ہی یوسف کو پھسلا کر خوش کرنا چاہا تھا بیشک یوسفؑ اپنے بیان میں بالکل سچا ہے۔

12:57 وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۝

(اور آخرت کا اجر کہیں زیادہ بڑھ کر ہے ایمان اور تقوی والوں کے لئے)

حسن عمل کے خوشگوار نتائج اس دنیا کی زندگی سے لے کر آخرت کی زندگی میں بھی مسلسل ساتھ رہتے ہیں اور وہاں ان کی کیفیت اس دنیا کی خوشگواریوں سے بھی زیادہ اچھی ہوتی ہے جو لوگ بھی قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھیں اور تخریبی روش سے بچ کر ان کے مطابق زندگی بسر کریں انہیں یہ سب کامرانیاں نصیب ہو جاتی ہیں۔

12:67 عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ ۚ وَعَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ۝

(میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے)

جب وہ جانے لگے تو باپ نے ان سے کہا اگر اکٹھے داخل ہوئے تو اجنبیوں کا ایک جتھا دیکھ کر شہر والوں کی نظریں خامخواہ تمہاری طرف اٹھنے لگ جائیں گی، بس یہی دل میں کچھ خیال سا آ گیا تھا اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم ہر خطرے سے مامون ہو جاؤ گے پھر تمہیں کسی احتیاط وانتظام کی ضرورت ہی نہیں رہے گی احتیاطی تدابیر وقت اور موقع کے لحاظ سے قانون خداوندی کے مطابق اختیار کرنی چاہیے امن اور خطرہ نفع اور نقصان یہ کسی انسان کے اختیار اور بس کا روگ نہیں ہے یہ تو سب خدا کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے، لہذا میرا بھروسہ اسی پر ہے، اور تمہیں بھی اسی پر اعتماد کرنا چاہیے بلکہ ہر بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

12:69 فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝

(پس غمگین نہ ہو اس جو وہ کر رہے ہیں)

دوسرے بھائیوں نے میرے ساتھ جو کچھ کیا تھا اس کی وجہ سے تم رنجیدہ خاطر ہو نہ ہونا میں تیرا بھائی یوسف ع ہوں۔

12:72 وَّاَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ۝

(اور میں اس کا ذمہ دار ہوں)

ان کارندوں کے سردار نے کہا کہ میں اس کا ذمہ دار ہوں کہ یہ انعام ضرور ملے گا، شاہی کٹورا گم ہو گیا ہے ڈھونڈ نکالنے والے کو ایک بار شتر انعام ملے گا۔

12:76 نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ‌ ؕ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِىۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ۝

(ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے سے بالاتر ایک علم والا ہے)

دیکھو! بات چلی کیسے تھی اور کہاں جا کر رکی، سوتیلے بھائیوں نے بن یامین کی بوری میں کٹورا کس نیت سے رکھا تھا لیکن ان کا یہ فعل یوسف کے لئے بنیامین کو اپنے پاس روک لینے کا موجب بن گیا اسی لئے اللہ نے کہا ہے کہ ہم نے یوسف کے لئے بنیامین کو روک لینے کی تدبیر پیدا کر دی شاہ مصر کے قانون کے مطابق تو وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس نہیں روک سکتا تھا لہذا اس کے لیے مشیت ہی کوئی تدبیر کر سکتی تھی یوسف کو کوئی ایسی بات نہیں کرنی

پڑی جس سے وہ اپنے مقام بلند سے گر جائے ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق بلندیء مدارج عطا کر دیتے ہیں یاد رکھو! خدا کا علم ہر صاحب علم کی علمی سطح سے بلند ہوتا ہے۔

12:76 وَفَوۡقَ كُلِّ ذِىۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ۞

(اور ہر علم والے سے بالاتر ایک علم والا ہے)

جب یہ کہا جاتا ہے کہ عصری علوم کے ذریعہ سے قرآن مجید کی ان آیات کو وہ لوگ زیادہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں جس میں اشیائے کائنات کا ذکر ہے اور جو زیادہ علم رکھتے ہیں، تو ہمارے یہاں قرآن مجید کو سمجھنے کا دعوی رکھنے والوں کی پیشانی پر شکن پڑ جاتی ہیں، حالانکہ آیت کے اس ٹکڑے میں بات بیان کی گئی ہے کہ چاہے انسانی علم کتنا بھی بلند ہو جائے وحی کے علم سے آگے قدم نہیں رکھ سکتا، کیونکہ سب سے بلند اور بالا بے انتہا علم رکھنے والی ذات اللہ تعالی کی ہے، اس آیت میں صاف واضح طور پر نظر آرہا ہے کہ قرآنی آیات کو سمجھنے کے لئے آپ کے اپنے عصری علوم میں آپ کی ترقی نہایت ضروری ہے، جب تک آپ اپنے علم میں اضافہ نہیں کریں گے آپ کے اندر علم کی ترقی نہیں ہو گی آپ قرآن مجید کے حقائق کی کہنہ و ماہیت اور حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے، احکامات کی بات دیگر ہے اس کے معنی بالکل پہاڑ کی طرح اٹل ہیں۔

12:83 بَلۡ سَوَّلَتۡ لَـكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا ۞

(بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے)

باپ نے سنا تو کہا کہ بن یامین کبھی چوری نہیں کر سکتا یہ سارا قصہ تمھارا خود وضع کردہ ہے جسے تمہارے دل نے تمھیں سمجھا دیا ورنہ حقیقت کچھ اور ہے میں اس پر بھی وہی کہوں گا جو اس سے پہلے یوسف ع کے معاملے پر کہا تھا کہ میرے لئے یہی بہتر ہے کہ میں صبر اور ہمت سے کام لوں، اور گھر کا شیرازہ بکھرنے نہ دوں۔

12:84 وَابۡيَـضَّتۡ عَيۡنٰهُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَهُوَ كَظِيۡمٌ ۞

(اور غم سے اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں وہ گھٹا گھٹا رہنے لگا)

اس نئے زخم نے اس کے دل میں یوسفؑ کی یاد تازہ کر دی تو اس نے آہ بھر کر کہا ہائے یوسفؑ کا درد فراق وہ اس صدمے سے بے قرار رہتا تھا اور شدت غم کی وجہ سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائی رہتی تھیں۔

12:86 قَالَ اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ۞

(میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں)

میں تو اپنے غم والم کا اظہار اپنے خدا کے سامنے کرتا ہوں، اللہ سے میری امیدوں کا سہارا و سلسلہ منقطع نہیں ہوتا۔

12:87 وَلَا تَايۡـئَسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ۞

(اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو)

رحمت خداوندی کی نسیم جاں فزا سے کبھی مایوس نہ ہو اس سے صرف وہ لوگ مایوس ہوتے ہیں جو اس کے اس قانون پر یقین نہیں رکھتے کہ سعی و عمل اگر صحیح خطوط پر ہوں تو وہ کبھی بلا نتیجہ نہیں رہتے۔

12:90 قَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا ۞

(اللہ نے ہمپر فضل فرمایا)

تم نے تو ہماری ہلاکت کے لئے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی، لیکن ہمارے خدا نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جو شخص بھی غلط راہوں سے بچتا ہوا صحیح روش پر گامزن رہتا ہے اور اس راستے میں جس قدر مشکلات آئیں پامردی سے ان کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ اس قسم کی حسن کارانہ زندگی بسر کرنے والوں کی محنت کو کبھی رائیگاں نہیں جانے دیتا ہے۔

12:88 اِنَّ اللّٰهَ يَجۡزِى الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ ۞

(بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اسکا بدلہ دیتا ہے)

غلے کے حصول کی خاطر یہ حقیر سی پونجی ہے اسے خرید و فرخت کا معاملہ نہ سمجھئے بلکہ ہمیں خیرات میں پورا غلہ دے دیجئے، اللہ خیرات کرنے والوں کو نیک بدلہ دیتا ہے۔

12:92 قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ۞

(یوسف نے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں)

یوسفؑ نے کہا کہ جاؤ اب میں تم پر کوئی سرزنش نہیں کرتا تم نے جو کچھ میرے خلاف کیا میں اسے معاف کرتا ہوں لیکن اس سے جو کچھ تم نے خود اپنی ذات کے خلاف کیا ہے اسے کون معاف کر سکتا ہے؟ اگر تم پھر سے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کر کے خدا کی حفاظت میں آجاؤ ان جرائم سے تمہاری ذات میں جو کمی واقع ہوگئی ہے وہ اسے پورا کر کے اس کی نشو نما کر دے گا وہ سب سے بہتر نشو نما کرنے والا ہے۔

12:101 اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ

(تو میرا کارساز ہے دنیامیں بھی اور آخرت میں بھی)

تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۞

(مجھ کو فرماں برداری کی حالت میں وفات دے اور مجھ کو نیک بندوں میں شامل فرما)

یوسف ع کے دل میں تشکر اور امتنان کے جذبات موجزن ہوگئے اور اس نے بحضور رب العزت عرض کیا کہ اے میرے نشو و نما دینے والے! تیرا کتنا بڑا احسان ہے کہ تو نے مجھے اس قدر اختیارات و اقتدارات کا مالک بنا دیا مجھے تدبیر امور اور عاقبت اندیشی کا علم وسلیقہ ہے اے کائنات کے پیدا کرنے والے! تو ہی حال اور مستقبل، دنیا و آخرت میں میرا کارساز ورفیق ہے مجھے توفیق عطا فرما کہ میری ساری زندگی تیرے قوانین کی اطاعت میں گزرے اور میرا شمار ان خوش بخت لوگوں میں ہو جن کے سب کام سنور گئے ہوں۔

12:109 وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّـلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۞

(اور آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں)

اگر یہ لوگ آنکھیں کھول کر تاریخی شواہد کا مطالعہ کرتے، عقل و فکر سے کام لیتے تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی کہ حق و باطل کی کشمکش میں آخر الامر کامیابی اور تمکن انہی کو حاصل ہوا جنہوں نے تخریبی کارروائیوں سے بچنے کی روش اختیار کی اور جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے یہ تصور کہ رسول تمہارے جیسا انسان کیوں ہے وہ مافوق البشر کیوں نہیں ہے حق و باطل کا فیصلہ ان بنیادوں پر تو نہیں ہوتا جو

قانون وہ پیش کرتا ہے اس کو دیکھو یہ دیکھو کہ اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے عواقب کیا ہوتے ہیں تمام باتوں کی شہادت تمہیں تاریخی سرگزشتوں سے بھی مل سکتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الرعد (13)

13:2 كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۞

(ہر ایک ایک مقررہ وقت پر چلتا ہے)

خدا کا ہمہ گیر قانون خارجی کائنات میں تدبیر امور کرتا ہے یعنی کائنات کا مرکزی کنٹرول خدا کے ہاتھ میں ہے اجرام فلکی سمیت ہر ایک ایک مدت معینہ کے لیئے اپنے اپنے راستے پر چلا جارہا ہے خدا کے قانون کشش وجذب کے سہارے اجرام فلکی قائم ہیں،اسی خدا کا یہ قانون ہے کہ انسان کو اس کے قوانین کے تحت زندگی بسر کرنی چاہیے ان قوانین کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں اس حقیقت کا یقین ہوجائے کہ تمہیں بھی اسی قانون کا سامنا کرنا ہے۔

13:4 يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ۞

(سب ایک ہی پانی سے سیر اب ہوتے ہیں اور ہم ایک کو دوسرے پر پیداوار میں فوقیت دیتے ہیں)

زمین کے مختلف ملحق قطعات کی کھیتیاں کہیں انگور اور کہیں کھجور سب ایک ہی جڑ سے یا پھر الگ الگ جڑوں سے پھوٹ کر الگ ہوجاتے ہیں لیکن سب ہی ایک پانی سے سیر اب ہوتے ہیں سارے ہی پھل خوبیوں کی برتری کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں ان امور میں بھی ان لوگوں کے لئے جو لوگ عقل وفکر سے کام لیتے ہیں ہمارے نظام ربوبیت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

13:7 وَّ لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۞

(اور ہر قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے)

جو لوگ ضابطہ قوانین کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے در حقیقت وہ لوگ قانون کی اہمیت کو نہیں سمجھتے رسول کا کام خدا کے قانون سے متعارف کرانا ہے یعنی آگاہ کرنا ہے، کہ غلط روش پر قائم رہنے کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے معجزہ دکھانے کے لیے وہ نہیں آتا،اے رسول! تیری دعوت اس قوم مخاطب تک محدود نہیں ہے۔تجھے ہر آنے والی اقوام کے لیے بھی رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے لہذا یہ تیرا منصب ہے کہ تو خدا کے علمگیر غیر متبدل قوانین پیش کرے جو زمان ومکان کی حدود سے ماوراء ہوں اور جن پر غور وفکر سے ہر قوم رہنمائی حاصل کرسکے۔

13:8 اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى

(اللہ جانتا ہے ہر مادہ کے حمل کو)

وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ۞

(اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک اندازہ ہے)

عمل اور اس کے نتیجے میں ایک وقفہ ہوتا ہے اس کی بین مثال وہ عرصہ جو قرار حمل اور وضع حمل کے درمیان ہوتا ہے لیکن یہ سب کچھ علم خداوندی کے مطابق ہوتا ہے کہ مادے کے پیٹ میں کیا ہے رحم کے اندر کون کون سی چیزیں کم ہوتی ہیں اور کون سی بڑھتی ہیں کون سا بچہ تکمیل تک پہنچتا ہے اور کون سا ناتمام رہ جاتا ہے یہ سب کچھ اندازوں کے مطابق ہوتا ہے جو خدا نے مقرر کر رکھے ہیں۔

13:9 عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝

(وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے)

یہاں بات ہم انسانوں کی نسبت سے کی جا رہی ہے جو کچھ ہم سے پوشیدہ ہے یا ظاہر ہے قدر، مقدار، اندازے، اللہ نے مقرر کر رکھے ہیں، جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ خدا کے مقرر اندازوں کے مطابق ہوتا ہے لیکن ایسا سب کچھ وہ جانتا ہے اس کے علم میں ہوتا ہے، گھڑی میں چابی بھر دینے کا عمل نہیں ہے کہ جو مہینہ بھر چلتی رہے گی، کسی شئے کی موجودہ حالت کیا ہے اور مستقبل میں وہ کن مراحل سے گزرنے والی ہے کون کون سے جوہر مشہود ہو چکے ہیں اور کون سے ہنوز پوشیدہ ہیں، وہ جانتا ہے اس کیلئے اس نے قانون بنائے ہوئے ہیں جو بڑی قوتوں کے مالک اور بلند ترین مقام پر متمکن ہیں، اس کے قوانین ہر ایک کی دسترس سے باہر ہیں کوئی اس میں تغیر اور تبدل نہیں کر سکتا اس بلند ترین مقام پر کسی کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔

13:11 اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۝

(بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اس کو نہ بدل ڈالیں)

اسکے قانون مکافات کی کار فرمائی کچھ اس طرح کی ہے کہ ہر انسان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں جو اس کے ہر عمل کا پیچھا کر کے اسے اس کے نتیجے تک پہنچاتی ہیں۔ جب عمل نتیجہ خیز ہو کر رہے تو اسے کہتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل محفوظ ہو گیا اب یہ قانون افراد سے بڑھ کر اقوام کو بھی محیط ہے اسی قانون کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدل لے، قانون تو کتاب کے اندر ہوتے ہیں لیکن جب انہیں قوانین پر عمل کرنا اور کروانا ہو اس کیلئے محکم اصول وضع کئے جاتے ہیں اور اس قانون پر مشتمل محکم اصول یہ ہے کہ جب تک کسی قوم کو زندگی کی خوشگواریاں حاصل ہیں اس وقت تک وہ ان سے نہیں چھنتیں جب تک وہ ان خوشگواریوں کے حمل کو برداشت کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہیں۔

13:13 وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

(اور بجلی کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے)

بادلوں کی گرج ہو، تمام کائناتی قوتیں (فرشتے) ہوں، سب کے سب قانون خداوندی کی ہیبت سے لرزہ براندام ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں سرگرم عمل ہیں، اس پورے نظام کا، اس پروگرام کا مطلوب و مقصود صرف یہ ہے کہ دیکھیں! کس طرح اللہ کی ربوبیت نکل کر ابھر کر نکھر کر سامنے آجائے تو کیسے ہر دیکھنے والے کی زبان پر بے ساختہ کلمات تحسین آجاتے ہیں باقی رہی بجلیوں کی تباہ کاریاں، بجلی ان پر گرتی ہے جو ان کی زد میں اپنا آشیانہ بناتے ہیں اگر کوئی خود کو تباہ کرنا چاہتا ہے، تو وہ تباہ ہو گا یہ کچھ خدا کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے۔

13:18 لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۝

(جن لوگوں نے اپنے رب کی پکار کو لبیک کہا ان کے لئے بھلائی ہے)

خدا کی دعوت پر نہایت حسن کارانہ انداز سے لبیک کہنے والو! اس دعوت کو لے کر اٹھنے والو تمہارا تخریبی قوتوں سے تصادم ہو گا اور بالآخر حق کی کامیابی ہو گی لیکن اگر اس دعوت پر لبیک نہیں کہو گے بلکہ اس کی مخالفت کرو گے تو قانون خداوندی کی رو سے تباہی یقینی ہے ظہور نتائج کے وقت تمہارے پاس تمام روئے زمین کی دولت بھی ہو اور اتنی ہی دولت اور بھی ہو اور اس تباہی سے بچنے کی خاطر اس تمام دولت کو تم دینے کے لیے تیار بھی

ہو جاؤ تب بھی تمہارے اعمال کا حساب تمہارے حق میں بہت ہی برا ہو گا تمہارا ٹھکانہ تباہیوں کا جہنم ہو گا، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے (ہمیں معلوم ہے کہ دولت والا سکہ یہاں نہیں چل سکتا پھر بھی ہم اسی سکے کی خاطر زندگی لگا دیتے ہیں)

13:22 أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے)

ان کے پروردگار نے ان کے لئے جو مقصد عظیم متعین کر رکھا ہے، اگر وہ نہایت ثبات و استحکام سے سرگرم عمل رہتے ہیں اور نظام صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے ذریعے نوع انسان کی بہبودی کے کام کرتے ہیں، چاہے ان کی مضمر صلاحیتیں ہوں، چاہے محسوس سامان زیست ہو، جو کچھ نشو نما کے لیے انہیں دیا جاتا ہے اسی کے ذریعے سے یہ دوسروں کی نشو نما خفیہ اور اعلانیہ کرتے ہیں اور اس طرح معاشرے کی ناہمواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کرتے ہیں۔

13:23 جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ۝

(ابدی باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اس کے اہل بنیں، ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے، اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے)

یہی وہ لوگ اس گھر (دنیاوی زندگی) کے افراد ہیں انکا انجام نہایت اچھا ہے یعنی وہ جنتی معاشرے میں داخل ہوں گے وہ بھی ان کی ماں باپ بھی بیویاں اور اولاد بھی، بشرطیکہ ان کے اعمال صالحہ ہوں، اور ان صالح اعمال کی بنیاد پر وہ ایسی زندگی گزارنے کے اہل قرار پا چکے ہوں، ایسے لوگوں پر چاروں طرف سے ملائکہ کا نزول ہو گا۔

13:24 سَلَٰمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى ٱلدَّارِ ۝

(کہیں گے تم لوگوں پر سلامتی ہو اس صبر کے بدلے جو تم نے کیا پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر)

کہنے والے یہ خوشخبریاں لیتے ہوئے آئیں گے تمہارے لیے ہر طرح کا امن اور سلامتی ہے اسلیئے کہ تم نے نہایت استقامت اور استقلال سے مشکلات کا مقابلہ کیا سو دیکھو کہ اس جدوجہد کے بعد تمہاری زندگی کا انجام کیسا خوشگوار ہوا۔

13:26 ٱللَّهُ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ

(اللہ جس کو چاہتا ہے روزی زیادہ دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے)

وَفَرِحُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۝

(اور وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا اور کچھ نہیں)

یاد رکھو! دنیا میں سامان معیشت خدا کے قانون کے مطابق ملتا ہے، جو فراواں لینا چاہتا ہے اسے فراخی کے ساتھ اس کے جتنی کوشش کرنی پڑے گی تو فراواں سامان معیشت مل جائے گا یہ سب خدا کے قانون طبیعی کے مطابق ہوتا ہے کہ جو نپا تلا لینا چاہتا ہے اسے نپا تلا مل جاتا ہے جو شخص کھیتی کے قوانین کے مطابق کھیتی کرنے میں زیادہ محنت کرتا ہے اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ جو لوگ انسانیت کے رشتوں کو منقطع کر دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی بس اسی دنیا کی ہی ہے لہذا وہ اسی دنیا کے مفادات کو اپنا نصب العین قرار دے لیتے ہیں اور اسی میں مگن رہتے ہیں

ان کی سمجھ میں یہ بات کبھی بھی نہیں آتی کہ اگر انسان کا مستقبل یعنی اس کی اخروی زندگی تاریک ہے تو اس دنیا کی زندگی کی خوشحالی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

13:28 اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ۞

(وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنکے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں سنو! اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے)

ذہنی اور قلبی اطمینان اور سکون کیلئے بھی خدا کا ایک قانون ہے اور خدا کے اس قانون کے ذریعے سے اطمینان حاصل ہو سکتا ہے ایمان کے لئے اس قسم کے اطمینان کی ضرورت ہوتی ہے، ایسا ہی اطمینان بخش ایمان ہو تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بطیب خاطر قلب و دماغ کے پورے اطمینان کے بعد وہ حقیقت کو تسلیم کرلیتا ہے۔ خدا کا وہ قانون کیا ہے جس سے صحیح اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے، وہ قانون یہ ہے کہ انسان کے اختیار اور ارادے پر کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہیں ہونا چاہیے, اس کی آزادی کو سلب نہ کیا جائے، اور وہ بطیب خاطر اعتراف حقیقت کرے۔

13:29 طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ ۞

(ان کے لیے خوشخبری ہے اور اچھا ٹھکانا ہے)

جو لوگ اس طرح بطیب خاطر قلب و دماغ کے پورے اطمینان کے ساتھ ایمان لائیں اور اس کے بعد خدا کے متعین کردہ پروگرام کے مطابق ایسے کام کریں جن سے ان کی ذات کی صلاحیتیں بیدار ہوں اور انسانیت کے بگڑے ہوئے کام سنور جائیں ان کے لیے ہر قسم کی خوشگواریاں ہیں اور نہایت حسین و متوازن مقام زیست ہے۔

13:30 عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ مَتَابِ ۞

(اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)

ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ یہ خدائے رحمن کو نہیں مانتے تم ان سے کہہ دو کہ وہ میرا نشوونما دینے والا ہے اور اس کے سوا کائنات میں کسی کا اختیار و اقتدار نہیں ہے میرا سارا بھروسہ اسی کے قوانین کی محکمیت اور نتیجہ خیزی پر ہے اور اسی لیے میں ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، اے رسول تم اس قوم کی طرف اسی طرح سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہو جس طرح پہلے بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیجے گئے تھے، اس سے مقصود اور مطلوب صرف یہی ہے کہ جو کچھ ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں تو ان کے سامنے پیش کردے۔

13:33 وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۞

(اور اللہ جس کو گمراہ کرے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں)

خدا کے علم کی وسعتوں کے متعلق تو تمہیں بتا دیا گیا ہے تمہیں اپنے علم کی وسعت اور ان ہستیوں کے علم کی وسعت کا بھی علم ہے جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو، روئے زمین پر کونسی بات یا علم ایسا ہے جو خدا کے احاطہ علم سے باہر ہو ایسا بالکل نہیں ہے تو پھر اپنے شرکاء کے ذریعے خدا کو کونسا علم پہنچانے کی کوشش کرتے ہو، خدا کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے اور اپنے جذبات کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی صحیح راستے کی طرف آ ہی نہیں سکتے اس انداز سے غلط راستہ اختیار کر لینے کے بعد صحیح راستہ کوئی نہیں دکھا سکتا، کیونکہ جن کے پاس اپنے دعوے کی صداقت کی دلیل محض جذبات ہوں، ان کی اپنی تدابیر ان کے لئے اتنی خوش آئند ہوتی ہیں کہ انکی چکا چوند خیرگی سے انہیں صحیح راستہ ملتا ہی نہیں ہے غور کریں تو پتہ چل جائے گا کہ خدا کے قانون مکافات کی ہمہ گیری اور جزرسی کا یہ عالم ہے کہ وہ ہر فرد کے اعمال پر نگاہ رکھتا ہے۔

13:35 مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

(اور جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اس کا پھل اور سایہ ہمیشہ رہے گا یہ انجام ان لوگوں کا ہے جو خدا سے ڈرے)

وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ۞

(اور منکروں کا انجام آگ ہے)

صحیح راستے پر چلنے والوں کے لیے جنت کی زندگی ہو گی اس کی مثال جیسے باغ جس میں پانی کی ندیاں جاری ہیں، ہمیشہ سر سبز و شاداب، پھل دائمی، آسائشیں پائیدار، زندگی کا مآل یہ ہو گا یہ ان لوگوں کا معاملہ ہے جو غلط روش سے بچ کر قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں اور جو ان قوانین سے انکار کریں گے ان کا انجام تباہی اور بربادی ہو گا۔

13:38 لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ؕ ۞

(ہر ایک وعدہ لکھا ہوا ہے)

ہر عمل اور اس کے نتیجے کے ظہور میں آنے کیلئے ایک وقفہ ہوتا ہے اس وقفہ کو معیاد یا اجل کہتے ہیں، یہ اجل ایک قانون کے مطابق متعین ہوتی ہے یعنی اس بات کے لیے ایک قانون مقرر ہے کہ ایک عمل اپنے نتیجہ خیز ہونے میں کتنا وقت لیتا ہے اسی طرح سے قوموں کی بھی اجل ہوتی ہے۔ بار بار تباہی کا ذکر اور اس کا تقاضا، ان سے کہہ دو! تباہی لے آنے کا اختیار کسی رسول کو نہیں ہوتا، یہ کھلی نشانیاں اللہ کے قانون کے مطابق اپنے وقت پر ظہور میں آتی ہیں، کیا تم اسے رسول مانو گے جو تم پر تمہاری مرضی کے مطابق تباہی لے کر آ جائے؟ بصورت دیگر وہ تمہارے جیسا انسان ہی ہے، ہاں بالکل یہ تمہارے جیسا انسان ہی ہے اس سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے گئے تھے وہ بھی تمہارے جیسے ہی انسان تھے اور ان کے بھی بیوی بچے تھے۔

13:39 یَمْحُوْا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۞

(اللہ جس کو چاہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہے باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب)

کوئی بھی قوم ہو، کوئی بھی نظریہ زندگی ہو یا نظام حیات ہو، اگر وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ باقی رہے تو وہ خدا کے قانون کے مطابق مٹا دیا جاتا ہے اور جو اپنے آپ کو قانون خداوندی کے مطابق محکم اور استوار ثابت کر دیتا ہے اسے بقاء نصیب ہو جاتی ہے یعنی اسے باقی رکھا جاتا ہے یہ سب کچھ ان اصولی قوانین کے مطابق ہوتا ہے جو تخلیق کائنات کے ساتھ اللہ نے مقرر کیے تھے اور جن کے مطابق اس کا نظم و نسق چل رہا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ ابراھیم(14)

14:3 يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۞

(جو کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں)

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اس طبیعی (حیوانی) زندگی اور سطح انسانیت کی (اخروی) زندگی کے مفاد میں ٹکراؤ ہوتا ہے تو یہ تو طبیعی زندگی کے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو صحیح راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں کیونکہ اس سے ان کے مفادات پر زد پڑتی ہے اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ اس سیدھی راہ میں اپنے خود ساختہ مذہب وشریعت کی آڑ میں کجی پیدا کیا کریں اور اس طرح دین کو کچھ سے کچھ بنا دیں یہ ہیں وہ لوگ جو ایک بہت بڑی گمراہی کا شکار ہیں۔

14:4 وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ۞

(اور ہم نے جو پیغمبر بھی بھیجا اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ ان سے بیان کر دے)

اور ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے ہیں وہ اپنی قوم کی زبان میں پیغام حق پہنچاتے تھے تاکہ وہ اس طرح لوگوں پر قوانین خداوندی کو بالکل واضح کر دیں، اس کے بعد لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے قانون خداوندی کے مطابق سیدھی راہ اختیار کرلے اور جو چاہے غلط راستے پر چلتا رہے اللہ کا قانون غلبہ اور حکمت پر مبنی ہے۔

14:5 وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ۞

(اور ان کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ)

اور انہیں ان تاریخی سرگزشتوں کی یاد دلاؤ، جن میں نظام خداوندی کو غلبہ وتسلط حاصل ہوا تھا ان سرگزشتوں میں انکے دنوں کی ان لوگوں کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں جو مستقل مزاجی اور ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ ان کی کوششیں بھرپور نتائج کی حامل ہوں۔

14:7 لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّـكُمۡ

(اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو زیادہ دوں گا)

وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ۞

(اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے)

اور تمہارے نشو نما دینے والے نے تمہیں صاف صاف بتا دیا کہ اس عظیم انقلاب (صوم وصلٰوۃ اور زکوۃ کا نظام) سے مقصد یہ ہے کہ تمہارے لیے یہ امکانات پیدا کر دیئے جائیں کہ تم اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کر سکو، اگر تم اپنی صلاحیتوں کو ہمارے پروگرام کے مطابق صحیح مصرف میں لانے میں کامیاب ہوگئے تو جو کچھ تمہیں حاصل ہوا ہے اس میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا، لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، اور جو کچھ ملا ہے اس کی قدر نہ کی، اسے ہمارے پروگرام کے مطابق مصرف میں لانے کی بجائے ہمارے پروگرام کے خلاف چلتے ہوئے اسے سمیٹنے اور چھپانے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ سخت بربادی اور تباہی ہوگا۔

14:12 وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا

(اور ہم کیوں نا اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ اس نے ہم کو ہمارے راستے بتا دیئے)

وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيۡتُمُوۡنَا ۞

(اور جو تکلیف تم ہمیں دوگے ہم اس پر صبر ہی کریں گے)

یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ کیسے ممکن ہے ؟ کہ ہم اس کے قانون کی محکمیت پر اعتماد نہ کریں جب کہ اس نے زندگی کی مختلف راہوں کو ہمارے سامنے کس طرح واضح طور پر بے نقاب کر دیا ہے کہ ہر حقیقت واشگاف ہو کر ہمارے سامنے آگئی ہے اس کے قانون کی محکمیت پر اعتماد ہی تو ہے جس کی وجہ سے ہماری یہ کیفیت ہے کہ تم ہمیں جس قدر اذیت پہنچاؤ گے ہم انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے اور ان سے ہمارا قدم کبھی نہیں ڈگمگائے گا۔

14:19 اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۞

(اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے)

کائناتی نظام پر غور کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ وہاں ہر شئے تعمیری نتیجہ مرتب کرتی ہے اور جس چیز میں تعمیری نتیجہ تک پہنچنے کی صلاحیت نہیں رہتی وہ چیز ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ ایسی چیز لے لیتی ہے جس میں اس قسم کی صلاحیت وافر ہوتی ہے لہذا ان سے کہہ دو کہ اگر تمہارے اعمال تعمیری نتائج پیدا نہیں کریں گے تو تم کائناتی نقشے میں فٹ نہیں بیٹھ سکو گے اور اس طرح خدا کا کائناتی قانون تمہیں نکال باہر پھینکے گا اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے گا وہ اس لئے کہ تمہاری زندگی کا نقشہ کائناتی زندگی کے نقشے کے یکسر خلاف ہے۔

14:22 فَلَا تَلُوۡمُوۡنِىۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ۞

(پس تم مجھ کو الزام نہ دو اور تم اپنے آپ کو الزام دو)

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی قوانین خداوندی سے سرکشی برتتے ہیں ان کے لیے الم انگیز تباہی ہی ہوتی ہے، دنیا میں جب بھی شیطان یعنی انفرادی مفاد پرستیوں کے باطل نظام کا تصادم نظام خداوندی سے ہوتا ہے آخری فیصلہ حقیقت بن کر سامنے آجاتا ہے شیطان کہتا ہے کہ میرے پاس تو ایسی کوئی قوت نہیں تھی کہ تمہیں زبردستی اپنی اطاعت پر مجبور کر دیتا میرے بلاوے کو تم نے قبول کر لیا لبیک کہا، اور میری روش کو اختیار کر کے میرے قوانین اور احکام کی اطاعت بالکل اسی طرح سے کرنے لگے جیسے قوانین خداوندی کی کیا کرتے تھے میں تمہاری روش سے بری الزمہ ہوں مجھے الزام نہ دو، خود اپنے آپ کو الزام دو کہ تم نے اس روش کو خود ہی اختیار کیا تھا۔

14:23 تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۞

(اس میں ان کی ملاقات ایک دوسرے پر سلامتی ہو گی)

جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھ کر کر اس کے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے انہیں شادکامیوں اور کامرانیوں کی جنت میں داخل کیا جائے گا جس کی بہاروں پر پر کبھی خزاں نہیں آئے گی اور یہ سب کچھ خدا کے قانون ربوبیت مفید کیمطابق ہو گا اس جنتی معاشرے میں ہر ایک کی آرزو اور کوشش یہ ہو گی کہ وہ دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ زندگی اور سلامتی کے لاحق سامان بہم پہنچائے۔

14:24 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ ۞

(کس طرح مثال بیان فرمائی اللہ نے کلمہ طیبہ کی وہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ زمین میں جمی ہوئی ہے اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں) دو متضاد نظریات حیات اور نظام ہائے زندگی کو خدا مثال سے واضح کرتا ہے ایک کی مثال عمدہ پھل دار درخت کی سی ہے جس کی جڑیں پاتال میں محکم اور استوار ہوں اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں جھولے جھول رہی ہوں یعنی خوشگوار نظریہ زندگی وہ ہوتا ہے جس میں معاشی زندگی کو مادی تمکن حاصل ہو اور اس کے ساتھ زندگی بلند اخلاقی اقدار سے ہمکنار ہو (بلند اخلاقی اقدار کا سرچشمہ مادی کائنات سے ماوراء ہے)

14:27 يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ ۞

(اللہ ایمان والوں کو ایک پکی بات سے دنیا اور آخرت میں مضبوط کرتا ہے)

محکم نظریہ زندگی کی رو سے ایمان والوں کی جماعت کو ان کی دنیاوی اور آخروی زندگی دونوں میں اللہ تعالی انہیں ثبات اور تمکن عطا کر دیتا ہے اور جو لوگ اس نظام سے سرکشی برتتے ہیں، ان کی کوششیں رائیگاں چلی جاتی ہیں، یہ سب کچھ اس کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے۔

14:31 قُلْ لِّعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۞

(میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی)

تم میرے ان بندوں سے کہہ دو جو میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں باطل کا نظام ہر طرف مسلط ہے تو کیا ہوا؟ بس نظام صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو قائم کرتے چلے جائیں، تمہاری اپنی مضمر صلاحیتوں اور محسوس سامان زیست، کو حسب موقع اور ضرورت اعلانیہ اور پوشیدہ اس بلند مقصد کے حصول کی خاطر صرف کرتے چلے جاؤ، موقع سے فائدہ اٹھاؤ، یہ وہ جنس نہیں جو مانگ لی جائے یہ تو وقت و موقع پر، حالات کی نبض کو محسوس کرتے ہوئے، خون جگر کو بہادینے سے یہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔

14:34 وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ

(اور اس نے تم کو ہر چیز میں سے دیا جو تم نے مانگا)

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ ۞

(اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنوں تو تم گن نہیں سکتے)

غرض یہ کہ اللہ نے اپنے کائناتی قانون ربوبیت کے مطابق تمہیں وہ سب کچھ دے دیا ہے جس کی تمہیں اپنی نشوونما کے لئے ضرورت ہے 55:29 یہ سامان رزق اس قدر متنوع اور فراواں ہے کہ اگر تم اسے گننے لگو تو اس کا احاطہ نہ کر سکو یہ سامان رزق ہم نے تمام انسانوں کی عالمگیر پرورش کے لیے دیا تھا لیکن انسانوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے کر ایسی دست درازیاں شروع کر دیں کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق چھیننے لگا جو کچھ جس کسی کے ہاتھ آیا وہ اسے دبا کر بیٹھ گیا۔

14:36 فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

(پس جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو تو بخشنے والا مہربان ہے)

اے میرے نشو نما دینے والے! ان غیر خدائی قوتوں اور جاذبیتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے اس نظام میں اپنے اور بیگانے کا کوئی معیار ہے ہی نہیں، میرا اپناوہ ہو گا جو اس مسلک کا اتباع کرے گا جس پر میں چلتا ہوں، جو اس سے سرکشی برتے گا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا، خواہ وہ میری اولاد میں سے ہی کیوں نہ ہو البتہ اس کی حفاظت اور پرورش کا انتظام تیرے طبیعی قانون کے مطابق اسی طرح ہو گا جس طرح دوسرے انسانوں کا انتظام ہوتا ہے کیونکہ تیرا طبیعی قانون کافر و مومن سب کے لئے یکساں ہے۔

14:38 وَمَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ۞

(اور اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں)

اے ہمارے پروردگار! جو کچھ ہمارے دلوں کے اندر ہے اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تجھ پر سب روشن ہے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں کچھ بھی ایسا نہیں جو تجھ سے پوشیدہ ہو اس لئے تو جانتا ہے کہ اس نظام کا مستقبل میں کیا ہونے والا ہے جس کی ابتدا چھوٹے سے پیمانے پر ہمارے ہاتھوں سے کرائی جارہی ہے۔

14:40 رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۞

(اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں بھی اے میرے رب میری دعا قبول کر)

اے ہمارے نشو نما دینے والے! تو میری اس آرزو کو پورا کر دے مجھے اور میری اولاد کو اس قابل بنادے کہ ہمارے ہاتھوں سے نظام صوم وصلوٰۃ اور زکواۃ کا قیام عمل میں آجائے۔

14:41 رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۞

(اے ہمارے رب مجھے معاف فرما اور میرے والدین کو اور مومنین کو اس روز جب کہ حساب قائم ہو گا)

میری یہ دعا ہے کہ مجھ سے میرے ماں باپ سے اور دوسرے مومنین سے اگر کوئی چھوٹی موٹی کوتاہیاں ہو جائیں تو ظہور نتائج کے وقت ہم ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہیں۔

14:45 وَضَرَبۡنَا لَـكُمُ الۡاَمۡثَالَ ۞

(اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں)

طرح طرح کی مثالوں سے تم پر حقیقت واضح کر دی تھی تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہمارا قانون مکافات اس قسم کے لوگوں سے کیا کیا کرتا ہے جنہوں نے تم پر زیادتی کی تھی، جن لوگوں کی بستیوں میں تم بستے تھے ان کے واقعات سے تمہاری معلومات کیلئے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

14:46 وَقَدۡ مَكَرُوۡا مَكۡرَهُمۡ وَعِنۡدَ اللّٰهِ مَكۡرُهُمۡ‌ؕ وَاِنۡ كَانَ مَكۡرُهُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ ۞

(اور انہوں نے اپنی ساری تدبیریں کیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں)

ہم نے تمہیں یہ بھی بتادیا تھا کہ ان لوگوں نے نظام خداوندی کی مخالفت کے لیے طرح طرح کی چالیں چلی ہیں ایسی ایسی چالیں چلی ہیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں، لیکن ہمارے قانون مکافات کے مقابلے میں ان کی کوئی چال کارگر نہ ہوسکی۔

14:52 هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(یہ لوگوں کے لیے ایک اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ ڈراوے جائیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں)

یہ تمام حقائق اور واقعات اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ ان کی روشنی میں انسانیت اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکے اور یہ کہ لوگ آگاہ ہو جائیں کہ غلط روش زندگی کا نتیجہ کس قدر تباہ کن ہوتا ہے اور اس کے بعد وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ کائنات میں اقتدار اور اختیار صرف خدا ہی کا ہے کسی اور کا نہیں ہے صاحبانِ عقل و بصیرت ان حقیقتوں کو اپنے سامنے رکھیں اور پھر ان سے عبرت حاصل کریں جنہیں عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الحجر(15)

15:2 رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۞

(انکار کرنے والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش وہ ماننے والے بنے ہوتے)

(اے رسول! اب یہ انقلاب اپنے فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ رہا ہے۔ اس کے بعد) یہ لوگ' جو اِس کی اِسطرح مخالفت کر رہے ہیں' اس حسرت میں رہیں گے کہ اے کاش! ہم بھی اسے تسلیم کر لیتے۔

15:9 اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ

(یہ یاد دہانی،، کتاب ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں)

اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے (اس لئے اس کا ہر وعدہ سچا ہو کر رہے گا)۔ اور چونکہ اِسے' تمام نوعِ انسان کے لئے' ہمیشہ کے لئے' ضابطہ ہدایت بن کر رہنا ہے' اس لئے اسے ہر طرح سے مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس میں کسی ردوبدل کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکے گی۔

15:20 وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ

(اور ہم نے تمہارے لیے اس میں معیشت کے اسباب بنائے اور وہ چیزیں جن کو تم روزی نہیں دیتے)

(اور زمین کی اس پیداوار کو' تمہارے لئے وجہ معاش (روزی کا سامان) بنایا۔ تمہارے لئے بھی' اور اس مخلوق کے لئے بھی جن کے لئے تم رزق مہیا نہیں کرتے۔

15:22 وَاَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَهٗ بِخٰزِنِيۡنَ

(پھر ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے تم کو سیراب کرتے ہیں اور تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم اس کا ذخیرہ جمع کر کے رکھتے)

(22) اس مقصد کے لئے' ہم ہوائیں چلاتے ہیں جو پانی کے بخارات سے لدی ہوتی ہیں۔ (برعکس آندھیوں کے۔ 41:51)۔ پھر ہم' اِنہی' بادلوں سے مینہ برساتے ہیں۔ اور اس کا پانی تمہارے پینے کے کام آتا ہے۔ (یہ ذخائر ہمارے پاس رہتے ہیں) تمہارے پاس نہیں رہتے۔

15:39 وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ

(اور سب کو گمراہ کر دوں گا)

اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے جو' اس طرح' زندگی کی سعادتوں سے محروم کر دیا' اور مجھ پر خوشگواریوں کی راہ مسدود کر دی ہے' تو میں بھی اب ایسا کروں گا کہ انسانوں کو' ان کی طبیعی زندگی کے مفاد واسباب اس طرح خوشنما بنا کر دکھاؤں کہ وہ انہی میں الجھ کر رہ جائیں' اور انسانی زندگی کے بلند مقاصد کو یکسر نظر انداز کر دیں۔ (اور یوں' میری طرح' یہ بھی زندگی کی حقیقی سعادتوں سے محروم رہ جائیں)

15:40 اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ

(سوائے ان کے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں)

ہاں! جو تیرے مخلص بندے ہوں گے ٗ ان پر میرا زور نہیں چل سکے گا۔ (وہ اپنے آپ کو وحی کے تابع رکھیں گے ٗ اس لئے سرکش جذبات ان پر غالب نہیں آسکیں گے)

15:41 قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَـقِيْمٌ

(اللہ نے فرمایا یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے)

خدا نے کہا کہ جس راہ پر یہ مخلص بندے چلیں گے وہی وہ توازن بدوش راہ ہے جو انہیں سیدھی زندگی کی منزل مقصود تک پہنچادے گی۔ یہی راہ میری طرف لانے والی ہے۔

15:46 اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ

(داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ)

اس جنتی معاشرہ میں (جو اِس دنیا کی زندگی سے اُخروی زندگی تک مسلسل چلا جائے گا) وہ ہر تباہی سے مامون ہوں گے اور ان کی تمام صلاحیتوں کی پوری پوری نشو ونما ہوتی جائے گی۔

15:49 نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّىْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بخشنے والا رحمت والا ہوں)

(اے رسول!) میرے بندوں کو یہ خبر سنادو کہ میرے ہاں ان کے لئے ہر قسم کی حفاظت اور نشو ونما کا سامان ہے۔

15:56 وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ

(ابراہیمؑ نے کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے گمراہوں کے سوا اور کون ناامید ہو سکتا ہے)

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ نہیں! میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں۔ اُس سے تو وہی ناامید ہوتے ہیں جو اُس کا راستہ چھوڑ کر غلط راستوں پر چل نکلیں۔ یا جنہیں صحیح راستہ نہ مل سکے۔ جو اس کی راہ پر چلیں ٗ ان کے سامنے ٗ اس کی رحمت کے عالمگیر نقشے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ٗ اس کی رحمت سے کیسے مایوس ہو سکتا ہوں؟ میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ عام قرائن کے لحاظ سے اب میرے ہاں اولاد کی امید نہیں ہو سکتی۔

15:72 لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

(تیری جان کی قسم وہ اپنی سرمستی میں مدہوش تھے)

اس مقام پر ان فرستادگان نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ (تم کن لوگوں کے ساتھ مغزماری کر رہے ہو؟) تمہاری زندگی کی قسم.... اور قسم اس دین کی جس پر تم ہو یہ لوگ تمہاری ایک نہیں سنیں گے۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ کس طرح اپنی بدمستیوں میں اندھے ہو رہے ہیں۔

15:86 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ

(بے شک تمہارا رب سب کا خالق ہے جاننے والا ہے)

یہ سب کچھ ٗ تیرے اُس پروردگار کی طرف سے کہا جا رہا ہے جس نے اس تمام سلسلہ کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کس قسم کی سعی و عمل کا انجام کیا ہوتا ہے۔

15:87 وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

(اور ہم نے تم کو سات مثانی اور قرآن عظیم عطاء کیا ہے)

ہم نے تمہیں اس تاریخ کے متعدد واقعات کا علم دیا ہے' جو اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی' یہ قرآنِ عظیم عطا کیا ہے (جو ان اصولوں کو اپنے اندر رکھتا ہے جن کے مطابق اقوام کی موت اور حیات کے فیصلے ہوتے ہیں)۔

15:88 وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

(اور ایمان والوں پر اپنی شفقت کے بازو جھکا دو)

(تاریخ کی ان سرگزشتوں' اور قرآن کے ان بنیادی حقائق کے بعد) تم طبیعی زندگی کے اُس سازوسامان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی۔ نہ دیکھو جو ہم نے 'انمیں سے مختلف طبقات کے لوگوں کو دے رکھا ہے۔ (اقوامِ سابقہ کو ان سے کہیں زیادہ سازوسامانِ زیست حاصل تھا)۔ نہ ہی تم اپنے آپ کو اس غم میں گھلاتے رہو کہ یہ لوگ صحیح راستے کی طرف آکر' زندگی کی تباہیوں سے کیوں نہیں بچ جاتے! (نہ اقوام سابقہ نے اپنے پیغمبروں کی بات پر کان دھرا تھا۔ نہ یہ تمہاری بات سنیں گے)۔ تم اب (ان مخالفین کا خیال چھوڑ کر) اُن لوگوں کو' جو اس پیغام کی صداقت پر ایمان لے آئے ہیں' اپنے بازوؤں کے نیچے سمیٹتے جاؤ۔ (اور اس طرح مناسب تعلیم و تربیت سے' اپنی جماعتی تنظیم میں پختگی اور مرکزیت پیدا کرتے جاؤ۔

15:94 فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

(پس جس چیز کا تم کو حکم ملا ہے اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکوں سے اعرض کرو)

لہٰذا' اے رسول! تم ان کا خیال مت کرو' بلکہ (جیسا کہ تم سے کہا گیا ہے)' ان سے الگ ہٹ کر' اپنی جداگانہ تنظیم کرو' اور ان لوگوں سے اعراض برتو' جو خدا کے ساتھ اور قوتوں کو بھی شریک کرتے ہیں۔

15:98 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

(پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے بنو)

(لیکن تم ان کی باتوں کی قطعاً پرواہ نہ کرو۔ یہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ تمہیں ان باتوں میں الجھا کر' تمہاری باتوں کو منفیانہ طور رضائع کر دیں)۔ تم اپنے پروگرام کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف رہو تا کہ خدا کا نظام ربوبیت اس انداز سے متشکل ہو کر سامنے آجائے کہ وہ خدا کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر بن جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم قوانین خداوندی کی کامل اِطاعت کرتے جاؤ.... تم خود بھی ایسا کرو اور تمہاری جماعت بھی ایسا ہی کرے۔

15:99 وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

(اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس ہیں یقینی بات آجائے)

اور اس طرح اپنے نشوونما دینے والے کی محکومیت پورے طور پر اختیار کر لو' تا آنکہ تمہارا یہ دعویٰ (کہ جس نظام کی طرف تم دعوت دیتے ہو' وہ نہایت خوشگوار نتائج کا حامل ہو گا' اور غلط نظام پر چلنے والوں کا انجام تباہی و بربادی ہو گا) پایہ ثبوت تک پہنچ جائے اور ایک ٹھوس حقیقت کی شکل میں دنیا کے سامنے آجائے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة النحل (16)

16:1 اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ

(آ گیا اللہ کا فیصلہ پس اس کی جلدی نہ کرو)

(یہ مخالفین تقاضا کرتے ہیں کہ جس تباہی سے تم انہیں بار بار ڈراتے ہو' اسے جلدی سے لے آؤ۔ ان سے کہو کہ اس کے متعلق) خدا کا حکم آ چکا ہے۔ اس کا ظہور عنقریب ہو جائے گا۔ تم اس کے لئے اس قدر جلدی کیوں مچاتے ہو۔ (وہ تمہارے لئے کونسی ایسی خوش بختی کی بات ہے جسے تم جلد حاصل کر لینا چاہتے ہو! تم اپنے ذہن میں خیال کئے بیٹھے ہو کہ جن قوتوں کو تم خدا کا ہمسر قرار دے رہے ہو' وہ اس فیصلہ خداوندی کو روک لینگے۔ یہ خیال باطل ہے)۔ خدا ان سے بلند و بالاتر ہے)۔

16:2 اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ

(لوگوں کو خبر دار کر دو کہ میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں پس تم مجھ سے ڈرو)

وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق' اپنے بندوں میں سے جس کی طرف مناسب سمجھتا ہے' ملائکہ کو وحی دے کر بھیجتا ہے' تا کہ اس (وحی) کے ذریعے لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ کائنات میں اختیار و اقتدار صرف خدا کا ہے۔ کسی اور کا نہیں۔ لہٰذا' تمہیں اُسی کے قوانین کی نگہداشت کرنی چاہئے۔

16:4 خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ

(اس نے انسان کو ایک بوند سے بنایا پھر وہ یکایک کھلم کھلا جھگڑنے لگا)

(ذرا کائنات کے مختلف گوشوں پر غور کرو)۔ سب سے پہلے انسان ہی کو لو۔' جو قانونِ خداوندی کی مخالفت میں اچھل اچھل کر سامنے آتا ہے۔ اس کی پیدائش ایک قطرہ آب سے جو ممکنات کی اتنی بڑی دنیا اپنے اندر لئے تھا۔ (سوچو کہ اگر یہاں خدا کے تعمیری قانونِ ربوبیت کے بجائے' تخریبی قوتیں کار فرما ہوتیں' تو یہ قطرہء آب کسی صورت میں بھی انسانی پیکر اختیار کر سکتا تھا؟)۔

16:6 وَلَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَحِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ

(اور انمیں تمہارے لیے رونق ہے جب کہ شام کے وقت ان کو لاتے ہو اور جب صبح کے وقت چھوڑتے ہو)

(یہ تو اس کا افادی پہلو ہے۔ اس کا دوسرا پہلو تحسین و جمال کا ہے)۔ تم دیکھتے ہو کہ جب تم انہیں صبح (کی مرمریں روشنی اور شبنمی فضا میں) باہر جنگل میں چرانے کے لئے لے جاتے۔ یا شام (کے شفق آگیں' سکوت افزا سمے میں) انہیں چرا کر واپس لاتے ہو' تو یہ مناظر' حسن و جمال کی کس قدر دلآویز کیفیتیں اپنے اندر لئے ہوتے ہیں۔ (کیا یہ کسی ایسے نظم و نسق کا نتیجہ ہو سکتا ہے جو تخریبی قوتوں کے بل بوتے پر چل رہا ہو؟)

16:7 وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ

(اور وہ تمہارے بوجھ ایسے مقامات تک پہنچاتے ہیں جہاں تم سخت محنت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے)

پھر دیکھو! یہی جانور (جو ایسے دل فریب مناظر کا موجب بنتے ہیں) تمہارے لئے بار برداری کا کام دیتے ہیں۔ یہ 'تمہارا سامان اٹھا کر ایسے دور دراز شہروں میں لے جاتے ہیں کہ اگر تمہیں وہاں پیدل جانا پڑے (اور اس کے ساتھ ہی یہ بوجھ بھی اٹھانا پڑے) تو یہ سفر تمہارے لئے جانکاہ مشقوں کا باعث بن جائے۔ غور کرو کہ تمہارے خدا کا نظام ربوبیت (جو کائنات کی وسعتوں میں پھیلا ہوا ہے) کہ کس قدر رافت ورحمت کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے!

16:12 وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

(اور اس نے تمہارے کام میں لگا دیا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل مند لوگوں کے لئے)

اور اس نے رات اور دن۔ چاند اور سورج کو 'تمہارے فائدے کے لئے' قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ اور اسی طرح ستارے بھی 'اُس کے قانون کی رو سے تمہارے لئے مسخر ہیں۔ ان امور میں بھی ان لوگوں کے لئے 'جو عقل وفکر سے کام لیں' حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں۔

16:16 وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ

(اور لوگ تاروں سے بھی راستہ معلوم کرتے ہیں)

اور اس نے ایسے ایسے نشانات پیدا کر دیئے ہیں (جن سے راستہ چلنے والے' دن کے وقت' اپنی منزل کا تعین کر سکتے ہیں.... باقی رہا رات کی تاریکیوں میں نشانِ راہ) سواِس کے لئے روشن ستارے بنا دیئے (جو جگمگاتی قندیلوں کی طرح (نشاناتِ راہ بنتے چلے جاتے ہیں۔)

16:18 وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

(اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو تم ان کو گن نہ سکو گے)

اور (ہم نے تو ابھی صرف چند چیزوں کا نام لیا ہے' ورنہ اس 'مائدہ ربوبیت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ) اگر تم خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو گننا چاہو' تو وہ تمہارے حیطہ شمار میں نہ آسکیں۔ یہ نعمتیں دونوں قسم کی ہیں۔ کچھ وہ جو تخریبی قوتوں سے تمہاری حفاظت کرتی ہیں۔ اور دوسری وہ جو تمہارے لئے سامانِ نشوونما بہم پہنچاتی ہیں۔

16:23 ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ

(بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

(لیکن یہ لوگ اِس کا اقرار نہیں کریں گے کہ اُن کے 'اس نظام کو تسلیم نہ کرنے کی اصلی وجہ کیا ہے۔ مگر اللہ تو اُن کے حال سے بے خبر نہیں) وہ جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا ہوتا ہے اور ظاہر کیا کرتے ہیں۔ جو لوگ اس طرح تکبّر اور سرکشی اختیار کریں' وہ خدا کی نگاہ میں پسندیدہ نہیں قرار پا سکتے۔

16:26 قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَــرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

(ان سے پہلے والوں نے بھی تدبیریں کیں پھر اللہ ان کی عمارت پر بنیادوں سے آگیا پس چھت اوپر سے ان کے اوپر گر پڑی اور ان پر عذاب وہاں سے آگیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا)

(جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں، کوئی نئی بات نہیں) ان سے پہلی قوموں نے بھی اسی قسم کی ڈپلومیسی اختیار کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوانین خداوندی نے ان کے نظام کی عمارت کی بنیادوں تک کو ہلا دیا' اور اُس کی چھتیں اُن کے اوپر آ گریں۔ انہوں نے اپنی طرف سے ہر ممکن تدبیر کر رکھی تھی کہ اُن کا نظام تباہ نہ ہو۔ لیکن اُن پر' تباہی اور بربادی کا عذاب' اُن راستوں سے آ پہنچا جو اُن کی عقل و شعور میں نہیں تھے۔

16:30 وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ

(اور آخرت کا گھر بہتر ہے اور کیا خوب گھر ہے تقوی والوں کا)

جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی اختیار کر رکھی ہے (یعنی مومنین کی جماعت) اُن سے (یہ مخالفین) پوچھتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے' وہ ہے کیا؟ (اس کا ماحصل کیا ہے' وہ اس کا جواب ایک لفظ میں دیتے ہیں۔) وہ کہتے ہیں کہ اس سے حاصل ہو گا..... خیر.... یعنی نفع بخشی اور زندگی کے ہر پہلو میں بہتری۔ بالفاظِ دیگر' اس کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ' اس کے مطابق' حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کریں گے' ان کے لئے اِس دنیا کی زندگی میں بھی ہر طرح کی خوشگواریاں ہوں گی۔ اور مستقبل کی زندگی میں بھی ہر طرح کی بہتری۔

16:36 فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

(پس ان میں سے کچھ کو اللہ نے ہدایت دی)

16:36 وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ

(اور کسی پر گمراہی ثابت ہوئی)

ہم نے ہر قوم میں کسی نہ کسی رسول کو بھیجا کہ وہ ان سے کہہ دے کہ وہ صرف ایک خدا کے احکام کی اطاعت کریں اور ہر غیر خداوندی اقتدار کی محکومیت اور فرماں پذیری سے باز رہیں۔ سو ان میں سے بعض نے قانونِ خداوندی کے مطابق صحیح راستہ اختیار کر لیا' اور بعض نے اس سے انکار کیا تو گمراہی ان پر ثبت ہو گئی۔ سو تم مختلف ممالک میں جاؤ اور اقوامِ عالم کے تاریخی واقعات اور آثار پر غور کرو اور دیکھو کہ جن قوموں نے خدا کی طاقت اور قانون کو جھٹلایا تھا' ان کا انجام کیا ہوا؟

16:52 وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ

(اور اسی کی اطاعت ہے ہمیشہ)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے' سب اس کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل ہے۔ لہٰذا' انسانوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ اُس کے قوانین کی اطاعت کریں۔ اور التزاماً اور دواماً ایسا کریں۔ ان سے پوچھو کہ کیا ایسے واضح حقائق کے بعد بھی تم خدا کے علاوہ اوروں کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرو گے؟

1:57 وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ

(اور وہ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھراتے ہیں)

(انسان کے خود ساختہ معتقدات کی بھلی پوچھی!) ان کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا کی بیٹیاں ہیں! (قطع نظر اس کے کہ خدا کی اولاد کا عقیدہ کس قدر باطل ہے' یہ لوگ' اولاد میں سے بھی اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں) اور اپنے لئے کچھ اور (یعنی بیٹے) چاہتے ہیں۔

16:58 وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ

(اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ جی میں گھٹتا رہتا ہے)
حالانکہ ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو یہ خبر ملتی ہے کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اس کے چہرے کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔

16:61 فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

(جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے)
(یہ تخریبی اور تعمیری ڈھانچے یک لخت نمودار نہیں ہو جاتے۔ رفتہ رفتہ بنتے ہیں۔ اگر کائنات کے ارتقاء میں یہ تدریجی قانون کارفرمانہ ہوتا' اور) خدا کا قانونِ مکافات لوگوں کی زیادتی پر فوراً ان کی گرفت کر لیا کرتا' تو صفحہ ارض پر کوئی چلنے والا (انسان) نظر نہ آتا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتا' بلکہ انہیں مقررہ تاریخی منازل تک پہنچانے کے لئے ان کے انجام کو موخر کرتا جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں تو اس کے بعد نہ ایک ثانیہ کی دیر ہوتی ہے، نہ سویر۔ (ان کے اعمال کا آخری فیصلہ کن نتیجہ سامنے آجاتا ہے)۔ تم نے دیکھا کہ قانونِ خداوندی میں حکمت اور غلبہ کس طرح کار فرما رہتا ہے!

16:65 وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

(اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا)
(یہ ضابطہ ہدایت' انسان کی انسانی زندگی کے لئے اسی طرح سامانِ نشوونما بہم پہنچاتا ہے جس طرح اس کی طبیعی زندگی کے لئے ہمارا کائناتی نظام' سامانِ زیست عطا کرتا ہے۔ اس کیلئے) خدا' اپنے قانون کے مطابق' بادلوں سے بارش برساتا ہے' تو اس سے زمین مردہ کو از سرِ نو زندگی مل جاتی ہے۔ یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانی ہے جو حق کی آواز کو دل کے کانوں سے سنتے ہیں۔

16:69 فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ

(اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے)
پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں سے رس چوستی پھرے۔ اور نہایت فرماں پذیری اور اطاعت گزاری سے' اُس راستے پر چلتی جائے جو خدا کے قانونِ ربوبیت نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے۔ (چنانچہ جب وہ قانونِ فطرت کا یوں اتباع کرتی ہے تو) اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا رَس (شہد) نکلتا ہے جس میں' لوگوں کے لئے (غذائیت کے علاوہ) شفا بھی ہوتی ہے۔ اس میں بھی اُن لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانی ہے جو فکر و تدبیر سے کام لیں۔ (وہ دیکھیں گے کہ ان مکھیوں کے نظام میں کس طرح ہر ایک مکھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق سرگرمِ عمل رہتی ہے۔ اپنی محنت کے ماحصل کو' اپنے مشترکہ "بیت المال" میں جمع کر دیتی ہے' اور وہاں سے ہر ایک کو' اس کی ضرورت کے مطابق' سامانِ نشوونما ملتا رہتا ہے۔

16:70 وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۝

(اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں کہ جاننے کے بعد وہ کچھ نہ جانیں بیشک اللہ علم والا ہے قدرت والا ہے)
اللہ تمہیں پیدا کرتا ہے پھر تمہیں جوانی تک پہنچاتا ہے جس میں بھرپور توانائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر تم میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو' جوانی کے بعد' بڑھاپے کی عمر تک پہنچتے ہیں جس میں قویٰ' مضمحل ہو جاتے ہیں اور ذہن میں بھی اس حد تک کمزوری آجاتی ہے کہ انسان سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد' پھر نادان ہو جاتا ہے۔ یہ سب کچھ خدا کے قانونِ طبیعی کے مطابق ہوتا ہے جس کے اندازے علم پر مبنی ہیں۔

16:71 وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ

(اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں بڑائی دے دی ہے)

(انسانی عمر کے مختلف مدارج میں کام کرنے اور کمانے کی استعداد مختلف ہوتی ہے۔۔ تو کیا ہمارے کائناتی نظامِ ربوبیت' اور خود تمہارے عائلی نظام (گھریلوں زندگی) میں یہ اصول کار فرما ہوتا ہے کہ سامانِ پرورش 'کمائی کے مطابق ملے' یا یہ اصول کہ وہ سامان' ضرورت کے مطابق ملے؟ اگر یہ اصول کار فرما ہو کہ سامانِ زندگی 'کمائی کی نسبت سے ملے' تو کوئی بچہ زندہ ہی نہ رہ سکے تم ایسا نہیں کرتے 'لیکن معاشرے میں اس کے خلاف چلتے ہو جس سے وہ معاشی ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں جن سے معاشرہ جہنمی بن جاتا ہے)۔ مختلف افراد میں 'اکتسابِ رزق کی صلاحیت میں فرق اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا میں مختلف قسم کے کام ہوتے ہیں جو اکتسابِ رزق زیادہ کر سکتے ہیں انہیں اپنی ساری کمائی سمیٹ کر بیٹھ جانے کیبجائے ضرورت مندوں کی مدد کریں۔

16:75 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ ۞

(اور اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک غلام مملوک کی جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا، اور ایک شخص وہ ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہے وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے کیا یہ یکساں ہوں گے)

مجبورِ محض غلام ہے۔ جسے اختیار ہی نہیں۔ دوسرا وہ نہایت اچھی روزی والا' وہ اپنے اختیار وارادہ سے 'ظاہر اور پوشیدہ' ربوبیت عامہ کے لئے صرف کرتا ہے۔ کہو' یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یکساں استعداد دیدی جاتی تو انسان' مشین کے پرزوں کی طرح مجبور ہوتا۔ صاحبِ اختیار وارادہ نہ رہتا۔ ضرورت ایسے نظام کی تھی کہ ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق کام کرے۔ اور جو زیادہ کمائے' وہ بطیب خاطر' اپنے اختیار وارادہ سے دوسروں کی کمی کو پورا کرے۔ لینے والے پر کسی کا احسان نہیں ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ کام چوری نہ کرے۔

16:76 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک گونگا ہے کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے وہ کوئی کام درست کر کے نہیں لاتا کیا وہ اور ایسا شخص برابر ہو سکتے ہیں جو انصاف کی تعلیم دیتا ہے اور وہ ایک سیدھی راہ پر ہے)

دو آدمی ہیں۔ ایک عقل وفکر سے عاری ہے۔ کسی شے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ وہ خیر کی خبر نہیں لاتا کیونکہ اچھی بات بن ہی نہیں پڑتی۔ اس میں نہ نقصان پہنچانے کی استعداد ہے' نہ نفع پہنچانے کی طاقت، اس سے اس کی برابری نہیں ہو سکتی جو زندگی کے توازن بدوش' سیدھے راستے پر ہر معاملہ کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے اختیار وارادہ اور عدل پر چلا جا رہا ہو،،، مجبور اور صاحب اختیار اور ارادہ ہونے میں یہ فرق ہے۔

16:79 اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ

(کیا لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ آسمان کی فضا میں مسخر ہو رہے ہیں ان کو صرف اللہ تھامے ہوئے ہے)

(یہ تو رہا قانونِ خداوندی کی تدریج کا پہلو۔ اس کی محکمیت کو سمجھنا چاہتے ہو تو) پرندوں کی حالت پر غور کرو۔ وہ کس طرح فضا کی پہنائیوں میں' نہایت اطمینان وسکون سے اڑتے رہتے ہیں۔ قانونِ خداوندی کے سوا اور کونسی قوت ہے جو انہیں اِس خلامیں اِس طرح تھامے رکھ سکتی ہے؟ اِس میں ان لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کے نشانات ہیں جو قانونِ خداوندی کی محکمیت پر یقین رکھتے ہیں۔

16:82 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(پس اگر وہ اعراض کریں تو تمہارے اوپر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے)

اے رسول! اگر یہ لوگ' اس قدر تبیانِ حقیقت کے بعد بھی' اس نظام سے روگردانی کریں' تو تیری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ تیرے ذمے اس پیغام کا ان تک پہنچا دینا ہے۔(اس کے بعد' تم اپنی جماعت کی تنظیم وتربیت میں لگ جاؤ۔ اسی سے انقلاب آئے گا۔

16:90 اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

(بیشک اللہ حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور اللہ روکتا ہے اور فحشاء سے اور منکر سے اور سرکشی سے اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاددہانی حاصل کرو)

بنیادی نکتہ یہ ہے کہ تم:۔

(1) ہر ایک سے عدل کرو۔ یعنی ہر ایک کا پورا پورا حق دو۔

(2) جس میں کمی رہ جائے' اس کی کمی کو پورا کرو اور اس طرح معاشرہ کے توازن کو قائم رکھو۔

(3) اس "عدل واحسان" کی ابتدا اپنے قریبیوں.... اہل خاندان اور آس' پاس کے لوگوں.... سے کرو' اور پھر اس سلسلہ کو عالمگیر کرو

(4) بخل سے ہمیشہ بچو۔ یعنی اپنی ذات کے لئے سمیٹ کر نہ بیٹھ جاؤ۔

(5) خدا نے حدود مقرر کر دی ہیں تجاوز نہ کرو۔ قانون شکنی نہ کرو۔

یہ اخلاقی اقدار وبلند مقصد ہیں

16:91 وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ

(اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں عہد کرلو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو اور تم اللہ کو ضامن بنا چکے ہو)

نیز (6) جب تم خدا کے ساتھ عہد کرلو (بالخصوص وہ بنیادی عہد جس کا ذکر)9:111(میں کیا گیا ہے) تو اپنے عہد کو پورا کرو۔ (7) اور اپنے قول واقرار پختہ کر لینے کے بعد' انہیں مت توڑو' درآنحالیکہ تم اس پر خدا کو ضامن قرار دے چکے ہو۔ یاد رکھو! جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

16:96 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ

(جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے)

تم جو کچھ بھی اپنے ذاتی مفاد کے لئے حاصل کرو' (وہ بظاہر کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو' ضرور) ختم ہو کر رہے گا۔ لیکن جو کچھ نظامِ خداوندی کی رُو سے ملے گا' وہ باقی رہے گا۔ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ لیکن' یہ ملے گا اُنہی کو جو اِس نظام کے قیام میں ثابت قدم رہیں گے اور حسن کارانہ انداز سے اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے۔

16:97 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ

(جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیہ کہ وہ مومن ہو تو ہم اس کو زندگی دینگے ایک اچھی زندگی)

یاد رکھو! اس باب میں ہمارا قانون یہ ہے کہ تم میں سے جو بھی' نظام خداوندی کی صداقت پر یقین رکھ کر' ایسے کام کرے گا جو اس کی ذات اور معاشرہ کو سنوار دیں' تو ہم اسے نہایت خوشگوار زندگی بسر کرائیں گے۔ یہ نتیجہ ہو گا ان کے اعمال کا جو ان سے حسن کارانہ انداز سے ظہور میں آئیں۔

16:98 فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(پس جب تم قرآن کو پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو)

جب تم قرآنی پروگرام پر عمل درآمد شروع کرو گے' (تو لوگوں کی ذاتی مفاد پرستیاں اور سرکش قوتیں اس کی سخت مخالفت کریں گی) اُس وقت ضرورت ہو گی کہ تم (اور زیادہ شدت کے ساتھ) قوانین خداوندی سے وابستہ رہ کر' تخریبی عناصر کی مضرت رسانیوں سے سامانِ حفاظت طلب کرو۔

16:103 وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ

(اور یہ قرآن صاف عربی زبان ہے)

ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسول) کو کوئی آدمی آکر یہ باتیں سکھا جاتا ہے (اور یہ انہیں وحی کہہ کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ ایسا کہتے وقت یہ لوگ اور تو اور' اتنا بھی نہیں سوچتے کہ) جس آدمی کی طرف یہ اسے منسوب کرتے ہیں اس کی زبان بڑی غیر فصیح ہے اور یہ قرآن' نہایت واضح' صاف اور نکھری ہوئی عربی زبان میں ہے (یعنی علاوہ اس کے کہ قرآن کے حقائق کسی انسان کے وضع کردہ نہیں ہو سکتے' اس کا اندازِ بیان بھی نہایت بلند ہے)۔

16:106 وَقَلْبُهٗ مُطْمَـئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ

(بشرطیہ کہ اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو)

یہ تو وہ ہیں جو سرے سے ایمان لاتے ہی نہیں۔ اب رہا وہ شخص جو ایمان لانے کے بعد' قانونِ خداوندی کا منکر ہو جائے' بایں نمط کہ وہ اس کفر و انکار کے لئے اپنا دل کھول دے۔ تو یہی لوگ ہیں جن پر' خدا کے قانونِ مکافات کی رُو سے' ایسی تباہی آتی ہے کہ ان کا سب کچھ راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ جاتا ہے.... مگر ہاں! جس شخص سے جبراً کفر کا کوئی کام کرا لیا جائے' درآنحالیکہ اِس کا دل اندر سے ایمان پر مطمئن ہو' تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔

16:112 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

(اور اللہ ایک بستی والوں کی مثال بیان کرتا ہے کہ وہ امن و اطمینان میں تھے)

16:112 يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ۞

(ان کو ان کا رزق فراغت کے ساتھ ہر طرف سے پہنچ رہا تھا)

16:112 فَكَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ

(پھر انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی)

فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الۡجُوۡعِ وَالۡخَوۡفِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝

(تو اللہ نے ان کو ان کے اعمال کے سبب سے بھوک اور خوف کا مزہ چکھایا)

قوموں پر اس قسم کی تباہیاں کیوں' اور کب' آتی ہیں' اسے ایک بستی کی مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ جسے خارجی خطرات سے امن اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا لیکن خدا کی بخشائشوں کی ناقدر شناسی کیگئی (لوگوں نے انہیں اپنے لئے سمیٹنا اور چھپانا شروع کر دیا)۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر بھوک اور خوف کا عذاب طاری ہو گیا۔

16:114 فَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ

(سو جو چیزیں اللہ نے تم کو حلال اور پاک دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو)

لہٰذا (اے مخاطبین! تم اس مثال سے عبرت حاصل کرو' اور) جو سامانِ رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے' اسے' اُس کے مقرّر کردہ طریقہ کے مطابق' خوشگوار اور پاکیزہ انداز سے کھاؤ پیو۔ اور یوں' خدا کی بخشائشوں کی سپاس گزری کا ثبوت دو۔ لیکن یہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم' اپنے ذاتی جذبات اور انفرادی مفاد سے قطع نظر کر کے' قوانینِ خداوندی کی محکومیت اختیار کرو۔

16:120 اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ

(بے شک ابراہیم ایک الگ امت تھا اللہ کا فرماں بردار اور اس کی طرف یکسو)

شکر نعمت کی وہ روش (جس کا ذکر 16:114 میں آچکا ہے) ابراہیم علیہ السلام نے اختیار کی تھی۔ (اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے اس نے کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام' یوں تو ایک فرد تھا' لیکن اپنی جامع شخصیت کی بنا پر' پوری کی پوری قوم تھا جو قوانین خداوندی کے سامنے جھکی ہو' اور ہر غیر خداوندی قوت سے منہ موڑ کر' اپنی تمام توجہات' اسی مقصد عظیم پر مرکوز رکھے۔

16:121 شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَ هَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

(وہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا تھا خدا نے اس کو چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کی)

نعمائے خداوندی کی یہی شکر گزاری تھی جس کی بنا پر' خدا نے اسے' (نظامِ خداوندی کے مرکز کی تاسیس کے لئے) منتخب کیا تھا اور اس کی راہ نمائے زندگی کی سیدھی اور توازن بدوش راہ کی طرف کی تھی۔

16:125 اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ

(اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اچھے طریقے سے بحث کرو)

(تم اِس وقت ان سے الجھو نہیں بلکہ) اپنے خدا کے راستے کی طرف' حکمت اور موعظتِ حَسنہ کے ساتھ دعوت دیتے چلے جاؤ.... یعنی قوانین خداوندی کی غرض وغایت اور اخلاقی اقدار کے منشاء ومقصود کو سامنے رکھتے ہوئے.... اور اختلافی امور میں' ان کے ساتھ نہایت حسن کارانہ انداز سے بات چیت کرو۔ تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور کون سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔

16:128 اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

(بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکی کرنے والے ہیں) اس لئے کہ خدا کی تائید و نصرت ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو غلط راستے کی تباہیوں سے بچنا چاہیں' اور اس کے بتائے راستہ پر حسن کارانہ انداز سے چلتے جائیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الإسراء (17)

17:1سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا

(پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک)

مخالفین کی جن ریشہ دوانیوں کی طرف پیچھے اشارہ کیا گیا ہے (127:16) اُن میں 'آخری اسکیم یہ تھی کہ رسول کو چپکے سے قتل کر دیا جائے۔ لیکن)خدا کی اسکیمیں بلند و برتر ہیں چنانچہ وہ' اپنی اسکیم کے مطابق 'اپنے بندے کو' راتوں رات' بیت الحرام (مکہ) سے نکال کر' (مدینہ کی) کشادہ سرزمین کی طرف لے گیا' ہم نے اُس مقام' اور اُس کے گرد و پیش کو بڑا بابرکت بنایا ہے خدا اب' اُن باتوں کو آشکارا کر دے جن کا وعدہ' اتنے عرصہ سے کیا جاتا رہا ہے۔(23:20)۔ یقیناً وہ سب کچھ دیکھنے' سننے والا ہے۔ اس لئے اُس کا ہر فیصلہ 'علم و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

17:3 اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ۝

(بے شک وہ ایک شکر گزار بندہ تھا)

اس بات پر یقین پیدا کرانے کے لیے کہ خدا کی تدبیر امن اور حفاظت کی ضامن ہوتی ہیں ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم ان لوگوں کی نسل میں سے ہو جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرا کر طوفان سے نجات دلائی تھی نوح ہمارا بڑا سپاس گزار بندہ تھا اس لئے اگر تم بھی اسی طرح سپاسگزاری اختیار کرو گے تمہیں بھی قوم فرعون کے عذاب سے نجات مل جائے گی (ہجرت سے یہی مقصود تھا)

17:5 اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ

(نہایت زور والے)

چنانچہ جب' ان دو مواقع میں سے (بخت نصر کے حملہ کے وقت) پہلا موقعہ آیا' تو (اے نبی اسرائیل!) ہم نے تمہارے خلاف ایسے لوگ اٹھا کھڑے کئے جو بڑے طاقتور اور سخت گیر تھے۔ وہ تمہاری بستیوں کے اندر جا گھسے' اور انہوں نے تمہیں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر پکڑا۔ اور خدا کے قانونِ مکافات نے جو کچھ کہا تھا' وہ یوں پورا ہو کر رہا۔

17:7اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ

(اگر تم اچھے کام کرو گے تو تم اپنے لیے اچھا کرو گے)

وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا

(اور اگر تم برا کام کرو گے تب بھی اپنے لیے برا کرو گے)

اِس طرح' تم نے دیکھ لیا کہ جب تم نے' قوانین خداوندی کے مطابق' حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کی تو تمہاری حالت کس قدر خوشگوار ہوگئی۔ اور جب تم نے' اس کے خلاف ناہمواریوں کی راہ اختیار کر لی' تو اُس کا وبال بھی تمہارے اپنے ہی اوپر پڑا۔ (یہ ہے ہمارا قانونِ مکافاتِ عمل)۔ پھر جب دوسرا موقعہ آیا (تو ہم نے' ٹائٹس کی زیر سرکردگی' رومیوں کو تمہارے خلاف اٹھا کھڑا کیا) تاکہ وہ تمہیں ذلیل و خوار کریں' اور ہیکل میں اس طرح جا گھسیں جس طرح پہلی مرتبہ (بابلی) وہاں جا گھسے تھے۔ اور جو کچھ ان کے قابو آئے اُسے تہس نہس کر کے رکھ دیں۔(104:17)

17:9 اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

(بلاشبہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے)

(اب یہ صحیح رَوش قرآن کی راہ نمائی ہی میں مل سکتی ہے۔ اس لئے کہ) قرآن ؔکاروانِ انسانیت کو' سفر زندگی میں' وہ راہ دکھاتا ہے جس سے زیادہ توازن بدوش اور سیدھی راہ اور کوئی نہیں۔ اور اُن لوگوں کو' جو اِس کی صداقتوں کو تسلیم کر لیتے ہیں' اور اِس کے متعین کردہ پروگرام پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں' خوشخبری دیتا ہے کہ اُنہیں' اُن کے حسن عمل کا بہت بڑا اجر ملے گا۔

17:11 وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا

(اور انسان برائی مانگتا ہے جس طرح اس کو بھلائی مانگنا چاہیے)

(مستقبل کی زندگی سے انکار اور صرف دنیا کی طبیعی زندگی کو مآل سمجھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ) انسان کا نصب العین' مفاد عاجلہ کا حصول رہ جاتا ہے۔ وہ انہیں جلدی جلدی سمیٹنے کی فکر کرتا ہے (37:21)۔ حرص وہوس سے' اُس کی نگاہوں پر' اس قدر دبیز پردے پڑ جاتے ہیں کہ وہ اپنے حقیقی نفع ونقصان کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ وہ خیر اور شر میں تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ نقصان رساں باتوں کو بھی' اِسی طرح دعوت دیتا ہے جس طرح منفعت بخش امور کو۔

17:14 اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ(پڑھ اپنی کتاب)

اور انسان سے کہا جاتا ہے کہ لو! اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لو.... تمہار احساب کرنے کے لئے باہر سے کسی محاسب کے بلانے کی ضرورت نہیں۔ خود تمہاری اپنی ذات' تمہارے خلاف' محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

17:15 مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْــتَدِيْ لِنَفْسِهٖ

(جو شخص ہدایت کی راہ پر چلتا ہے تو وہ اپنے ہی لیے چلتا ہے)

(یہ اعمالنامے کیا ہیں؟ اس حقیقت کی زندہ شہادت کہ) جو شخص سیدھی راہ پر چلتا ہے' اُس کی نفع بخشیاں خود اُس کی اپنی ذات کے لئے ہوتی ہیں۔ اور جو غلط راستہ اختیار کرتا ہے' اُس کے نقصانات اُسی کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں کوئی بوجھ اٹھانے والا' کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ (اس کے لئے ضروری ہے کہ غلط اور صحیح راستہ' انسان کے سامنے' واضح طور پر' رکھ دیا جائے۔ سلسلہ ہدایت آسمانی سے مقصد یہی ہے)۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ کسی قوم کی طرف اپنا پیغامبر نہ بھیجیں (جو انہیں غلط اور صحیح میں امتیاز کر کے بتا دے)۔ اور اُس پر تباہی لے آئیں۔ (سلسلہ نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد' اب یہی مقصد قرآن کی رُو سے پورا ہو گا)۔

17:19 سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا

(تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی)

اس کے برعکس' جو قوم (مفادِ عاجلہ کے ساتھ ساتھ 2:201) مستقبل کی خوشگواریاں بھی چاہتی ہے' اور اس کے لئے ایسی کوشش کرتی ہے' جیسا کوشش کرنے کا حق ہے۔ اور مستقل اقدار پر یقین کامل رکھتی ہے۔ تو یہ لوگ ہیں جن کی کوششیں' حال اور مستقبل دونوں میں' بھرپور نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔

17:23 وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَـقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

(اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان میں سے ایک یا دونوں تو ان کو اف نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑ کو ان کیساتھ احترام کے ساتھ بات کرو)

اسی مقصد کے پیش نظر تیرے نشوو نما دینے والے نے' مستقل اقدار کا مکمل ضابطہ بذریعہ وحی دیدیا ہے' ان اقدار کا اصل الاصول اور نقطہ ماسکہ یہ ہے کہ تم' قوانین خداوندی کے علاوہ' کسی کی اطاعت نہ کرو۔ اُس کے سوا کسی کو اپنا حاکم تسلیم نہ کرو۔ محکومیت صرف اُس کے قوانین کی اختیار کرو۔ اس اصل الاصول کی روشنی میں دنیا میں' نظام ربوبیت.... یعنی نوع انسان کی عالمگیر پرورش کا نظام.... قائم کرو۔ اور اس کی ابتدا' اپنے گھر کی زندگی سے کرو۔ اِس نظام کی بنیاد یہ ہے کہ جس شخص میں' کسی وجہ سے' کوئی کمی واقع ہو جائے' اُس کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔

17:26 وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا

(اور رشتہ داروں کو اس کا حق دو اور مسافر کو اور مسکین کو، اور فضول خرچی نہ کرو)

(اسی بنیادی اصول کو اب آگے بڑھاتے جاؤ) جو لوگ تمہارے قریبی (رشتہ دار) ہیں۔ یا جن کا چلتا ہوا کاربار' کسی وجہ سے رک گیا ہے۔ یا جو مسافر زادِ راہ کے بغیر رہ گیا ہے۔ اُن سب کا تم پر حق ہے۔ ان کے حقوق بھی ادا کرو۔ لیکن مال کو بے جا صرف مت کرو' اور اس اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ مال' ملت کی کھیتی کے لئے بیج کے مانند ہے۔ اگر بیج بر محل بویا گیا' تو ایک ایک دانے سے' سات سات سو دانے پیدا ہوں گے (2:261)۔ اور اگر اُسے بے محل بکھیر دیا' تو' کھیتی کا اُگنا تو ایک طرف' بیج بھی ضائع چلا جائے گا۔

17:27 اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ

(بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں)

اس طرح مال کو ضائع کر دینے والے' شیطان کے بھائی بند ہیں۔ اور شیطان اُسے کہتے ہیں جو خدا کے عطا کردہ سامانِ نشوونما کو تباہ و برباد کر کے' اُس کی نعمتوں کی ناسپاس گزاری کرے۔

17:32 وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ

(اور زنا کے قریب نہ جاؤ وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے)

اور زنا کے پاس تک بھی نہ پھٹکو۔ (اِس کے مبادیات تک سے بھی بچو)۔ یاد رکھو! یہ ایسی حدود شکنی ہے جس سے معاشرہ میں فحاشی پھیل جاتی ہے اور چاروں طرف سے برائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں۔

17:35 وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَـقِيْمِ ۭ

(اور جب ناپ کر دو تو پورا ناپو اور ٹھیک ترازو سے تول کر دو)

اور جب تم کسی چیز کو ماپو' تو ماپ کو پورا کرو۔ اور جب تولو' تو ہمیشہ درست ترازو سے تولو۔ (ڈنڈی مار لینے سے تھوڑا سا بے جا فائدہ تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھو!) صحیح منفعت' ماپ تول کے پورا رکھنے ہی سے ہوتی ہے' اور لین دین کی یہی شکل ہے جو مآلِ کار معاشرہ کے توازن کو قائم رکھ سکتی

ہے۔ماپ تول کے پورا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اپنا معاشی نظام ’عدل ومساوات کے اصولوں پر استوار کرو۔نہ کسی سے ’واجب سے زیادہ لو۔نہ کسی کو اس کی محنت سے کم دو۔

17:37 وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ

(اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو)

اور (باہمی معاملات کی طرح’ اپنی رفتار وگفتار میں بھی اوچھا پن پیدا نہ ہونے دو۔اس لئے کہ ان باتوں کا اثر بھی انسانی سیرت پر پڑتا ہے۔مثلاً) تم یوں اکڑ کر نہ چلو جس سے ایسا معلوم ہو گویا تم زمین میں شگاف کر دینا چاہتے ہو’ یا تن کر پہاڑوں کی لمبان تک پہنچ جانا چاہتے ہو۔ایسا تو تم کر نہیں سکو گے’ البتہ اس سے تمہارا اسفلہ پن ظاہر ہو جائے گا۔لہٰذا رفتار میں میانہ روی اختیار کرو۔(19:31)۔(اکڑتا وہی ہے جو مفاد عامہ کے کام کئے بغیر بڑا بننے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔(75:40)،(187:3)۔

17:44 وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ

(اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے)

کائنات کی پستیاں اور بلندیاں’ اور جو کوئی ان کے اندر ہے’سب’ خدا کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں۔یہاں کوئی شے ایسی نہیں جو اُس پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں نہ ہو جس کے نتائج خدا کی حمدوستائش کے زندہ پیکر بن کر سامنے آجاتے ہیں۔لیکن تم نہیں سمجھتے کہ وہ کس طرح اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی میں سرگرمِ عمل ہیں ان میں سے کسی میں بھی الٰہ بننے کی قدرت نہیں۔خدا اپنے نظم کائنات کو اپنے کنٹرول میں رکھے ہوئے ہے اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کئے جا رہا ہے۔

17:57 اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا

(واقعی تمہارے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے)

جن ہستیوں کو یہ لوگ’ صاحبِ اقتدار سمجھ کر’ اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں’اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ ان میں سے جنہیں یہ سب سے زیادہ مقرّب خیال کرتے ہیں’ وہ بھی ہمیشہ اس طلب اور خواہش میں رہتے ہیں کہ انہیں خدا کے ہاں اچھا مرتبہ اور درجہ مل جائے (35:5)۔وہ’اس کی طرف سے’ سامانِ نشوونما کے متوقع’اور اُس کے قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کُن نتائج سے خائف رہتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ وہ تباہیاں ایسی ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

17:67 وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا

(اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے)

(جب تمہاری کشتی’امن وعافیت سے چلی جاتی ہے تو تم اور سینکڑوں قسم کے خیالات دِل میں لاتے ہو لیکن اس طرف توجہ دینے کی ضرورت تک محسوس نہیں کرتے کہ یہ سب کچھ قانون خداوندی کے مطابق ہو رہا ہے۔مگر) جب وہ کشتی کسی مصیبت میں گھر جاتی ہے تو اُس وقت صرف وہی تدابیر کارگر ہو سکتی ہیں جو قانون خداوندی کے مطابق اختیار کی جائیں۔اُس کے خلاف کسی ایسی قوت کی تدبیر’ جسے تم حالتِ امن میں پکارتے تھے’ کارساز نہیں ہو سکتی۔اُس کے بعد’ جب تم صحیح وسلامت خشکی پر اُتر جاتے ہو’تو پھر اس حقیقت سے رُوگردانی کر لیتے ہو (کہ امن وعافیت قوانین

خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے ہی سے مل سکتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ انسان (اگر' وحی خداوندی کو چھوڑ کر' صرف اپنے جذبات وخیالات کے تابع چلے تو) بڑاناسپاس گزار ہوتا ہے۔

17:70 وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

(اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی)

(یہ طبیعی قوتیں جو کائنات میں کار فرماہیں' بڑی مہیب اور زبردست واقع ہوئی ہیں'لیکن) ہم نے انسان کو ان سب پر برتری عطا کی ہے۔ ہم نے تمام فرزندانِ آدم کوواجب التکریم بنایاہے۔ (اور انہیں قوانین طبیعی کا وہ علم دیاہے جس کی بناپر وہ) خشکی اور تری کی تمام قوتوں کو مسخر کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح' اپنے لئے 'نہایت خوشگوار سامانِ زیست حاصل کر لیتے ہیں۔ انسان کو اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت اور برتری عطا کی ہے۔

17:72 وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

(اور جو شخص اس دنیامیں اندھارہاوہ آخرت میں بھی اندھارہے گااور بہت دور پڑارہے گاراستے سے)

(اس سے یہ نہ سمجھ لیجئے کہ انسانی اعمال کے نتائج صرف اگلی زندگی میں ہی سامنے آتے ہیں۔ نہیں۔ اعمال کے نتائج اِسی زندگی میں بھی سامنے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ حسن عمل کا نتیجہ 'اِس دُنیا کی خوشگواریاں بھی ہیں۔ یہی وہ محسوس معیار ہے جس سے دیکھا جاسکتا ہے کہ کسی قوم کے اعمال' قوانین خداوندی کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اگر اُسے عزت اور عروج حاصل ہے تو اُس کے اعمال اُن قوانین کے مطابق ہیں اگر وہ ذلت وخواری کی زندگی بسر کر رہی ہے' تو وہ ان کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ یہ اصول یاد رکھو کہ) جو کوئی اِس دنیامیں اندھاہے' وہ آخرت میں بھی اندھاہی ہو گا' اور راستہ سے یک قلم بھٹکاہوا۔ (اس لئے کہ زندگی توایک جوئے رواں ہے (124:20)۔)

17:77 وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا

(اور تم ہمارے طریقے میں تبدیلی نہ پاؤگے)

(بہر حال' جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہاہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تجھ سے پہلے بھی ہم نے جتنے رسول بھیجے' انہیں لوگوں نے اسی طرح تنگ کیا۔ اور) ان کے بارے میں ہمارا یہ دستور رہا (کہ جب ان کی سرکشی انتہاتک پہنچ گئی' اور اُن کی اصلاح کا کوئی امکان نہ رہا۔ تو' وہ قوم تباہ ہو گئی)۔ وہی دستور یہاں بھی کار فرماہو گا۔ ہمارے قوانین اور دستور اٹل ہوتے ہیں۔ تُوان میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔

17:78 اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

(نماز قائم کروسورج ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے تک اور خاص کر فجر کی قرأت، بے شک فجر کی قرأت مشہود ہوتی ہے)

(لیکن یہ کچھ از خود نہیں ہو جائے گا۔ اس کے لئے تمہیں مسلسل جدوجہد کرنی ہو گی۔ تمہارا پروگرام یہ ہوناچاہئے کہ) علی الصبح' طلوع آفتاب سے پہلے' قرآنی حقائق پر غور و تدبیر کیا جائے اور دیکھا جائے کہ معاملات پیش نظر کے متعلق وہاں سے کیاراہ نمائی ملتی ہے.... علی الصبح' اس لئے انسان کے خیالات میں اس قدر یکسوئی ہوتی ہے کہ اس سے قرآنی حقائق کی دل ان کی صداقت کی بے اختیار گواہی دے دیتاہے.... اس کے بعد' طلوع

آفتاب سے لے کر ابتدائے شب کی تاریکی (یعنی صبح سے شام) تک اس پروگرام پر مسلسل عمل پیرا رہا جائے اور اجتماعات بھی منعقد کئے جائیں (42:38)۔

17:79 وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓي اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(اور رات کو تہجد پڑھ لو یہ نفل ہے تمہارے لئے امید ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود پر کھڑا کرے)

اور اگر حالات کا تقاضا اس سے بھی زیادہ کا ہو، تو تم رات کے کچھ حصے میں بھی' اس مقصد کے لئے' جاگتے رہو' اور معاملات پر مزید غور و فکر کرو یہ اضافہ خصوصیت سے تمہارے لئے ہے (اس لئے کہ میر کارواں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اگرچہ عند الضرورت' دیگر افراد امّت بھی اس میں شریک کئے جاسکتے ہیں۔ (73:2-3)۔ اگر تم نے اِس نظام کے قیام کے لئے اس طرح جدوجہد کی' تو وہ وقت دور نہیں کہ تو اُس مقامِ بلند پر فائز ہو جائے کہ دنیا' بلاساختہ' پکار اٹھے کہ خدا کے نظام ربوبیت کی طرف دعوت دینے والے کا مقام فی الواقعہ ایسا ہی قابل حمد و ستائش ہونا چاہئے۔

17:80 وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْـرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

(اور کہو کہ اے میرے رب مجھ کو داخل کر سچا داخل کرنا اور مجھ کو نکال سچا نکالنا اور مجھ کو اپنے پاس سے مددگار قوت عطا کر)

(اِس پروگرام کے مطابق' مخالف قوتوں کے ساتھ کشمکش میں) تیری مانگ یہ ہونی چاہئے کہ تیرا قدم آگے بڑھے تو صِدق و عدل کو لئے ہوئے بڑھے۔ اور جہاں سے تیرا قدم پیچھے ہٹے' تو بھی صِدق و عدل کے ساتھ پیچھے ہٹے.... فتح ہو یا شکست' صِدق و عدل کا دامن تیرے ہاتھ سے کسی وقت بھی چھوٹنے نہ پائے.... اور تو جس مقام' اور جس حال میں بھی ہو' تجھے قوانین خداوندی کی رُو سے تائید و غلبہ حاصل ہو۔ یہ تمہاری پیہم آرزو اور مستقل تمنا ہونی چاہئے!

17:81 جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا)

(تو اِس پروگرام پر عمل پیرا ہو جا' اور اس کے بعد' مخالفین سے للکار کر کہہ دے کہ) اب نظامِ حق و صداقت کا دور آگیا' اور باطل کی تخریبی قوتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اس لئے کہ تخریبی قوتیں صرف اُس وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک حق و صداقت کی تعمیری قوتیں برسر عمل نہ آئیں۔ اُن کی موجودگی میں' تخریبی قوتیں ٹھہر ہی نہیں سکتیں۔

17:82 وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

(اور ہم قرآن میں سے اتارتے ہیں جس میں شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے)

یہ سب کچھ' اُس قرآن کی رُو سے ہو گا جس کی تعلیم' جماعتِ مومنین کے دل کے تمام روگ مٹا دے گی۔ اُن کی نفسیاتی کمزوریاں اور داخلی کشمکش دور ہو جائے گی' اور' مثبت طور پر' اُن کی صلاحیتوں کی نہایت عمدگی سے نشو و نما ہو جائے گی۔ اِن کے برعکس' جو لوگ اس سے سرکشی برت رہے ہیں' اور ظلم و استبداد کی راہ اختیار کئے ہیں' اُن کے سامانِ ہلاکت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ (جس طرح طلوع سحر' شب کی تاریکی کے لئے موجب ہلاکت ہوتی ہے' اسی طرح صِدق و عدل پر مبنی نظامِ خداوندی کے قیام سے' ظلم و استبداد کی قوتوں کی تباہی ہوتی ہے)۔

17:84 فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا

(اب تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کون زیادہ ٹھیک راستے پر ہے)

(اسی قرآن کے مطابق' ایک جماعت پر' کامرانیوں کی راہیں کشادہ ہوتی ہیں اور دوسری جماعت پر تباہیاں آتی ہیں' یہ کچھ ان کی "تقدیر" کی رُو سے نہیں ہوتا ہے جس پر انہیں کوئی اختیار نہیں۔ خدا نے' انسانی سعی و عمل کے لئے ایک میدان تجویز کر دیا ہے اور اُس میں' ہر انسان کو صاحب اختیار وارادہ بنا کر چھوڑ دیا ہے۔ مومن' اس کھلے میدان میں' سوائے ان حدود کے جو قوانین خداوندی نے متعین کر دی ہیں' اسکا پابند رہتا ہے دوسرے توہمات کے بندھنوں سے خود کو باندھ لیتے ہیں۔ (157:7) لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر ایک کا عمل صحیح اور حق پر ہوتا ہے)۔ اس کا علم خدا کو ہوتا ہے کہ' ان میں سے کون' زندگی کی سب سے زیادہ سیدھی راہ پر چل رہا ہے (خدا کو علم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق چلتے ہیں' وہ زندگی کی سیدھی راہ پر ہوتے ہیں)۔

17:85 وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

(اور وہ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے)

17:85 وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

(اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے)

یہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وحی کی حقیقت وماہیت کیا ہے؟ ان سے کہہ دو کہ وحی کا تعلق خدا کے "امر" سے ہے' محسوس کائنات سے نہیں۔ اور چونکہ تمہارا علم صرف محسوس کائنات تک محدود ہے' اس لئے تم' عالم امر سے متعلق حقائق کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ (اس کے معنی یہ ہیں کہ نبی کے علاوہ کوئی اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ وحی کیسے نازل ہوتی ہے اور اس کی کنہ وحقیقت کیا ہے۔ لیکن وحی کی رُو سے دی ہوئی تعلیم .... قرآن .... کو ہر ایک سمجھ سکتا ہے)

17:97 وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ

(اللہ جس کو راہ دکھائے وہی راہ پر آنے والا ہے)

لیکن اس حقیقت کو یاد رکھو کہ صحیح راستے پر وہی انسان ہوتا ہے جو خدا کی دی ہوئی راہ نمائی کے مطابق چلتا ہے۔ جو شخص اس راستے کو چھوڑ دیتا ہے' اُس کا دنیا میں کوئی کارساز نہیں ہو سکتا.... اگر کارساز ہو سکتا ہے تو خدا ہی ہو سکتا ہے (جس کی راہ نمائی کو اس نے چھوڑا تھا)۔ اور ہم انہیں قیامت کے دن اوندھے منہ اٹھائیں گے.... اس دنیا میں بھی ذلیل وخوار' اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی.... اندھے' گونگے' بہرے۔ عقل وفکر سے عاری۔ ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی اس کی آگ بجھنے کو ہو گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ (یعنی ان کے عذاب میں تخفیف نہیں ہو گی)۔

17:99 فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا

(اس پر بھی ظالم لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے)

کیا ایسا کہنے والے' اس پر غور نہیں کرتے کہ جس خدا نے اس تمام سلسلہ کائنات کو پیدا کیا (درآنحالیکہ پہلے کچھ بھی نہ تھا) کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ اِن لوگوں کی' اس زندگی کی مثل' اور زندگی پیدا کر دے۔ اِس مقصد کے لئے اُس نے موجود طبیعی زندگی کی ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس کے بعد' اُس حیاتِ نو کی نمود کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔ وہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ جن لوگوں نے ہمارے قوانین سے سرکشی برتنے کی ٹھان رکھی ہے' وہ انکار کے سوا کچھ جانتے ہی نہیں۔

17:100 وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝

(اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے)

مستقبل کی زندگی سے انکار' اور اسی دنیا کی زندگی کو منتہائے نگاہ سمجھ لینے کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ 'مال و دولت کو صرف اپنے لئے سمیٹ کر رکھتے ہیں' اسے ربوبیت عامہ کے لئے کھلا نہیں رکھتے۔ جب اِن سے کہیئے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ہماری ضروریات کے لئے بمشکل اکتفا کر سکے گا۔ اگر اسے دوسروں کو دیدیں' اور یہ ختم ہو جائے تو بوقت ضرورت ہم کیا کریں اِن سے کہو کہ بات یہ نہیں۔ یہ صرف ذہنیت کا فرق ہے۔ اس ذہنیت سے تمہاری حالت یہ ہو چکی ہے کہ اگر تمہارا پاس خدا کی نعمتوں کے لامحدود خزانے بھی ہوتے تو تم اُنہیں باندھ کر رکھتے کہ کہیں خرچ نہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ (محض طبیعی زندگی کو منتہیٰ سمجھنے والا انسان بڑا تنگ نظر اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ تو حیات کی جاودانی کا تصور ہے جو انسان کی نگاہوں میں وسعت اور دل میں کُشادپیدا کرتا ہے۔

17:105 وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۝

(اور ہم نے قرآن کو حق کے ساتھ اتارا ہے اور وہ حق ھی کے ساتھ اترا ہے)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(اور ہم نے تم کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے)

اُسی وعدے کے مطابق' اب اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور یہ یہ حق کے ساتھ تم تک پہنچا ہے۔ یعنی جو قرآن لوگوں تک پہنچا ہے وہ وہی ہے جسے خدا نے حق کے ساتھ نازل کیا تھا۔ اس قرآن کے لانے والے رسول کا فریضہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو بتادے کہ' اُس کے مطابق چلنے سے زندگی کی کس قدر خوشگواریاں نصیب ہوں گی اور اُس کی خلاف ورزی کرنے سے کیسی تباہیاں آئیں گی۔ لہٰذا' بنی اسرائیل کے لئے باز آفرینی کا ایک اور موقع ہے۔ اگر وہ اس قرآن کو بطور ضابطہ حیات تسلیم کرلیں گے تو اُن سے ذلت اور رسوائی کا عذاب ختم ہو جائے گا۔

17:108 سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا

(ہمارا رب پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے)

اور پکار اٹھتے ہیں کہ اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ہمارے نشو ونما دینے والے کے تمام وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔

17:109 وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا

(اور وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور قرآن ان کا خشوع بڑھا دیتا ہے)

اس کی عظمت وصداقت' اُن کے دلوں پر اس طرح چھا جاتی ہے کہ وہ سجدوں میں گر جاتے ہیں' اُن کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور اُن کے قلب کا جھکاؤ اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

17:110 اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

(جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے نام ہیں)

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(اور تم اپنی نماز نہ بہت پکار کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے چپکے پڑھا کرو اور دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کرو)

اے رسول! تم اِن سے کہہ دو کہ تم اپنی نگاہ، حقیقت پر رکھو۔ لفظی نزاع میں نہ پڑو۔ تم خدا کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر،، اُسے اُس کے ذاتی یا صفاتی ناموں میں سے جس نام سے بھی پکارو، سوال یہ ہے کہ کس قسم کے خدا کو مانا جائے۔ خدا پر صحیح ایمان کے معنی یہ ہیں کہ اُس کی اُن تمام صفات کو مانا جائے جن سے اُس نے قرآن میں اپنا تعارف کرایا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک صفت کو مانا جائے اور دوسری کا انکار کر دیا جائے. جیسے عیسائیت اور صلوٰۃ میں نہ تو اس کی ضرورت ہے کہ اسے چلا چلا کر پکارا جائے۔ اور نہ ہی بالکل خاموشی سے متوسط طریقہ اختیار کرو۔

17:111 وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

(اور تم اس کی خوب بڑائی بیان کرو)

خدا کا جو منزہ تصور قرآن پیش کرتا ہے' وہی خدا کا حقیقی تصور ہے۔ اس تصور کی رُو سے

(1) یہ بھی غلط ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔

(2) یہ بھی غلط ہے کہ اُس کے اقتدار اور اختیار میں کوئی اُس کا شریک ہے۔

(3) اور یہ بھی غلط ہے کہ اسے' اپنی کمزوری کی وجہ سے' کسی مددگار کی ضرورت ہے۔

وہ خدا' بلا شریک و سہیم' تمام قوتوں کا واحد مالک ہے۔ خدا کا یہی وہ تصور ہے جو درخورِ حمد وستائش ہے۔ تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اُس کے نظام اور قوانین کو' تمام دیگر نظامہائے حیات اور قوانین زندگی پر غالب کیا جائے اور یوں انسانوں کی دنیا میں بھی' اُس کی کبریائی کا تختِ اجلال اسی طرح بچھ جائے۔ جس طرح وہ خارجی کائنات میں بچھا ہوا ہے۔ (3:74)،(33:9)۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الکھف (18)

18:1 وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا

(اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی)

کائنات کا ہر حسین نقشہ اور تعمیری پروگرام' اس ذاتِ خداوندی کی حمد وستائش کا زندہ پیکر ہے جس نے' (اِسی مقصد کی تکمیل کے لئے) اپنے بندے پر یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے.... وہ ضابطہ قوانین جس میں کسی قسم کا پیچ وخم نہیں۔

18:5 كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

(یہ بڑی بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے)

اس عقیدہ کی سند میں' نہ ان کے پاس کوئی علمی برہان ہے اور نہ ہی اُن کے آباءواجداد کے پاس تھی' جنہوں نے اس عقیدے کی ابتدا کی تھی۔ یہ لوگ سوچتے ہی نہیں کہ یہ کیسی سخت بات ہے جسے یہ' یونہی' بلا سوچے سمجھے' منہ سے نکال دیتے ہیں۔ یہ عقیدہ سر تا سر جھوٹ ہے۔

18:7 لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

(تا کہ ہم لوگوں کو جانچیں کہ ان میں کون اچھا عمل کرنے والا ہے)

(یہ لوگ' جن کا تزکرہ اِس وقت پیش نظر ہے' عیسائی ہیں۔ ان کی غلط رَوش صرف اِسی قدر نہیں کہ اِنہوں نے خدا کی اولاد کا عقیدہ وضع کرر کھا ہے۔ اِن کی عملی زندگی کی تباہ کن رَوش یہ ہے کہ اِنہوں نے' دین خدوندی کی جگہ' جو یکسر انقلاب آفریں نظریہ حیات تھا' خانقاہیت کو اپنا مسلک قرار دے لیا۔ جب دین خداوندی خانقاہیت میں بدل جاتا ہے تو اس تبدیلی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے' اسے ایک مثال سے سمجھئے)۔ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اُسے ہم نے' زمین' اور اس پر رہنے والوں کیلئے' وجہ زینت بنایا ہے' تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ اِس کے استعمال میں' کون اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرتا ہے' جو فی الحقیقت زندگی کی حسن کارانہ راہ ہے۔

18:10 رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

(اے ہمارے رب ہم کو اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے معاملے کو درست کر دے)

ہوا یہ تھا کہ کچھ نوجوان تھے (جو دین کے اصولوں پر معاشرہ میں انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان کی سخت مخالفت ہوئی' اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ) انہوں نے' پہاڑوں کے اندر' ایک بہت بڑے غار میں جا کر پناہ لی۔ (تا کہ وہاں' اپنے مقصد کے حصول کے لئے تیاری کریں۔ اِس کے لئے' انہوں نے ہم سے التجا کی کہ) اے ہمارے پروردگار! تو ایسا انتظام کر دے کہ ہمیں تیری طرف سے سامانِ زندگی بھی بہم پہنچتا رہے' اور ہم نے جس بات کا ارادہ کیا ہے' اسے کامیاب بنانے کے اسباب وذرائع بھی میسر آجائیں۔

18:16 فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا

(تواب چل کر غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے اوپر اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارے کام کے لئے سروسامان مہیا کرے گا)

(اُن کا یہ اعلان کرنا تھا کہ اُن پر چاروں طرف سے مخالفت کا ہجوم اُمنڈ آیا۔ چنانچہ اُنہوں نے باہمی مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ) جب تم نے اپنی قوم سے الگ مسلک اختیار کر لیا ہے' اور اُس (قوم) نے اللہ کو چھوڑ کر' جن ہستیوں کے اقتدار کو اختیار کر رکھا ہے' تم اُن سے بھی کنارہ کش ہو چکے ہو (تو تمہارا' اِن کے اندر رہنا ٹھیک نہیں۔ سر دست ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہئے)۔ اور فلاں غار میں پناہ لے لینی چاہئے۔ (اور وہاں خفیہ طور پر اپنی تیاریاں جاری رکھنی چاہئیں)۔ خدا کا قانونِ ربوبیت (جسے متمکن کرنے کے لئے تم نے یہ آواز اٹھائی ہے) ایسا انتظام کر دے گا کہ تمہاری ضروریاتِ زندگی کی چیزوں کو وہاں تک پھیلا دے' اور تمہارے مقصد کی تکمیل کے لئے جس سازوسامان کی ضرورت ہے' اُسے بھی سہل الحصول بنا دے۔

18:17 وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا

(اور جس کو اللہ بے راہ کر دے تو تم اس کے لیے کوئی مددگار راہ بتانے والا نا پاؤ گے)

اُنہوں نے جس غار میں جا کر پناہ لی تھی' وہ اس طرح واقعی ہوئی تھی کہ جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ وہ اُس غار کے دہانہ سے دائیں جانب کو پھر جاتا ہے' اور جب وہ غروب ہو تو اُس کے دہانے سے بائیں طرف کتراتا ہوا نکل جاتا ہے۔ (یعنی سورج کی شعاعیں' اُس غار کے اندر دن کے کسی حصے میں بھی نہیں پہنچتی تھیں۔ وہ شمالاً جنوباً واقع تھی)۔ اُس غار کا دھانہ تو تنگ تھا لیکن' اُس کے اندر' بہت کشادہ جگہ تھی (جو اُن کی جماعت کے لئے کافی تھی)۔ یہ انتظام خدا کی نشانیوں میں سے تھا (جو اُنہیں میسر آ گیا تھا) اور خدا ہی نے اُن کی راہ نمائی اس طرف کر دی تھی.... حقیقت یہ ہے کہ منزلِ مقصود تک وہی پہنچ سکتا ہے جسے خدا کی راہ نمائی میسر آ جائے۔ جسے یہ راہ نمائی نصیب نہ ہو' اس کا نہ کوئی رفیق ہو سکتا ہے' نہ راستہ بتانے والا۔

18:19 فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا

(پس وہ دیکھے کہ پاکیزہ کھانا کہاں ملتا ہے اور تمہارے لئے اس میں سے کچھ کھانا لائے اور وہ نرمی سے جائے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے)

(بہر حال' وہ اس طرح اُس غار میں رہے' اور' آہستہ آہستہ ' اپنی تیاری کرتے رہے۔ اس کے بعد' جب ہم نے سمجھ لیا کہ اُن کے باہر آنے کا وقت آ گیا ہے تو) ہم نے انہیں' اس مقصد کے حصول کے لئے اٹھا کھڑا کیا۔ (وہ غار کی زندگی میں اس قدر منہمک' اور باہر کی دُنیا سے اس طرح منقطع رہے' کہ اُنہیں یاد تک نہ تھا کہ اُنہوں نے وہاں کتنا عرصہ گزرا ہے۔ چنانچہ) وہ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ وہ' اس حالت میں کتنا عرصہ رہے ہوں گے؟ بہر حال' انہوں نے کہا کہ خدا ہی بہتر جانتا ہے بس معلوم ہو جائے کہ باہر کے حالات کیسے ہیں۔ اپنے میں سے ایک آدمی کو' یہ سکہ دے کر بھیجو۔ دیکھے کہ کس دکان سے اچھا کھانا ملتا ہے۔ کھانا خرید لے باریک بینی سے کام لے کہ تمہارے متعلق کسی کو پتہ نہ چلنے پائے۔

18:22 رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ

(یہ لوگ بے تحقیق بات کہہ رہے ہیں، اٹکل کے تکے لگا رہے ہیں)

کوئی کہے گا کہ وہ تین تھے' چوتھا اُن کا کتا تھا۔ دوسرے کہیں گے کہ نہیں! وہ پانچ تھے' چھٹا اُن کا کتا تھا.... یعنی بغیر کسی سند یا علم کے' یہ لوگ یونہی قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں.... کوئی اور اٹھیں گے تو وہ اپنی یہ "تحقیق" پیش کریں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ (کوئی کہہ دے گا کہ تم لوگ اِس بحث میں مت پڑو)۔ صرف اتنا کہو کہ ان کی گنتی شمار خدا ہی جانتا ہے۔ اس لئے کہ ان کے اصلی حالات چند لوگوں کو معلوم تھے (اور

اُن میں سے اب کوئی بھی باقی نہیں)۔ اے مخاطب! تم اِن تفاصیل کے متعلق، کسی سے جھگڑا مت کرو۔ جتنی بات (قرآن کی رُو سے) واضح ہو چکی ہے، وہیں تک رہو۔ اور، اِس معاملہ میں، اِن لوگوں سے تحقیق، تفتیش بھی نہ کرو (کیونکہ ان میں سے کسی کو حقیقت کا علم نہیں)۔

18:23 وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْيْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا

(اور تم کسی کام کی نسبت یہ نہ کہو کہ میں اس کو کل کروں گا)

18:24 اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

(مگر یہ کہ اللہ چاہے)

(یہ غیب کے علم کی باتیں ہیں۔ انہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ غیب کے سلسلہ میں، انسان کی یہ حالت ہے کہ، کسی دوسرے کے متعلق تو ایک طرف، وہ خود اپنے متعلق بھی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میں کل ضرور ایسا کروں گا۔ (18:24) انسان جس کام کا ارادہ کرتا ہے، اگر اُس کے لئے، وہ تمام اسباب و ذرائع جمع ہو جائیں جو اُس کی کامیابی کے لئے، ازروئے قوانین خداوندی، ضروری ہیں، تو پھر وہ ارادہ پورا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ارادہ کرنے کے بعد، انسان کی توجہ، اُن اسباب و ذرائع کے مہیا کرنے پر مرکوز ہونی چاہیئے۔ اگر اس سلسلہ کی کوئی کڑی بھول جائے، اور اس طرح، اُس میں کامیابی نہ ہو سکے، تو ہمت ہا کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے بلکہ یہ سوچنا چاہیئے۔

18:28 وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

(اور تم ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے)

دوسری بات جو اصحاب کہف کے واقعہ سے سامنے آتی ہے یہ ہے کہ کامیابی کے لئے استقامت اور جماعت کے ساتھ رابطہ استوار لازمی شرط ہے اس لئے اے رسول! تو بھی اپنے ان رفقاء کے ساتھ جو صبح شام ہر وقت نظامِ خداوندی کی دعوت کو عام کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اپنی تمام توجہات کو اسی مقصد پر مرکوز رکھتے ہیں اس پروگرام پر استقامت کے ساتھ جما رہے ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیئے کہ تو دنیاوی مفاد عاجلہ کی کشش و جاذبیت کے پیچھے لگ کر اِن لوگوں سے اپنی نگاہیں پھیر لے سو تم کسی ایسے شخص کی بات پر کان نہ دھرنا جس کے دل پر ہمارے قوانین کی طرف سے پردے پڑ چکے ہوں اور وہ اپنے جذبات کے پیچھے لگ رہا ہو ایسے شخص کا معاملہ حد سے گزر چکا ہوتا ہے۔

18:30 اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا

(تو ہم ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے جو اچھی طرح کام کریں)

اِن کے برعکس، جو لوگ اِس ضابطہ خداوندی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں گے اور اس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے تو اُن کے حُسنِ عمل کا اجر کبھی ضائع نہیں ہو گا۔

18:31 مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا

(تختوں پر ٹیک لگائے ہوئے،، بیٹھے ہوں گے،، کیسا اچھا بدلہ ہے اور کیسی اچھی جگہ)

اُن کی قیامگاہ ایسے باغات میں ہو گی جن کی بہاریں خزاں نا آشنا ہیں اُن کے معاشرہ میں مستقل خوش حالیاں اور فارغ البالیاں رہیں گی سروری اور سرداری کے جس قدر گراں بہا اسباب تمہارے ذہن میں آسکتے ہیں انہیں سب میسّر ہوں گے مثلاً سونے کے کنگن، جو سرداری کے امتیازی نشانات ہیں دبیز اور باریک ریشمی ملبوسات، جو اعلیٰ ترین معیار زیست کی خصوصیات ہیں بلند و بالا شہ نشینوں پر تکیہ لگائے جو شاہانہ نشست کا نقشہ ہے انہیں یہ

سب کچھ میسر ہو گا۔ کس قدر خوشگوار ہو گا ان کی محنتوں کا یہ معاوضہ اور کیسی حسین ہوں گی یہ آسائشیں جو ان کے لئے مزید ارتقاء (اوپر اٹھنے) کا توازن بدوش سہارا بنیں گی۔

18:39 وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

(اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے کیوں نہ کہا کہ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اللہ کے بغیر کسی میں کوئی قوت نہیں)

تجھے چاہئے کہ تو جب بھی اپنے باغات میں آئے اور ان کے پھلوں اور کھیتیوں کو دیکھے تو کہے کہ یہ سب کچھ خدا کے قانونِ مشیت کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اُس کے سوا اور کسی میں یہ قوت اور اقتدار نہیں کہ ان چیزوں کو پیدا کر سکے۔

18:42 فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ

(اس پر وہ ہاتھ ملتا رہ گیا)

چنانچہ یہی ہوا کہ اس کا مال و دولت تباہی کے گھیرے میں آگیا اور وہ کف افسوس مل ملکر کہنے لگا کہ میں نے اِن باغات اور کھیتیوں پر کس قدر روپیہ صرف کیا تھا وہ سب برباد گیا اور باغات کی حالت یہ ہو گئی کہ ان کی ٹٹیاں گر کر زمین کے برابر ہو گئیں اب وہ کہتا تھا کہ اے کاش! میں اپنے نشوونما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرتا۔

18:46 اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا

(مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہیں)

اس سے تم یہ نہ سمجھ لینا کہ طبیعی زندگی اور دنیاوی زیب وزینت کی چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان نفرت کرے بالکل نہیں دولت اولاد سب حیات ارضی کی زیبائش کی چیزیں ہیں جنہیں خدا نے حرام قرار نہیں دیا مطلب صرف یہ ہے کہ انہی چیزوں کو مقصود ومنتہی نہ سمجھ لیا جائے ناقابل تغیر اور باقی رہنے والی وہ متاعِ حیات ہے جس سے خدا کے قوانین ربوبیت کے مطابق انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے یہی وہ گراں بہا متاع ہے جس سے انسان کو اپنی بہترین توقعات وابستہ رکھنی چاہئیں۔

18:54 وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ

(اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں)

دیکھو! ہم کس طرح اِس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثالیں لوٹا لوٹا کر بیان کرتے ہیں تاکہ بات ہر گوشے اور ہر پہلو سے صاف اور واضح ہو جائے لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ بات واضح ہو جانے کے بعد اُسے تسلیم کرلے یہ اکثر جھگڑے نکالتا رہتا ہے۔

18:57 وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا

(اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ کبھی راہ پر آنے والے نہیں ہیں)

تم سوچو کہ اُس سے بڑھ کر اپنے آپ پر ظلم کرنے والا اور کون ہو گا کہ اُس کے نسوونما دینے والے کے قوانین کو اُس کے سامنے لایا جائے اور وہ اُن سے اعراض برتے (پہلو تہی کرے) اور اِسے قطعاً بھول جائے کہ اُس کے تمام اعمال کے نتائج اُس کے سامنے آنے والے ہیں ایسے لوگوں کی اِس

روش پیہم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے دِل پر پردے پڑ جاتے ہیں جن سے ان میں سمجھنے سوچنے کی صلاحیت ہی نہیں رہتی اور اُن کے کانوں میں ایسی گرانی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ حق وصداقت کی کوئی بات سن ہی نہیں سکتے جن لوگوں کی حالت یہ ہو جائے وہ صحیح راستہ کبھی اختیار نہیں کر سکتے خواہ تو انہیں اس کی طرف لاکھ بلائے۔

18:58 وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ

(اور تمہارا رب بخشنے والا رحمت والا ہے ہے)

جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں (اور جو حالت اِن کی ہو چکی ہے)اُس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اِن کی فوراً گرفت ہو جائے اور اِن پر تباہی کا عذاب مسلط ہو جائے لیکن خدا کے قانون مکافات میں مہلت کی شِق بھی رکھ دی گئی ہے تا کہ جو لوگ اِس دوران میں اپنی اصلاح کرنا چاہیں انہیں اس تباہی سے حفاظت کا سامان مل جائے اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام ہو جائے لیکن جب یہ مہلت کا وقفہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر انہیں کہیں پناہ نہیں مل سکتی خدا کے مقابلہ میں پناہ دے کون سکتا ہے ؟

18:62 اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ

(ہمارا کھانا لاؤ)

لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا

(ہمارے اس سفر سے ہم کو بڑی تکان ہو گئی)

جب وہ اُس مقام سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آج کے سفر نے ہمیں بہت تھکا دیا۔ لاؤ ناشتہ کر لیں۔

18:67 اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا

(تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے)

اس نے کہا (کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن میں اس تھوڑے سے وقت میں جو کچھ دیکھ سکا ہوں اس سے میں نے تمہاری طبیعت کا اندازہ لگایا ہے کہ) تم ضبط اور تحمل سے میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔

18:69 سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا

(انشاءاللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ (نہیں! مجھے تو حصولِ علم کی طلب ہے اس لئے) آپ دیکھیں گے کہ میں انشاءاللہ ضبط سے کام لوں گا اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

18:73 لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا

(میری بھول پر مجھ کو نہ پکڑیئے اور میرے معاملے میں سختی سے کام لیجئے)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے بھول ہو گئی (بھول) پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے (بڑے لوگوں کو) بھول چوک پر سختی نہیں کرنی چاہئے۔

18:77 فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ

(پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی تو اس نے اس کو سیدھا کر دیا)

چنانچہ وہ دونوں پھر آگے چل پڑے یہاں تک کہ وہ ایک بستی میں پہنچے۔ انہوں نے بستی والوں سے کہا کہ ہمارے کھانے کا انتظام کر دو تو اُنہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا(بستی والوں نے تو اُن سے یہ سلوک کیا لیکن) اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بوسیدہ دیوار ہے جو گرا چاہتی ہے یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے (اُس کی مرمت شروع کر دی اور) اُسے از سر نو کھڑا کر دیا اس پر موسیٰ علیہ السلام سے پھر نہ رہا گیا اور وہ بول اٹھا کہ (بستی والون نے ہم سے وہ سلوک کیا اور آپ نے مفت میں ان کی دیوار بنا دی! میں کم از کم اتنا تو ضرور کہوں گا کہ) اگر آپ چاہتے تو اُن سے اِس کا معاوضہ لے سکتے تھے۔

18:78 هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ

(اب یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے)

اس پر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا کہ (بس اب انتہا ہو گئی اب ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے اب) ہماری علیحدگی کا وقت آگیا (بالخصوص اس لئے کہ تم نے جو کچھ پہلے پوچھا تھا وہ ازرہِ استعجاب تھا اب تمہارا اعتراض یہ ہے کہ میں نے بلا اُجرت کام کیوں کیا یعنی تمہارا اعتراض یہ نہیں کہ اس دیوار کو کیوں بنایا اعتراض یہ ہے کہ اس کا معاوضہ کیوں نہیں لیا یہی مقام ہے جہاں عقل خود بیں' اور عقل جہاں بیں کے راستے الگ الگ ہو جاتے ہیں) اب تم جاؤ۔ لیکن جانے سے پہلے میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا تھا اور جس پر تم سے ضبط نہیں ہو سکا تھا ان باتوں کی اصل وحقیقت کیا تھی میں اس علاقہ کا حاکم مجاز ہوں یہاں معالات کا جو علم مجھے ہو سکتا ہے تمہیں نہیں ہو سکتا۔

18:82 وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ

(اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا)

اور وہ جو دیوار تھی وہ گاؤں کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ان کا باپ بڑا نیک آدمی تھا اُس دیوار کے نیچے کچھ روپیہ دفن کر رکھا تھا میرا دوست تھا اور اس نے مجھے اس خزانہ کا پتہ بتا رکھا تھا منشا یہ تھا کہ اُس روپے کو گاؤں والے نہ لے جائیں بلکہ) جب یہ لڑکے جوان ہوں تو اُس وقت اُسے خود نکال لیں یہ روپیہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لئے سامانِ رحمت بن جائے (اگر وہ دیوار قبل از وقت گر جاتی تو روپیہ گاؤں والے لے جاتے میں نے اُس کی مرمت کر دی اس کام کے معاوضہ کا سوال کس طرح پیدا ہو سکتا تھا؟ نظامِ خداوندی غریبوں اور یتیموں کے حقوق کا تحفظ بلا معاوضہ کرتا ہے اور یہی بات ہے جو عقل خود بیں ذہن میں نہیں آتی)۔ یاد رکھو! میں نے خود نہیں کیا ہے (وحیِ خداوندی کی رو سے کیا ہے) وحی کا ہر فیصلہ حکمت پر مبنی ہوتا ہے)۔

18:88 وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ

(اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لیے اچھی جزاء ہے)

لیکن جو۔ قوانین خداوندی پر) ایمان لے آئے گا اور معاملات کو سنوارنے والے کام کرے گا تو اس کی اس روش کے نتائج بڑے خوشگوار ہوں گے اور ہماری طرف سے اس کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی (اس لئے کہ وہ نظامِ خداوندی کا ممد و معاون ہو گا)

18:93 لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا

(جو کوئی بات سمجھ نہیں پاتی تھی)

وہ ایک ایسی وادی میں تھی جس کے دونوں طرف پہاڑوں کی اونچی اونچی دیواریں کھنچ رہی تھیں وہاں اس نے دیکھا کہ ایک ایسی قوم آباد ہے جو اس کی کوئی بات نہیں سمجھتی۔

18:94 اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

(یاجوج اور ماجوج ہمارے ملک میں فساد پھیلاتے ہیں)

اس قوم (کے نمائندوں نے ترجمانوں کی وساطت سے) کہا کہ اے ذوالقرنین! (ہم ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہیں آپ اگر اس سے ہمیں نجات دلادیں تو ہم آپ کے سپاس گزار ہوں گے اُس سمت) یاجوج وماجوج (کے وحشی قبائل ہیں نہایت شعلہ مزاج تند خو برق رفتار آندھی کی طرح اُمنڈ آنے والے وہ ہمیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتے) وہ ہمارے ملک میں آکر لوٹ مار کرتے رہتے ہیں (اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے) اگر آپ ہمارے اور اُن کے درمیان (اس درّہ کو بند کرنے کے لئے) ایک دیوار بنادیں تو ہم آپ کو خراج ادا کردیا کریں گے۔

18:95 فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُـوَّةٍ

(تم محنت سے میری مدد کرو)

ذوالقرنین نے کہا کہ جو کچھ مجھے میرے پروردگار نے عطا کر رکھا ہے وہ بہت ہے (اس لئے مجھے تمہارے خراج کی ضرورت نہیں تم پر ظلم ہو رہا ہے اور ظلم کی روک تھام میرا فریضہ ہے اس لئے میں اس کام کو بطور فریضہ خداوندی سرانجام دوں گا) مجھے تم صرف اپنی محنت (LABOUR) سے مدد دیدو (مزدُور مہیا کردو) تو میں تمہارے اور ان کے درمیان دیوار بنادوں گا۔

18:98 هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ

(یہ میرے رب کی رحمت ہے)

(جب وہ اس عظیم کام سے فارغ ہوا تو اس نے بدرگاہِ رب العزت سجدہ شکرانہ ادا کیا اور کہا کہ) یہ سب کچھ میرے نشوونما دینے والے کی طرف سے مہیا کردہ سازوسامان اور قوت وبصیرت کی بنا پر ہو گیا۔ (یہ دیوار اس قدر مضبوط بن گئی ہے کہ اسے کوئی گرا نہیں سکے گا۔ ہاں!) اگر میرے نشوونما دینے والے کے مقرر کردہ قانون کی بنا پر کوئی حادثہ رونما ہو جائے (مثلاً زلزلہ یا بے پناہ سیلاب یا کوئی اور تغیر تو اس کے سامنے اس کی ہستی کچھ نہیں ہو گی اُس وقت) یہ زمین کے ساتھ ہموار ہو جائے گی اس لئے کہ میرے نشوونما دینے والے کا قانون اپنی جگہ اٹل ہے۔

18:104 اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّـهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

(وہ لوگ جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں اکارت ہو گئیں اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوششیں طبیعی زندگی کی مفاد کوشیوں میں ضائع ہو جاتی ہیں (اس لئے کہ وہ اس زندگی کے ماوراء کسی اور زندگی کے قائل ہی نہیں) اور وہ بزعم خویش سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ اپنی کاریگری سے بنا رہے ہیں وہ بہت اچھا ہے۔

18:105 فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا

(پس ان کا کیا ہوا برباد ہو گیا پھر قیامت کے دن ہم ان کو کوئی وزن نہ دیں گے گے)

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین زندگی سے انکار کرتے اور سرکشی برتتے ہیں اور اس کا یقین ہی نہیں رکھتے کہ اِنہیں اُس کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہے (یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی غلط رَوش سے کامیاب زندگی بسر کرلیں گے ان کا یہ خیال خام ہے) ان کی تمام تگ وتاز رائگاں

جائے گی (یعنی ان کے اعمال سے وہ نتائج کبھی مرتب نہیں ہوں گے جو ان کے پیش نظر ہیں) حتیٰ کہ وہ ظہور نتائج کے وقت ان کے اعمال کا وزن معلوم کرنے کے لئے میزان تک کھڑی نہیں کی جائے گی (وہ اپنی بے مائیگی کی شہادت آپ ہوں گے)

18:108 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا

(اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ وہاں سے کبھی نکلنا نہ چاہیں گے)

وہ اس میں رہیں گے اور ایسی اطمینان کی زندگی بسر کریں گے کہ وہ ہاں سے منتقل ہونا نہیں چاہیں گے۔

18:110 وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

(اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے)

(یہ سب کچھ کہہ چکنے کے بعد اے رسول! ان پر اس حقیقت کو واضح الفاظ میں واشگاف کردو کہ یہ سب خدائے بلند وبرتر کی کارفرمائی ہے۔ میری نہیں) میری تو یہ کیفیت ہے کہ میں تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں فرق صرف اتنا ہے کہ میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارے لئے صاحب اقتدار واختیار صرف خدا کی ذات ہے اس کے سوا کوئی اور نہیں سو جو کوئی تم میں سے خدا کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ایسے کام کرے جو نظام عالم کو سنواریں اور خود اس کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا ذریعہ بن جائیں اور سب سے بڑی اور بنیادی بات یہ کہ اطاعت اور محکومیت صرف اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین کی اختیار کرے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ مریم (19)

19:4 رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا

(اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی ہے اور اے میرے رب تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں رہا)

اور کہا کہ اے میرے پروردگار! میں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوتا چلا جارہاہوں۔ میرے سر کے بال بالکل سفید ہو گئے ہیں۔ اے میرے نشوونما دینے والے! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے تجھ سے کچھ مانگا ہو اور تو نے نہ دیا ہو۔ (تیری اس رحمت بے پایاں سے مجھے امید ہے کہ میری بڑھاپے کی یہ دعا بھی شرفِ قبولیت سے نوازی جائے گی)

19:8 وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا

(اور میں بڑھاپے کے انتہائی درجے کو پہنچ چکا ہوں)

(زکریا علیہ السلام اس خوشخبری سے خوش تو ہو گیا لیکن جب اسے اپنے طبیعی موانعات کا خیال آیا تو اپنے اطمینان کی خاطر کہا کہ) اے میرے نشوونما دینے والے! میرے ہاں اب لڑکا کس طرح پیدا ہو گا جبکہ میں بہت زیادہ عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے (کیا وہ بیٹا خود میرے ہاں پیدا ہو گا یا کسی اور کا لڑکا مجھے مل جائے گا جسے میں اپنا بیٹا بنالوں گا جس طرح مریم بچی میری کفالت میں دیدی گئی ہے؟

19:9 هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ

(یہ میرے لئے آسان ہے)

خدا نے کہا کہ (نہیں! خود تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا اور) اسی طرح ہو گا جس طرح لوگوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ بڑھاپے میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کا بیدار ہو جانا ہمارے قانون کی رو سے مستبعد نہیں ہمارے جس قانون نے اس سے پہلے خود تجھے پیدا کیا حالانکہ تیری ہستی کا نام ونشان بھی نہیں تھا (وہ بڑھاپے میں کسی کو صاحب اولاد کیوں نہیں کر سکتا)

19:21 وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا

(اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ قانونِ تخلیق کے مطابق ہو گا)(46:3)

یہ اس کے نزدیک کچھ بھی مشکل نہیں (کہ جو موانعات تیرے ذہن میں ہیں اور تمہیں اس طرح پریشان کر رہے ہیں انہیں دور کر دے خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ بچہ عام بچوں جیسا نہیں ہو گا وہ ہماری طرف سے لوگوں کے لئے موجب رحمت اور حق وباطل کے پرکھنے کی نشانی ہو گا (جو شخص اس کی نبوت پر ایمان لائے گا وہ حق پر سمجھا جائے گا جو اس سے انکار کرے گا وہ باطل پر ہو گا) اور یہ بات طے شدہ ہے (کہ وہ بچہ ہمارا پیغمبر بنے گا)

19:25 وَهُزِّیْٓ

(اپنی طرف،،،،،،بلاؤ)

تو اس پیڑ کی شاخ کو زور سے ہلا تازہ اور پکی ہوئی کھجوریں تیرے قریب جھڑ پڑیں گی۔

19:26 فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

(پس کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو)

تو ان تازہ کھجوروں کو کھاندی کا ٹھنڈا پانی پی (پھر بچے کے نظارے سے) اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر (باقی رہا تیرا یہ اضطراب کہ لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دوں گی تو تم منت کا روزہ رکھ لینا) اور اگر کوئی آدمی تجھ سے کچھ پوچھے تو اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے خدائے رحمن کے لئے اپنے اوپر روزہ واجب کرر کھا ہے اس لئے میں آج کسی شخص سے بات چیت نہیں کر سکتی۔

19:30 اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ۥ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا

(میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی اور مجھ کو نبی بنایا)

اس پر عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہتے کہ (یہ بھی کوئی انصاف کی بات ہے کہ چونکہ تم عمر میں بڑے ہو اس لئے تمہاری ہر بات کو سند تسلیم کر لیا جائے اور میں عمر میں چھوٹا ہوں اس لئے تم مجھ سے بات کرنا بھی پسند نہ کرو جو کچھ میں کہتا ہوں اسے بگوش ہوش سنو) میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور منصب نبوت پر سر فراز فرمایا ہے۔

19:32 وَبرآ بِوَالِدَتِيْ ۫

(اور مجھ کو میری ماں کا خدمت گزار بنایا ہے)

(تم میری والدہ کے خلاف اس طرح زبان درازی کرتے ہو؟ اس نے جو کچھ کیا ہے خدا کی سچی شریعت کے عین مطابق کیا ہے اس لئے) میں اُس سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آؤ نگا میں (معاذ اللہ) ایسا شقی وبد بخت نہیں کہ (تمہارے پیچھے لگ کر ایک بے گناہ خاتون سے سختی سے پیش آؤں)

19:36 وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ

(اور بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی پس تم اسی کی عبادت کرو)

ۭهٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

(یہی سیدھا راستہ ہے)

(باقی رہا ان کا یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام خود خدا تھا تو اس کی تردید کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے کہ خود مسیح علیہ السلام کی دعوت یہ تھی کہ) میرا اور تمہارا سب کا نشوو نما دینے والا اللہ ہے سو تم سب اس کی محکومیت اختیار کرو یہ ہے زندگی کی صحیح سیدھی اور متوازن راہ

19:37 فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ

(پھر ان کے فرقوں نے باہم اختلاف کیا)

اُس کی تعلیم تو یہ تھی لیکن اُس کے بعد (اس کے متبعین میں سے) مختلف فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے سو جن لوگوں نے اصل حقیقت سے انکار کیا ہے ان پر بیحد افسوس ہے اُن کی اُس دن کیا حالت ہو گی جب حقیقت حال مشہود ہو کر سامنے آجائے گی وہ وقت ان کے لئے بڑا ہی سخت ہو گا۔

19:39 ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لا رہے ہیں)

(اے رسول!) تم اِنہیں اُس آنے والے وقت سے خبر دار کر دو وہ کس قدر پچتاوے کا دن ہو گا جب تمام معاملات کے فیصلے ہو جائیں گے اس وقت یہ لوگ اپنے مآل کی طرف سے بالکل غافل ہیں اس لئے اس بات کا یقین نہیں کرتے۔

19:42 لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

(اے میرے باپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنے اور نہ دیکھے)

وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا

(اور نہ تمہارے کچھ کام آسکے)

(اس سرگزشت کا آغاز اُس وقت سے کرو) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ تو نے ایک ایسی چیز کی پرستش کیوں اختیار کر رکھی ہے جو نہ سن سکتی ہے نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی تیرے کسی کام آسکتی ہے!

19:43 فَاتَّبِعْنِيٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا

(تو تم میرے کہنے پر چلو میں تم کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا)

اس نے کہا تھا کہ اے میرے باپ! حقیقت یہ ہے کہ مجھے علم کی ایک ایسی روشنی مل گئی ہے جس سے تو محروم ہے لہٰذا (تو اس خیال کو چھوڑ دے کہ بیٹے کو باپ کے پیچھے چلنا چاہئے باپ کو بیٹے کے پیچھے نہیں چلنا چاہئے باپ ہو یا بیٹا ہر ایک کو صداقت کے پیچھے چلنا چاہئے اور چونکہ میں حق وصداقت پر ہوں اس لئے) تمہیں میرا اتباع کرنا چاہئے میں تمہیں زندگی کی وہ راہ دکھادوں گا جو تمہیں سیدھی منزلِ مقصود تک پہنچادے گی۔

19:44 اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا

(بے شک شیطان خدائے رحمان کی نافرمانی کرنے والا ہے)

اے میرے باپ! تو ان غیر خدائی سرکش قوتوں کی اطاعت کیوں کرتا ہے جنہوں نے خدائے رحمن سے بغاوت اختیار رکھی ہے؟

19:52 وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا

(اور اس کو ہم نے راز کی باتیں کرنے کے لیے قریب کیا)

اور ہم نے اُسے کوہ طور کی دائیں جانب سے پکارا اور وحی کے سربستہ راز بتانے کے لئے اپنے قریب کر لیا۔

19:55 وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠

(وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا)

وہ اپنے ساتھیوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی تلقین کرتا تھا (کہ یہی نظام خداوندی کے ستون ہیں) اور وہ اپنے نشوونما دینے والے کے قوانین سے یکسر ہم آہنگ تھا۔

19:62 لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ

(اس میں وہ لوگ کوئی فضول بات نہیں سنیں گے بجز سلام کے)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

(اور اس میں ان کا رزق صبح وشام ملے گا)

اس معاشرہ میں کوئی ناشائستہ بات کسی قسم کا بے مقصد شور و شغب یا بے نتیجہ ہنگامہ آرائی نہیں ہو گی اس میں ہر بات انسانی ذات کی تکمیل کا ذریعہ اور انسانیت کے لئے موجب امن و سلامتی ہو گی اور ہر ایک کو سامان نشو و نما مسلسل اور متواتر ملتا رہے گا۔

19:63 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا

(یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو بنائیں گے جو خدا سے ڈرنے والے ہوں)

یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُسے بناتے ہیں جو ہمارے قوانین کی نگہداشت کر کے زندگی کی تباہیوں سے بچ جائے۔

19:65 فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ

(پس تم اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر قائم رہو)

(اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ اُس خدا کا قانونِ مکافات ہے جو) کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا نشو و نما دینے والا ہے اسی کو حق پہنچتا ہے کہ اس کی محکومیت اختیار کی جائے) لہٰذا تو بھی اس کی محکومیت اختیار کر اور اس پر ثبات اور استقامت سے جمارہ کیا تیرے علم میں کوئی اور بھی ہے جو اُس جیسا ہو؟ (قطعاً نہیں اس کا مثیل و نظیر کوئی نہیں)

19:76 وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا

(اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے رب کے نزدیک اجر کے اعتبار سے بہترین ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر)

(ان کے برعکس) جو لوگ صحیح روشِ زندگی اختیار کرتے ہیں خدا کا قانونِ ہدایت ان پر (فلاح و کامرانی کی) راہیں اور کشادہ کئے چلا جاتا ہے (اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ) ناقابل تغیر اور باقی رہنے والا سامانِ حیات وہی ہے جس سے خدا کے قانونِ ربوبیت کے مطابق انسانی صلاحیتوں کی نشو و نما ہوتی ہے اس نظام کے قیام و استحکام میں جو کچھ صرف کیا جاتا ہے یہ اس کا بہترین بدلہ ہوتا ہے اور انجام کار یہی سب سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے (اس لئے انسان کی نگاہ مفاد عاجلہ کی بجائے ہمیشہ کاروبار حیات کے انجام کی منفعت پر رہنی چاہئے)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ طه (20)

20:8 اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى

(وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تمام اچھے نام اسی کے ہیں)

حقیقت یہ ہے کہ کائنات میں تمام اقتدار اور اختیار اسی کا ہے اس کے علاوہ کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں اِس کی تمام صفات (جو قرآن میں مذکور ہیں) انتہائی حسنِ توازن کے ساتھ اُس کی ذات کے مختلف پر تو ہیں۔

20:10 اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَي النَّارِ هُدًى

(ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں اس میں سے تمہارے لئے ایک انگارہ لاؤں یا اس آگ پر مجھے راستے کا پتہ چل جائے)

(اس داستان کا آغاز ہم اس مقام سے کرتے ہیں) جب اُس نے (دُور سے)

آگ دیکھی تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے تم یہاں ٹھہرو میں جاتا ہوں ممکن ہے میں وہاں سے تمہارے لئے ایک انگارہ لے آؤں یا (کم از کم) الاؤ پر سے کوئی ایسا آدمی مل جائے جو ہمیں (اس اندھیری رات میں) راستے کا پتہ نشان بتا سکے (تنہا عقل انسانی وحی کی مدد کے بغیر اس طرح قیاسات سے نشانِ راہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے)

20:14 اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ

(میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو میری ہی عبادت کرو)

ۙ وَاَ قِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

(اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو)

اس وحی کا اوّلیں پیغام یہ ہے کہ اللہ میں ہی ہوں میرے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار واختیار نہیں اس لئے صرف میری محکومیت اختیار کرو اور میرے قانون اور نظام کو غالب کرنے کے لئے صلوٰۃ کا نظام قائم کرو۔

20:15 اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

(بے شک قیامت آنے والی ہے)

20:15 لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝

(تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے)

(اس حقیقت کو یاد رکھا کر کہ تیرے ہاتھوں ایک) انقلاب عظیم رونما ہونے والا ہے۔ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ وہ انقلاب جو اس وقت تک ظاہر بین نگاہوں سے پوشیدہ تھا ابھر کر سامنے آجائے یہ انقلاب اس لئے آئے گا تاکہ ہر شخص کو اس کی محنت کا پورا پورا بدلہ مل سکے (اور سلب ونہب کا موجودہ فرعونی قارونی اور ہامانی معاشرہ جس میں حالت یہ ہے کہ محنت کوئی کرتا ہے اور اس کا ماحصل کوئی لے جاتا ہے الٹ کر رکھ دیا جائے یہ انقلاب "نظام صلوٰۃ قائم کرنے سے" آئے گا)۔

20:18 هِىَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰي غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى

(یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اس میں میرے لئے دوسرے کام بھی ہیں۔)
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیابارِ الٰہا! یہ احکام کیاہیں میرے لئے توسفر زندگی میں بہت بڑا سہاراہیں میں اب انہی کے آسرا سے چلوں گا اور ہر مشکل مقام پر انہیں مضبوطی سے تھامے رکھوں گا تا کہ میرا قدم کہیں نہ پھسلے انہی کے ذریعے اب میں اپنے ریوڑ کو(یعنی بنی اسرائیل کو جن کا گڈریا بنا کر تو مجھے بھیج رہاہے) جھنجوڑوں گا اور اس طرح ان کے جمود وتعطل کو مبدل بہ حرکت و عمل کر دوں گا ان کے علاوہ زندگی کے دیگر معاملات کے متعلق جو میرے سامنے آئیں گے ان سے بصیرت وراہ نمائی حاصل کروں گا۔

20:25 رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

(اے میرے رب میرے سینے کو میرے لئے کھول دے)
(جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ سنا کہ اسے کس مقصد عظیم کے لئے چنا گیاہے اوراس کی ٹکر کن کن قوتوں کے ساتھ ہونے والی ہے تو)اس نے عرض کیاکہ اے میرے نشوونما دینے والے!(یہ مہم بڑی سخت ہے اس کے لئے تو)میرے سینے میں وسعت اور کشادوعطا کر دے(کہ بڑی سے بڑی مشکل بھی مجھے پریشان نہ کر سکے۔

20:26 وَيَسِّرْ لِيٓ اَمْرِيْ

(اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے)

اور جو جو دشواریاں میری راہ میں آئیں انہیں مجھ پر آسان کر دے۔

20:27 وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ

(اور میری زبان کی گرہ کھول دے)

اور میری زبان میں ایسی طاقت اور روانی پیدا کر دے(کہ میں تیرے پیغامات کو بطریق احسن فریق مقابل تک پہنچاسکوں)

20:28 يَفْقَهُوا قَوْلِي

(تاکہ لوگ میری بات سمجھیں)

اور میری بات ان کی سمجھ میں آجائے(اور سیدھی ان کے دل تک اتر جائے)

20:43 اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى

(تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیاہے)

(اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اس مہم کے لئے روانہ ہو گیااور جب اس کا بھائی ہارون علیہ السلام بھی اس کے ساتھ آملاتواُنہی ہدایات کا پھر اعادہ ہوا اور اُن سے کہا گیا کہ)تم دونوں فرعون کی طرف جاؤوہ اپنے ظم وستم میں حد سے زیادہ آگے بڑھ گیاہے اس کی سرکشی کی کوئی انتہانہیں رہی۔

20:44 فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

(پس اس سے نرمی کے ساتھ بات کرناشاید وہ نصیحت قبول کرے یاڈر جائے)

جب اس کی طرف جاؤتواس سے نرمی سے بات کرناہو سکتاہے کہ وہ اس طرح نصیحت پکڑلے یااپنی سرکشی کے عواقب سے ڈر جائے۔

20:46 قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى

(فرمایا کہ تم اندیشہ نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں)

خدا نے کہا کہ تم مت گھبراؤ میں تمہارے ساتھ ہوں میں سب کچھ سنتا ہوں سب کچھ دیکھتا ہوں (اس لئے وہ تمہارا بال تک بکا نہیں کر سکے گا)

20:47 وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

(اور سلامتی اس شخص کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے)

تم اس کے پاس بے دھڑک ہو کر جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں اس کا پیغام یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل پر اس قدر سختیاں نہ کرو بلکہ انہیں ہمارے ساتھ بھیج دو اگر تم اس راستے پر چلوگے جو خدا کا بتایا ہوا ہے تو تمہارے لئے سلامتی ہوگی سلامتی ہوتی ہی اس کے لئے ہے جو خدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلے۔

20:53 وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى

(اور آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں)

وہ رب وہ ہے جس نے تم سب کے لئے اس وسیع و عریض زمین میں سامانِ پرورش جمع کر دیا ہے اور تمہاری نقل و حرکت کے لئے راستے بنا دیئے وہ رب جو بادلوں سے مینہ برساتا ہے اور اس کی آبپاشی سے انواع و اقسام کی نباتات پیدا کر دیتا ہے۔

20:54 كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى

(کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ اس کے اندر اہل عقل کیلئے نشانیاں ہیں)

تا کہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ اس تمام نظامِ فطرت میں صاحبان عقل و بصیرت کے لئے اس حقیقت کبریٰ میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں کہ کائنات میں پروردگاری صرف خدا کی ذات کے لئے ہے (لہٰذا کسی فرعون کا یہ کہنا کہ "انا ربکم الاعلی" میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں یہ زمین یہ دریا یہ ملک سب میری ملکیت ہیں اس لئے تم میرے محتاج اور محکوم ہو" بے بنیاد دعویٰ اور حماقت پر مبنی تصور ہے)

20:55 مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے)

اس پروردگار حقیقی نے تم سب کو اس زمین (بے جان مادہ) سے پیدا کیا ہے پھر وہ (تمہارے بے جان مادی جسم کو اسی میں لوٹا دیتا ہے لیکن اس کے بعد تمہیں حیات نو عطا کر کے اس سے اٹھا کھڑا کرے گا آقا اور بندہ حاکم اور محکوم کی تفریق کیسی؟ آقا اور حاکم صرف خدا ہے سب انسان آپس میں برابر اور اُس کے محکوم ہیں (کیا اب تم سمجھ گئے ہو کہ وہ خدا کونسا ہے جس کا پیغام لے کر ہم تمہاری طرف آئے ہیں؟)

20:61 وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

(اور جس نے خدا پر جھوٹ باندھا وہ ناکام ہوا)

(جو مذہبی پیشوا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے بلائے گئے تھے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ یاد رکھو! تم تباہ ہو جاؤ گے تم خدا کے خلاف افترا پردازی مت کرو اپنی طرف سے مذہب تراش کر اسے اُس کی طرف منسوب مت کرو یاد رکھو! خدا کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ خاسر و نامراد رہتے ہیں وہ انہیں جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیا کرتا ہے۔

20:64 وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى

(اور وہی جیت گیا جو آج غالب رہا)

پھر انہوں نے اپنے مذہبی مناظروں کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہا کہ اپنے باہمی اختلافات کو چھوڑ کر اس مشترکہ دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے اپنی تمام ہنرمندیوں اور تدابیر کو یکجا کر لو اور پھر پرا باندھ کر ان کے مقابلہ کے لئے ڈٹ جاؤ یاد رکھو! یہ معرکہ بڑا فیصلہ کن ہے جو آج بازی لے جائے گا وہی کامیاب ہو گا۔

20:69 وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى

(اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا خواہ وہ کیسے آئے)

انہوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ سب فریب انگیز ہیں اور فریب وہی کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتی خواہ وہ کسی کی طرف سے بھی کیوں نہ ہو (یہ بات کہ ان مذہبی پیشواؤں کے ساتھ حکومت کی تائید بھی شامل ہے عوام کو مرعوب کر سکتی ہے لیکن تمہارے دلائل کے سامنے ان کی پیش نہیں جا سکتی) اس لئے تم ان قوانین خداوندی کو جنہیں تم نے باعث یمن و سعادت پایا تھا روشن دلائل کے ساتھ پیش کرو۔

20:73 وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰي

(اور اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے)

ہم اپنے نشوونما دینے والے پر ایمان لا چکے اُس سے ہماری دعا یہ ہے کہ وہ ہماری سابقہ غلطیوں کے مہلک اثرات سے ہماری حفاظت کر دے بالخصوص باطل پرستی کی اس خطاکارانہ روش کے اثرات سے جس پر چلنے کے لئے تم نے ہمیں مجبور کر رکھا تھا (ہم اب دیکھ چکے ہیں کہ) خدا کا قانون ہی بہترین اور باقی رہنے والے نتائج کا حامل ہے۔

20:82 وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

(البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور سیدھی راہ پر رہے تو اس کے لیے میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں)

ان پستیوں سے نکلنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم اپنی غلط رَوش کو چھوڑ کر پھر خدا کے متعین کردہ صحیح راستے کی طرف آجائے اور ایسے کام کرے جن سے اس کے اپنے اور انسانیت کے بگڑے ہوئے معاملات سنور جائیں اور اس کے بعد اس راستہ پر قائم رہے تو اس کی سابقہ لغزشوں کے تباہ کن نتائج سے اُس کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

20:89 وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

(اور نہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے)

لیکن ان کے یہ عذرات لغو تھے اگر سامری نے بچھڑا بنا ہی دیا تھا تو کیا انہیں نظر نہیں آتا تھا کہ (بچھڑے میں سے آواز تو نکلتی ہے لیکن) وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کے لئے کسی نفع یا نقصان کی قدرت رکھتا ہے۔

20:94 قَالَ يَبْنَـؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

(ہارون نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے تم میری داڑھی نہ پکڑو اور نہ میرا سر)

ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے میرے بھائی! تو مجھ پر اس طرح خفا نہ ہو اور مجھے ہدفِ ملامت نہ بنا میں نے انہیں سختی سے اس لئے نہیں روکا کہ مجھے ڈر تھا تو آکر یہ کہے کہ تو نے قوم میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا کچھ پاس نہ کیا۔(میں نے قوم کی اس عارضی جہالت کو گوارا کر لیا لیکن اسے تفرقہ سے بچا لیا اس پر موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی طرف سے مطمئن ہو گیا)۔

20:98 وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا

(اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے)

(پھر موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مخاطب ہوا اور ان سے کہا کہ یاد رکھو!) تمہارا الٰہ صرف وہ خدا ہے جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار و اختیار نہیں اسی کا علم ہر شے کو محیط ہے (کوئی شے اس کے احاطہ سے باہر نہیں)

20:111 وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا

(اور تمام چہرے اس حی و قیوم کے سامنے جھکے ہوں گے اور ایسا شخص ناکام رہے گا جو ظلم لے کر آیا ہو گا)

خدائے حی و قیوم کے (اس زندگی بخش) نظام میں تمام افراد کی مضمر صلاحیتوں کی نمود ہو جائے گی وہ اس نظام کے استحکام کے لئے بطیب خاطر اٹھ کھڑے ہوں گے اور قوانین خداوندی کی اطاعت دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ کریں گے ان کے برعکس جو ظلم و زیادتی کرے گا وہ ناکام و نامراد رہے گا۔

20:114 فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

(پس برتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی)

20:114 وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

(اور کہو کہ اے میرے رب میرا علم زیادہ کر دے)

اور اس طرح یہ لوگ علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کا مشاہدہ کر لیں کہ قوانین خداوندی کے ساتھ وابستہ رہنے سے کس طرح غلبہ و قوت اور بلند و سرفرازی حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ یہ جس خدا کے قوانین ہیں وہ شاہنشاہِ حقیقی بڑی عظمتوں کا مالک ہے قرآنی پروگرام پر عمل کرنے کے سلسلہ میں اے رسول! اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جب تک (کسی معاملہ کے متعلق) وحی کی رو سے مکمل ہدایات مل جائیں اس میں عجلت نہیں کرنی چاہئے بلکہ انتظار کرنا چاہئے کہ تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے (تو پھر قدم) اٹھایا جائے۔

20:124 وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

(اور جو شخص میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لیے تنگی کا جینا ہو گا اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے)

اس کے ساتھ ہی انسان پر اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ جو کوئی میرے قوانین سے اعراض برتے گا تو اس کی معیشت (روزی) تنگ ہو جائے گی اور ہم اسے ظہورِ نتائج (قیامت) کے دن اندھا اٹھائیں گے (زندگی کی روشن راہیں اس کے سامنے تاریک ہوں گی) اس کی غلط روش کا یہ انجام اس دنیا میں بھی ہو گا اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی۔

20:131 وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰي

(اور تمہارے رب کا رزق زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے)

اور جو کچھ ہم نے اِن لوگوں کے مختلف طبقات کو دنیا زندگی کی آرایش وآسائش کا سامان عطا کر رکھا ہے اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو (اور اس بات کا خیال تک بھی نہ کرو کہ غلط روش پر چلنے والے اس قدر خوش حال ہیں اور ہم صحیح راستے پر چلنے والے مشقتیں جھیل رہے ہیں اصل یہ ہے کہ) یہ زیبائش وآرائش کا سامان ایک کٹھالی ہے جس میں ان لوگوں کو ڈال رکھا ہے (یہ اپنی آگ میں خود ہی جل کر بھسم ہو جائیں گے اور انجام کار تم دیکھو گے) کہ جو کچھ خدا کے نظامِ ربوبیت کی رُو سے ملتا ہے اس میں ہر طرح کی خوشگواری ہوتی ہے اور اُسی کے لئے بقا ہوتی ہے۔

20:132 وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ

(اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور اس کے پابند رہو ہم تم سے کوئی رزق نہیں مانگتے رزق تو تم کو ہم دیں گے)

20:132 وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى

(اور بہتر انجام تو تقوی ہی کے لئے ہے)

لٰہذا تو اپنی جماعت کے لوگوں کو اس کی تاکید کرتا رہ کہ وہ فرائض خداوندی کی تکمیل کے لئے ہمیشہ سر گرمِ عمل رہیں اور خود بھی اس پروگرام پر استقامت سے جمارہ ان سے کہہ دو کہ یہ نظامِ خداوندی تم سے کھانے کے لئے کچھ نہیں مانگے گا (اگرچہ اس وقت یہی نظر آتا ہے کہ یہ تمہارا سب کچھ لئے جارہا ہے اس کے برعکس) یہ تمہارے سامانِ زیست کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے لیگا اور جو لوگ اس کی نگہداشت کریں گے انجام کار ہر قسم کی خوشگواریاں انہی کے لئے ہوں گی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الأنبياء (21)

21:1 اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ

(لوگوں کے لئے ان کا حساب نزدیک آپہنچا)

وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

(اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اعراض کر رہے ہیں)

یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں اس کے نتائج سامنے آنے کا وقت سر پر آپہنچا ہے لیکن یہ ابھی تک اسی طرح خوابِ غفلت میں مدہوش صحیح روش زندگی سے منہ موڑے غلط راستے پر چلے جا رہے ہیں۔

21:2 وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ

(وہ اس کو ہنسی کرتے ہوئے سنتے ہیں)

ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اِن کی طرف اِن کے نشوونما دینے والے کی جانب سے جب بھی کوئی قوانین وضوابط پہلی بار آئے اِنہوں نے اُن پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا انہیں محض تفریحاً سنتے رہے۔

21:3 لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ

(ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں)

اس طرح کہ بظاہر کان اِدھر لگے ہیں لیکن دل یکسر غافل ہیں بلکہ ان میں سے جو زیادہ سرکش ہیں ان کی یہ کیفیت یہ ہے کہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر مشورے کرتے ہیں (کہ کس طرح اس آواز کو آگے بڑھنے سے روک دیا جائے وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ) یہ تو تمہاری ہی طرح کا ایک عام انسان ہے کیا تم اس لئے وہاں جاتے ہو کہ اس کی خود ساختہ جھوٹی باتیں سنو! تم سب کچھ دیکھتے بھالتے اِس کے فریب میں کیوں آجاتے ہو؟

21:5 اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ

(یہ پراگندہ خواہ ہیں)

اور یہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اس رسول کے اپنے ہی خیالاتِ پریشاں ہیں جو اِسے خواب میں وحی بن کر دکھائی دیتے ہیں (کچھ اس سے بھی آگے بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں! یہ شخص) ان باتوں کو دیدہ دانستہ وضع کرتا ہے اور انہیں خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے بعض کہتے ہیں کہ نہیں! یہ شاعر ہے (اور اپنے وجدان کو خدا کی وحی سمجھتا ہے) اگر یہ فی الواقعہ خدا کا رسول ہے تو (جس طرح ہم سنتے ہیں کہ پہلے رسولوں کو معجزات دیئے جاتے تھے یہ بھی اُسی طرح) کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتا؟

21:7 فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

(پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو)

(باقی رہااِن کا یہ کہنا کہ یہ رسول ہماری ہی طرح کا ایک انسان ہے سوائے رسول! ان سے کہہ دو کہ) ہم نے اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے اگر تمہیں اِس کا علم نہ ہو تو اُن لوگوں سے دریافت کر لو جنہیں اِس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔

21:16 وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ

(اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا)

(وہ سمجھتے تھے کہ) ہم نے اس کارگہ کائنات کو محض کھیل تماشے کے طور پر پیدا کر رکھا ہے! (بالکل نہیں! اسے ہم نے تماشے کے طور پر پیدا نہیں کیا اس کا ایک عظیم مقصد ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ کسی کا کوئی عمل بلا نتیجہ نہ رہنے پائے افراد ہوں یا اقوام سب کے اعمال صحیح صحیح نتیجہ مرتب کر کے رہیں)

21:19 وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ

(اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور نہ کاہلی کرتے ہیں)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب خدا کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے (سرگرمِ عمل) ہے کائنات کی کوئی قوت اُس کے قانون کی اطاعت سے سرتابی اختیار نہیں کر سکتی اور نہ وہ کبھی اپنے فرائض کی سرانجام وہی سے تھکتی ہے۔

21:20 يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَايَفْتُرُوْنَ

(وہ رات دن اس کو یاد کرتے ہیں وہ کبھی نہیں تھکتے)

وہ سب رات دن خدا کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں رہتی ہیں اور اُن کی سرگرمی عمل میں کبھی سستی نہیں ہوتی۔

21:22 لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

(اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا معبود ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے)

اگر کائنات میں خدا کے علاوہ اور الٰہ بھی ہوں یعنی اِس کے ایک گوشے میں خدا کے قوانین نافذ ہوں اور دوسرے گوشے میں کسی اور کے تو کائنات کا سارا سلسلہ تہس نہس ہو جائے لہٰذا وہ ذاتِ خداوندی جو کائنات کے نظام ربوبیت کا مرکزی کنٹرول اپنے اور صرف اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہے اُن تصورات سے بہت بلند ہے جو انسانوں نے اُس کے متعلق اپنے ذہن میں قائم کر رکھے ہیں۔

21:24 هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

(تم اپنی دلیل لاؤ)

کیا (ایسے واضح دلائل کے باوجود) اِن لوگوں نے اپنے لئے خدا کے علاوہ اور ارباب اقتدار تجویز کر رکھے ہیں؟ ان سے کہو کہ تم اپنے اس مسلک کی تائید میں کوئی دلیل پیش کرو دلیل لا کیسے سکتے ہیں! اس لئے کہ انسان کوئی بھی ہو اس کا ہر عمل خدا کے قانونِ مکافات کے تابع ہو گا یہی معنی "اس سے پوچھے جانے" کے ہیں لہٰذا جو شخص بھی کسی اور کے قانون کے تابع ہو وہ اقتدار مطلق کا حامل ہو نہیں سکتا یہ پوزیشن صرف خدا کو حاصل ہے (ان سے کہہ دو کہ اس مسلک پر جسے میں پیش کر رہا ہوں میری جماعت کے لوگ میرے ساتھ ہیں اور اسی مسلک پر وہ لوگ تھے جو مجھ سے پہلے (انبیاء اور ان کے ساتھی) گذر چکے ہیں اصل یہ ہے کہ یہ مخالفین حقیقت سے واقف نہیں ہیں شرف انسانیت اور احترام آدمیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا محکوم نہ رہے۔

21:30 وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ

(اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا)

(بعض لوگ بربنائے جہالت مظاہر فطرت کو دیوی دیوتا سمجھ لیتے ہیں حالانکہ سلسلہ کائنات تمام کا تمام خدا کا پیدا کردہ اور اُسی کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے اِس وقت تو انہیں کائنات میں مختلف مظاہر الگ الگ کام کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن) اِنہوں نے اِس پر غور نہیں کیا کہ تخلیق کے ابتدائی ادوار ہیں یہ سب ایک ہی ہیولیٰ تھے اسے دخان کہہ کر پکارا گیا ہے پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا (مثلاً کرۂ ارض اُس اوّلیں ہیولیٰ سے یوں الگ ہوا جس طرح گوپئے سے پتھر پھینکا جاتا ہے اور اس طرح تمام کرے اپنے اپنے مدار میں تیرنے لگ گئے اس کے بعد جب زمین اس قابل ہوگئی کہ اس پر جاندار چیزیں رہ سکیں تو) ہم نے پانی سے زندگی کی نمود کی (تمام جاندار چیزیں پانی کے امتزاج سے پیدا ہوئیں اور زندگی کے اس سرچشمہ پر خدا نے اپنا کنٹرول رکھا ہے۔

21:37 خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ

(انسان عجلت کے خمیر سے پیدا ہوا ہے)

(یہ سب اس لئے کہ انسان دور تک نگاہ نہیں لے جاتا) بڑا جلد باز واقع ہوا ہے (چونکہ ان کے اس انکار و سرکشی کی وجہ سے ان پر فوری گرفت نہیں ہوتی اس لئے یہ تیری تنذیرات کی ہنسی اڑاتے ہیں ان سے کہہ دو کہ) یوں جلدی مت مچاؤ وہ دن دور نہیں جب خدا کی یہ نشانیاں حقیقت بن کر تمہارے سامنے آجائیں گی اور تم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔

21:41 فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

(پھر جن لوگوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا ان کو اس چیز نے ڈھونڈ کر گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے)

(حقیقت یہ ہے کہ ان کی طرف سے یہ استہزاء اور استخفاف کوئی نئی چیز نہیں) تجھ سے پہلے رسولوں کی بھی اسی طرح ہنسی اڑائی جاچکی ہے لیکن ان کی اس ہنسی کیا نتیجہ نکلا؟ یہی کہ وہ جن باتوں کو مذاق سمجھا کرتے تھے انہوں نے سچ مچ آکر انہیں گھیر لیا۔

21:42 مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ

(کون ہے جو رات اور دن میں رحمٰن سے تمہاری حفاظت کرتا ہے)

(اے رسول! ان سے پوچھو کہ) دن ہو یا رات کوئی قوت ایسی ہے جو خدا کی گرفت سے بچانے کے لئے تمہاری حفاظت کر سکے؟ لیکن (یہ اس کا جواب کیا دیں گے!) یہ تو اپنے نشوونما دینے والے کے قانونِ مکافات سے یکسر منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

21:47 وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ

(اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھینگے پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا)

21:47 وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ

(اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے)

اور (یہ انقلابی عذاب یونہی اندھا دھند واقع نہیں ہو جائے گا ہمارے ہاں سے کچھ بھی اندھا دھند نہیں ہوتا) ہم ظہور نتائج کے وقت عدل کی میزانیں کھڑی کر دیں گے اور کسی کے ساتھ ذرا بھی بے انصافی نہیں ہوگی اگر کسی نے رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ کیا ہو گا تو اسے بھی وزن میں لے لیا جائیگا جب ہم خود حساب کرنے والے ہوں تو پھر کونسی چیز ہے جو حساب سے باہر رہ سکتی ہے۔

21:50 وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

(اور یہ ایک بابرکت یاد دہانی ہے جو ہم نے اتاری ہے تو کیا تم اس کے منکر ہو)

اور اب یہ قرآن ہماری طرف سے نازل کردہ ضابطہ حیات ہے جو زندگی کی خوشگواریوں کا ضامن ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

21:61 قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ

(انہوں نے کہا کہ اس کو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تاکہ وہ دیکھیں)

(چنانچہ پجاریوں نے معتبر بننے کے لئے) کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہاں مجمع کے سامنے لاؤ تاکہ یہ لوگ اس کی شہادت دیں (کہ یہی وہ نوجوان ہے جو ان کے معبودوں کے متعلق اس قسم کی باتیں کیا کرتا تھا)

21:66 أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ

(کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ کوئی نقصان)

اس پر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کس قدر مقامِ تاسف ہے کہ تم نے "اللہ کو چھوڑ کر" جانتے بوجھتے ان چیزوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے جو نہ تمہیں کچھ نفع پہنچانے کی قدرت رکھتی ہیں نہ نقصان پہنچانے کی۔

21:69 يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ

(اے آگ تو ابراہیم ع کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی بن جا)

وہ ابراہیم علیہ السلام کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ کو بھڑکا رہے تھے اور ہم ایسا انتظام کر رہے تھے کہ اس آگ کے شعلے سرد پڑ جائیں اور وہ ابراہیم علیہ السلام کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں۔

21:74 اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ؕ

(بلاشبہ وہ بہت برے فاسق لوگ تھے)

(ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ لوط علیہ السلام نے بھی ہجرت کی تھی اُس وقت اس کا شمار عام مومنین کی صف میں تھا لیکن بعد میں) ہم نے اسے نبوت کا علم اور اس کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلے کرنے کا منصب عطا کیا اس کی بستی کے لوگ بڑے ناشائستہ کام کیا کرتے تھے وہ صحیح راستے کو چھوڑ کر بڑی خراب راہوں پر چل رہے تھے ہم نے اس بستی کو تباہ کر دیا اور لوط علیہ السلام کو وہاں سے محفوظ نکال کر دوسری جگہ لے گئے۔

21:84 وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ

(اپنی طرف سے رحمت اور نصیحت عبادت کرنے والوں کے لئے)

چنانچہ ہم نے اُس کی پکار سن لی اور اس کی تکلیف رفع کر دی اس کے بچھڑے ہوئے ساتھی اسے مل گئے بلکہ ان جیسے اور لوگ بھی یہ کچھ ہماری طرف سے مرحمت ہوا اس واقعہ میں بھی ان لوگوں کے لئے سامانِ موعظت ہے جو ہمارے قانون کی اطاعت کرتے ہیں۔

21:87 لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں قصوروار ہوں)

اور اسی طرح ذوالنون علیہ السلام کا معاملہ بھی ہے۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں سے تنگ آ کر غصہ میں وہاں سے چلا گیا(حالانکہ اسے ابھی ہجرت کا حکم نہیں ہوا تھا لیکن اس نے یہ فیصلہ کسی سرکشی کے ارادے سے نہیں کیا تھا) اس نے خیال یہ کیا تھا کہ چونکہ یہ فیصلہ خدا کے کسی حکم کے خلاف نہیں اس لئے خدا اس پر مواخذہ نہیں کرے گا اور مجھے کسی سختی میں نہیں ڈالے گا پھر جب وہ (اپنے غلط پروگرام کی وجہ سے) مشکلات میں گھر گیا تو اُس نے ہمیں پکارا اور کہا کہ بار الہا! تیرے سوا اور کسی کو اس کا اقتدار واختیار نہی (کہ وہ مجھے ان مشکلات سے نجات دلا سکے) میں نے جو اس فیصلے میں عجلت کی اور تیرے حکم کا انتظار نہ کیا تو یہ میری زیادتی تھی حقیقت یہ ہے کہ تیرا فیصلہ ہی ایسا ہوتا ہے جو ہر قسم کے نقص سے پاک ہوتا ہے۔

21:88 وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ

(اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں)

سو ہم نے اس کی پکار کو سن لیا اور اسے غم سے نجات دی اِسی طرح ہم اُن لوگوں کو غم وحزن سے نجات دیتے ہیں جو ہمارے قوانین کی صداقت و محکمیت پر یقین رکھتے ہیں۔

21:89 رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ

(اے میرے رب تو مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے)

اور اِسی طرح زکریا علیہ السلام کا بھی معاملہ یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! تو مجھے اس دنیا میں بغیر وارث کے تنہا نہ چھوڑ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ تو ہی ہم سب کا بہترین وارث ہے (لیکن اس قسم کے وارث کی ضرورت بھی ظاہر ہے)

21:104 يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ

(جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جس طرح طومار میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں)

اُس دور میں ان بڑے بڑے لوگوں کو جو آج اس طرح بلندیوں پر متمکن ہیں یوں لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا جس طرح بہی کھاتے کو (حساب کتاب ہو چکنے کے بعد) لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے (کہ اب اِس کی ضرورت باقی نہیں رہی اُس وقت اخلاقی اقدار اور انسان کی معاشی زندگی ایک ہی مرکز کے تابع ہو جائیں گے اور اس طرح مساواتِ آدم کی پھر وہی کیفیت ہو جائے گی) جو تخلیق انسانی کے دور اول میں تھی معاشرہ پھر اُسی حالت کی طرف لوٹ آئے گا جس میں نوعِ انسان اُمت واحدہ تھی اور رزق کی عام فروانی تھی یہ ہمارا وعدہ (طے شدہ پروگرام) ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔

21:105 اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ

(زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہونگے)

ہم نے اس حقیقت کو ہر کتاب وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد بطور ایک اساسی قانون کے لکھ دیا تھا کہ ارض (نظام مملکت و حکومت اور وسائل پیداوار وغیرہ) کے حقیقی وارث وہی لوگ ہوں گے جن میں ان امور کی صلاحیت ہوگی اور جو ہمارے قوانین کے تابع زندگی بسر کریں گے۔

21:107 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(اور ہم نے تم کو تو بس دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے)

(وہ ضابطہ قوانین جس کے مطابق زندگی بسر کرنے سے وارثت ارض حاصل ہوتی ہے۔ اب اے رسول! دنیا کو تمہاری وساطت سے دیا جارہا ہے تم اقوامِ عالم سے کہہ دو کہ ان کی صحیح نشوونما جس سے انسانی صلاحیتیں بیدار ہوتی اور پروان چڑھتی ہیں اسی ضابطہ کی اطاعت سے ہو سکتی ہے جو قوم اس حقیقت سے انکار کرے گی اس مرحمت ایزدی سے محروم رہ جائے گی یوں تمہاری بعثت تمام اقوام عالم کے لئے حقیقی رحمت کا موجب بن جائے گی۔

21:112 وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ

(ہمارا رب رحمان ہے اسی سے ہم ان باتوں پر مدد مانگتے ہیں جو تم بیان کرتے ہو)

(رسول نے ہدایت خداوندی کے مطابق قوم سے سب کچھ کہہ دیا اور اس کے بعد) بدرگاہِ ربّ العزت عرض کیا کہ بار الٰہا! اب تو (مجھ میں اور ان لوگوں میں) حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اس کے بعد قوم سے کہا کہ ہمارا نشوونما دینے والا خدائے رحمن ہے ہم اس سے اس امر کی توفیق طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمار صلاحیتیوں کو ایسی بھرپور نشوونما عطا کر دے جس سے ہم تمہاری ان باتوں کا اچھی طرح مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الحج (22)

22:1 ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ

(بے شک قیامت کا بھونچال بڑی بھاری چیز ہے)

اے نوعِ انسان! اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین کی نگہداشت کرو (اور اپنے معاشرہ کو صحیح خطوط پر متشکل کرلو اگر تم از خود ایسا نہ کروگے تو) یہ ایک ایسے شدید انقلاب کی روسے واقع ہوگا جو ہر شے کو اس کی جگہ سے ہلا دے گا۔

22:5 ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ

(اور ہم رحموں میں ٹھہرا دیتے ہیں جو چاہتے ہیں)

یہ لوگ اس قسم کی روش اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی بس اسی دنیا کی ہے موت سے انسان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کامیابی اسی کا نام ہے کہ جس طریق سے بھی ہو سکے اس دنیا کے مفاد زیادہ سے زیادہ حاصل کر لئے جائیں ان سے کہو کہ اگر تم مرنے کے بعد کی زندگی کے بارے میں اس لئے شک وشبہات میں ہو کہ ایسا ہونا تمہیں (نظر بظاہر) محال دکھائی دیتا ہے تو ذرا اس حقیقت پر غور کرو کہ ہم نے تمہاری پیدائش کی ابتداء بے جان مادہ (INORGANIC MATTER) سے کی (اس میں پانی کے امتزاج سے زندگی زندگی کے اولیں جرثومہ کی نمود ہوئی پھر یہ کاروانِ حیات مختلف منازل طے کرتا اُس منزل میں آپہنچا جہاں) افزائش نسل بذریعہ تولید ہوتی ہے رحمِ مادر میں حمل قرار پاتا ہے وہ جنین ہمارے قانون مشیت کے مطابق کچھ وقت کے لئے رحم کے اندر رہتا ہے پھر تم ایک جیتے جاگتے بچے کی شکل میں دنیا میں آجاتے ہو بعض جوانی کے عالم میں اور بعض بوڑھے ہو کر عمر کی نکمی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

22:10 وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّـلْعَبِيْدِ

(اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں)

(اسے بتادیا جائے گا کہ) یہ سب تیرے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے خدا اپنے بندوں پر کبھی ظلم اور زیادتی نہیں کیا کرتا (وہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتے ہیں)

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

(اور اللہ ضرور ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں)

اِنہی قوانین کی رُو سے دنیا میں مردہ اقوام کو زندگی عطا ہوتی ہے اور انہی کے مطابق انسان کو مرنے کے بعد زندگی ملتی ہے لہٰذا وہ انقلاب جس کی رُو سے اِس جماعت کو جسے تم اپنی ظاہر بین نگاہوں سے کمزور اور مردہ دیکھتے ہو حیاتِ نو عطا ہو گی ضرور ایسا ہو کر رہے گا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اِسی طرح اِس میں بھی کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ خدا مردوں کو بھی زندگی عطا کرے گا۔

22:11 خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ

(اس نے دنیا بھی کھودی اور آخرت بھی یہی کھلا ہوا خسارہ ہے)

(ایک طبقہ تو اُن لوگوں کا ہے جو قانونِ خداوندی سے اِس طرح روگردانی کرتے ہیں دوسرا طبقہ اُن کا ہے جن کی حالت یہ ہے کہ)وہ قانون خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں لیکن اس طرح گویا وہ کنارے پر کھڑے ہیں اگر دیکھتے ہیں کہ اِس قانون کی اِطاعت میں فائدہ ہے تو اِس پر مطمئن رہتے ہیں لیکن اگر اس سے اُنہیں کسی قسم کا نقصان ہوتا ہو تو وہ اِس سے بلا تامل منہ پھیر لیتے ہیں اس روش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی حال کی زندگی بھی تباہ ہو جاتی ہے اور مستقبل کی بھی دنیا میں بھی خسارہ اور آخرت میں بھی اور یہ خسارہ ایسا کھلا ہوا ہے (جس کے لئے کسی دلیل وبُرہان کی ضرورت نہیں)

22:14 اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ

(بے شک اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے)

ان کے برعکس جو لوگ قوانین خداوندی کی محکمیت پر یقین رکھیں اور ان کے مطابق ایسے کام کریں جن سے اُن کی ذات کی صلاحیتیں بیدار ہوں اور انسانی معاشرے کے بگڑے ہوئے کام سنوریں تو خدا انہیں ایسی زندگی عطا کر دیتا ہے جس کی شادابیوں میں کبھی فرق نہیں آتا یہ سب کچھ خدا کے اُس قانون مکافات کے مطابق ہوتا ہے جسے اُس نے اپنے منشاء اور ارادے کے مطابق ایسا بنایا ہے۔

22:23 وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ

(اور وہاں ان کی پوشاک ریشم کی ہوگی)

(ان کے برعکس دوسرا گروہ مومنین کا ہے) یہ لوگ اپنے ایمان اور اعمالِ صالح کی بنا پر ایسے معاشرہ میں رہیں گے جس کی شادابیوں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی (انہیں حکومت کی سرداریاں حاصل ہوں گی جن کے نشانات) سونے کے کنگن موتیوں کے ہار اور حریر واطلس کے ملبوسات ہوں گے۔

22:25 سَوَآءَ ٕ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ

(جس میں مقامی باشندے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں)

یہ نظام جس کے حسین وخوشگوار نتائج کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اس کا مرکز کعبہ ہے یہ وہ واجب الاحترام مقام ہے جو تمام انسانوں کے لئے اِطاعت خداوندی کا سرچشمہ قرار پائے گا اسے ہم نے تمام نوع انسان کے لئے خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے یکساں طور پر کھلا رکھا ہے (اس کے دروازے دنیا کے ہر ستائے ہوئے انسان کے لئے یکسان طور پر کھلے ہیں اور سب اس کی منفعت بخشیوں میں شریک ہیں) لیکن جو اس میں ظلم وزیادتی کے ساتھ حق کی راہ سے ذرا بھی اِدھر اُدھر ہٹے گا اُسے الم انگیز سزا دی جائے گی یہ لوگ اِس نظام عدل واحسان سے خود بھی سرکشی برتتے ہیں اور دسرے لوگوں کو بھی اس کی طرف آنے سے روکتے ہیں (اِن کی اس دھاندلی کو کب تک برداشت کیا جا سکتا ہے ؟ وقت آگیا ہے کہ ان کی روک تھام کی جائے تاکہ انسانیت ان کے جوروستم سے امن میں رہے۔

22:28 فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ

(پس اس میں سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ)

وہ یہاں اس لئے آئیں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہ نظام ان کی (یعنی نوع انسان کی) منفعت کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے اور ہم نے جو مویشی انہیں دے رکھے ہیں انہیں اللہ کا نام لے کر اس اجتماع کے مقرّر دنوں میں ذبح کریں اور ان کا گوشت خود بھی کھائیں اور (اگر وہاں کوئی) تکلیف زدہ محتاج ہو تو اسے بھی کھلائیں۔

22:29 وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

(اور اس قدیم گھر کا طواف کریں)

(کھائیں پیئیں بھی اور باہمی مشاورت سے وہ تدبیریں بھی سوچیں جن سے) اُن کی ملی زندگی کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں اور وہ اُن ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو سکیں (جنہیں انہوں نے نوع انسان کی فلاہ و بہبود کے سلسلہ میں اپنے اوپر لے رکھا ہے) اور اس طرح پوری کی پوری امت اس مرکز کی نگہبان بن جائے جو دنیا میں انسانوں کی حریت و آزادی اور قوت و اقتدارِ خداوندی کا نشان (SYMBOL) ہے اور جسے اس باب میں شرف اوّلیت اور سبقت حاصل ہے۔

22:30 فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

(تو تم بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو)

22:30 وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

(اور جو شخص اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا تو وہ اس کے حق میں اسکے رب کے نزدیک بہتر ہے)

یہ ہے مقصد اس اجتماع کا۔ سو جو شخص بھی خدا کی مقرر کردہ پابندیوں کا احترام اور ان کی عظمت کا اعتراف کرے تو یہ چیز قانونِ خداوندی کی رُو سے اس کے لئے بڑی نفع بخش ہوگی (کھانے پینے کے سلسلہ میں جانور ذبح کریں) اُن جانوروں کو چھوڑ کر جو حرام ہیں باقی سب مویشی تمہارے لئے حلال ہیں۔ (صرف اس سے دین کا مقصد پورا نہیں ہو جاتا) ہر اُس شے سے بچو جو زندگی کی حرکت کو ساکن کر دینے والی ہو بت پرستی اس کی محسوس شکل ہے۔

22:40 وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللهِ كَثِيْرًا

(تو خانقاہیں اور گرجا اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے)

یہ وہ مظلوم ہیں جنہیں ان کے گھروں تک سے ناحق نکال دیا گیا ان کا کوئی جرم نہیں تھا بجز اس کے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا نشو و نما دینے والا اللہ ہے (لیکن سرکش قوتیں اس کی کب اجازت دیتی ہیں کہ کوئی اپنی مرضی کے مطابق کسی کو اپنا معبود بنالے؟) تم سوچو کہ اگر اللہ اس کا انتظام نہ کرتا کہ ایک گروہ کی روک تھام دوسرے گروہ کے ذریعے ہو سکے اور وہ سرکش لوگوں کو بدلگام چھوڑ دیتا کہ وہ جو جی میں آئے کرتے چلے جائیں تو اور چیزیں تو ایک طرف) کسی قوم کی عبادت گاہ تک بھی دنیا میں محفوظ نہ رہتی خانقاہیں گرجے یہودیوں کے معبد مساجد جن میں خدا کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے سب کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے لہٰذا جو جماعت بھی حق و انصاف کی مدافعت کے لئے اٹھے گی اللہ کا قانون اس کی ضرور مدد کرے گا۔

22:46 فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ

(آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں)

کیا یہ لوگ اُن علاقوں میں چلے پھرے نہیں کہ (ان سابقہ اقوام کے عبرت انگیز انجام کو دیکھ کر) ان کے دلوں میں عقل و فکر سے کام لینے کی صلاحیت اور ان کے کانوں میں بات سننے کی استطاعت پیدا ہو جاتی!۔(اصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ اس کی ماتھے کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں (وہ تو بدستور بینا ہوتی ہیں۔ لیکن) ان کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں (اور اس طرح ان میں سمجھنے سوچنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے)

22:59 لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ

(وہ ان کو ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ راضی ہوں گے)

وہ انہیں زندگی کی اس منزل میں داخل کرے گا جسے وہ بہت پسند کریں گے یہ حقیقت ہے کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے اور نہایت تحمل سے ہر بات کو اس کے انجام تک پہنچاتا ہے۔

22:63 اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ

(اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین سرسبز ہوگئی)

(یہ تعمیری نتائج پیدا کرنے والا قانون کائنات میں کس طرح کارفرما ہے اس کے لئے) کیا تو نے اس پر غور نہیں کیا کہ اللہ بادلوں سے بارش برستا ہے تو اس سے زمین سبز و شاداب ہو جاتی ہے یقیناً خدا بڑا ہی باریک بین اور ہر شے کے حالات اور اس کی صلاحیتوں سے واقف ہے۔

22:71 وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ؕ

(اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں)

اِن کے ان اختلافات کی وجہ یہ ہے کہ قانون خداوندی کو چھوڑ کر ان قوتوں کی محکومیت اختیار کرتے اور اُن کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں جن کے لئے نہ اللہ نے کوئی سند نازل کی ہے اور نہ ہی یہ اُن کی حقیقت سے خود ہی واقف ہیں (محض آباءواجداد کی تقلید سے ایسا کئے چلے جاتے ہیں) لیکن انہیں سمجھ رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ خدا کے قوانین سے سرکشی برتتے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

22:73 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

(اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اس کو غور سے سنو! تم لوگ خدا کے سوا جس چیز کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کے لیے جمع ہو جائیں)

غیر خدا کی عبودیت اختیار کرنے والو! تم جن قوتوں کو خدا کے سوا صاحب اقتدار مان کر پکارتے ہو ان کی بے بسی کا یہ عالم تمہارے سامنے ہے خواہ اس کے لئے وہ سب مل کر بھی کوشش کیوں نہ کر لیں اتنا ہی نہیں ہے اگر کوئی مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے (اور ہضم کر لے) تو ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ اسے اُس سے واپس لے سکیں اب تم خود ہی سوچو کہ ان معبودوں کی اور تمہاری جو اس قسم کے معبودوں کو خدا بنائے ہوئے ہو کیا حیثیت ہے۔

22:78 وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

(اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے)

ۭ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ

(اسی نے تم کو چنا ہے اور اس نے دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی)

مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ

(تمہارے باپ ابراہیم کا دین اسی نے تمہارا نام مسلم رکھا)

وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ

(اور اللہ کو مضبوط پکڑ لو)

هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

(وہی تمہارا مالک ہے پس کیسا اچھا مالک ہے اور کیسا اچھا مددگار)

یعنی نظام خداوندی کے قیام وبقا کے لئے مسلسل جہد وجہد کرتے رہو جیسا کہ جہد وجہد کرنے کا حق ہے اس سے تمہیں اقوامِ عالم کی امامت حاصل ہو گی یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا تمہاری جماعت کا نام بھی انکی طرح مسلم ہے تمہارے اعمال کی نگرانی تمہارا رسول (اور اس کے بعد تمہارا مرکز ملت) کرے اور تم تمام نوع انسان کے اعمال کی نگرانی کرو۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المؤمنون (23)

23:1 قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

(یقیناً فلاح پائی ایمان والوں نے)

(آؤ تمہیں بتائیں کہ وہ کون ہیں جن کی کھیتیاں پکیں گی جن کی محنتیں ثمر بار ہوں گی جو دنیا اور آخرت میں کامیاب وکامران زندگی بسر کریں گے ؟)

یہ وہ ہیں جنہوں نے ہمارے ضابطہ قوانین کی صداقت کو تسلیم کرلیا اور اسے اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔

23:2 الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

(جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں)

اور پھر دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اس قانون کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یعنی اِس کی رو سے جو فرائض اُن پر عائد ہوتے ہیں انہیں بطیب خاطر سر انجام دیتے رہے۔

23:8 وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ

(اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں)

اور جنہوں نے اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس رکھا۔

23:9 وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

(اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں)

(مختصراً یہ کہ کامیابی وکامرانی کی زندگی ان کی ہے) جنہوں نے خدا کے مقرر کردہ نظام صلوٰۃ کی پوری پوری محافظت کی یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں اُن کا قدم قانونِ خداوندی کے اتباع میں اٹھا۔

23:14 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝

(پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا)

پھر اس نطفہ کو علقہ (جونک کی سی شکل) میں تبدیل کیا پھر اس علقہ کو گوشت کا لوتھڑا سا بنا دیا پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ابھار دیا پھر اس ڈھانچے پر گوشت کی تہ چڑھادی یہاں تک کے مراحل حیوانی زندگی کے قانون طبیعی کے مطابق طے ہوتے ہیں اس کے بعد ہم اس میں اپنی توانائی کا شمہ ڈال کر اسے ایک بالکل نئی قسم کی مخلوق کی شکل میں نمودار کر دیتے ہیں یہ جدید قسم کی مخلوق جو حیوانات سے یکسر مختلف ہے، انسان ہے سو دیکھو! خدا کا قانونِ تخلیق کتنی بڑی ممکنات کا حامل ہے (یوں تو انسان بھی مختلف چیزیں بناتا رہتا ہے لیکن اس کی تخلیق اور خدا کی تخلیق میں بڑا فرق ہے خدا کی تخلیق صحیح توازن وتناسب کا بہترین پیکر اور حسن وزیبائی کا بے مثال شاہکار ہوتی ہے اس لئے وہ احسن الخالقین ہے۔

23:21 وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۝

(اور تمہارے لئے مویشیوں میں سبق ہے)

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

(ہم تم کو ان کے پیٹ کی چیز سے پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں بہت فائدے ہیں اور تم ان کو کھاتے ہو)

اسی طرح اگر تم اپنے مویشیوں پر غور کرو گے تو ان میں بہت سی ایسی باتیں ملیں گی جن سے تمہارا ذہن کہیں سے کہیں پہنچ جائے گا تم سوچو کہ ان کے پیٹ میں بالآخر ہوتا کیا ہے؟ (کیا اس میں کوئی بھی ایسی چیز ہوتی ہے جسے خوشوار یا خوش آیند کہا جا سکے لیکن) اسی سے تمہارے لئے دودھ جیسی عمدہ غذا پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ اِن موشیوں میں تمہارے لئے طرح طرح کے اور فوائد بھی ہیں اور ان میں سے بعض کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔

23:29 وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

(اور کہو کہ اے میرے رب تو مجھے اتار برکت کا اتارنا اور تو بہتر اتارنے والا ہے)

اس کے بعد تمہاری دعا یہ ہونی چاہئے کہ اے میرے پروردگار! ہمیں زمین پر ایسی جگہ اُتارنا جہاں اترنا ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہو تو سب سے بہتر اُتارا دینے والا ہے۔

23:61 أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ

(یہ لوگ بھلائیوں کی راہ میں سبقت کر رہے ہیں اور وہ ان پر پہنچنے والے ہیں سب سے آگے)

یہ ہیں وہ لوگ جو زندگی کی خوشگواریوں کے حصول کے لئے تیز گام رہتے ہیں اور یہی ہیں جو شاہراہِ حیات پر سب سے آگے نکل جانے والے ہیں

23:73 وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(اور یقیناً تم ان کو ایک سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہو)

تُو تو انہیں (بلامزدو معاوضہ) زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔

23:96 اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

(تم برائی کو اس طریقے سے دفع کرو جو بہترین ہو)

(لہٰذا اس سوال سے قطع نظر کہ وہ تباہی کب آئے گی تم اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہو اور) ان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کو اپنے حسنِ عمل سے دور کرتے رہو جھوٹ فریب بددیانتی ظلم استبداد کا مقابلہ انہی حربوں سے مت کرو اس سے اِن برائیوں کا استیصال نہیں ہو گا تم ایسا معاشرہ قائم کرو جس کی بنیادیں صداقت دیانت امانت عدل اور احسان پر استوار ہوں اس کے خوشگوار اور انسانیت ساز نتائج ان برائیوں کے راستے خود بخود روک دیں گے ایسا کرنے میں تم ان لوگوں کی باتوں کی قطعاً پرواہ نہ کرو) ہم ان کی سب باتوں کو جانتے ہیں۔

23:97 وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ

(اور کہو کہ اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے)

تیری آرزو اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ان مخالفین کی طرف سے جن کی ذہنیت ہی تنقیص و تخریب کی ہے جو شرارتیں تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی غرض سے کی جائیں اِن سے بچنے کے لئے ہمارے قوانین کے دامن میں پناہ مل جائے ان کی تخریبی کوششوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمہاری جماعت قوانین خداوندی کے ساتھ اور شدت سے متمسّک ہو جائے۔

23:98 وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ

(اور اے میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں)

اور ان مخالفین کو تمہارے سامنے نہ آنے کی جرات ہی نہ ہو۔

23:102 فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(پس جنکے پلے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے)

اُس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہو گا جن کی صلاحیتوں کا پلڑا بھاری ہو گا وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے۔

23:115 اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ

(پس کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بیمقصد پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے)

(اے رسول! ان حقائق کو بیان کرنے کے بعد ان مخالفین سے پوچھو کہ) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بے غرض وغایت اور بلا مقصد ومنزل پیدا کر دیا ہے (کہ اتفاقیہ دنیا میں آگئے کچھ دن زندہ رہے پھر خاک میں مل گئے اور زندگی کا افسانہ ختم ہو گیا! اس لئے) جو کچھ تمہارا جی چاہے تم کرتے رہو تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں؟ اور تم پر ہمارے قانونِ مکافات کی گرفت ہی نہیں؟ تمہیں اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے ہماری طرف آنا ہی نہیں؟

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة النور (24)

24:2 اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ

(زانی عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو)

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اور چاہئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے)

(فرد کی ذات کی نشوونما اور قوم کی فلاح وبہود کے لئے عفت کا تحفظ نہایت ضروری ہے حیوان اور انسان میں ایک اہم نقطہ امتیاز یہ بھی ہے حیوان عفت کے تصوّر سے ناآشنا ہوتا ہے اس لئے اسلامی معاشرہ میں اس کی پابندی بڑی ضروری ہے اس سلسلہ میں پہلا حکم یہ ہے کہ) زانی عورت اور زانی مرد دونوں کو سو سو کوڑوں کی سزا دو یہ قانون کا معاملہ ہے اس لئے اس میں کسی قسم کی نرمی نہ برتو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو (یعنی اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہو کہ یہ احکام خداوندی ہیں اور ان کے نتائج تمہارے سامنے آکر رہیں گے خواہ اس دنیا میں یا اس کے بعد کی زندگی ہیں) سزا مومنین کے گروہ کی موجودگی میں نافظ کرو۔

24:12 هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ

(کہ یہ کھلا ہوا بہتان ہے)

(لیکن اس میں جہاں وہ لوگ قابل مواخذہ ہیں جنہوں نے یہ جھوٹی تہمت تراشی اور اس کی اس طرح تشہیر کی وہاں تمہارے معاشرہ کے دوسرے افراد بھی بری الذمہ قرار نہیں پاسکتے ان افراد سے پوچھو کہ) جب تم نے اس بات کو سنا تھا تو تم نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کا سا طرز عمل کیوں نہ اختیار کیا اور اپنے لوگوں کے متعلق (جن کے خلاف یہ بات کہی جارہی تھی) حسنِ ظن سے کام کیوں نہ لیا اس بات کے سننے پر تمہارا پہلا ردِّ عمل یہ ہونا چاہئے تھا کہ ان لوگوں سے کہہ دیتے کہ یہ تو صریح تہمت نظر آتی ہے (جب تک تحقیق کے بعد بات ثابت ہوجائے اس وقت تک عام معاشرہ کا ردِّ عمل یہی ہونا چاہئے کہ وہ ملزم کو بے گناہ سمجھے ملزم کو مجرم قرار دینا عدالت کا کام ہے نہ کہ عام افراد کا جب تم کسی کے خلاف کوئی بات سن کر اسے صحیح تسلیم کرلیتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اُس شخص کو مجرم قرار دیتے ہو)

24:15 وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ

(اور تم اسکو ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے)

حقیقت یہ ہے کہ تم نے اس معاملہ کی اہمیت کا احساس ہی نہیں کیا اسے یونہی معمولی بات سمجھتے رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے اس بات کو سنتے ہی زبانوں پر چڑھالیا اور اسے بلا تحقیق و تفتیش آگے دہراتے چلے گئے تم نے اسے معمولی بات سمجھ لیا حالانکہ قانون خداوندی کی رُو سے یہ بات بڑی اہم تھی۔

24:16 سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

(معاذاللہ یہ بہت بڑا بہتان ہے)

جب تم نے اس سے سنا تھا تو تمہیں کہنا یہ چاہیئے تھا کہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اس کے متعلق کوئی بات کریں یوں تو معصوم خدا کی ذات ہے لیکن یہ تہمت بڑی سنگین نظر آتی ہے۔

24:21 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

(اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں پر نہ چلو)

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

(لیکن اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے)

(ایسے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں جو معاشرہ میں فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں) اے جماعتِ مومنین! تم اس قسم کے فتنہ پردازوں کی شیطنت کے پیچھے مت چلو جو کوئی ان کے پیچھے چلتا ہے یہ اُسے برائیوں کا سبق پڑھاتے اور بے حیائیوں کے لئے اُکساتے رہتے ہیں (اس سے نہ صرف معاشرہ میں فساد پھیلتا ہے بلکہ افرد کی صلاحیتوں کی نشوونما بھی رک جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ) اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (اور وہ تمہیں قرآن جیسا ضابطہ حیات نہ دیدیتا تو) تم میں سے کسی کی انسانی صلاحیتوں کی بھی نشوونما نہ ہو سکتی اس لئے کہ انسانی نشوونما خدا کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی ہو سکتی ہے۔

24:22 وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(اور تم میں سے جو لوگ فضل والے اور وسعت والے ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے)

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا

(اور چاہیئے کہ وہ معاف کر دیں اور در گزر کریں)

ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

(بہر حال اب یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا ہے تم بھی اسے رفت گزشت سمجھو اور اس کا کوئی اثر اپنے ہاں باقی نہ رہنے دو ہم جانتے ہیں کہ جن لوگوں کو اس تہمت تراشی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تکلیف پہنچی ہے انہیں اس کا شدید احساس ہے اور تہمت لگانے والوں کے خلاف ان کے دل میں غبار بھی ضرور ہو گا لیکن جس معاملہ کو خدا کی عدالت نے قصہ ماضی قرار دے دیا اس کے اثرات تمہارے دلوں سے بھی مٹ جانے چاہئیں۔

24:23 اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

(بیشک جو لوگ پاکدامن بیخبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں انپر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور انکے لئے بڑا عذاب ہے)

(قانون کا معاملہ دوسرا ہے وہ عدل کا مقتضی ہوتا ہے لیکن انسانی تعلقات احسان بھی چاہتے ہیں قانون کا فیصلہ یہی ہے کہ) جو لوگ ایسی پاک دامن عورتوں کے خلاف جو بدکاری کے نام تک سے نا آشنا ہوں تہمت تراشیں انہیں (اس سزا کے علاوہ جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے حقوق شہریت سے

محروم کر دینا چاہئے اور آخرت کی سزا اس کے علاوہ ہے (لیکن بایں ہمہ ان سے جو سلوک ان کے انسان ہونے کی رو سے کیا جاتا تھا یہ اُس سے محروم نہ کئے جائیں مجرم بہر حال انسان تو رہتا ہے اسے انسانی سلوک سے محروم نہیں کرنا چاہئے)

24:27 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

(اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہوا کرو جبتک اجازت حاصل نہ کر لیا کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمھارے لئے بہتر ہے تا کہ تم یاد رکھو) اے جماعتِ مومنین! (اب اگلا حکم سنو۔ اور وہ یہ ہے کہ)

جب تم، اپنے گھر کے علاوہ، کسی اور کے ہاں جاؤ، تو پہلے اُن سے اجازت طلب کرو، اور جب وہ اجازت دیدیں، تو اندر جاؤ اور تمام اہل خانہ کو سلامتی کی دعائیں دو، اور ان کے لئے نیک آرزوئیں لے کر جاؤ۔ ان آداب معاشرت کی نگہداشت تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تمہارا معاشرہ، انسانی روابط کے عمدہ اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

24:30 قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ

(مومن مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں)

(اے رسول! اب انہیں اگلا حکم سنا دو اور) مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو آوارہ اور بیباک نہ ہونے دیں اور (اس بات کا خیال رکھیں کہ) اِن کی عفت داغدار نہ ہونے پائے (نگاہیں وہ کھڑکیاں ہیں جن سے انسان کے دل میں چور داخل ہوتے ہیں اور معاشرہ میں بے حیائی کے راستے کھلتے ہیں) انسانی ذات کی نشو و نما قلب و نگاہ کی پاکیزگی سے ہوتی ہے انہیں یہ بھی سمجھا دو کہ وہ ان آداب کی پابندی محض میکانکی طور پر نہ کریں بلکہ انہیں اس طرح اختیار کریں کہ یہ ان کی سیرت کے مظاہر بن جائیں اس لئے کہ) خدا کا قانون مکافات اس سے خوب واقف ہے کہ کس عمل کو محض مشینی طور پر اختیار کیا جاتا ہے (اور کونسا عمل دل کی گہرائیوں سے ابھرتا ہے)

24:31 وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ

(اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہو جائے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں)

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

(یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے ابھی ناواقف ہوں)

ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(اور اے ایمان والو! تم سب مل کر اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ)

اسی طرح مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو آوارہ اور بیباک نہ ہونے دیں اور اپنی عفت کی پوری پوری حفاظت کریں اپنی زینت و آرائش کی چیزوں کو نمایاں نہ کریں اس کے علاوہ انہیں چاہئے کہ اپنے اوڑھنے کی چادریں اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈال لیا کریں پاؤ۔

24:32 وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ

(اور تم میں جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کا بھی، اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا)

تمہارے معاشرہ کا یہ بھی فریضہ ہے کہ جن لوگوں مردوں یا عورتوں کی شادی نہ ہوئی ہو ان کے نکاح کا مناسب انتظام کیا جائے نیز تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی، ان کے نکاح کا بھی بندوبست کیا جائے (یعنی معاشرہ ایسا انتظام کرے کہ جسے متاہل زندگی بسر کرنے کیلئے معاشی امداد کی ضرورت ہو اس کا بھی مناسب انتظام کیا جائے یہ سب اُس خدا کے مقرر کردہ نظام کی طرف سے ہونا چاہئے جو بڑی وسعتوں کا مالک اور ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے۔

24:35 اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(اللہ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے)

ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ

(روشنی کے اوپر روشنی)

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ

(اللہ اپنی روشنی کی راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے)

یہ ہدایات وہ روشنی ہے جس سے تمہاری زندگی کی تاریک راہیں منور ہو جائیں گی یہی وہ خدا کا نور ہے جو ہر جگہ پھیلا ہوا ہے لیکن انسانوں کو یہ راہ نمائی کتاب کی شکل میں دی گئی ہے) جس سے نور کی ندیاں رواں ہیں تمام نوع انسان کے لئے یکساں،، وہ چراغ نہیں روشنی کی تہیں ہیں جو ایک کے اوپر دوسری توبرتو چڑھی ہوئی ہیں وہ سارے کا سارا نور ہے نورِ مجسم ہے اس میں روشنی ہی روشنی ہے یہ ہے خدا کا وہ نور (وحی) جس کی طرف وہ ہر اس شخص کی راہ نمائی کرتا ہے جو اس سے راہ نمائی لینا چاہے۔

24:37 رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ

(وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور نہ نماز کی اقامت سے اور نہ زکوۃ کی ادائیگی سے)

(اس سے یہ نہ سمجھ لو کہ وہ راہبوں کی جماعت ہے جو دنیا ترک کر کے حجروں اور خانقاہوں میں مصروفِ وِرد وظائف رہتی ہے) یہ لوگ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں لیکن یہ کاروبار یہ خرید و فروخت نہ اُن کی نگاہوں سے قانونِ خداوندی کو اوجھل ہونے دیتے ہیں اور نہ ہی انہیں ان کے اہم فرائض حیات سے غافل وہ اہم فرائض حیات کیا ہیں؟ نظام صلوٰۃ کا قیام جس میں تمام افراد قوانین خداوندی کا اتباع کرتے چلے جائیں اور تمام نوعِ انسان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچائیں وہ اس انقلاب سے خائف رہتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں کی حالت یکسر بدل جاتی ہے جس دن نگاہوں کے آگے پڑے ہوئے پردے اُٹھ جاتے ہیں اور حقیقتیں بے نقاب ہو کر سامنے آجاتی ہیں۔

24:43 ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۭ

(اس کی بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ نگاہوں کو اچک کر لے جائے گی)

کیا تم بادلوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح قانون خداوندی کے مطابق آہستہ آہستہ دبے پاؤں اِدھر اُدھر چلتے رہتے ہیں پھر ان کا ایک ٹکڑہ دوسرے ٹکڑے میں اس طرح مدغم ہو جاتا ہے کہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں تو وہ بارش بن کر برسنے لگتے ہیں جو شخص اس پانی سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ

اس تک پہنچ جاتا ہے اور جو ایسا نہ چاہے اس سے پانی رخ دوسری طرف پھر جاتا ہے (پانی ہر ایک کے فائدے کے لئے ہے لیکن اس سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو قانونِ فطرت کے مطابق اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہے جو ایسا نہ کرے پانی اس سے منہ پھیر کر دوسری طرف چل دیتا ہے) (بارش اور برف کے علاوہ انہی بادلوں سے) بجلی کی سی تیز چمک پیدا ہوتی ہے جو نگاہ کو خیرہ کر دیتی ہے۔

24:44 يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ

(اللہ رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بے شک اس میں سبق ہے آنکھ والوں کے لئے)

اسی خدا کا قانون دن اور رات کو گردش دیتا رہتا ہے (کہ ایک کے بعد دوسرا آجاتا ہے) ان آفاقی قوانین میں ارباب نظر کے لئے ایسا سامانِ بصیرت موجود ہے جس سے وہ خارجی کائنات سے آگے گزر کر خود انسانی معاشرہ کی طرف آسکتے ہیں (اور سمجھ سکتے ہیں کہ جب انسانی معاشرہ قوانین خداوندی کے تابع چلے تو اس سے کس قدر خوشگوار نتائج مرتب ہو سکتے ہیں)

24:52 وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ

(اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور وہ اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے)

حقیقت یہ ہے کہ بامراد لوگ وہی ہو سکتے ہیں جو نظام خداوندی کی اطاعت کریں یعنی جو قوانین خداوندی (سے سرکشی برتنے کے انجام و عواقب) سے خائف رہیں اور ان کی پوری پوری نگہداشت کریں۔

24:54 ۭ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(اور رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے)

ان سے کہہ دو کہ (اس طرح قسمیں کھا کھا کر اعتماد پیدا کرنے کے بجائے) عملاً اللہ اور اس کے رسول (نظام خداوندی) کی اطاعت کر کے دکھاؤ (بات صاف ہو جائے گی) اگر اس کے بعد یہ لوگ اس سے روگردانی کریں (تو اس کی ذمہ داری ہمارے رسول پر نہیں) رسول کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ تم تک احکام خداوندی واضح طور پر پہنچا دے اس کے بعد تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا نہیں اگر تم اس کی اطات کرو گے تو تمہیں زندگی کے صحیح راستے کی طرف راہ نمائی مل جائے گی (روگردانی کرو گے تو اس کا خمیازہ خود بھگتو گے)

24:61 لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

(تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ)

ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ

(پھر جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو جو بابرکت دعا ہے اللہ کی طرف سے)

دوسروں کے ہاں جانے کے لئے اہل خانہ سے اجازت لینی ضروری ہے تو اس سے یہ خیال نہ گزرے کہ اس طرح آپس میں مغائرت پیدا ہو جائے گی اور اپنے قریبی عزیزوں کے گھر بھی غیروں کے گھر کیطرح مستور ہونے لگیں گے پیرائیویسی کا لحاظ رکھنا اور بات ہے عزیزداری کے تعلقات کا مظاہرہ بالعموم اس سے ہوتا ہے کہ تم ان کے ہاں کھانا کھانے سے تکلف تو نہیں برتتے) جیسے اپنے باپ کے گھر سے کھاتے ہو یا اپنے دوستوں کے گھر سے اس باب سب یکساں ہیں گھر کے اندر جانے کی اجازت لو اور پھر) اپنے ان لوگوں کے لئے سلامتی اور ایسی پاکیزہ زندگی کی آرزو کا اظہار کرو جو خدا کی طرف سے صد برکات کا موجب اور ہزار خوشگواریوں کا باعث ہو۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الفرقان (25)

25:1 تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا

(بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہو)

کس قدر فراوانیاں اور خوشگواریاں عطا کرنے والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر وہ کتاب نازل کی جو مستقل اقدار کی حامل اور حق و باطل اور غلط اور صحیح میں امتیاز کر دینے والی ہے یہ کتاب اس لئے بھیجی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے تمام اقوام عالم کو آگاہ کر دیا جائے کہ اُن کے سفر زندگی میں کون کون سے خطرناک مقام آتے ہیں اور ان سے بچ کر چلنے کا طریق کیا ہے۔

25:3 وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا

(اور وہ خود اپنے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی نفع کا، اور نہ وہ کسی کے مرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی کے جینے کا)

(خدا کی تو یہ شان ہے لیکن ان لوگوں کی جہالت دیکھو کہ یہ) ان ہستیوں کو صاحب اقتدار تسلیم کر لیتے ہیں یعنی اپنا الٰہ بنا لیتے ہیں جو اس پر قطعاً قادر نہیں کہ کسی شے کو پیدا کر سکیں وہ تو خود خدا کے پیدا کردہ ہیں اِن کی بے بضاعتی کا یہ عالم ہے کہ وہ اوروں کے لئے تو ایک طرف خود اپنی ذات کے لئے بھی (قانونِ خداوندی کے خلاف) کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتے نہ ہی انہیں موت اور زندگی پر کوئی کنٹرول ہے اور نہ ہی مر کر جی اٹھنے پر (افراد ہوں یا اقوام سب کی زندگی قائم بھی خدا کے قانون کے مطابق رہتی ہے اور آگے بھی اُسی کے قانون کے مطابق بڑھتی ہے اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

25:4 فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا

(پس یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے)

جو لوگ قرآن کی صداقت سے انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (وحی وغیرہ کا دعویٰ یونہی ہے) یہ رسول اس قرآن کو اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے اور پھر اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے (اور اس کام کو یہ تنہا نہیں کرتا) ایک اور پارٹی ہے جو اس معاملہ میں اس کی مدد کرتی ہے (اور یہ سب مل کر اسے وضع کرتے ہیں) ذرا سوچو کہ یہ لوگ کس قدر جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہیں!

25:7 وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ

(اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے)

(قرآن کے بعد یہ لوگ خود رسول کے خلاف اعتراض کرتے ہیں کہ) یہ کیسا رسول ہے جو (عام انسانوں کی طرح) کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ (رسول کو فوق البشر ہونا چاہئے پھر) اِس کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل ہونا چاہئے تھا جو لوگوں سے کہتا کہ اگر اس کی بات نہ مانو گے تو تم تباہ اور برباد ہو جاؤ گے۔

25:9 اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

(دیکھو وہ کیسی کیسی مثالیں ہیں جو تمہارے لئے بیان کر رہے ہیں پس وہ بہک گئے ہیں پھر وہ راہ نہیں پا سکتے)

اے رسول! تم سنتے جاؤ کہ یہ تمہارے متعلق کیا کچھ کہتے ہیں؟ (لیکن اس سے تمہارا کیا بگڑ تا ہے) یہ خود ہی زندگی کے صحیح راستے سے بھٹک چکے ہیں اور اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔

25:20 وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً

(اور ہم نے تم کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے)

وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا

(اور تمہارا پروردگار رب سب کچھ دیکھتا ہے)

(باقی رہا ان کا یہ اعتراض کہ تم عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہو تو) ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے تھے وہ سب اسی طرح کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے (لیکن یہ لوگ اس قسم کے اعتراضات اپنے شکوک رفع کرنے کی خاطر نہیں کرتے محض ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے کرتے ہیں اس لئے یہ دلائل وبراہین سے نہیں مانیں گے یہ اپنی مخالفت کو برابر جاری رکھیں گے تا آنکہ یہ کشمکش ازخود تصادم کی شکل اختیار کر جائے گی اور) وہاں ایک دوسرے کی قوتوں کی آزمائش ہو جائے گی۔ سو تم نہایت استقامت سے اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو تمہارا خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے (کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں اور تمہاری جماعت کیا کر رہی ہے)

25:21 لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا

(انہوں نے اپنے جی میں خود اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا ہوا ہے اور وہ سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں)

جو لوگ دل میں خیال کئے بیٹھے ہیں کہ انہوں نے کبھی ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہی نہیں (وہ دین کو سنجیدگی سے لیتے ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر اس رسول پر فرشتے نازل ہوتے ہیں تو) ہم پر بھی فرشتے کیوں نہیں نازل کئے جاتے؟ یا خدا کو ہم اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ یہ لوگ اس قسم کی باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اسی وجہ سے یہ اِس قدر شدید سرکشی اختیار کر رہے ہیں۔

25:23 وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاۗءً مَّنْثُوْرًا

(اور ہم ان کے ہر عمل کی طرف بڑھیں گے جو انہوں نے کیا تھا اور پھر اس کو اڑتی ہوئی خاک بنادیں گے)

(ان کی یہ چیخ وپکار ہوگی اور) ہمارے سامنے اِن کے اعمال ہوں گے (وہ اِس قدر بے وزن اور بے حقیقت ہوں گے کہ) گردوغبار کی طرح فضا کی پہنائیوں میں اڑادیئے جائیں گے (اُن کا کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں ہوگا تخریبی اعمال کا یہی انجام ہوا کرتا ہے)

25:24 أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا

(جنت والے اس دن بہترین ٹھکانے میں ہوں گے اور نہایت اچھی آرام گاہ میں)

اِن کے برعکس اُس دور میں جنتی زندگی بسر کرنے والوں کی یہ کیفیت ہوگی کہ اُن کی رہائش گاہوں میں جو آسانیاں اور فراوانیاں ہوں گی وہ تو ایک طرف رہیں جہاں اُنہیں محض استراحتاً (آرام کرنے کے لئے) ٹھیرنا ہوگا وہ مقامات بھی حسن وخوبی کے آئینہ دار ہوں گے۔

25:27 وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا

(اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا وہ کہے گا کہ اے کاش میں نے رسول کی معیت میں راہ اختیار کی ہوتی)

اس دن ظالم غم وغصہ سے اپنے ہاتھ کاٹ رہا ہو گا اور نہایت حسرت و یاس سے کہے گا کہ اے کاش! میں بھی وہی راہ اختیار کرتا جسے اس نظام کو متشکل کرنے والے رسول نے تجویز کیا تھا اور اس طرح اس کے قافلے میں شریک ہو کر کامرانیوں کی منزل تک پہنچ جاتا۔

25:29 وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا

(اور شیطان ہے ہی انسان کو دغا دینے والا)

اُسی نے مجھے صحیح راستے سے بہکا کر دوسری راہ پر لگا دیا حالانکہ صحیح راستہ نکھر کر میرے سامنے آگیا تھا حقیقت یہ ہے کہ شیطان (یعنی اپنے مفاد کی بنا پر دوستداری کے تعلقات رکھنے والے) کا کام ہی یہ ہے کہ وہ پہلے تو غمخوار اور رفیق بن کر ساتھ چلتا ہے لیکن جب مصیبت آتی ہے تو اپنے ساتھی کو یوں تنہا چھوڑ دیتا ہے جیسے کوئی بھیڑ گلے سے الگ رہ جائے۔

25:30 وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

(اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا)

اور رسول کہے گا کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! یہی ہے میری وہ قوم جس نے اِس قرآن کو اپنے خود ساختہ معتقدات کی رسیوں سے اس طرح جکڑ دیا تھا کہ یہ آزادی سے دو قدم چلنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا (انہوں نے اپنے آپ کو اس کے تابع رکھنے کے بجائے اسے اپنے مسلک و مشرب کے تابع رکھ چھوڑا تھا۔

25:33 وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا

(اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال تمہارے سامنے لے آئیں مگر ہم اس کا ٹھیک جواب اور بہترین وضاحت تمہیں بتا دیں گے)

(تمام بالکل مطمئن رہو اور ان کی باتوں سے گھبراؤ نہیں) جو اعتراض بھی کریں گے اس کا جواب حق و صداقت کے ساتھ تمہارے سامنے آجائے گا اور وہ ایسا واضح اور مدلل ہو گا (کہ اس کے بعد کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی)

25:37 اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ

(ہم نے غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا)

اور اسی طرح (اُن سے پہلے) قوم نوح کا بھی ماجرا ہے اُنہوں نے بھی اُن رسولوں کی تکذیب کی جو اُن کی طرف ہمارا پیغام لے کر گئے تھے چنانچہ (اِسی قسم کی کشمکش کے بعد) ہم نے انہیں غرق کر دیا (اور اس طرح اُن کے انجام کو دوسرے لوگوں کے لئے اپنے قانون مکافات کی) نشانی بنا دیا (تاکہ اس سے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ) جو لوگ دوسروں پر ظلم کرتے ہیں آخر الامر وہ خود ہی الم انگیز عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

25:39 وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا

(اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو مثالیں سنائیں اور ہم نے ہر ایک کو بالکل برباد کر دیا)

اِن تمام اقوام کے سامنے ہم تاریخی شواہد پیش کر کے بتاتے رہے (کہ قوانین خداوندی سے سرکشی برتنے کا انجام کیا ہوتا ہے لیکن انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور اپنا غلط روش پر اڑے رہے اور آخر الامر) ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے تباہ اور برباد ہو گئے۔

25:43 أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ

(کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے)

(حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنی خواہشات اور جذبات ہی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے) ایسا شخص علم و عقل رکھنے کے باوجود غلط راہ ہی پر چلے گا حالانکہ (جذبات کو اسے ہدایت خداوندی کے تابع رکھنا چاہئے سو جو شخص اپنی خواہشات کا غلام اور پرستار بن جائے اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے ؟اے رسول! کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تو اس قسم کے آدمی کی اس طرح نگہبانی کر سکے کہ وہ تباہی کے جہنم میں نہ گرے؟ تو ایسے شخص کا کبھی ذمہ نہیں لے سکتا!

25:44 اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا

(وہ تو محض جانوروں کی طرح ہیں بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ بے راہ ہیں)

کیا تو سمجھتا ہے کہ اس قسم کے لوگ دلائل وبراہین پر کان دھرتے اور عقل وخرد سے کام لیتے ہیں؟ (بالکل نہیں لیتے، جو شخص اپنے جذبات کے پیچھے چلتا ہے وہ عقل وخرد سے کیسے کام لے سکتا ہے؟) یہ لوگ (انسانی سطح زندگی تک پہنچتے ہی نہیں ہیں) محض حیوانی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ غلط راہ پر چلتے ہیں (اس لئے کہ حیوانات کم از کم اپنے جبلی تقاضوں کے مطابق تو چلتے ہیں اور اُس راہ سے کبھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتے ان کے برعکس جذبات کے تابع چلنے والا انسان لحمہ بہ لحمہ اپنی روش بدلتا رہتا ہے)

25:47 وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

(اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ بنایا)

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا

(اور نیند کو راحت بنایا)

وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا

(اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا)

(اسی طرح رات اور دن کی گردش بھی خدا کے اسی قانون کی رُو سے واقع ہوتی ہے) رات کو اُس نے تمہارے لئے پردہ پوش بنایا (کہ تم اس کی تاریکیوں کی چادر میں اپنے آپ کو لپیٹ لیتے ہو) اور نیند کو ایسا بنایا کہ (اس میں تمہارا شعور وقتی طور پر معطل ہو جاتا ہے اور اس طرح تمہارے اعصاب کو) سکون مل جاتا ہے اس کے بعد دن نمودار ہو جاتا ہے جس میں تم پھر اُٹھ کھڑے ہوتے ہو اور اپنے کام کاج کے لئے اِدھر اُدھر پھیل جاتے ہو۔

25:48 وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا

(اور ہم آسمان سے پاک صاف پانی اتارتے ہیں)

(خدا کے اسی قانون کے مطابق زمینی پیداوار کا سلسلہ قائم ہے) وہ بارش سے پہلے جو ہر ذی حیات کے لئے سامان نشوونما کا ذریعہ ہوتی ہے خوشگوار ہواؤں کو قاصد بنا کر بھیجتا ہے کہ لوگوں کو جا کر بارش کی خوشخبری دیں پھر وہ بادلوں سے اس قسم کا پانی برساتا ہے جو خود بھی ہر قسم کی کثافتوں سے پاک اور صاف ہوتا ہے اور اس سے ہر قسم کی کثافیں دور کی جاتی ہیں

25:49 لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا

(تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اس کو پلائیں اپنی مخلوقات میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو)

(بارش سے یہی مقصد نہیں ہوتا کہ اس سے لوگ نہادھولیں) اس سے ہم مردہ پستیوں کو زندگی عطا کرتے ہیں۔ (بنجر زمینوں سے نباتات اُگتی ہیں) نیز یہ ہماری بے شمار مخلوق مویشیوں اور انسانوں کے پینے کے کام آتا ہے۔

25:52 فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا

(پس تم منکروں کی بات نہ مانو اور اس کے ذریعہ سے ان کے ساتھ بڑا اجہاد کرو)

لہٰذا اے رسول! تو ان منکرین صداقت کی بات پر دھیان نہ دے (کہ ہر قبیلے میں الگ الگ رسول ہونا چاہئے تھا) اور انکی بات نہ مان بلکہ ان کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کئے جا، ایسی کوشش جو آخر الامر تو ان پر غالب آکر رہے۔

25:54 وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا

(اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا)

25:54 فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ

(پھر اس کو خاندان والا سسرال والا بنایا)

(باقی رہا یہ سوال کہ ہم قوم اور ہم قبیلہ ہے سو یہ بھی بے معنی بات ہے) خدا نے اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق انسان کی پیدائش قطرہ آب سے کی ہے (لہٰذا پیدائش کے اعتبار سے ایک انسان اور دوسرے انسان میں کچھ فرق نہیں اس کے بعد معاشرتی ضروریات کے ماتحت) ہر انسان کے الگ الگ رشتے قائم ہوجاتے ہیں اِدھر ددھیال کی طرف سے اُدھر ننھیال کی طرف سے (ان رشتہ داریوں سے انسانی وحدت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ لہٰذا قبائلی اور خاندانی امتیاز کے کیا معنی؟ خدا کی عالمگیر ربوبیت) اُسی کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق عام ہونی چاہئے (نہ کہ انسانوں کے خود ساختہ معیاروں کے مطابق)

25:56 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(اور ہم نے تم کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے)

بہرحال یہ لوگ قبائلی عصبیت کا شکار ہیں تو ہوا کریں تمہارا فریضہ یہی ہے کہ تم ان سب کو قوانین خداوندی کے مطابق چلنے کے خوشگوار نتائج کی خوشخبریاں دو اور ان کی مخالفت کے تباہ کن عواقب سے آگاہ کرتے رہو۔

25:58 وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

(اور زندہ خدا پر جو کبھی مرنے والا نہیں بھروسہ رکھو)

اور اس کے بعد تم اُس خدا (کے اٹل قوانین کے غیر متبدل نتائج) پر کامل بھروسہ رکھو جو ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں (اِس یقین محکم کے ساتھ اس نظام کے قیام کے لئے سرگرمِ عمل رہو تا آنکہ ہر شخص اس کے درخشندہ نتائج دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھے کہ) وہ خدا جس کا نظام اس قسم کے نتائج پیدا کرتا ہے فی الواقعہ ہر قسم کی حمدوستائش کا مستحق ہے اس کے بعد تم اس کی بھی پرواہ مت کرو کہ یہ لوگ تمہارے خلاف کیا کیا تہمتیں تراشتے اور الزامات لگاتے ہیں خدا خوب جانتا ہے کہ اس کے بندونمیں سے کون کیا کرتا ہے اور اُس کے خلاف کیا کیا تہمتیں لگتی ہیں (خدا تمہیں ان کی تہمت تراشیوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے گا۔

24:63 وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَي الْاَرْضِ هَوْنًا

(اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں)

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ تم کو خیر و سلامتی)

جو لوگ اِس طرح خدائے رحمن کی محکومیت اختیار کر لیتے ہیں ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب انہیں زمین میں تمکن حاصل ہوتا ہے تو ان کی حکومت قہر اور استبداد کی حکومت نہیں ہوتی وہ نہایت نرم روی سے چلتے ہیں خود بھی اطمینان و سکون سے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی سکون وطمانیت بخشتے ہیں حتیٰ کہ جب انہیں اِن لوگوں سے بھی سابقہ پڑتا ہے جو دورِ جاہلیت کے خصائص سفاہت عصبیت مخاصمت درُشتی شعلہ مزاجی وغیرہ کے پیکر ہوتے ہیں تو ان سے صحیح اسلامی صفات امن و سلامتی بلند نگہی کشادہ ظرفی نرم خوئی وغیرہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

25:64 وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

(اور جو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں)

یہ لوگ دن کے ہنگاموں سے فارغ ہو کر راتوں کی تنہائیوں میں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ ہمیں نظام خداوندی کے قیام کے سلسلہ میں کہاں کہاں جھکنا چاہئے اور کہاں کہاں اٹھنا۔

25:71 وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

(اور جو شخص توبہ کرے اور نیک کام کرے تو در حقیقت اللہ کیطرف رجوع کر رہا ہے)

لہٰذا جو شخص بھی غلط روش کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بعد صلاحیت بخش کام کرتا ہے اس کا ہر قدم قانونِ خداوندی کی طرف اٹھتا ہے (اور قانونِ خداوندی اسے بہترین نتائج سے بہرہ ور کرتا ہے)

25:72 ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

(اور جب کسی بیہودہ چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو وہ سنجیدگی کیساتھ گزر جاتے ہیں)

یہ لوگ کبھی ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے جن میں چالبازی اور فریب کاری کی باتیں ہوتی ہوں (نہ ہی کبھی فریب کارانہ شہادت دیتے ہیں) اگر انہیں کبھی ایسے مقامات سے گزرنا پڑ جائے جہاں لغو باتیں ہو رہی ہوں تو وہاں سے نہایت شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

25:74 وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(اور ہمکو پرہیز گاروں کا امام بنا)

ان کی اپنے پروردگار سے ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ ان کے گھروں کی زندگی ایسی ہو کہ ان کے بیوی بچے اور دیگر رفقاءاُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں اور معاشرہ میں ان کی پوزیشن ایسی ہو کہ جو لوگ غلط روش زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہیں ان کی امامت (لیڈر شپ) ان کے حصے میں آئے۔

25:76 حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

(وہ خوب جگہ ہے ٹھہرنے کی اور خوب جگہ ہے رہنے کی)

یہ وہ معاشرہ ہے کہ کوئی اس میں تھوڑے وقت کے لئے قیام کرے یا مستقل طور پر ٹھہرے اس کی خوشگواریوں سے ضرور بہرہ یاب ہوتا ہے۔ یہ ہو گی ان لوگوں کی زندگی جسے وہ اس طرح بسر کریں گے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الشعراء (26)

26:3 لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(شاید کہ تم اپنے آپکو ہلاک کرڈالوگے اس پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے)

(اے رسول!)یوں نظر آتا ہے کہ تو اس غم میں کہ یہ لوگ اس ضابطہ زندگی پر ایمان کیوں نہیں لاتے اپنی جان گھلا دے گا۔

26:9 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

(اور بے شک تمہارا رب غالب ہے اور رحم کرنے والا ہے)

لیکن (ان کے ایمان نہ لانے سے اس قانون پر کیا اکثر پڑتا ہے؟ وہ این وآں سے بینیاز مصروفِ عمل رہتا ہے اس لئے کہ) وہ اُس خدا کا قانون ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے (اس لئے مخالفین کتنے ہی صاحب قوت کیوں نہ ہوں اس کے قانون کو شکست نہیں دے سکتے۔ اور اِس کے ساتھ ہی) وہ ہر شے کو نشوونما دینے والا ہے (اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ جو لوگ نوع انسان کی عالمگیر نشوونما کے راستے میں روک بن کر بیٹھ جائیں وہ وہاں سے ہٹائے نہ جائیں)

26:18 قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا

(فرعون نے کہا کیا ہم نے تم کو بچپن میں اپنے اندر نہیں پالا)

(چنانچہ وہ گئے اور فرعون تک خدا کا پیغام پہنچایا تو) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم نے بچپن سے اپنے ہاں تمہاری پرورش کی اور تم نے اپنی عمر کا ایک حصہ ہمارے ہاں بسر کیا۔

26:22 وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

(اور یہ احسان ہے جو تم مجھ کو جتا رہے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا)

(باقی رہا تمہارا یہ کہنا کہ تم نے بچپن میں میری پرورش کی اور محلات میں نازونعمت سے پالا تو) تم اپنے ان احسانات کا بدلہ یہ چاہتے ہو کہ پوری کی پوری قوم بنی اسرائیل کو اپنی محکومی کے شکنجے میں جکڑے رکھو! (تم نے ایک فرد پر جو احسانات کئے ہیں انہیں تو جتاتے ہو لیکن اُس کی پوری قوم پر جو مظالم کر رہے ہو ان کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟)

26:32 فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ

(پھر موسی نے اپنا عصاڈال دیا تو یکایک وہ ایک صریح اژدھا تھا)

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے وہ قوانین وضوابط پیش کئے جو اسے خدا سے ملے تھے اور جنہیں وہ نہایت مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا یہ قوانین وضوابط کیا تھے گویا ایک اژدھا تھا جو باطل کے معتقدات کو نگلے جارہا تھا (ان کی رو سے بتایا گیا تھا کہ اہل فرعون کی غلط روش کا نتیجہ کس قدر تباہ کن ہوگا۔

26:33 وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ

(اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یکایک وہ دیکھنے والوں کے لئے چمک رہا تھا)

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اِن براہین نیرہ کو سامنے لایا جن کی رو سے واضح کیا گیا تھا کہ قوانین الٰہیہ کی اطاعت سے اُن کا مستقبل کس قدر روشن ہو جائے گا ان دلائل کی درخشندگی اور تابناکی ہر دیدہ بینا کو صاف نظر آرہی تھی۔

26:35 فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ

(پس تم کیا مشورہ دیتے ہو)

اس کا ارادہ یہ نظر آتا ہے کہ یہ اپنی فریب کاریوں سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر یہاں اپنی حکومت قائم کر لے اور تمہیں اس ملک سے نکال باہر کرے سو بتاؤ کہ تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے؟

26:45 فَاَلْقٰى مُوْسٰي عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ

(پھر موسی نے اپنا عصا ڈالا تو اچانک وہ اس سوانگ کو نگلنے لگا جو انہوں نے بنایا تھا)

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے نظامِ خداوندی کی تائید میں محکم دلائل پیش کئے جو پروہتوں کی فریب پر مبنی دلیلوں کو ایک ایک کر کے نگل گئے۔

26:46 فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ

(پھر جادوگر سجدے میں گر پڑے)

وہ دلائل اس قدر واضح بین اور محکم تھے کہ ان کی روشنی میں پروہتوں پر موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی صداقت بے نقاب ہوگئی اور انہوں نے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

26:47 قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(انہوں نے کہا ہم ایمان لائے رب العالمین پر)

اور اعلان کر دیا کہ ہم خدائے رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں۔

26:61 اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ

(ہم تو پکڑے گئے)

جب فریقین نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ لو! ہم پھنس گئے (سامنے پانی ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر اب ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں)

26:62 قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ

(موسی نے کہا کہ ہرگز نہیں بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھ کو راہ بتائے گا)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ گھبراؤ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا جس خدا (نے مجھے اس طرح مصر سے نکلنے کا حکم دیا تھا وہ اب بھی) میرے ساتھ ہے وہ مجھے ضرور کوئی ایسا راستہ دکھائے گا (جس سے ہم بلا خوف و خطر اپنی منزل تک جا پہنچیں)

26:72 هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ

(ابراہیم نے کہا کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو)

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری بات سنتے ہیں؟

26:73 اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ

(یا وہ تم کو نفع نقصان پہنچاتے ہیں)

یا ان میں اس کی قوت ہے کہ تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچا سکیں۔

26:80 وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

(اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے)

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اُس کے قانون طبیعی کے مطابق مجھے شفا ملتی ہے (لہٰذا تم جو سمجھتے ہو کہ ان بتوں میں سے کوئی رزق عطا کرنے والا ہے اور کوئی شفا دینے والا یہ سب تمہاری توہم پرستیاں ہیں کائنات میں سب کچھ خدا کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے)

26:81 وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ

(اور جو مجھ کو موت دے گا پھر مجھ کو زندہ کرے گا)

پھر اسی کے قانون کے مطابق مجھے ایک دن موت آئے گی اور وہی مجھے مرنے کے بعد زندگی عطا کرے گا۔

26:83 وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

(اور مجھ کو نیک لوگوں میں شامل فرما)

خدا سے میری التجا ہے کہ وہ مجھے لوگوں کے متنازعہ فیہ معاملات میں (حق کے ساتھ) فیصلہ کرنے کی قوت عطا فرمائے اور اُن لوگوں کے زمرے میں شامل کرے جن کی صلاحیتوں کی نشو و نما ہو چکی ہو۔

26:88 يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

(جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد)

کیونکہ اُس وقت نہ تو کسی کا مال اُسے کچھ فائدہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی اولاد۔

26:89 اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

(مگر وہ جو اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آئے)

اُس وقت فلاح و بہبود اسی کے حصے میں آئے گی جو "قلب سلیم" لے کر خدا کے سامنے جائیگا (جو اپنے اختیار و ارادہ خواہشات اور آرزوؤں کو قوانین خداوندی کے سامنے جھکا ہوا رکھے گا جو ان قوانین سے کبھی سرکشی اختیار نہیں کرے گا)

26:90 وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

(اور جنت ڈرنے والوں کے قریب لائی جائے گی)

26:114 وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اور میں مومنوں کو دور کرنے والا نہیں ہوں)

میں تمہاری خاطر ان لوگوں کو اپنے سے الگ نہیں کر سکتا جو قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان لا کر میرے رفیق کار بنے ہیں۔(میرے نزدیک یہ غریب اور ادنیٰ پیشوں کے حامل ان سردارانِ قوم سے کہیں زیادہ واجب الاحترام ہیں جو قوانین خداوندی کی مخالفت کرتے ہیں) اور اُس وقت جنت کو اُن لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا جو قوانین خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرتے تھے۔

26:181 اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ

(تم لوگ پورا پورا ناپو اور نقصان دینے والوں میں سے نہ بنو)

تم اپنی غلط روش کو چھوڑو ماپ تول کے پیمانے صحیح رکھو کسی کو کم نہ دو۔

26:182 وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

(اور سیدھی ترازو سے تولو)

ٹھیک ترازو سے تولو۔

26:192 وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(اور بے شک یہ خداوند عالم کا اتارا ہوا کلام ہے)

(یہ ہے ہمارا سلسلہ رشد وہدایت جو شروع سے چلا آ رہا ہے اب اس کی آخری کڑی اس قرآن کی شکل میں نوعِ انسان کو دی گئی ہے) اُس خدا کی طرف سے بتدریج نازل کیا جارہا ہے جو تمام نوع انسان کا نشوونما دینے والا ہے (اس سے مقصد ہی یہ ہے کہ ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں تمام افراد انسانیہ کے جسم اور ذات کی نشوونما ہوتی جائے)

26:193 نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ

(اس کو امانت دار فرشتہ لیکر اترا ہے)

اسے ایک ایسی الوہیاتی توانائی نے تیرے قلب کی گہرائیوں میں اتارا ہے جو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کرتی یعنی جو کچھ خدا بھیجتا ہے۔

26:195 بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

(صاف عربی زبان میں)

26:213 فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ

(پس تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو کہ تم بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جاؤ)

لہٰذا یہ سمجھنا کہ انسان اپنی محنت اور کوشش سے وہی بات پیدا کر سکتا ہے جو خدا کی وحی کی ہوتی ہے اسطرح سے تو یہ بات پھر خدا کے ساتھ انسان کو الٰہ تسلیم کر لینے کے مرادف ہے (وحی کا تعلق خالصتہً علم واقتدارِ خداوندی سے ہے جس میں کسی انسان کو دخل نہیں ہو سکتا نہ ہی کوئی انسان اس کی مثل کوئی تعلیم بنا سکتا ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی قبیل سے ہیں وہ سخت گمراہی میں ہیں) اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تم ایسا نہ سمجھ لینا۔

26:214 وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

(اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ)

(یہ حقیقت بھی قابل غور ہے کہ کہانت کشف والہام وغیرہ انفرادی تجربے ہوتے ہیں جن کی کیفیات فرد متعلقہ تک محدود رہتی ہیں ان کا مقصد انسانی دنیا میں کسی قسم کا انقلاب پیدا کرنا نہیں ہوتا نہ ہی وہ معاشرہ میں انقلاب لاسکتے ہیں برعکس اس کے وحی کا مقصد انسانی معاشرہ میں انقلاب پیدا کرنا ہوتا ہے اسی لئے حامل وحی اس علم کو خدا سے پاکر انسانی دنیا کی طرف آتا ہے یہی مقصد اے رسول! تیرے سامنے بھی ہے) لہٰذا تو اس کے لئے سب سے پہلے اپنے معاشرہ سے ان لوگوں کو دعوت دے جو تجھ سے قریب تر ہیں (یعنی سنت ابراہیمی کے اتباع میں اس دعوت کا آغاز خود اپنے اہل خاندان سے کر)

26:224 وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ

(اور شاعروں کے پیچھے بے راہ لوگ چلتے ہیں ہیں)

(کاہنوں اور ساحروں کے علاوہ شاعروں کو بھی اس بات کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں الہام کی رُو سے کہتے ہیں اس لئے وحی اور شعر کا سرچشمہ ایک ہی ہے یعنی وجدان، یہ بھی غلط ہے ان دونوں میں بنیادی فرق ہے اتباع وحی کرنے والوں کی جماعت اپنے سامنے ایک متعین نصب العین رکھتی ہے اور ان کا ہر عمل ٹھوس تعمیری نتیجہ مرتب کرتا ہے اس کے برعکس) شاعروں کے پیچھے چلنے والے فریب خوردہ لوگ ہوتے ہیں جو جذبات کی رو میں بہے چلے جاتے ہیں اور کبھی حقائق کا سامنا نہیں کرتے تعداد کے لحاظ سے دیکھو تو ٹڈی دل کی طرح بے شمار نظر آتے ہیں لیکن نتیجہ کے اعتبار سے دیکھو تو تخریب ہی تخریب ہوتی ہے۔

26:225 اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ

(کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں)

باقی رہے خود شاعر (جو سمجھتے ہیں کہ ان کا تعلق عالم غیب سے ہوتا ہے) ان کی حالت اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جو جھوٹی پیاس کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے مختلف وادیوں اور بیابانوں میں مارا مارا پھرے اور اس کی پیاس کہیں بجھنے نہ پائے ساری عمر شاعر جذبات کا پرستار رہتا ہے اور جذبات بھی جھوٹے اور بناوٹی ہوتے ہیں اسے ایسی واضح صاف اور نکھری ہوئی زبان میں نازل کیا گیا ہے (جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں کوئی الجھاؤ نہیں)

26:226 وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

(اور وہ وہ کچھ کہتے رہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ہیں)

اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کی اپنی زندگی اس کے مطابق نہیں ہوتی جو وہ کہتے ہیں ان کے قال اور حال و قول اور عمل میں تطابق نہیں ہوتا (لہٰذا ایک آسمانی انقلاب لانے والا پیغامبر شاعر کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ اس کے شایانِ شان ہی نہیں ہوتا۔

26:227 وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

(اور ظلم کرنے والوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کو کیسی جگہ لوٹ کر جانا ہے)

ان کے برعکس وحی پر ایمان لانے والے جو ایک متعین نصب العین پر یقین رکھتے ہیں اور ایسے پروگرام پر عمل پیرا رہتے ہیں جو ان کی اپنی ذات کی صلاحیتوں کی بھی نشوونما کرے اور دنیا کے بگڑے ہوئے کام بھی سنوار دے وہ زندگی کے ہر گوشے میں قانون خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں اسے کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے جب ان پر کوئی ظلم اور زیادتی کرتا ہے (تو شاعروں کی طرح اس کی ہجو لکھ کر کلیجہ ٹھنڈا نہیں کر لیتے

بلکہ)اُس سے اس زیادتی کا بدلہ لیتے ہیں(اور ایک ایسانظام قائم کرتے ہیں جن میں ظلم اور زیادتی کرنے والے بدلگام نہ پھرتے رہیں کہ جو ان کے جی میں آئے کرتے رہیں انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا ہی نہ ہو)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ النَّمل (27)

27:1 تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ

(یہ آیات ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی)

حروفِ مقطعات چند الفاظ حروفِ مقطعات (الٓمّٓ) وغیرہ کے سلسلہ میں ضروری ہیں مقطعات در حقیقت مفردات نہیں ہیں مقطعات کے باب میں مختلف اربابِ تحقیق کی آرا مختلف ہیں اس حد تک قریب قریب سب کا اتفاق ہے کہ عربوں میں الفاظ کو مخفف کر کے بولنے کا رواج تھا قرآنِ کریم کے مقطعات کے متعلق میرا ابھی یہی خیال ہے یہ بالعموم اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کے مخففات ہیں مثلاً الٓمّٓ "اللہ، علیم وحکیم" کا مخفف ہے وقس علیٰ ذالک خدائے ذی الطول و سمیع کا ارشاد ہے کہ یہ قوانین جو تمہارے سامنے آرہے ہیں قرآن کریم یعنی ایک واضح کتاب ہدایت کے ہیں۔

27:2 هُدًى وَّبُشْرٰي لِلْمُؤْمِنِيْنَ

(رہنمائی اور خوشخبری ایمان والوں کے لیئے)

اُن لوگوں کے لئے جو اس کی صداقتوں پر یقین رکھیں صحیح راستہ کی طرف راہ نمائی کا موجب اور اُس راستہ پر چلنے کے خوشگوار نتائج کا مژدہء جانفزا ہیں۔

27:9 يٰمُوْسٰٓي اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(اے موسی یہ میں ہوں اللہ زبردست حکیم)

(موسیٰ علیہ السلام حیران تھا کہ یہ آواز کہاں سے آئی اور کس نے دی؟ اس پر) ندائے جمال نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! یہ آواز تمہارے خدا کی طرف سے آئی ہے جو بڑی قوتوں کا مالک اور عمدہ ترین تدابیر کا حامل ہے (اس کی قوت وحکمت کا مظاہرہ اس کشمکش میں ہو گا جو تیرے سامنے آنے والی ہے)۔

27:13 هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

(انہوں نے کہا یہ کھلا ہوا جادو ہے)

لیکن جب اس قوم کے پاس ہمارے اس قدر بصیرت افروز احکام آئے تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ ان پر ایمان لے آتے اُلٹا کہنے لگے کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے (کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے یہ احکام دے کر ہماری طرف بھیجا ہے اور اگر ہم نے انہیں نہ مانا تو ہم پر تباہی آجائے گی)

27:16 عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ

(ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے)

داوٗد علیہ السلام کے بعد سلیمان علیہ السلام اس کا جانشین ہوا (اس لئے نہیں کہ وہ اس کا بیٹا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اس منصب بلند کا اہل تھا اور خدا نے اسے اس کے لئے منتخب کیا تھا یہ محض اتفاقی بات تھی کہ وہ ایک نبی اور صاحب مملکت کا بیٹا تھا) اس نے لوگوں سے کہا کہ (اس سلطنت خداداد کی قوتوں اور ثروتوں کو دیکھو) ہمیں ہر قسم کا ساز وسامان میسر ہیں ہمارے پاس مستعد گھوڑوں کا بڑا لشکر ہے جس کے قواعد وضوابط سے ہم خوب واقف

ہیں (اُس زمانے میں یہ چیز بڑی قوت تسلیم کی جاتی تھی سامان زیست اور اسباب قوت و مدافعت کی یہ فراوانیاں بالکل نمایاں ہیں اور نوازشہائے خداوندی کی کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔

27:19 رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

(اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند ہو اور اپنی رحمت سے تو مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل کر)

سلیمان علیہ السلام نے یہ سنا تو مسکرایا (کہ یہ بیچارے سچے ہیں انہوں نے یہی دیکھا اور سنا ہے کہ جب شاہی لشکر کہیں سے گزرتا ہے تو وہ اندھا دھند تباہی مچائے چلا جاتا ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ کسی بادشاہ کا لشکر نہیں خدا کے ایک رسول کی سپاہ ہے جس کا مقصد بے گناہوں کو ستانا نہیں ان کی حفاظت کرنا ہے) پھر اس نے اپنے خدا سے دعا مانگی تھی۔

27:29 اِنِّىٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ

(میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے)

ملکہ نے وہ خط پا کر اپنے مشیروں کی مجلس بلائی اور ان سے کہا کہ مجھے ایک ایسا خط ملا ہے جو بڑے ہی شریفانہ انداز میں لکھا گیا ہے۔

27:32 اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ

(میرے معاملے میں مجھے رائے دو)

خط کا مضمون سنا دینے کے بعد اس نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ تم اس معاملہ پر غور کر کے مجھے بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے مشورہ کئے بغیر کسی معاملہ کا آخری فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

27:34 اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ

(بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہی یہ لوگ کریں گے)

(اس نے کہا کہ اس بات کا تو مجھے بھی یقین ہے کہ تم جنگ سے گریز نہیں کرو گے لیکن یہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ) جب بادشاہ دوسرے ملک پر چڑھائی کرتے ہیں تو اسے تہس نہس کر کے رکھ دیتے ہیں اور معاشرہ کو اس طرح الٹ پلٹ کر رکھ دیتے ہیں کہ وہاں کے صاحب عزت اکابرین کو سب سے زیادہ ذلیل و خوار بنا دیتے ہیں یہ بات کسی خاص بادشاہ سے متعلق نہیں ملوکیت میں یہی کچھ ہوتا چلا آیا ہے اور یہی کچھ ہوتا چلا جائے گا (اس لئے ایسا باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس بادشاہ کی طرف سے ایسا نہیں ہو گا لہٰذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ جہاں تک ہو سکے ہمیں جنگ کی نوبت نہیں آنے دینی چاہئے)

27:36 فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم

(پس اللہ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تم کو دیا ہے)

جب ملکہ کا قاصد تحائف لے کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو اُس نے (تحائف وغیرہ دیکھ کر کہا کہ) کیا تم لوگ مال کا لالچ دے کر مجھے اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہو؟ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جس قدر مال و دولت مجھے اللہ نے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ اور بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے اس لئے تمہارا مال میرے لئے وجہ کشش نہیں ہو سکتا جو تحائف تم لائے ہو وہ تمہارے نزدیک بڑے قابل فخر ہوں گے (لیکن میرے نزدیک ان کی کچھ قیمت نہیں میرے نزدیک قدر و قیمت صرف اس کی ہے کہ تم قوانین خداوندی کی اطاعت اختیار کر لو)

27:40 وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

(اور جو شخص شکر کرے تو وہ اپنے ہی لئے شکر کرتا ہے)

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ

(اور جو شخص ناشکری کرے تو میرا رب بینیاز ہے کرم کرنے والا ہے)

ایک دوسرے سردار نے جسے اس خط و کتاب کا پورا پورا علم تھا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے کہا کہ میں اس مہم کو اس سے بھی جلدی سر سکتا ہوں ایسی جلدی کہ ملکہ سبا چشم زدن میں مفتوح و مغلوب یہاں آجائے چنانچہ وہ مہم اس کے سپرد کی گئی اور اس نے اسے نہایت حسن و خوبی سے سر کر لیا جب سلیمان علیہ السلام نے مالِ غنیمت کو اپنے سامنے دیکھا تو بحضور رب العزت سجدہ ریز ہوا اور کہا کہ اس قوم کے خلاف اس قسم کی کامیابی اُنہی اسباب و ذرائع سے ممکن تھی جو ہمیں خدا کی طرف سے عطا ہوئے ہیں وہ ایسے مواقع اس لئے بہم پہنچاتا ہے کہ لوگوں پر اس حقیقت کو آشکار کر دے کہ میں اُس کی دی ہوئی قوت و حشمت اور دولت و ثروت کو صحیح مصرف میں لاتا ہوں یا ان کا غلط استعمال کرتا ہوں۔

27:44 اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ

(یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے)

اب ان کے تعلقات کو شگوار ہو گئے اور سلیمان علیہ السلام نے اسے اپنے ہاں بطور شاہی مہمان مدعو کیا اور شیش محل میں اس کے قیام کا بندوبست کیا (اس نے اس سے پہلے کبھی شیش محل نہیں دیکھا تھا جب اس نے بلوریں فرش میں در و دیوار کے عکس دیکھے تو) اسے گہرا پانی خیال کیا اور اس سے گھبرا سی گئی (سلیمان علیہ السلام نے اس کی گھبراہٹ کو بھانپ لیا اور کہا کہ اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں یہ پانی نہیں) شیشے کا فرش ہے جس میں عکس دکھائی دے رہے ہیں۔

(ملکہ سبا نے اس شان و شوکت کو دیکھ کر سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ اُسے سامانِ آرائش و آسائش کی اس قدر فراوانیاں کس طرح حاصل ہو گئی ہیں سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ جس سرزمین پر خدا کا نظام ربوبیت قائم ہو جائے وہاں یہ سب کچھ میسر آجاتا ہے)

27:50 وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

(اور انہوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور ان کو خبر بھی نہ ہوئی)

وہ ادھر یہ تدبیر سوچ رہے تھے اور ہم اپنے قانون مکافات کی رو سے ایک اور تدبیر کر رہے تھے جس کا انہیں شعور و احساس تک نہ تھا۔

27:53 وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ

(اور ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے اور جو ڈرتے تھے)

(وہ تباہ ہوگئے اور) وہ لوگ جو قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان لائے تھے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے اُن کے شر سے محفوظ رہے۔

27:60 أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ

(کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے)

اس حقیقت کی شہادت کے لئے کہ کائنات میں صرف خدا کا کارفرما ہے کسی اور کا قانون اس میں شریک نہیں ان سے پوچھو کہ وہ کون ہے جس نے اس تمام سلسلہ کائنات کو پیدا کیا ہے جو تمہارے فائدہ کے لئے بادلوں سے بارش برساتا ہے پھر اُس پانی سے نہایت خوشنما باغات اُگاتا ہے تمہارے لئے تو یہ ممکن نہیں تھا کہ خدا کے ان عطیات (زمین پانی ہوا روشنی حرارت) کے بغیر درختوں کو اُگا سکتے کیا اس کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ بھی ہے؟ یہ سب کچھ خدا اور صرف خدا کے قانون کے مطابق ہوتا ہے اس لئے کائنات میں کوئی اور ہستی ایسی نہیں جسے اِلٰہ قرار دیا جاسکے۔

27:62 أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ

(کون ہے وہ جو بے بس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین کا جانشین بناتا ہے)

پھر ان سے پوچھو کہ وہ کون ہے کہ جب کوئی محکوم اور مجبور قوم اپنی پریشانیوں میں اس کے قانون کو پکارتی ہے تو وہ اُس کی پکار کا جواب دیتا ہے (اور کہتا ہے کہ اُس کی پریشانیوں کا علاج اُس کے پاس ہے) اور جب وہ اُس کے مطابق عمل کرتی ہے تو اُس کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے اور اس طرح تمہیں حکومت و مملکت عطا کر دیتا ہے اب بتاؤ کہ کیا خدا کے قانون کے علاوہ کسی اور کا قانون بھی ہے جو یہ کچھ کر سکتا ہو؟ لیکن ان میں بہت تھوڑے ہیں جو اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہیں؟

27:69 قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

(کہو کہ زمین میں چلو پھرو)

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ

(پس دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا)

(اسی بنا پر خدا کے قانونِ مکافات سے بھی انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جو ہم سے کہا جارہا ہے کہ ہماری غلط رَوش کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہو گا یہ بھی یونہی دھمکی ہے) ان سے کہو کہ دنیا میں چلو پھرو اور (اقوام گذشتہ کی بستیوں کے کھنڈرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بتاؤ کہ) جن اقوام نے انسانیت کے خلاف جرائم کی رَوش اختیار کررکھی تھی ان کا انجام کیا ہوا؟ (کیا وہ کامیاب و کامران رہیں یا تباہ و برباد ہو گئیں؟)

27:77 وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

(اور وہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے)

قرآن کا یہی مقام ہے جس کی وجہ سے یہ ہر اس قوم کے لئے جو اس کی صداقت پر یقین رکھے صحیح راستے کی طرف راہ نمائی کرتا ہے اور اُسے سامان نشو و نما عطا کرتا ہے اُن کی طبعی زندگی اور انسانی صلاحیتوں دونوں کی نشو و نما کا سامان مہیا کرتا ہے۔

27:79 فَتَوَكَّلْ عَلَي اللهِ ۭ

(پس اللہ پر بھروسہ کرو)

إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ

(بے شک تم صریح حق پر ہو)

لہٰذا (اے رسول!) تو اپنے خدا کے محکم اور غیر متبدل قوانین پر پورا پورا بھروسہ رکھے ہوئے آگے بڑھتا جا اور اس پر یقین رکھ کہ تو ایسی راہ پر گامزن ہے جو واضح طور پر حق و صداقت کی راہ ہے۔

27:86 اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

(کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تا کہ لوگ اس میں آرام کریں اور دن کے وہ اس میں دیکھیں)

(حیرت ہے کہ خدا کے کائناتی قوانین کی کارفرمائی ان کے سامنے ہے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ذرا غور و فکر سے کام نہیں لیتے بڑے بڑے کائناتی قوانین کو چھوڑو دن اور رات کی عام گردش تو ہر روز ان کے سامنے رونما ہوتی ہے) (یہ کچھ ٹھیک ایک قاعدے اور قانون کے مطابق واقع ہوتا رہتا ہے جس میں کبھی کوئی اختلاف یا تبدیلی نہیں ہوتی) جو لوگ خدا کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اس ایک (بظاہر معمولی سی) بات میں حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں اس حقیقت تک پہنچنے کی کہ جس طرح کائنات میں رات اور دن کی گردش کے لئے یک غیر متبدل قانون مقرر ہے اسی طرح قوموں کے عروج وزوال اور موت وحیات کے لئے بھی اٹل قوانین مقرر ہیں)

27:89 مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

(جو شخص بھلائی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر ہے)

اُس دور میں جو قوم حسن کارانہ انداز سے متوازن نظام خداوندی پر کاربند ہو گی اُسے اُس کی کوششوں سے بھی زیادہ خوشگواریاں حاصل ہوں گی اور وہ لوگ اس انقلاب کی ہولناک پریشانیوں سے امن میں رہیں گے۔

27:92 ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

(پھر جو شخص راہ پر آئے گا تو وہ اپنے لئے راہ پر آئے گا)

یعنی میں اس قرآن کا اتباع کرتا جاؤں (اے رسول! تم خود یہ کرو اور اس کے بعد ان لوگوں سے کہہ دو کہ یاد رکھو) تم میں سے جو شخص میرے پیچھے سیدھی راہ پر چلے گا اس کا فائدہ خود اُسی کو ہو گا (اور جو دوسرے راستے پر چلے گا اس کا نقصان وہ خود اٹھائے گا) میرا کام یہ ہے کہ میں تمہیں واضح طور پر بتا دوں کہ تمہاری غلط روش کا نتیجہ کس قدر تباہ کن ہو گا۔

27:93 ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

(اور تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو)

اور ان سے کہہ دو کہ (تم جس قدر مخالفت کرنا چاہتے ہو کر لو وہ نظام قائم ہو کر رہے گا جو) خدا کی حمد وستائش کی جیتی جاگتی تصویر ہو گا وہ اس طرح واضح طور پر اپنی نشانیاں تمہارے سامنے لے آئے گا جس سے تم پہچان لو گے (کہ ہاں یہ وہی معاشرہ ہے جس کی بابت تم سے کہا جاتا تھا دوسری طرف جو تباہی تمہارے اوپر آئے گی وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہو گی کیونکہ) خدا کا قانون مکافات تمہارے تمام اعمال سے اچھی طرح واقف ہے۔

قرآنی ضرب الامثال - سورة القصص (28)

28:7 وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْـزَنِيْ ۚ

(اور نہ اندیشہ کرو اور نہ غمگین ہو)

اس مقصد عظیم کے لئے ہم نے ایک پروگرام مرتب کیا اس کی پہلی کڑی یہ تھی کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد) اپنے ایک پیغامبر کی وساطت سے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف یہ حکم بھیجا کہ سردست اس بچے کو دودھ پلائے جاؤ لیکن جب اس کی بابت تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور اس خیال سے قطعاً خائف اور مغموم نہ ہونا (کہ نمعلوم میرے بچے پر کیا گزرے) ہم اس بچے کو پھر تیری طرف لوٹا دیں گے (یہ صحیح وسلامت رہے گا اور اِس قدر صاحب اقبال ہو گا کہ) ہم اسے اپنا رسول بنائیں گے۔

28:9 قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ

(یہ آنکھ کی ٹھنڈک ہے میرے لئے اور تمہارے لئے)

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا

(کیا عجب کہ یہ ہم کو نفع دے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں)

اِس طرح یہ بچہ فرعون کے محل میں پہنچ گیا جب فرعون کی بیوی نے اسے دیکھا تو فرعون سے کہنے لگی کہ (یہ بچہ بڑا خوبصورت ہے) میں اسے پالو نگی تا کہ یہ تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو لہٰذا اسے یونہی ضائع نہ کیا جائے ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے فائدہ کا موجب ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں وہ آپس میں یہ مشورے کر رہے تھے اور نہیں سمجھتے تھے کہ جس بچے کی پرورش وہ اپنے آغوش میں کرنا چاہتے تھے وہ بڑا ہو کر ان کے حق میں کیا ثابت ہو گا!

28:19 اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ

(تم تو اس زمین میں سرکش بن کر رہنا چاہتے ہو)

وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ

(تم صلح کرنے والوں میں سے بننا نہیں چاہتے)

لیکن جب موسیٰ علیہ السلام نے بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ دوسرا شخص پھر قومِ فرعون کا فرد ہے (اور اپنی حکومت کے زعم میں اس پر سراسر زیادتی کر رہا ہے حاکم قوم کے افراد ایسا ہی کرتے ہیں) چنانچہ اس نے ارادہ کیا کہ اُس زیادتی کرنے والے کو پکڑ کر الگ کر دے (موسیٰ علیہ السلام نے جس طرح اس اسرائیلی کو ڈانٹا تھا اور اس میں کل کے واقعہ کا ذکر آ گیا تھا اس سے اُس فرعونی نے اندازہ لگالیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے کل اُس فرعونی کو مار دیا تھا چنانچہ وہ چلا اٹھا اور کہا کہ) معلوم یہ ہوتا ہے کہ تو ملک میں اصلاح نہیں چاہتا بلکہ اپنی قوت کی دھاک بٹھانا چاہتا ہے۔

28:21 رَبِّ نَجِّـنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

(اے میرے رب مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے)

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر خائف ہوا اور اپنی حفاظت اور نگرانی کرتا ہوا وہاں سے نکل پڑا وہ خدا سے دعائیں مانگتا تھا کہ بارالٰہا! مجھے اس ظالم قوم کی دراز دستی سے محفوظ رکھیو۔

28:22 عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ

(امید ہے کہ میرا رب مجھ کو سیدھا راستہ دکھادے)

چنانچہ اس نے چلتے چلتے مدین کا رخ کیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہاں پہنچ کر کوئی ایسا راستہ ضرور نکل آئے گا جس سے وہ فرعونیوں کی دستبُرد سے محفوظ رہ سکے گا اور آئندہ زندگی امن و سلامتی سے گزار سکے گی۔

28:23 مَا خَطْبُكُمَا

(تمہارا کیا ماجرا ہے)

وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ

(اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے)

جب وہ مدین کے پیاؤ پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ دور دو لڑکیاں ہیں جو اپنی بکریوں کو روک رہی ہیں کہ وہ پیاؤ کی طرف بڑھنے نہ پائیں موسیٰ علیہ السلام نے ان لڑکیوں سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ دوسرے لوگ اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں تمہاری بکریاں پیاس کی وجہ سے پانی کی طرف دوڑ دوڑ کر آنا چاہتیں ہیں لیکن تم انہیں روک رہی ہو کہ وہ پانی کی طرف نہ جانے پائیں! انہوں نے کہا کہ جب تک یہ چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلا کر لے نہ جائیں گے ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں (اس لئے کہ یہ لوگ بڑے بڑے جتھوں کے مالک اور صاحب قوت ہیں اور ہمارا کوئی آدمی نہیں) صرف ایک باپ ہے جو بہت بوڑھا ہے (اس لئے ہماری کیا مجال ہے)

28:24 رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

(اے میرے رب تو جو چیز میری طرف خیر میں سے اتارے میں اس کا محتاج ہوں)

موسیٰ علیہ السلام بالا دستوں کی اس دھاندلی اور کمزوروں کی بے بسی کو کس طرح برداشت کر سکتا تھا؟ وہ اٹھا ان کی بکریوں کو ہانگ کر گھاٹ پر لے گیا اور انہیں پانی پلا دیا اور اس کے بعد پھر اِسی درخت کے نیچے آبیٹھا جہاں پہلے بیٹھا تھا اور اپنے خدا کے حضور عرض کیا کہ اے میرے نشوونما دینے والے! (میں وہاں سے نکلا تھا کہ کسی ایسے خطہ زمین میں پناہ لوں جہاں کسی پر ظلم اور زیادتی نہ ہوتی ہو لیکن اس دنیا میں تو ہر جگہ وہی کچھ ہو رہا ہے اس لئے ان لوگوں سے بھی مجھے بھلائی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی) لہٰذا اب تیری طرف سے جو بھلائی بھی مجھے مل سکے میں اس کا محتاج ہوں۔

28:25 لَا تَخَفْ ڵ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

(اندیشہ نہ کرو تم نے ظالموں سے نجات پائی)

(وہ ان خیالات میں ڈوبا ہوا تھا کہ اس نے دیکھا کہ) ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی حیا سے سمٹتی سمٹاتی اس کی طرف آ رہی ہے اس نے آکر موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے والد نے آپ کو بلایا ہے تاکہ ہماری بکریوں کو پانی پلانے کے سلسلہ میں جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کا کچھ معاوضہ دے چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام اس مرد بزرگ کے پاس پہنچا اور اپنی سرگزشت سنائی تو اس نے کہا کہ ڈرو نہیں تم یہاں اس ظالم قوم کی گرفت سے بالکل محفوظ رہو گے۔

28:27 وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ

(اور میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا)

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(انشاءاللہ تم مجھ کو بھلا آدمی پاؤ گے)

(اُس شیخ بزرگ نے معاملہ پر غور کیا موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس ٹھیرا کر اچھی طرح اطمینان کر لیا اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک تجویز رکھ دی) اِس نے اُس سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی لڑکیوں میں سے ایک کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں لیکن اس شرط پر تم کم از کم آٹھ سال تک یہیں رہو گے۔ اگر تم آٹھ کی بجائے دس سال تک رہ سکو تو یہ تمہاری طرف سے اضافہ ہو گا اس دوران میں میں تمہارے کام کی اجرت بھی دوں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی قسم کی سختی کروں یہ تو رہی معاملہ کی بات جسے معاملہ کی طرح طے ہونا چاہئے باقی رہا میرا سلوک تو تو مجھے انشاءاللہ اچھے لوگوں میں سے پائے گا۔

28:28 ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

(یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہے)

وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

(اور اللہ ہمارے قول و قرار پر گواہ ہے)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بہت اچھا تمہارے اور میرے مابین یہ معاملہ طے ہوا میں چاہوں تو دس سال کی مدت پوری کروں لیکن اگر میں آٹھ سال کے بعد چلا جانا چاہوں تو اس سے مجھ پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہو گی جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر میرا خدا شاہد اور ضامن ہے۔

28:31 يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ

(اے موسی آگے آؤ اور نہ ڈرو تم بالکل محفوظ ہو)

(پھر موسیٰ علیہ السلام کو مختلف احکام وہدایات دے کر کہا کہ) ان احکام کو جو تیرے لئے زندگی کا محکم سہارا اور وجہ جامعیت ہیں فرعون کے سامنے پیش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب پیش نظر مہم اور ان احکام وہدایات پر غور کیا تو اسے یوں محسوس ہوا کہ وہ ایک مہم نہیں جیتا جاگتا سانپ ہے جسے پکڑنے کا اسے حکم دیا جا رہا ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خیال میں اس مہم سے ہٹنا چاہا اور فرعون کی طرف جانے سے خائف ہوا اس پر آواز آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ڈرو نہیں اس مہم کو نہایت اطمینان سے سنبھال لو تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔

28:38 وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

(اور میں تو اس کو ایک جھوٹا آدمی سمجھتا ہوں)

فرعون نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ (موسیٰ علیہ السلام جو کچھ کہہ رہا ہے وہ محض "مذہبی" گفتگو نہیں یہ تو گہری سیاست ہے یہ کہتا ہے کہ اقتدار واختیار کی سروری اور حاکمیت سب خدا کے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں ہے لیکن) میں اپنی مملکت میں تم لوگوں کے لئے اپنے اقتدار واختیار کے علاوہ اور کسی کا اقتدار نہیں جانتا اس کے بعد اس نے ہامان سے استہزاءً کہا کہ یوں کرو کہ، بڑا وہ، میں اینٹیں پکاؤ پھر اینٹوں سے میرے لئے ایک

بہت بلند محل تعمیر کراؤ تا کہ میں اس پر چڑھ کر موسٰی علیہ السلام کے خدا تک پہنچوں اور دیکھوں کہ وہ کیسا ہے! بہر حال میں اسے اس کے دعوے میں جھوٹا سمجھتا ہوں اس لئے اس کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

28:55 وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ

(اور جب وہ لغویات سنتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں)

وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

(اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال)

ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ

(تم کو سلام ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے)

وہ ہر وقت اس کا خیال رکھتے ہیں کہ ان کا وقت اور توانائی "لغو اور بیہودہ باتوں میں ضائع نہ ہو اگر ایسے مقام سے گزرنا پڑے تو وہ ان سے اعراض برتیں گے اور ان لوگوں سے کہہ دیں گے کہ تمہارے کاموں کے نتائج تمہارے لئے ہیں ہمارے کاموں کے ہمارے لئے لہذا جو کچھ تم کرتے ہو ہم اس میں شریک نہیں ہوسکتے ہماری تمہارے لئے بھی یہی کوشش ہوگی کہ تمہیں ہر طرح سے سلامتی حاصل ہو جائے لیکن ہم سب کچھ دیکھتے بھالتے خود جہلا کے زمرے میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔

28:57 يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

(جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر)

یہ قریش یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم نے تمہارے ساتھ مل کر یہ نیا مسلک اختیار کر لیا تو لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہمیں اُچک کر لے جائیں گے۔

ان سے کہو کہ کیا ہم نے انہیں حرم کے پاس اس طرح نہیں بسا رکھا کہ یہاں ہر طرح کا امن بھی ہے اور چاروں طرف سے مختلف قسم کے پھل (وغیرہ) بھی کھنچے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے ان کے لئے سامانِ رزق ہے سو جس خدا نے تمہارے لئے اس وقت اس قسم کا انتظام کر رکھا ہے اگر تم اس کے نظام کا اتباع کرو گے تو کیا وہ تمہیں مصیبتوں اور خطروں میں ڈال دے گا؟ یہ کیسی واضح بات ہے لیکن اکثر لوگ ایسی واضح بات کو بھی نہیں سمجھتے۔

28:60 ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ

(اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے)

ہم کسی قوم کو تباہ نہیں کرتے بجز اس کے کہ اُس نے ظلم واستبداد پر کمر باندھ رکھی ہو (ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دو کہ) جو سامانِ زیست وآرائش تمہیں اس وقت حاصل ہے وہ صرف تمہاری طبیعی زندگی کی متاع ہے وہ اس دنیا سے آگے نہیں جا سکتی اس کے برعکس جو متاعِ حیات قوانین خداوندی کے اتباع سے ملتی ہے وہ تمہارے موجودہ ساز وسامان کے مقابلہ میں بہتر بھی ہوتی ہے اور دیرپا بھی دیرپا اس لئے کہ وہ دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد بھی ساتھ جاتی ہے (نظام خداوندی کے ماتحت زندگی بسر کرنے سے دنیاوی ساز ویراق بھی بہتر سے بہتر ملتا ہے اور اس کے ساتھ

انسانی ذات کی نشوونما بھی ہوتی ہے دنیاوی سامان طبیعی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے لیکن انسانی ذات کی نشوونما یافتہ صلاحیتیں مرنے کے بعد کی زندگی کو فردوس بداماں بنا دیتی ہیں)

28:68 وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ

(اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور وہ پسند کرتا ہے جس کو چاہے)

زندگی کی کامیابی اور ناکامی خدا کے اُس قانون مشیت کے مطابق واقع ہوتی ہے جس کی رُو سے کائنات کی مختلف چیزیں پیدا ہوتی ہیں (ان میں سے جو چیزیں اپنے اندر زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت پیدا کر لیتی ہیں انہیں (قانونِ انتخاب طبیعی) LAW OF NATURAL) (SELECTION کے مطابق زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کے لئے) چن لیا جاتا ہے یہ انتخاب خدا کے مقرّر کردہ قانونِ ارتقا کے مطابق ہوتا ہے انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے نظریوں کے مطابق نہیں ہوتا خدا کا قانونِ حیات اس سے بہت بلند ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ نظریات بھی اس میں شریک ہو جائیں (جس قسم کا قانونِ انتخابِ طبیعی خارجی کائنات میں کار فرما ہے اسی طرح کا قانون انتخاب انسان کی طبیعی زندگی میں بھی ہے)

28:70 ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫

(اسی کیلئے حمد ہے دنیا میں اور آخرت میں)

وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

(اور اسی کے لئے فیصلہ ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے)

یہ سب کچھ خدا کے اقتدار واختیار کے مطابق ہوتا ہے کائنات میں اس کے سوا کوئی صاحب اقتدار نہیں اس کے قوانین کے مطابق عمل پیرا ہونے سے طبیعی زندگی کے قریبی مفاد بھی حاصل ہو جاتے ہیں اور اُخروی زندگی کی خوشگواریاں بھی یہ سرفرازیاں اور خوشگواریاں ایسے حسن کارانہ انداز سے ملتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر ہر ایک کی زبان پر بے ساختہ زمزمہ حمد وستائش آجائے اس مقصد کے لئے اس نے کائنات کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی ہے ہر معاملہ کا فیصلہ اس کے قانونِ مکافات کی رُو سے ہوتا ہے اور کوئی شے اس کے احاطہ سے باہر نہیں جاسکتی ہر ایک کا قدم اُسی کی طرف اٹھ رہا ہے۔

28:76 اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ

(اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا)

اس کی زندہ شہادت قارون کی سرگزشت ہے وہ قومِ موسٰی علیہ السلام ہی کا ایک فرد تھا لیکن اپنی دولت کے بل بوتے پر خود اپنی قوم کے افراد پر بڑی زیادتی کرتا تھا (ہر سرمایہ دار کی طرح ان کا خون چوستا تھا) چنانچہ اس طرح اس کے پاس اتنی دولت جمع ہو گئی تھی کہ اس کے خزانوں کو ایک طاقتور جماعت بھی بمشکل اُٹھا سکتی تھی (یا اس کی حفاظت کے لئے ایک مضبوط زور آور جماعت کی ضرورت تھی) اس دولت کے نشہ نے اسے بدمست کر دیا تھا چنانچہ اس کی قوم (کے باہوش طبقہ) نے اس سے کہا کہ تم اس مال ودولت پر اس قدر اتراؤ نہیں اس کا نتیجہ خراب ہو گا یہ روش قانونِ خداوندی کی رُو سے پسندیدہ نہیں۔

28:77 وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ

(اور زمین میں فساد کے طالب نہ بنو)

م اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ

(اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

ہم یہ نہیں کہتے کہ تم مال و دولت کو تیاگ کر تارک الدنیا بن جاؤ ہر گز نہیں ہم کہتے یہ ہیں کہ تم اس سے بھی فائدہ اٹھاؤ لیکن اسے نہ بھولو کہ زندگی صرف اِسی دنیا کی زندگی نہیں جس میں انسان کا منتہائے نگاہ مال و دولت جمع کرنا ہے اور بس زندگی اس کے بعد بھی ہے اس مال و دولت سے تم اپنی اُس زندگی کو بھی خوشگوار بناؤ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہر کمی کو پورا کر کے تمہاری زندگی کو حسین بنا دیا ہے اسی طرح تم دوسروں کی کمی کو پورا کر کے ان کی زندگی کو بھی حسین بنا دو اور معاشرہ میں ناہمواریاں مت پیدا کرو کہ تم امیر سے امیر تر بنتے جاؤ اور دوسرے لوگ غریب سے غریب تر ہوتے چلے جائیں اسی کو فساد کہتے ہیں۔

28:79 ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ

(بے شک وہ بڑی قسمت والا ہے)

ایک طرف یہ لوگ تھے جو قارون کو زندگی کی صحیح روش اختیار کرنے کی نصیحت کرتے تھے دوسری طرف وہ لوگ بھی تھے جن کے پیش نظر صرف اسی دنیاوی زندگی کے مفاد تھے ان کی کیفیت یہ تھی کہ جب قارون کر وفر اور شان و شوکت سے باہر نکلتا تو وہ بڑی حسرت سے کہتے کہ اے کاش! جو کچھ قارون کو ملا ہے ہمیں بھی ایسا کچھ مل سکتا! یہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔

28:88 وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

(اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو)

سؕ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ م

(ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے)

اس لئے تم کسی دنیاوی اقتدار کو اس کی دعوت نہ دو کہ وہ اقتدارِ خداوندی کے ساتھ شریک ہو جائے اقتدار و اختیار صرف خدا کا ہے تم نے اسی کے مطابق نظام قائم کرنا ہے یاد رکھو! کائنات کی ہر دوسری اشیاء کی طرح ذہن انسانی کے وضع کردہ نظریات و تصورات بھی ہر آن تغیر پذیر ہوتے رہتے ہیں تغیر سے ماوراء صرف وحی کا راستہ ہے جو خدا کی متعین کردہ منزل کی طرف لے جاتا ہے لہٰذا حکومت صرف قوانین خداوندی کی ہو گی سب فیصلے انہی کے مطابق ہوں گے اور تمہاری ہر حرکت کو اس محور کے گرد گردش کرنا ہو گا تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھنا چاہئے اور یہ سمجھ رکھنا چاہئے کہ تم اپنے ہر کام کے لئے اُس کے سامنے جواب دہ ہو یہی محکم نظامِ حیات ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ العنکبوت (29)

29:2 اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ

(کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محض یہ کہنے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو جانچا نہ جائے گا)

(کفر و ایمان کی کشمکش اب اس مقام تک آپہنچی ہے جہاں فریقین کو ان کے انجام و عواقب سے واضح طور پر آگاہ کر دینے کی ضرورت ہے پہلے اُس گروہ کو لو جو ہمارے قوانین کی صداقت کا اقرار کرتا ہے) کیا یہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ محض اتنا کہہ دینے سے کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے گا کہ اب جو جی میں آئے کرو۔ کہ تم نے جو مطالبہ تھا اسے پورا کر دیا ہے! اگر یہ ایسا سمجھتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تم نے بالکل غلط سمجھا ہے (یہ تو انسانوں کی خود ساختہ عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ تم مسیح کے کفارہ پر ایمان لے آؤ تو نجات ہو جائے گی اس کے لئے اعمال کی کوئی ضرورت نہیں) یہ غلط ہے۔

29:6 وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ

(اور جو شخص محنت کرے تو وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے)

ان سے یہ بھی کہہ دو کہ یہ جو اس قدر جدوجہد اور سعی و کاوش کر رہے ہیں تو اس کا فائدہ خود انہی کی ذات کے لئے ہے اس سے خدا کا کچھ نہیں سنورتا وہ ساری کائنات سے مستغنی ہے وہ اس کا محتاج ہی نہیں کہ کوئی شخص اُس کے لئے کچھ کرے۔

29:8 وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ

(اور ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے)

(یہ ہے وہ بنیادی اصول جس کے مطابق ان دونوں گروہوں کی تفریق و تقسیم ہو گی اس میں قبیلہ خاندان یا رشتہ داری کا کوئی سوال نہیں ہو گا انسان کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار اس کے ماں باپ ہوتے ہیں) ہم نے ان کے متعلق بھی یہی حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو لیکن اگر وہ تم پر زور ڈالیں کہ تم خدا کے اقتدار و اختیار میں ان کو شریک سمجھو ان کا ایسا کہنا جہالت پر مبنی ہے کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جو اس کی خدائی میں شریک ہو سکے تو تم انکی جہالت بھی مت مانو تم ہر معاملہ خدا کے سامنے جواب دہ ہو وہی تمہیں یہ بتائے گا کہ تم نے جو کچھ کیا ہے اس کا نتیجہ کیا ہے؟

29:17 فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ

(پس تم اللہ کے پاس رزق تلاش کرو)

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ

(اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو)

تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو (یہ قدر شرفِ انسانیت کے منافی ہے کہ انسان خود اپنے ہاتھوں کی تراشیدہ مورتیوں کو اپنا آقا تسلیم کر لے) پھر ان کے متعلق جھوٹے افسانے وضع کر کے (انہیں عقیدت مندوں میں پھیلاتے رہتے ہو حالانکہ) حقیقت یہ ہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر

جنہیں اپنا معبود بناتے ہو انہیں اس کی مقدرت ہی نہیں کہ تمہیں رزق پہنچا سکیں تم (دیوتاؤں اور بتوں سے رزق مانگنے کے بجائے) رزق کی طلب اور تلاش کرو اور ایسا قوانین خداوندی کے مطابق کرو ان قوانین کی اطاعت کرو (اور جب تمہیں ان کی رُو سے رزق ملے تو) بدر گاہِ رب العزت سپاس گزار ہو (کہ اس نے تمہیں اس ذلت سے بچالیا جو ان افسانوی دیوتاؤں اور خود تراشیدہ مورتیوں کے سامنے جھکنے اور گڑ گڑانے سے تم پر مسلط تھی)

29:26 اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ

(میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں)

ابراہیم علیہ السلام کی اس تمام تلقین وتنذیر کے باوجود اس قوم میں سے (اُس وقت) صرف لوط علیہ السلام اس پر ایمان لایا (اُسے اُس وقت ہنوز نبوت نہیں ملی تھی) پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ یہ قوم صحیح راستے پر آنے کے لئے تیار نہیں تو وہ وہاں سے دامن فشاں اٹھا اور یہ کہہ کر ان سے الگ ہو گیا کہ میں اُس فضا کی تلاش میں نکل کر جارہا ہوں جو میرے خدا کے نظام ربوبیت کے قیام کے لئے ساز گار ہو میر اخدا غلبہ اور تدبیر دونوں کا مالک ہے (اگر یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ مجھے سر دست یہاں غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا تو تقاضائے حکمت یہی ہے کہ میں اس سر زمین کی طرف چلا جاؤں جہاں حالات زیادہ مساعد ہوں میرا مقصد تو نظام خداوندی کا قیام ہے اس کے لئے یہ سر زمین راس نہیں آتی تو کوئی دوسرا خطہ ارض سہی۔

29:30 رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَي الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ

(اے میرے رب مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما)

اس پر لوط علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ بار الٰہا! مفسدین کی اس قوم سے مقابلہ ہے مقابلہ کرنے میں تو میری مدد فرما۔

29:36 وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

(اور زمین میں فساد پھیلانے والے نہ بنو)

اور (اسی طرح) اہل مدین کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا اس نے ان سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم قوانین خداوندی کی اطاعت کرو اور (اِسی متاع و دولت کو مقصود حیات نہ سمجھ لو جسے تم جائز اور ناجائز ہر طریقے سے اکٹھا کرتے رہتے ہو بلکہ) آخرت کی زندگی کی خوشگواریوں کی بھی آرزو کرو (اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ملک میں معاشی ناہمواریاں نہ پیدا کرتے پھرو۔

29:41 وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ؕ

(اور بیشک تمام گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے)

(حالانکہ ان کے پاس بڑی قوت اور ساز وسامان تھا لیکن جو قوت قانونِ خداوندی کے مطابق کمزروں اور مظلوموں کی حفاظت اور حمایت کے لئے نہیں بلکہ انہیں کچلنے کے لئے استعمال کی جائے) اُس کی مثال یوں سمجھو جیسے مکڑی کا جالا ہے جو وہ تنتی ہے وہ اپنے سے کمزور کو تو اس میں پھانس لیتی ہے لیکن جب مقابلہ اپنے سے زیادہ زور آور کے ساتھ آن پڑے تو اس کا گھر سب سے زیادہ کمزور ثابت ہوتا ہے اے کاش! ان لوگوں کو معلوم ہوتا کہ جو شخص (یا قوم) خدا کو نہیں بلکہ اوروں کو اپنا سرپرست تسلیم کرتی ہیں اور قوانین خداوندی کو چھوڑ کر اپنے خود ساختہ نظریات کے مطابق زندگی بسر کرتی ہیں ان کی قوت وحشمت تار عنکبوت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

29:43 وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ

(اور یہ مثالیں ہیں جن کو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے رہتے ہیں)

وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ

(اور ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں)

ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قسم کی مثالیں بیان کرتے ہیں لیکن ان مثالوں سے بھی بات وہی سمجھ سکتے ہیں جو عقل وفکر سے کام لیں۔

29:45 وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(اور نماز قائم کرو بے شک نماز بے حیائی سے اور برے کاموں سے روکتی ہے)

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

(اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے)

(ایک قوانین خداوندی وہ ہیں وہ خارجی کائنات میں پھیلے ہوئے ہیں اور جنہیں قوانین فطرت کہا جاتا ہے دوسرے قوانین خداوندی وہ ہیں جو انسانوں کی راہ نمائی کے لئے بذریعہ وحی دیئے جاتے ہیں)

(اے رسول!) تم اُن قوانین کو جو تمہیں بذریعہ وحی دیئے گئے ہیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہو اور خود اُن کے مطابق نظامِ صلوٰۃ قائم کرو یقینا یہ نظام لوگوں کو ان کی اُس روش سے روک دے گا جس کی رو سے ہر فرد سب کچھ اپنے لئے سمیٹنے کی فکر میں لگا رہتا ہے اور دوسروں کی پرورش کا خیال کسی کو نہیں آتا اور اس مقصد کے حصول کے لئے عقل خود بیں کی فریب کاریاں اُنہیں عجیب عجیب طریقے سمجھاتی رہتی ہیں۔

29:47 وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ

(اور ہماری آیتوں کا انکار صرف منکر ہی کرتے ہیں)

یہ ہے بہر حال وہ انداز جس کے مطابق ہم نے تیری طرف اس کتاب کو نازل کیا ہے (یعنی یہ تمام کتب سابقہ کی تعلیم کی بھی مہیمن ہے اور اس کے ساتھ مزید اضافوں سے تعلیم خداوندی کو مکمل بھی کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ خدا کی آخری کتاب ہے) سو اِن اہل کتاب میں سے جو اس حقیقت پر غور کریں گے وہ اس کی صداقت پر ایمان لے آئیں گے ان کے علاوہ مشرکین عرب میں سے بھی اس پر ایمان لائیں گے حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی خالی الذہن ہو کر قرآن پر غور وفکر کریں گے وہ اس کی صداقت کا اعتراف کریں گے اس سے انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہوں کہ ہم نے اسے ماننا ہی نہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ قرآنی تعلیم پر پردے پڑے رہیں (کیونکہ اس تعلیم کے عام ہو جانے سے ان کی مفاد پرستیوں اور فریب کاریوں فحشاومنکر کا بھید کھل جاتا ہے)

29:48 وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ

(اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اس کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے ایسی حالت میں باطل پرست لوگ شبہہ میں پڑتے)

(باقی رہا یہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے تم نے اسے خود ہی وضع نہیں کر لیا تو یہ بات بھی بڑی واضح ہے ان میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ) اِس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے تو نہ کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتا تھا اگر تو نزولِ قرآن سے پہلے لکھنا پڑھنا جانتا تو ان لوگوں کو جو اسے باطل قرار دے رہے ہیں شک گزر سکتا تھا کہ تم نے اسے خود ہی وضع کر لیا ہے (ذرا غور کرو کہ تم میں سے

ایک اَن پڑھ آدمی کہیں سے تعلیم حاصل کئے بغیر ایک ایسی کتاب پیش کر دیتا ہے جس کی مثال نہیں ہے کیونکہ اس کتاب کا سرچشمہ انسانی علم و عقل سے ماوراء ہے)

29:56 يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ

(اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو بے شک میری زمین وسیع ہے تو تم میری ہی عبادت کرو)

(ان کا ایسا انجام ہو کر رہے گا لیکن جس جماعت نے نظام خداوندی کو قائم کرنا ہے کیا اُن کا یہ عذر کافی ہے کہ مخالفین بڑے صاحب قوت ہیں ہم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے ہم اس غیر خداوندی فضا میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں قطعاً نہیں) ان سے کہو کہ تم میرے قوانین کی صداقت پر ایمان لا کر ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو لہٰذا اگر اس جگہ حالات اِس کے لئے مساعد نہیں تو خدا کی زمین بڑی وسیع ہے یہاں سے کسی ایسے مقام کی طرف چلے جاؤ جہاں حالات سازگار ہوں تمہارا مقصد کسی خاص خطہ ءزمین سے پیوستگی نہیں مقصد یہ ہے کہ تم کس طرح ایسی زندگی بسر کر سکتے ہو جس میں اطاعت و محکومیت صرف قوانین خداوندی کی ہو۔

29:60 وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ

(اور کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی)

(جنہیں اس قسم کا تذبذب ہو ان سے کہو کہ ذرا کائنات میں غور کرو) کتنے ذی حیات ہیں جو اپنا رزق اپنی پیٹھ پر لادے لادے پھرتے ہیں یا اس کا ذخیرہ کرتے ہیں؟ ان سب کو خدا کے کائناتی قانونِ ربوبیت کے مطابق سامانِ زیست ملتا ہے لہٰذا اگر تم بھی اپنے ہاں ویسا ہی نظام رائج کر لو انفرادی لوٹ کھسوٹ اور ذخیرہ اندوزی چھوڑ دو تو تم سب کو اسی طرح رزق ملتا جائے گا اس لئے کہ وہ سب کی سنتا اور ہر ایک کی ضروریات سے واقف ہے اس کی نگاہوں سے کوئی بھی اوجھل نہیں رہ سکتا (یہ تو تمہارا غلط نظام ہے جو اس قسم کی معاشی پریشانیاں اور ناہمواریاں پیدا کر دیتا ہے)

29:62 اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ

(اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے)

(یاد رکھو! جس طرح خارجی کائنات میں خدا کا قانون کارفرما ہے اسی طرح انسانی دنیا میں بھی) رزق کی تنگی اور کشادگی کے لئے خدا کی طرف سے قانون مقرر ہے لہٰذا جو شخص (یا قوم) چاہتی ہے کہ اسے رزق فراواں ملے اسے اُس قانون کے مطابق کام کرنا ہوگا اور جو اپنا رزق تنگ رکھنا چاہے وہ اس قانون کو چھوڑ دے۔ اس کا رزق تنگ ہو جائے گا اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے (اس لئے کائنات یونہی اندھا دھند نہیں چل رہی قاعدے اور قانون کے مطابق چل رہی ہے)

29:64 وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ

(اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا)

ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَـيَوَانُ ۘ

(اور آخرت کا گھر ہی اصل زندگی کی جگہ ہے)

حالانکہ یہ اگر ذرا بھی عقل و شعور سے کام لیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ زندگی اگر محض سانس کی آمد و شد کا نام ہو اور اس کے بند ہو جانے سے انسان کا خاتمہ ہو جاتا ہو تو پھر انسان کے سامنے کوئی بلند مقصد نہ رہے گا اور زندگی کا مفہوم طبیعی تقاضوں کی تسکین سے زیادہ کچھ نہ ہوگا یہ محض

کھیل تماشا بن جائے گی اگر یہ ذرا علم کی روشنی میں جائزہ لیں تو انہیں نظر آجائے کہ حقیقی زندگی اُسی کی ہے جو انسانی سطح پر زندگی بسر کرے یہ وہ زندگی ہے جس کا خاتمہ موت کے ساتھ نہیں ہوجاتا یہ اس کے بعد بھی آگے چلتی ہے (موت سے تو محض حیوانی زندگی کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی انسان کے طبیعی جسم کا)

29:69 وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

(اور جو لوگ ہماری خاطر مشقت اٹھائیں گے ان کو ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے)

ان کے برعکس جو لوگ اُس مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں جو ہم نے ان کے لئے متعین کیا ہے ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے سامنے زندگی کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں جو ہر طرف سے آکر صراطِ مستقیم میں مل جاتی اور اس طرح انسانی سعی وکاوش کا رُخ ہمارے متعین کردہ پروگرام کی طرف پھیر دیتی ہیں یاد رکھو! جو لوگ خدا کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں انہیں خدا کی تائید ونصرت حاصل رہتی ہے۔

29:52 كَفٰي بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

(اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے)

ان سے کہو کہ خدا کے اس ضابطہ زندگی کے مشہود نتائج میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے کافی ہوں گے وہ جانتا ہے کہ کائنات میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور ہر شے کی نقل وحرکت کس طرح تعمیری نتائج پیدا کرتی ہے لہٰذا وہ لوگ جو قانون خداوندی سے انکار کرتے ہیں اور اپنی اسی رَوش کو صحیح سمجھتے ہیں جو تخریبی نتائج پیدا کرتی ہے وہ عنقریب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ اُن کی یہ روش اُن کے لئے کس قدر تباہ کن نقصانات کا موجب بنتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال - سورة الروم (30)

30:4 فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ

(چند برسوں میں)

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ

(اور اس دن ایمان والے خوش ہونگے)

لیکن تم دیکھوگے کہ چند سال کے اندر اندر یہی مغلوب رومی اپنے دشمنوں پر غالب آجائیں گے حقیقت یہ ہے کہ ماضی کے واقعات ہوں یا مستقبل کے سب قانونِ خداوندی کے مطابق واقع ہوتے ہیں (ور چونکہ علم خداوندی کی رُو سے ماضی اور مستقبل میں کوئی فرق نہیں اس لئے اس نے مستقبل کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ اُسی طرح واقع ہو کر رہے گا) اور یہ اس وقت ہو گا جب اِدھر جماعت مومنین بھی قوانین خداوندی کی تائید سے اپنی موجودہ مغلوبیت کے بعد (بدر کے میدان میں اپنے مخالفین پر) غالب آجائے گی (چنانچہ ایک طرف بدر کی فتح اور دوسری طرف وحی کی اس پیش گوئی کا پورا ہونا کہ رومی پھر غالب آجائیں گے) مومنین کے لئے بڑی خوشی کا موجب ہو گا۔

30:5 بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

(اللہ کی مدد سے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے)

یادرکھو! خدا کی یہ تائید ونصرت (جس کی رو سے مومنین کو کامیابی ہوگی) اس کو مل سکتی ہے جو خدا کے قانون کے مطابق اسے حاصل کرنا چاہے یہ تائید نصرت ایک طرف اپنی قوت اور غلبہ سے مخالفین کو کمزور کر دیتی ہے اور دوسری طرف جماعتِ مومنین کے لئے سامانِ رحمت وربوبیت بہم پہنچادیتی ہے۔

30:6 ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

(اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا)

یہ اللہ کا وعدہ ہے (کہ جماعت مومنین اپنے مخالفین پر غالب آکر رہے گی)

اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا (خدا کا وعدہ قانونِ خداوندی کے مطابق نتائج برآمد ہونے کا دوسرا نام ہے اور چونکہ قوانین خداوندی اٹل ہیں اس لئے ان کے خلاف کبھی کچھ ہو نہیں سکتا یہی مطلب ہے ایسا کہنے سے کہ خدا کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا) لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

30:8 اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ

(کیا انہوں نے اپنے جی میں غور نہیں کیا)

ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ

(اور لوگوں میں بہت سے ہیں جو اپنے رب سے ملاقات کے منکر ہیں)

(اِس جماعت مومنین کا یہ ایمان کہ زندگی کا ایک بلند مقصد ہے اور انسان کے سامنے عالمگیر انسانیت کا مفاد کلی رہنا چاہئے اندھی عقیدت پر مبنی نہیں پورے غور و فکر کا نتیجہ ہے اگر یہ مخالفین بھی فکر و تدبر سے کام لیں تو اِس حقیقت کا سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں) یہ خود اپنی داخلی دنیا پر غور کریں اور (دیکھیں کہ اُن کے جسم کی مشینری مفاد کلی کے قانون کے مطابق چل رہی ہے یا اس میں ہر عضو اپنے اپنے مفاد کی فکر میں ہے) اس سے آگے بڑھ کر یہ خارجی کائنات پر غور کریں اور دیکھیں کہ اس میں بھی ہر شے اپنے اپنے مفاد کے حصول میں سرگرداں ہے یا وہ کائنات کے کلی نظام کے اجزا کی حیثیت سے سرگرم عمل ہے۔

30:11 اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

(اللہ خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا)

یہ سب کچھ خدا کے قانون کے مطابق ہوتا رہا.... وہ قانون جس کی رو سے خدا ہر شے کی پیدائش کی ابتدا کرتا ہے (تو وہ غیر نشوونما یافتہ حالت میں ہوتی ہے) پھر اسے اس طرح گردشیں دیتا ہے کہ ہر گردش اُس چیز کو اُس منزل کی طرف لے جاتی ہے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کر رکھی ہے (یہی کچھ قوموں کے ساتھ ہوتا ہے)

30:17 فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ

(پس تم پاک اللہ کی یاد کرو جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو)

30:18 وَلَهُ الْحَمْـدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

(اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے اور تیسرے پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو)

لہٰذا کسی قوم کی زندگی کے آغاز کا وقت ہو یا اس کے ختم ہونے کا زمانہ اس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر ہو یا زوال کے قریب ہو وہ کسی دَور سے بھی گزر رہی ہو جب اس کے سامنے قوانین خداوندی آئیں تو اسے ان قوانین کی مسلسل اور پیہم اطاعت کرنی چاہئے وہ دیکھ لے گی کہ جس طرح قوانین خداوندی خارجی کائنات میں ایسے خوشگوار نتائج پیدا کرتے ہیں جنہیں دیکھ کر ہر ایک بے ساختہ واہ واہ پکار اُٹھتا ہے جب یہ اپنے معاشرہ کو ان قوانین کے قالب میں ڈھال لے گی تو وہ بھی اسی قسم کے قابل تحسین ثمرات کی حامل بن جائے گی۔

30:26 كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

(سب اسی کے تابع ہیں)

یہ اس لئے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں خدا ہی کا قانون کارفرما ہے یہاں کسی اور کا اقتدار نہیں اور کائنات کی ہر شے اپنی تمام صلاحیتوں کو اُس کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے وقف کئے ہوئے ہے۔

30:27 وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

(اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے سب سے برتر صفت ہے)

(جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے خدا اپنے قانون کی رو سے ہر شے کی تخلیق (پیدائش) کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے مختلف گردشیں دیتا ہوا اس منزل کی طرف لے جاتا ہے جو اس کے لئے مقرر کر دی گئی ہیں اور یہ سب کچھ نہایت آسانی سے ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کے سب ڈھانچے قانونِ خداوندی کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہیں اس لئے وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں (اگر انسان بھی اپنی سیرت و کردار کو قونین خداوندی

کے قابل میں ڈھال لے تو اس میں بھی ایسا ہی حسن پیدا ہو جائے) حقیقت یہ ہے کہ قانونِ خداوندی عجیب قسم کا حسین امتزاج اپنے اندر رکھتا ہے اس میں غلبہ اور قوت بھی ہے اور حکمت اور تدبیر بھی ہے (قوت بے تدبیر اندھا استبداد ہوتا ہے اور تدبیر بے قوت بیکار فلسفہ ہوتا ہے اور دونوں کا متوازن امتزاج ہی حسین تعمیری نتائج پیدا کرتا ہے اور یہ قوانین خداوندی کے تابع رہ کر ہی ہو سکتا ہے)

30:28 ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

(وہ تمہارے لئے خود تمہاری ذات سے ایک مثال بیان کرتا ہے)

(ان حقائق کی روشنی میں سوچو کہ کیا کائنات میں کوئی قوت بھی ایسی ہو سکتی ہے جسے خدا کی ہمسری حاصل ہو سکے؟ سب کی قوتیں خدا کی عطا فرمودہ ہیں تو کیا وہ جو اِن قوتوں کا عطا کرنے والا ہے اور وہ جنہیں یہ قوتیں عطا کی گئی ہیں ایک دوسرے کے برابر ہو سکتے ہیں؟ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں لیکن اگر تم اس کی ضرورت سمجھتے ہو تو) ہم اس کے لئے خود تمہیں تمہاری اپنی مثال پیش کرتے ہیں تمہارے ہاں وہ لوگ بھی ہیں جو تمہارے ماتحت کام کرتے ہیں تمہارے ملازم وغیرہ کیا تم ایسا کرتے ہو کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں انہیں اس طرح شریک کر لو کہ وہ اور تم ہر طرح سے برابر سرابر ہو جاؤ اور پھر تم ان سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جس طرح تم اپنے برابر کے لوگوں سے ڈرتے ہو۔

30:30 فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ

(پس تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو)

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ

(اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے)

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ

(اسکے بنائے ہوئے کو بدلنا نہیں)

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؕ

(یہی سیدھا دین ہے)

لہٰذا صحیح روشِ زندگی یہ ہے کہ تو ان تمام غلط راہوں سے منہ موڑ کر اپنی تمام تر توجہات کو اُس نظامِ زندگی پر مرکوز کر دے جو خدا کے تخلیقی قانون کا تقاضا ہے اور جس قانون کے مطابق اس نے خود انسانوں کو پیدا کیا ہے خدا کا یہ قانون تخلیق غیر متبدل ہے (اس لئے یہ نظامِ زندگی جو انسانی معاشرہ کے لئے بذریعہ وحی دیا گیا ہے اسی طرح غیر متبدل ہے) یہی وہ نظامِ زندگی ہے جو نہایت محکم اور تمام نوع انسان میں صحیح توازن قائم رکھنے کا موجب ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

30:32 مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ

(جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے)

لہٰذا تم بڑی احتیاط برتنا کہ اس طرح توحید کے پیرو بن کر پھر سے مشرک نہ بن جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس طرح اُمت واحدہ رہنے کے بجائے مختلف فرقوں میں بٹ گئے فرقوں میں بٹ جانے کے بعد حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ہر

فرقہ سمجھتا ہے کہ جس طریقے پر ہم چل رہے ہیں وہی حق وصداقت کی راہ ہے اس لئے وہ اپنے آپ میں مگن ہو کر بیٹھ جاتا ہے یاد رکھو فرقہ پرستی اور گروہ بندی شرک ہے تم اس شرک کے مرتکب نہ ہو جانا۔

30:36 وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا

(اور جب ہم لوگوں کو مہربانی چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں)

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝

(اور اگر ان کے اعمال کے سبب سے ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہو جاتے ہیں)

(حقیقت یہ ہے کہ جب لوگ وحی کا دامن چھوڑ دیں تو ان کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ) جب انہیں سامانِ زندگی کی کشود حاصل ہوتی ہے تو وہ پھولے نہیں سماتے اس پر اتراتے پھرتے ہیں لیکن جب انہیں خود ان کے اپنے اعمال کی بدولت کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خود زندگی کی طرف سے ہی مایوس ہو جاتے ہیں (یعنی ان کی طبیعت میں توازن اور اعتدال رہتا ہی نہیں)

30:37 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ

(کیا وہ دیکھتے نہیں کہ اللہ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم)

کیا یہ لوگ کبھی اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ رزق کی کشائش ور تنگی خدا کے قانون کے مطابق ہوتی ہے جو اپنے لئے جس قسم کی راہ اختیار کرتا ہے اسے اسی قسم کا نتیجہ مل جاتا ہے اس حقیقت میں ان لوگوں کے لئے جو قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں صحیح توازن بدوش راستے کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

30:38 فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۝

(پس رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو)

(رزق کی کشائش اور تنگی کا قانون یہ ہے کہ جس معاشرہ میں رزق کی تقسیم اس طرح ہو گی کہ اس سے ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوتی رہے اس معاشرہ میں رزق کی فراوانی رہے گی اور جہاں اس کے خلاف ہو گا وہاں رزق کی تنگی ہو گی) لہٰذا تم اپنے معاشرہ میں رزق کی تقسیم اس طرح کرو کہ ہر شخص اس کا اطمینان کر لے کہ اس کے قریب بسنے والوں (یا رشتے داروں) کو اور انہیں جو کسی وجہ سے کمانے سے معذور ہو جائیں نیز اس اجنبی کو جو تمہارے ملک میں آنکلے اس کی ضرورت کے مطابق رزق مل جائے اور یہ رزق انہیں بطور خیرات نہ ملے بلکہ ان کا حق سمجھ کر انہیں دیا جائے۔ یہ روش ان لوگوں کے لئے بہترین نتائج کی حامل ہو گی یہی وہ لوگ ہیں جن کی سعی وعمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی۔

30:41 ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

(خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے)

لیکن جب لوگوں نے غیر خدائی نظریات وتصورات کو قانون خداوندی کا ہمسر بنا دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انسانی زندگی کے ہر گوشے میں ناہمواریاں پیدا ہو گئیں یہ ناہمواریاں خود لوگوں کی اپنی پیدا کردہ ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں ان کی خود پیدا کردہ ناہمواریوں کے بعض تباہ کن نتائج ان کے سامنے آچکے ہیں اگر یہ آنکھیں کھول کر دیکھیں تو یہی نتائج اِس امر کے لئے کافی محرک ہو سکتے ہیں کہ یہ اپنے خود ساختہ نظام زندگی سے منہ موڑ کر نظامِ خداوندی کی طرف رجوع کر لیں۔

30:43 فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ

(پس اپنا رخ دین قیم کی طرف سیدھا رکھو)

بہر حال یہ لوگ جو رَوش بھی اختیار کرتے ہیں انہیں کرنے دو تم اپنی تمام مساعی کو خدا کے محکم نظام کے قیام کے لئے وقف کر دو قبل اس کے کہ خدا کے قانونِ مکافات کی رو سے ظہور نتائج (انقلاب) کی وہ گھڑی سامنے آجائے جو کسی کے لوٹائے سے لوٹے گی نہیں یہ وہ وقت ہو گا جب یہ دونوں پارٹیاں نکھر کر الگ الگ ہو جائیں گی اور ایک دوسرے کے مد مقابل آکھڑی ہوں گی۔

30:44 مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُه ۚ

(جس نے انکار کیا تو اس کا انکار اسی پر پڑے گا)

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ

(اور جس نے نیک عمل کیا تو یہ لوگ اپنے ہی لیے سامان کر رہے ہیں)

جن لوگوں نے قوانین خداوندی سے انکار (کفر) کی راہ اختیار کی ہو گی اس کا وبال اُن پر پڑے گا جن لوگوں نے بگاڑ کی جگہ سنوار پیدا کرنے والے کام کئے ہوں گے انہیں زندگی کی آسائشیں حاصل ہو جائیں گی۔

30:47 وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں)

اسی قسم کے واضح قوانین ہم تو تم سے پہلے بھی اپنے رسولوں کی معرفت بھیجتے رہے ہیں وہ ان قوانین کو اپنی قوم کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں (لیکن وہ ان سے سرکشی برتتی اور آخر الامر) انہیں ان کے جرائم کی وجہ سے پکڑ لیا جاتا اس لئے کہ ہم پر واجب ہے کہ ہم ان لوگوں کی مدد کریں جو ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس مدد کا پہلا قدم یہ ہے کہ جو لوگ اس نظام حق وصداقت کی مزاحمت کریں انہیں راستے سے ہٹا دیا جائے۔

30:50 فَانْظُرْ اِلٰى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

(پس اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھو وہ کس طرح زمین کو زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہو جانے کے بعد)

تم ذرا خدا کے اس قانون ربوبیت کے نتائج واثرات پر نگاہ ڈالو اور دیکھو کہ اس کے ذریعے وہ کس طرح زمین مردہ کو حیاتِ تازہ عطا کر دیتا ہے اسی طرح دُنیا میں مردہ قوموں کو بھی (آسمانی وحی کی بارش کے ذریعے) حیاتِ نو مل سکتی ہے اور سب کچھ خدا کے ان اندازوں اور پیمانوں (قوانین) کے مطابق ہوتا ہے جن پر اسے پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

30:58 وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ

(اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں)

ہم نے اس طرح اس قرآن میں مختلف طرق واسالیب سے حقائق کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود جن لوگوں نے پہلے سے طے کر لیا ہے کہ وہ تمہاری دعوت کبھی تسلیم نہیں کریں گے خدا کا کوئی قانون بھی جب ان کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ یہ کہہ کر اس کی مخالفت کریں گے کہ یہ سب جھوٹ اور فریب کاری ہے۔

30:60 فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

(پس تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے)

(60) لہٰذا جب معاملہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ آپڑے تو پھر اس کے سوا چارہ کار نہیں ہوتا کہ تم ان سے اعراض برت کر اپنے پروگرام پر مستقل مزاجی سے جمے رہو تم اس پر یقین رکھو کہ خدا کا ہر وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے اس لئے تمہاری دعوت آخر الامر کامیاب ہو کر رہے گی لیکن اس سلسلہ میں اس قدر احتیاط بڑی ضروری ہے کہ تم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے تمہارے مخالفین یہ سمجھ لیں کہ تم اپنے دعوے میں ہلکے اور عزائم میں ڈھیلے ہو اس لئے تمہیں تمہارے مقام سے ہٹا کر اپنے ساتھ ملا لینا چنداں دشوار نہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ لقمان (31)

31:3 هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ

(ہدایت اور رحمت ہے نیکی کرنے والوں کے لئے)

اِس میں ان لوگوں کے لئے جو حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے کے متمنّی ہوں سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان ہے۔

31:5 أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

یہی لوگ ہیں جو خدا کے بتائے ہوئے صحیح راستے پر چلتے ہیں۔ اور یہی ہیں جن کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں۔

31:7 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ

(اور جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں ہے)

ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان میں کسی کے سامنے قوانین خداوندی پیش کئے جاتے ہیں تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتا ہے گویا اس کے کانوں میں ڈاٹ لگ رہے ہیں جن کی وجہ سے اس نے سنا ہی نہیں ہے کہ اسے کیا کہا گیا ہے ان لوگوں کو مطلع کر دو کہ ان کی یہ روش انہیں بڑے الم انگیز عذاب میں مبتلا کر دے گی۔

31:12 اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ

(اللہ کا شکر کرو)

وحی کی روشنی میں نظامِ کائنات پر غور و فکر سے صحیح نتائج تک پہنچنے کی یہی دانش نورانی تھی جو ہم نے خصوصیت سے لقمان کو عطا کی تھی تاکہ وہ نعمائے خداوندی کا صحیح سپاس گذار بنے خدا کی نعمتوں کی سپاس گزاری یہ ہے کہ انہیں قوانین خداوندی کے مطابق صرف کیا جائے جو ایسا کرتا ہے اُس کی ذات کی صلاحیتیں بھرپور انداز سے نشوونما پاتی ہیں اور جو شخص اس کے خلاف جاتا ہے اس کا نقصان اُسی کو اٹھانا پڑتا ہے خدا کا اس سے کچھ نہیں بگڑتا اُس کا قانون اپنی نتیجہ خیزیوں کے لئے کسی کی مدد کا محتاج نہیں وہ از خود اس حسن و خوبی سے کارفرما رہتا ہے کہ اس کے نتائج ہر دیدہ بینا سے بے ساختہ خراجِ تحسین وصول کر لیتے ہیں۔

31:13 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

(بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے)

لقمان خود بھی احکام خداوندی کا اتباع کرتا تھا اور اپنی اولاد کو بھی ان کے اتباع کی تلقین کرتا رہتا تھا چنانچہ اس نے اپنے بیٹے سے جسے وہ حکمت کے اصول سمجھاتا تھا کہا کہ اے میرے بیٹے! (سب سے پہلے اس بنیادی اصول کو سمجھ لو جس پر انسانی فکر کی ساری عمارت استوار ہوتی ہے اور وہ یہ کہ) خدا کے اقتدار و اختیار میں کسی اور کو شریک مت کرو اطاعت اور محکومیت صرف خدا کی اختیار کرو یاد رکھو خدائی اختیارات میں کسی اور کو شریک

کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان خدا کو اُس کے مقامِ بلند سے نیچے اُتارتا ہے اور غیر خدائی قوتوں کو ان کے مقام سے اونچا لے جاتا ہے یہ بہت بڑی بے انصافی ہے(انسان جن قوتوں کو خدا کا درجہ دے دیتا ہے وہ یا تو فطرت کے مظاہر ہیں اور یا خود دوسرے انسان مظاہر فطرت سب انسان کے لئے مسخر کئے گئے ہیں اور انسان انسان ہونے کی جہت سے سب برابر ہیں اس لئے کسی انسان کا کسی دوسرے انسان یا مظاہر فطرت میں سے کسی کے سامنے جھکنا اس کے شرفِ انسانیت کی تذلیل ہے تم بیٹا! ایسا کبھی نہ کرنا)

31:15 وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

(اور تم اس شخص کے راستے کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہے)

لیکن ماں باپ سے حسن سلوک کی اس قدر تاکید کے ساتھ ہم نے انسان سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر وہ تم پر زور دیں کہ تم شرک کے مرتکب ہو ان کا ایسا کہنا جہالت پر مبنی ہے کائنات میں کوئی ہستی ایسی نہیں جو خدا کی شریک ہو سکے تو تم ان کی بات بھی نہ مانو تم بس ان سے دنیاوی معاملات میں نیک برتاؤ کرتے رہو اور اتباع صرف اس کے راستے کی کرو جس کا ہر قدم خدا کی طرف اٹھتا ہے یاد رکھو! تم اپنے ہر عمل کے لئے خدا کے سامنے جواب دو ہو وہ تمہیں بتادے کہ تمہارے اعمال نہیں کس مقام پر لے آئے ہیں (تمہارے اعمال کے نتائج خدا کے قانونِ مکافات کی رُو سے متعین ہوتے ہیں)

31:17 اَقِمِ الصَّلٰوةَ

(نماز قائم کرو)

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

(اچھے کام کی نصیحت کرو)

وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(اور برائی سے روکو)

وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ

(اور جو مصیبت تم کو پہنچے اس پر صبر کرو)

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ

(بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہیں)

لقمٰن نے اپنے بیٹے سے یہ بھی کہا کہ تم نظام صلوٰۃ کو قائم کرو جس بات کو وحی خداوندی جائز قرار دے اس کا حکم دو جسے وہ معیوب کہے اس سے لوگوں کو روکو اس نظام کے قیام اور بقا کی جدوجہد میں تمہیں جو مشکلات بھی پیش آئیں ان میں ہمیشہ ثابت قدم رہو یاد رکھو! مصائب اور مشکلات میں ثابت قدم رہنا بڑی ہمت کا کام ہے اور اس کے لئے بڑے مستحکم ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔

31:18 وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ

(اور لوگوں سے بے رخی نہ کر)

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

(اور زمین میں اکڑ کر نہ چل)

اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

(بے شک اللہ کسی اکڑنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا)

اور لوگوں سے نخوت ور تکبر کی بنا پر بے رخی مت برتو اور معاملات میں ایسی روش اختیار نہ کرو جس سے اوچھاپن ظاہر ہو یاد رکھو! قانون خداوندی کی رو سے خود پسندی اور اوچھاپن اچھے خصائل نہیں۔

31:19 اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

(بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے)

اور اپنی رفتار (وگفتار) میں ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی کو ملحوظ رکھو اور چلا چلا کر نہ بولا کرو نرم اور ہلکی آواز سے بات کیا کرو چیخ کر گدھے بولتے ہیں اور یہ تم جانتے ہی ہو کہ گدھے کی آواز کس قدر مکروہ ہوتی ہے اور سننے والوں پر کیسی گراں گزرتی ہے۔

31:22 وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗٓ اِلَی اللہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی

(اور جو شخص اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ نیک عمل بھی ہو تو اس نے مضبوط رسی پکڑ لی)

(یاد رکھو! زندگی کی صحیح رَوش یہ نہیں کہ تم آنکھیں بند کئے اسلاف کی رَوش پر چلتے جاؤ صحیح راستے پر وہ ہے) جو اپنے تمام رجحانات اور تقاضوں کو قانون خداوندی کے تابع رکھتا ہے اور اس طرح حسن کارانہ انداز سے نہایت متوازن زندگی بسر کرتا ہے یہ وہ ہے جس نے اپنی زندگی میں ایک ایسے محکم سہارے کو تھام لیا جو اسے کبھی دغا نہیں دے گا اس لئے کہ کائنات میں ہر کام قوانین خداوندی کے مطابق ہوتا ہے (اور اس نے انہی قوانین کو اپناراہ نما بنایا ہے اس لئے ہو نہیں سکتا کہ اس کا کوئی کام بگڑ جائے)

31:25 وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

(اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے)

اِن کی کیفیت یہ ہے کہ اگر ان سے پوچھو کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے (لیکن اگر ان سے کہو کہ جب خارجی کائنات خدا کے قوانین کے تابع چلتی ہے تو تم اپنی معاشرتی زندگی میں وہی قانون کیوں رائج نہیں کرتے تو یہ اس پر کبھی رضامند نہیں ہوں گے ان سے کہو کہ خارجی کائنات ہو یا تمہارا داخلی نظام) ہر جگہ قابل حمد وستائش صرف خدا کا قانون ہو سکتا ہے لیکن اکثر لوگ عقل وبصیرت سے کام نہ لینے کی وجہ سے اس حقیقت سے بے بہرہ رہتے ہیں۔

31:27 وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللہِ

(اور اگر زمین میں جو درخت ہیں وہ قلم بن جائیں اور سمندر سات مزید سمندروں کے ساتھ روشنائی بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں)

اس کائنات کی وسعتوں اور قوانین خداوندی کی حدود فراموشیوں کا یہ عالم ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور موجودہ سمندر سب روشنائی میں تبدیل ہو جائیں اور ان کے ساتھ کئی اور سمندر بھی ملا دیئے جائیں تو بھی ان قوانین کا احاطہ نہ ہو سکے اور یہ قوانین جہاں اتنی قوت رکھتے ہیں کہ اس قدر عظیم القدر نظام کائنات کو اپنے کنٹرول میں رکھ سکیں اس کے ساتھ ہی یہ علم وحکمت پر مبنی ہیں یونہی اندھی قوت کی بنا پر نافذ العمل نہیں۔

31:28 مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ

(تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا)

اس کے قانون کی ناپیدا کنار وسعتوں کا اندازہ اس سے لگاؤ کہ جب سے انسان کی پیدائش کا سلسلہ شرع ہوا ہے اس وقت سے آخری وقت تک تمام انسانوں کی تخلیق اور ان کی بعثت (دوبارہ اٹھنا) اس کے نزدیک ایسے ہے جیسے کسی ایک متنفس کی تخلیق وبعثت (اور صرف یہی نہیں کہ اس نے انسانوں کو پیدا کر دیا اور کام ختم ہو گیا) وہ ہر ایک کی سننے والا ہے سب کچھ دیکھنے والا ہے (تم افراد کو الگ الگ دیکھتے ہو اس کی نگاہ عالمگیر انسانیت پر ہوتی ہے تم اجزا پر نظر رکھتے ہو وہ کل کو بھی دیکھتا ہے)

31:31 اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

(کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا کے اس قانون کی رُو سے کشتیاں (اور بڑے بڑے جہاز) کس طرح اس کے پیدا کردہ سامانِ زیست کو لئے سینہ بحر پر رواں دواں چلے جاتے ہیں قوانین خداوندی کی کارفرمائی کائنات کے ہر گوشے میں نظر آسکتی ہے لیکن یہ نظر انہی کو آسکتی ہے جو نہایت مستقل مزاجی سے فطرت کا مشاہدہ اور مطالعہ کرتے رہیں اس طرح اُن کی اَن تھک محنت بھرپور نتائج مرتب کر سکتی ہے۔

31:33 فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

(دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکا باز تم کو اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے)

اے نوع انسانی! (ایسی روش کبھی اختیار نہ کرو تم) قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور ہمیشہ اپنے اعمال کے ظہور نتائج کے وقت سے ڈرتے ہو جب حالت یہ ہو گی کہ نہ تو باپ بیٹے کے کسی کام آسکے گا اور نہ ہی بیٹا باپ کا ہاتھ بٹا سکے گا یاد رکھو! خدا کا یہ قانونِ مکافات اٹل ہے اس لئے طبیعی زندگی کے پیش پاافتادہ مفاد تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں دھوکا دینے والے عجیب عجیب طریقوں سے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے ان کی چالوں پر کڑی نگاہ رکھنا کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے بہکا نہ دیں۔

31:34 اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ

(بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے)

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ

(اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا)

یہ ظہور نتائج کی گھڑی کب آئے گی اس کا علم خدا ہی کو ہو سکتا ہے اگرچہ اعمال کے نتائج مرتب ہونے کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے جس طرح بارش برستی تو ایک وقت پر جا کر ہے لیکن وہ بننی شروع ہو گئی ہوتی ہے ایک مدت پہلے سے یا جس طرح بچہ پیدا تو ہوتا ہے ایک وقت خاص پر جا کر لیکن وہ رحم مادر میں بہت پہلے سے مختلف مراحل سے گزر رہا ہوتا ہے خدا کو ان تمام مراحل کا علم ہوتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة السجدة (32)

32:3 أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ

(کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو خود گھڑ لیا ہے)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اس (رسول) نے خود گھڑ لیا ہے ؟ یہ کتاب سر تا سر حقیقت پر مبنی ہے اور اٹل ٹھوس نتائج مرتب کرنے کی ضامن اس قسم کی کتاب کوئی انسان نہیں بنا سکتا یہ تیرے رب کی طرف سے عطا ہوئی ہے مقصد اس سے یہ ہے کہ تو اس کے ذریعے (سب سے پہلے) اُس قوم کو اس کے غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے جس کی طرف تجھ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا تاکہ یہ زندگی کی صحیح روش اختیار کر لیں۔

32:4 اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

(تو کیا تم دھیان نہیں کرتے)

یہ راہ نمائی اس خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے جس نے جملہ کائنات کو چھ مختلف ادوار منازل میں سے گزار کر (وہ شکل عطا کی جو تمہارے سامنے ہے) اور اس کے نظام کے مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھا سو ظاہر ہے کہ جب ساری کائنات میں اقتدار و اختیار اسی کا ہے تو پھر اُس کے سوا تمہارا ہمدم و کارساز اور کون ہو سکتا ہے کیا تم اِن شہادات سے اس حقیقت کو اپنے سامنے نہیں لا سکتے (کہ تمہاری زندگی کو بھی اُسی کے قوانین کے تابع رہنا چاہیئے ؟)

32:6 ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

(وہی ہے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا زبردست ہے رحمت والا ہے)

یہ سلسلہ تخلیق و ارتقا اس خدا کی طرف سے کارفرما ہے جو ہر شے کی مضمر ممکنات سے بھی واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس میں سے کیا کچھ مشہود ہو چکا ہے (اور کتنا کچھ ہنوز باقی ہے) یہ سب کچھ اس قانونِ خداوندی کی رو سے ہوتا ہے جو تمام اسکیموں کو مناسب نشو و نما دے کر انہیں تکمیل تک پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔

32:7 الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

(اس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی)

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ

(اور اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی)

اس مقصد کے لئے اس نے ہر شے کی تخلیق میں بہترین حسن و توازن رکھا ہے اُس کی انہی اسکیموں میں سے ایک اسکیم انسان کی تخلیق بھی ہے (خدا کے عالم امر میں اس اسکیم کے طے پا جانے کے بعد) اس کا آغاز اُس بے جان مادہ (INORGANIC MATTER) سے ہوا جو تمہارے سامنے مٹی کی صورت میں بے حس و حرکت پڑا ہے۔

32:16 تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ

(ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈر سے اور امید سے)

وَّمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں)

ان کی مسلسل جدوجہد اور پیہم سعی و عمل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں (وہ دن رات اسی فکر میں منہمک رہتے ہیں) وہ معاشرہ میں خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی توقع اور اسے تباہ کن خطرات سے محفوظ رکھنے کے احساس سے ہر مقام پر قانون خداوندی کو پکارتے ہیں (تاکہ ان کا کوئی قدم غلط سمت کی طرف نہ اٹھ جائے) اس مقصد کے لئے وہ ہر اُس شے کو جو ہم نے انہیں دے رکھی ہے ضرورت مندوں کی پرورش کے لئے کھلا رکھتے ہیں (یوں نظام خداوندی عملی شکل اختیار کرلیتا ہے)

32:24 وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ

(اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے)

ان لوگوں کے برعکس اُن میں ایسے لوگ بھی تھے جو ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین محکم رکھتے تھے اور نہایت استقامت سے ان کی پابندی کرتے تھے ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے انہیں دیگر اقوام کی امامت (لیڈرشپ) عطا کی اور وہ انہیں ہمارے قانون کے مطابق زندگی کے صحیح راستے پر چلاتے رہے۔

32:27 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ

(کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو چٹیل زمین کی طرف ہانک کرلے جاتے ہیں پھر ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے کھاتے ہیں اور وہ خود بھی)

(غلط راستے پر چلنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اسے تو یہ لوگ ان کھنڈرات سے دیکھ لیں اور خدا کے نظام ربوبیت کی صحیح روش پر چلنے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اگر اسے سمجھنا چاہیں تو یہ چیز ان کے روزمرہ کے مشاہدہ کی ہے کہ) ہم پانی کو ہانکتے ہوئے اس سرزمین کی طرف لے جاتے ہیں جہاں سرسبزی اور روئیدگی کا نام ونشان تک نہیں ہوتا (لیکن زمین میں پیداوار کی صلاحیت ہوتی ہے تو) اس پانی سے ایسی ہری بھری کھیتی اُگتی ہے جسے یہ خود بھی کھاتے ہیں اور ان کے مویشی بھی، کیا یہ اس سے بھی اتنی بصیرت حاصل نہیں کرتے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الأحزاب (33)

33:1 يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ

(اے نبی اللہ سے ڈرو اور منکروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو)

اے ہمارے نبی! تو قانونِ خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کر (اور مفاہمت کے خیال سے) ان لوگوں کی بات نہ مان جو اس قانون سے کھلا ہوا انکار کرتے ہیں یا جو زبان سے تو اقرر کرتے ہیں اور دل سے اسے صحیح نہیں مانتے یقیناً ہمارا قانون مکافات ہر بات کا علم رکھتا ہے اور ہماری ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

33:3 وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ؕ وَكَفٰي بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

(اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور وہ اللہ کار ساز ہونے کے لیے کافی ہے)

تو ہمارے ان قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھ یہ تمہیں کبھی دغا نہیں دیں گے اور تمہاری ہر طرح کی کارسازی کے لئے کافی ہوں گے۔

33:4 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

(اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے)

(منافقین تمہارے معاشرہ میں انتشار پیدا کرنے کے لئے جس قسم کی باتیں اُڑاتے رہتے ہیں ان سے متاثر نہ ہو معاشرتی معاملات میں اس حقیقت کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ قابل مواخذہ وہ بات ہوتی ہے جو دل کے فیصلے کے ساتھ کی جائے اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ بھول چوک سے یا شدتِ جذبات سے مغلوب ہو کر غصے میں تمہارے منہ سے کوئی غلط بات نکل جائے تو ہر چند یہ حرکت معیوب ہو گی لیکن وہ بات فیصلہ کن قرار نہیں دی جائے گی اس لئے کہ)(انسان کے سینے میں ایک ہی دل ہوتا ہے دو نہیں ہوتے (اِس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ بیک وقت اپنے دل سے دو متضاد فیصلے کرے ایک فیصلہ اُس کے دل کا ہو اور اُسے وہ دل کے اندر رکھے اور دوسرا فیصلہ اس کے دوسرے دل کا ہو اور وہ اس کی زبان پر آجائے لہٰذا اگر کبھی سہواً دل اور زبان میں موافقت نہ رہے تو فیصلہ اُس پر ہو گا جو دل سے کیا گیا ہو نہ اُس پر جو یونہی زبان سے نکل گیا ہو)

33:6 اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

(اور نبی کا حق مومنوں پر ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)

(تمہارے معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ایک تعلق تو وہ ہے جو دین کے رشتے سے استوار ہے اس میں شبہ نہیں کہ یہ تعلق بڑا گہرا اور پائیدار ہے لیکن اس کے باوجود نسبی رشتہ داروں کے تعلقات اپنی جگہ پر باقی رہتے ہیں مثلاً' معاشرہ کی بلند ترین مرکزی شخصیت یعنی خود رسول کو لو) رسول کی پوزیشن یہ ہے کہ جتنا کوئی شخص خود اپنی ذات پر حق رکھتا ہے رسول کا اُس پر اس سے بھی زیادہ حق ہوتا ہے (اس لئے کہ تم نے اپنے مال اور جانیں خدا کے لئے اس کے ہاتھ پر بیچی ہوئی ہیں اور رسول کی بیویاں امت کے لئے بمنزلہ ان کی ماؤں کے ہیں (جن کے ساتھ افرادِ اُمت کا نکاح کرنا جائز نہیں بایں ہمہ قانون خداوندی کی رُو سے جو حقوق (وراثت وغیرہ) رشتے داروں کے مقرر ہیں۔

33:8 لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ

(تاکہ اللہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے)

(تفصیل ان فرائض کی توطول طویل ہے لیکن دو لفظوں میں مقصود اِن سے یہ ہے کہ) جو لوگ حق وصداقت کی خاطر جینا اور مرنا چاہیں اُن کے اِس جذبہ صادقہ کو صحیح مصرف میں لایا جائے اور جو لوگ صداقت سے انکار کریں اور سرکشی برتیں انہیں ان کے اعمال کے نتائج میں الم انگیز انجام تک پہنچا دیا جائے (یعنی اِن انبیاء علیہ السلام کا فریضہ یہ تھا کہ وہ ایسا نظام قائم کریں جس میں صحیح اور غلط روشِ زندگی کے ٹھیک ٹھیک نتائج سامنے آتے چلے جائیں)

33:13 اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا

(وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے)

ان میں سے ایک گروہ تو یہاں تک کہنے لگ گیا کہ اے مدینہ والا! تمہارے پاؤں کسی صورت میں بھی یہاں ٹک نہیں سکتے تم دشمن کے حملہ کی تاب لا ہی نہیں سکتے اس لئے تم فوراً واپس چلے جاؤ اور ان میں ایک پارٹی نے تو رسول سے واپس جانے کی اجازت تک بھی مانگ لی تھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے گھر بالکل غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ فی الحقیقت غیر محفوظ نہیں تھے وہ اس بہانہ سازی سے میدان جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے۔

33:15 وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا

(اور انہوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہ پھرینگے اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کی پوچھ ہوگی)

(15) یہ اُن لوگوں کی حالت ہے جو لڑائی میں آنے سے پہلے' اللہ سے وعدہ کر چکے تھے کہ ہم میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگیں گے۔ اس وعدہ کو پورا کرنے کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔

33:16 قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

(کہو کہ اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا)

چنانچہ ہم نے اپنے رسول سے کہہ دیا تھا کہ ان پر اس حقیقت کو واضح کر دو کہ میدانِ جنگ سے اس طرح بھاگ جانا تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل کے ڈر سے میدانِ جنگ سے بھاگتے ہو تو تم اس طرح بہت تھوڑے وقت کے لئے سامانِ زیست سے بہرہ یاب ہو سکتے ہو (تم نے ہمیشہ کے لئے تو جینا نہیں۔ اور جتنا عرصہ جینا ہے اس میں بھی تمہیں سکونِ قلب نصیب نہیں ہو سکتا اس لئے کہ عہد شکنی اور اپنی جماعت کے ساتھ غداری کرنے والا کبھی آسائش کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

33:21 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

(تمہارے لیئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ تھا اس شخص کیلئے جو اللہ کا اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو کثرت سے اللہ کو یاد کرے)

(بہر حال یہ تھا نقشہ جنگ احزاب کے وقت جب مصائب اور مشکلات اپنی انتہا تک پہنچ چکی تھیں باہر سے دشمن کی مخالفت سیلابِ بلا کی طرح اُمنڈ کر آ رہی تھی اور اندر سے منافقین کی فریب کاریاں اور حیلہ سازیاں قدم قدم پر پریشانی کا موجب بن رہی تھیں نامساعدتِ حالات کی اِس شدت میں

بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں لیکن تم نے دیکھا کہ اس طوفانِ بلاخیز میں تمہارا رسول کس طرح روشنی کے مینار کی طرح جم کر کھڑا تھا اور اس کے پائے استقامت میں کہیں ذراسی لغزش بھی آنے نہیں پائی) رسول کی یہ استقامت پریشان قلوب کے لئے سکون واطمینان کا باعث تھی۔

33:23 مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

(ایمان والوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کر دکھایا پس تم میں سے کوئی اپنا ذمہ پورا کر چکا اور ان میں سے کوئی منتظر ہے اور انہوں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں کی)

یہ مومنین ایسے مردانِ حق ہیں جو میدان میں اپنے اس دعوے کو سچ کر دکھاتے ہیں جو انہوں نے اپنے خدا کے ساتھ کیا تھا ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو اپنی جان دے کر ایفائے عہد کر چکے ہیں اور باقی اس انتظار میں ہیں کہ کب حکم ہو اور وہ سرفروشی کے لئے میدان میں جا پہنچیں یہ وہ تمام مخلص بندے ہیں جنہوں نے اپنے عہد وپیان میں ذراسی تبدیلی بھی نہیں کی۔

33:26 وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

(اور ان کے دلوں میں اس نے رعب ڈال دیا)

اور اہل کتاب (یہود مدینہ) میں سے جن لوگوں نے (اپنے معاہدہ کے علی الرغم) کفار کی مدد کی تھی انہیں اُن کے محکم قلعوں سے باہر نکال دیا گیا اور ان کے دل میں تمہارا ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ تمہارے سامنے بھیڑ بکریوں کی طرح سہمے ہوئے کھڑے تھے چنانچہ تم نے ان میں سے بعض کو (جو تمہارے مقابلہ میں میدانِ جنگ میں آ گئے تھے) قتل کر دیا اور باقیوں کو قید کر لیا۔

33:33 وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

(اور تم اپنے گھر میں قرار سے رہو)

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

(اور سابقہ عہد جاہلیت کی طرح دکھلاتی نہ پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ تو چاہتا ہے کہ تم اہل بیت سے آلودگی کو دور کرے اور تم کو پوری طرح پاک کر دے)

خدا بڑا باریک بیں اور ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے۔ اور تم نہایت سنجیدگی اور وقار سے اپنے گھروں میں رہو تم سے کوئی چھچھورے پن کی بات سرزد نہ ہو اور جب تم باہر جاؤ تو اپنی زینت کی نمود ونمائش نہ کرو جیسا کہ قرآن سے پہلے عہد جاہلیت میں عورتیں کیا کرتی تھیں اور کوئی حرکت ایسی نہ کرو جو مردوں کے جذبات میں اضطراب وتلاطم پیدا کرنے کا موجب بنے تم نظام صلوٰۃ کو قائم رکھو۔

33:36 وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

(اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا)

(اے رسول! انہیں یہ بھی بتادو کہ) جب کسی معاملہ میں خدا اور اس کا رسول (نظامِ خداوندی) کوئی فیصلہ دیدے تو مومن مردوں اور عورتوں کو اس میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا انہیں بطیب خاطر اُس فیصلہ کا پابند رہنا ہو گا جو اُس کی خلاف ورزی کرے تو وہ سیدھا راستہ چھوڑ کر بہت ہی غلط راستے پر جا پڑے گا۔

33:37 وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

(اور اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو)

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

(اور اللہ کا حکم ہونے ہی والا تھا)

(لیکن اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ اطاعت نظامِ خداوندی کی اطاعت ہے اگرچہ اس نظام کے فیصلے رسول کی طرف سے صادر ہوتے ہیں اس سے رسول کی ذاتی اطاعت مقصود نہیں رسول کی ذاتی رائے یا مشورہ سے تمہیں اختلاف کا حق حاصل ہے اس اختلاف کا نام "معصیت خدا اور رسول" نہیں ہو گا اس باب میں زید کا واقعہ ایک بیّن مثال ہے) پس تو اس سے کہہ رہا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رہنے دو اور اس طرح قانونِ خداوندی کی رو سے تمہارا جو رشتہ قائم ہوا ہے اس کی نگہداشت کرو اختلاف کو دل میں چھپائے رکھنے سے کچھ حاصل نہیں قانونِ خداوندی کی رُو سے تمہیں ظاہر کرنا ہی پڑے گا (یونہی طلاق تو نہیں دیدی جائے گی) لوگوں سے نہ ڈرو ڈرنے کا حق تو صرف قانونِ خداوندی سے ہے۔

33:39 وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

(اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے)

تم سے پہلے جتنے رسول گزرے ہیں ان کے لئے بھی اِسی قسم کے قوانین خداوندی بھیجے گئے تھے وہ صرف قوانین خداوندی (کی خلاف ورزی کے نتائج) سے ڈرتے تھے لوگوں کی باتوں کا خیال نہیں کرتے تھے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کے لئے صرف خدا کے سامنے جواب دہ ہیں اور کسی کے سامنے نہیں اور اُسی کو وہ اپنا نگران سمجھتے تھے۔

33:45 يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(اے نبی ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے)

اے نبی! ہم نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تو وحی خداوندی کے مطابق ایسا نظام قائم کر دے جو تمام انسانوں (اقوام عالم) کے اعمال کی نگرانی کرے اور لوگوں کو بتادے کہ اُس کے مطابق چلنے کا انجام کیسا خوشگوار ہو گا اور اُس کی خلاف ورزی کے عواقب کس قدر تباہ کن ہوں گے۔

33:46 وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

(اور اللہ کی طرف اس کے اذن سے دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ)

ہمارا یہ رسول ہمارے ضابطہ کے مطابق نوع انسان کو نظام خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے اور انسانی زندگی کی تاریک راتوں میں سورج کی طرح جگمگاتا ہے۔

33:47 وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا

(اور مومنوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے)

اے رسول! تو اس ضابطہ ہدایت پر ایمان رکھنے والوں کو خوشخبری دے کہ انہیں خدا کی طرف سے بڑی خوش حالیاں اور فارغ البالیاں نصیب ہوں گی۔

33:48 وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

(اور تم منکروں اور منافقوں کی بات نہ مانو)

تو اس پیغام کو عام کرتا جا اور مخالفین کافرین اور منافقین کی کوئی بات نہ مان (ان سے مفاہمت کرنے کے کی قطعاً ضرورت نہیں) ان کی طرف سے تجھے جو ایذائیں پہنچیں ان کی پرواہ نہ کر نظام خداوندی کی محکمیت پر پورا پور بھروسہ رکھ تو دیکھے گا کہ کہ اس نظام پر بھروسہ کس قدر کافی ودانی ثابت ہوتا ہے۔

33:53 فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ

(پھر جب تم کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں میں لگے ہوئے بیٹھے نہ رہو)

اسی سلسلہ میں جماعت مومنین کے لئے معاشرتی آداب سے متعلق کچھ ہدایات بھی ضروری ہیں پہلی بات یہ کہ تم یونہی بن بلائے اور بغیر اجازت لئے رسول کے گھر نہ چلے جایا کرو اِس سے اُس کی پرائیویسی میں خلل آتا ہے اگر وہ تمہیں کھانے کے لئے بلائے تو اُس کے ہاں جاؤ لیکن وہ بھی اِس طرح نہیں کہ تم کھانا پکنے سے پہلے ہی وہاں جا بیٹھو اور کھانے کا انتظار کرتے رہو جب کھانا تیار ہو جائے اور وہ تمہیں بلائے تو پھر اندر جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو وہاں سے چلے آؤ وہیں بیٹھے باتوں میں نہ لگ جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو اُسے تکلیف ہو گی لیکن وہ تمہیں شرم کی وجہ سے کہے گا نہیں لیکن اللہ تو حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

33:54 إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

(تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے)

(ان معاشرتی آداب میں بھی اس بات کا خیال رکھو کہ ان سے مقصود تمہارے قلب ونگاہ کی تربیت ہے اس لئے انہیں یونہی دکھاوے کے لئے رسماً ادا نہ کر دیا کرو بلکہ دِل کے جھکاؤ کے ساتھ ضبط خویش کے لئے ان کی پابندی کرو یاد رکھو) جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تمہارے دل میں ہوتا ہے اللہ پر سب روشن ہے اس سے کوئی شے چھپی نہیں رہتی۔

33:56 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو)

(یہ قوانین وضوابط اس لئے دیئے گئے ہیں کہ تمہارا معاشرہ مثالی معاشرہ بن جائے اور نوع انسان کے لئے نمونہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ان قوانین کی اطاعت سے تمہیں خدا کی نصرت اور اس کی کائناتی قوتوں کی تائید حاصل رہے گی یہی تائید ونصرت تمہارے نظام کی مرکزی شخصیت خود رسول کو بھی حاصل ہے لیکن تم اس اطمینان میں نہ رہو کہ جب خدا اور اس کے ملائکہ کی تائید ونصرت تمہارے رسول کے ساتھ شامل ہے تو تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے عمل پیہم سے رسول کے مشن کی تقویت کا موجب اور اس کے دست وباز و بنو اُس کے پروگرام کو تکمیل تک پہنچاؤ اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ دل کے جھکاؤ کے ساتھ اس کی پوری پوری اطاعت کرو۔

33:59 يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ

(نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں)

اے نبی! تو اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ باہر نکلیں تو اپنے کپڑوں کے اوپر ایسا کشادہ سا کپڑا پہن لیا کریں جس سے زینت نمایاں نہ ہو یہ اس لئے ضروری ہے کہ وہ پہچانی جا سکیں (کہ شریف بیبیاں جا رہی ہیں) اور کوئی بدقماش انہیں تنگ نہ کرے یہ چیز ان کے لئے قانون خداوندی کی رُو سے حفاظت اور تربیت کا موجب بن جائے گی۔

33:60 وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

(اور جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں)

تم اتنی احتیاط برتو اگر اس کے بعد بھی منافقین یعنی وہ لوگ جن کے دل میں خباثتیں بھری ہوئی ہیں اور وہ فتنہ پرور جن کا کام ہی معاشرہ میں شر انگیز خبریں پھیلانا ہے اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو پھر ان کے خلاف قوت کا استعمال کرنا پڑے گا اِس سے یہ لوگ کچھ عرصہ بعد یہاں سے دور ہو جائیں گے۔

33:62 وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيْلًا

(اور تم اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے)

ایسے لوگوں سے اس قسم کا سلوک کوئی نئی بات نہیں خدا کا قانون شروع ہی سے ایسا چلا آرہا ہے (کہ شریفوں کو تنگ کرنے والے اور معاشرہ میں فساد برپا کرنے والے اگر اپنی نازیبا حرکتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں سخت سزا دی جائے) اور تو خدا کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں پائے گا۔

33:70 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

(اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو)

اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ہمیشہ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور جو بات کرو محکم اور استوار کرو۔

33:71 وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی)

ایسا کرو گے تو وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہاری بھول چوک یا چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت کرے گا یاد رکھو! جو قوم بھی اللہ اور اس کے رسول (نظامِ خداوندی) کی اطاعت کرے گی اسے عظیم الشان کامرانیاں نصیب ہوں گی (تم بھی جب تک ایسا کرتے رہو گے کامیابیاں تمہارے پاؤں چومیں گی جب تم اس میں خیانت کرو گے تو تم سے یہ برکات چھن جائیں گی یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ انسان کی کیفیت اشیائے کائنات کی سی نہیں ہے)

33:72 اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۭ

(بے شک وہ ظالم اور جاھل تھا)

تم اشیائے کائنات پر غور کرو یہ بڑے بڑے اجرام ساوی خود تمہارا کرہءِ ارضی اور اس پر جمے ہوئے اتنے اتنے بڑے پہاڑ (وغیرہ) ان کی کیفیت یہ ہے کہ ان کے ذمے جو فرائض عائد کئے گئے ہیں یہ سب ان کی بجاآوری میں ہمہ تن مصروف ہیں کوئی اس میں ذرا سی خیانت نہیں کرتا وہ اس کے

تصوّر تک سے ڈرتے ہیں لیکن انسان کی یہ حالت ہے کہ جو فرائض اس کے ذمے عائد کئے جاتے ہیں یہ ان کی بجا آوری میں خیانت کرتا ہے حالانکہ ایسا کرنے میں کسی اور کا کچھ نہیں بگڑتا خود اِسی کا نقصان ہوتا ہے یہ اس کی کتنی بڑی جہالت ہے جس کی وجہ سے یہ خود اپنے آپ پر اس قدر زیادتی کرتا ہے (اگر یہ بھی اشیائے کائنات کی طرح لیکن بطیب خاطر وحی کے مقرر کردہ راستے پر چلتا جائے تو اسے کسی قسم کا نقصان نہ ہو)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة صبإ (34)

34:1 وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ

(اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے وہ خدا کے تخلیقی پروگرام میں سر گرم عمل ہے اور حسن وخوبی کے اعتبار سے اس کی حمد وستائش کا زندہ پیکر اور جب اِس پورے سلسلہ کائنات کے مجموعی پروگرام کے آخری نتائج پر غور کیا جائے تو وہ بھی اس کی حمد وستائش کا آئینہ دار نظر آئے گا اس لئے کہ اس کی ہر اسکیم حکمت پر مبنی ہے اور جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

34:3 وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

(اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک کھلی کتاب میں ہے)

اس کے باوجود یہ لوگ جو ہمارے قانون مکافات کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جس انقلاب کی تم دھمکی دیتے ہو وہ ہم پر پوری نہیں ہو گی ان سے کہہ دو کہ وہ پوری ہو گی اس حقیقت پر میرا وہ پروردگار شاہد ہے جو ہونے والے واقعات تک کا اچھی طرح علم رکھتا ہے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں کسی کا کوئی عمل ہو خواہ وہ ایک ذرے کے برابر ہو یا اس سے بڑا یا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا خدا کے قانون مکافات کے رجسٹر میں جو ہر دیدہ وبینا کے سامنے کھلا ہے اسمیں اس کا اندراج ہو جاتا ہے۔

34:12 وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

(اور سلیمان کے لیے ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینے کی)

(اسی طرح اس کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو بھی ہم نے بڑی قوتوں اور فضیلتوں کا مالک بنایا تھا اس کی کشتیاں (بحری بیڑہ) سمندروں میں چلتی تھیں) اس سلسلہ میں اُسے ہواؤں کے رُخ کا ایسا علم حاصل تھا کہ اُس کی کشتیاں (ایک دن بلکہ) دن کے اولیں حصہ میں اتنا سفر طے کر لیتیں جتنا سفر دوسری کشتیاں مہینہ بھر میں طے کرتیں اور اتنا ہی سفر دن کے دوسرے حصے میں اور ہم نے اُس کے لئے تابنے (معدنیات) کا چشمہ بہا دیا تھا اور وحشی قبائل اس کے تابع فرمان تھے جو اُس کے نسو ونما دینے والے کے قانون کے مطابق اُس کے زیر ہدایت کام کرتے تھے ان میں سے اگر کوئی سرکشی اختیار کرتا تو ہمارے قانون کے مطابق اسے سخت سزا ملتی تھی۔

34:13 وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۭ

(اور میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں)

وہ اُس کے پروگرام کے مطابق بڑے بڑے قلعے محلات اور ہیکل تعمیر کرتے بڑے (نادر) مجسمے تراشتے اور تصاویر بناتے اور اتنے اتنے بڑے لگن تیار کرتے جیسے حوض ہوں اور زمین میں گڑی ہوئی دیگیں ہم نے آلِ داوٗد علیہ السلام سے کہہ رکھا تھا کہ ہم نے انہیں حصولِ نعمت کے جس قدر اسباب اور سامان عطا کر رکھے ہیں اُن سے صحیح صحیح فائدہ اٹھاؤ اور انہیں ہمارے قانون کے مطابق صرف میں لاؤ (انہیں اس کی تاکید کرنے کی اس

لئے ضرورت پڑی تھی کہ لوگوں میں سے بہت کم ایسے میں جنہیں اگر قوت اور سامانِ زیست کی فروانی حاصل ہو تو وہ ان چیزوں کو صحیح مصرف میں لائیں (چنانچہ سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا ہی ہوا)

34:15 جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ

(دو باغ دائیں اور بائیں اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر کرو)

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ

(عمدہ شہر اور بخشنے والا رب)

اس تمہیدی تعارف کے بعد قومِ سبا کی طرف آؤ وہ قوم ایک وادی میں آباد تھی جس کے دونوں طرف زمین اس قدر سرسبز وشاداب تھی گویا دو باغ ہیں جو دائیں بائیں برابر چلے جارہے ہیں ان کی آبادی کی یہ نشانی دور دور تک مشہور تھی ان کے شہروں کی آب وہوا نہایت خوشگوار تھی (پہاڑوں میں بند بنے ہوئے تھے جو پانی کو روک کر آبپاشی کا کام دیتے تھے غرضیکہ اُس زمانے میں معیشت کے سب سامان انہیں میسر تھے) ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم اس رزقِ فراواں سے جو تمہیں فطرت کی طرف سے یوں بلامزدمعاوضہ ملا ہے خوب کھاؤ پیو لیکن ان نعمتوں کو قوانین خداوندی کے مطابق صرف کرو یہی ان کی شکر گزاری اور قدر شناسی ہے ایسا کروگے تو تم تباہیوں سے محفوظ ہوگے)

34:18 سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ

(انمیں رات دن امن کے ساتھ چلو)

(اس تباہی سے پہلے) اُن کے ملک (یمن) سے لے کر شام اور فلسطین کے سرسبز وشاداب علاقوں تک تمام راستے میں بڑے بڑے متمول اور بارونق شہر آباد تھے جو اُن کی تجارت کی منڈیاں تھیں اور یہاں سے وہاں تک راستے میں پڑاؤ اور سرائیں بنی ہوئی تھیں اور راستہ اس قدر پرامن اور آباد تھا کہ اس میں قافلے دن رات نہایت حفاظت سے آتے جاتے رہتے تھے۔

34:26 وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ

(اور وہ فیصلہ والا ہے)

اور اگر تم اس پر بھی اپنی مخالفت سے باز نہ آئے تو پھر تمہارا اور ہمارا فیصلہ میدان جنگ میں ہوگا (اس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہوگا؟) اور یہ فیصلہ اُسی حق وصداقت کے قانون کے مطابق ہوگا جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں یاد رکھو! خدا کا قانون ہمیشہ سچے فیصلے کرتا ہے کیونکہ اس کی ہر بات علم پر مبنی ہوتی ہے۔

34:28 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(اور ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے)

(جب کائنات کی یہ حالت ہے کہ اس میں تماماً وکمالاً خدا کا قانون ہی چلتا ہے یہ نہیں کہ اس کے ایک گوشے میں خدا کا قانون نافذ ہو اور دوسرے میں کسی اور کا تو انسانی دنیا میں بھی یہی کیفیت ہونی چاہئے کہ تمام انسان ایک ہی قانون کے تابع رہیں یہ وجہ ہے کہ) ہم نے اے رسول! تمہیں تمام نوع انسان کی طرف اپنا پیغامبر بنا کر بھیجا ہے مقصد اس سے یہ ہے کہ تم لوگوں کو بتاؤ کہ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتائج کس قدر

خوشگوار ہوں گے اور ان کی خلاف ورزی کرنے کے عواقب کس قدر الم انگیز نیز جو لوگ ان قوانین کی مخالفت میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیں انہیں اس سے روکا جائے انبیاء کی جنگوں کا یہی مقصد ہوتا تھا۔

34:33 وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

(اور وہ اپنی پشیمانی کو چھپائیں گے جب کہ وہ عذاب دیکھیں گے)

اس پر عوام ان لیڈروں سے کہیں گے کہ تم کیا کہہ رہے ہو کہ تم نے ہمیں اس سے نہیں روکا تھا اور ہم نے خود ہی اس سے انکار کیا تھا! تم رات دن اس قسم کی چالبازیاں اور فریب کاریاں کرتے رہتے تھے جن سے ہم اس صحیح راستے کے فریب تک نہ پھٹک سکیں تم اس قسم کے قانون بناتے رہتے تھے جن سے ہم قوانین خداوندی سے انکار کرنے پر مجبور ہو جائیں اور اس کے احکام کے ساتھ دوسروں کے احکام کو شریک کریں (کیا اس کے بعد بھی تم یہی کہو گے کہ تم نے ہمیں اس راستے کی طرف آنے سے نہیں روکا تھا؟) جب یہ لیڈر ایک طرف اپنے سامنے عذاب کو تیار دیکھیں گے اور دوسری طرف اپنے متبعین کی طرف سے اس قسم کی باتیں سنیں گے تو کوشش کریں گے کہ اپنی ندامت کو چھپائیں۔

34:35 وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا

(اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں)

ہمارے پاس اس قدر مال و دولت ہے ہمارا جتھ ایسا زبردست ہے (جو کچھ ہمارے جی میں آئے ہم کریں) کس کی مجال ہے جو ہمارا بال تک بھی بیکا کر سکے؟

34:37 فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ

(ایسے لوگوں کے لئے ان کے عمل کا دونا بدلا ہے اور وہ بالا خانوں میں اطمینان سے رہیں گے)

ان سے کہو کہ مال اور اولاد وہ سیڑھیاں نہیں جن پر چڑھ کر تم ہمارے ہاں بلند مراتب ہوئے زندگی کو سنوارنے والے کام کرے انہیں ان کے کاموں کا دہرا اجر ملے گا ایک معاشرہ کی خوشحالیاں اور دوسرے ان کی اپنی ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما اِس طرح یہ قوم زندگی کی بھرپور خوشگواریوں کے ساتھ امن و سلامتی سے آگے بڑھتی اور بلند ہوتی چلی جائے گی۔

34:39 وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ

(اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے تو وہ اس کا بدلہ دے گا)

ان سے ایک مرتبہ پھر کہہ دو کہ رزق کی تنگی اور کشادگی خدا کے قانون سے وابستہ ہے جو اُس قانون کا اتباع کرتا ہے اسے وسعت اور کشادگی حاصل ہو جاتی ہے جو اس سے منہ موڑ لیتا ہے اس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ جس قدر تم نوع انسان کی عام پرورش اور نشوونما کے لئے کھلا چھوڑ دو گے اسی قدر تمہارے رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا ہوتی جائیگی جو سامانِ رزق دوسروں کی پرورش کے لئے دیدیا جائے بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ وہ ہاتھ سے گیا لیکن اس کا جانا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے خزاں کے موسم میں درختوں کے پتوں کا جھڑ جانا جس کے بعد ایک ایک پتے کی جگہ متعدد پتے کونپلیں اور شگوفے ابھرتے چلے آتے ہیں اور سارے درخت پر نئی بہار آجاتی ہے۔ اس سے تم نے اندازہ لگایا کہ جو رزق قانونِ خداوندی کے مطابق ملتا ہے وہ کس قدر بہتر ہوتا ہے؟

34:46 قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ

(کہو میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر سوچو تمہارے ساتھی کو جنون نہیں ہے وہ تو بس ایک سخت عذاب سے پہلے تم کو ڈرانے والا ہے)

(اے رسول!) تم ان سے کہو کہ میں تم سے کوئی لمبی چوڑی بحث نہیں کرنا چاہتا نہ ہی کوئی طول طویل لیکچر دینا چاہتا ہوں میں تم سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ تم خدا کے لئے ایک ایک دو دو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو! اگر تم نے ذرا بھی غور و فکر سے کام لیا تو تمہیں نظر آ جائے گا کہ یہ رسول (جو تمہیں دن رات اس قسم کی نصیحتیں کرتا رہتا ہے) کوئی پاگل نہیں اس کی ہر بات علم و بصیرت پر مبنی ہے جسکی روشنی میں وہ تمہیں تمہاری غلط روش کے تباہ کن نتائج سے متنبہ کر رہا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ فاطر (35)

35:1 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(تعریف اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا)

قابل حمد وستائش ہے وہ ذاتِ خداوندی جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی ہے اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں (تدبیروں) کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے ان میں سے کئی قوتیں دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں وہ سلسلہ کائنات کو ایک بار وجود میں لا کر معطل ہو کر نہیں بیٹھ گیا وہ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے اس نے ہر شے کے لئے پیمانے (قوانین) مقرر کر دیئے ہیں جن کے مطابق وہ کام کرتی ہے اسے ان پر پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

35:3 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

(اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو)

ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ

(کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے)

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُو

(اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو)

سوا ے نوع انسان! تم اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھو اور سوچو کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تمہیں زمین اور آسمان سے سامان رزق عطا کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ کائنات میں کسی اور کا قانون اور اقتدار کار فرما نہیں اس لئے اطاعت اور محکومیت اس کے سوا کسی اور کی نہیں ہو سکتی ان سے پوچھو کہ تم ایسی واضح حقیقت کو چھوڑ کر کس طرف بھٹکے ہوئے جا رہے ہو؟

35:5 ۭ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ

(اور نہ وہ بڑا دھوکہ باز تم کو اللہ کے باب میں دھوکہ دینے پائے)

لہٰذا تم نوعِ انسان کو پکارو اور کہہ دو کہ خدا کا قانونِ مکافات ایک حقیقت ثابتہ ہے وہ جو کچھ کہتا ہے اسی طرح واقع ہو کر رہے گا تمہیں طبیعی زندگی کے پیش پا افتادہ مفاد فریب میں نہ رکھیں اور نہ ہی مفاد پرست گروہ اس قانون کے بارے میں اپنی چالبازیوں سے دھوکا دے جائے (تمہارے اپنے جذبات بھی تمہیں یہی کہیں گے کہ کہاں کا خدا اور کونسا اس کا قانون دنیا کا سلسلہ ایسے ہی چلا آرہا ہے تم جس طریق سے بھی ہو سکے اپنے مفاد حاصل کرو اور اس کی تائید دوسرے مفاد پرست لوگ بھی کریں گے)

35:9 وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

(اور اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس کو ایک مردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پس ہم نے اس سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کر دیا اسی طرح ہو گا دوبارہ جی اٹھنا)

(زندگی خدا کے قانون کے مطابق چلنے ہی سے مل سکتی ہے اس قانون کی کارفرمائیاں تم خارجی کائنات میں ملاحظہ کر سکتے ہو مثلاً تم دیکھو کہ) وہ ہواؤں کو ایک رخ پر چلاتا ہے وہ سمندر کے بخارات کو بادل کی شکل میں اوپر لے جاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو ان مقامات کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں جن میں زندگی کی نمود نہیں ہوتی وہاں جب بارش ہوتی ہے تو زمین مردہ از سرنو زندہ ہو جاتی ہے، انسانوں کو حیاتِ تازہ بھی اسی قانون کے مطابق مل سکتی ہے یعنی وحی سے۔

35:10 فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ

(تو عزت تمام تر اللہ کے لئے ہے)

لہٰذا جو قوم قوت اور غلبہ عزت و تکریم کی حیات سے بہرہ اندوز ہونا چاہتی ہے اسے سمجھ رکھنا چاہے کہ غلبہ اور قوت سب قوانین خداوندی کے اتباع سے حاصل ہوسکتے ہیں اس سلسلہ میں اس بنیادی حقیقت کو یاد رکھنا چاہئے کہ عروج اور ارتقاء بلندیوں کی طرف جانے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو ایسا تصور حیات یا نظریہ زندگی (آئیڈیالوجی) جس میں بڑھنے پھولنے پھلنے اور خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت ہو اور دوسرے وہ صلاحیت بخش اعمال جو اس نظریہ کو اوپر اٹھائیں (خدا کی طرف سے عطا کردہ نظریہ زندگی میں اس کی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ بغیر کسی خارجی سہارے کے خود بخود بلند ہوتا چلا جائے لیکن اس کی یہ رفتار انسانی حساب وشمار کی رو سے بہت سست ہوتی ہے جب انسانی اعمال اسے سہارا دیدیتے ہیں تو اس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے)

35:15 يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

(اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز ہے تعریف والا ہے)

تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم تو اپنی پرورش اور زندگی کے لئے ایک ایک سانس میں خدا کی مدد کے محتاج ہو لیکن خدا تمہارا محتاج نہیں اس کا سلسلہ کائنات بلا کسی کی مدد کے از خود بایں حُسن وخوبی چلا جارہا ہے اور ایسے نتائج مرتب کرتا ہے جنہیں دیکھ کر ہر ایک کی زبان پر بے ساختہ زمزمہ تبریک وتحسین آجائے۔

35:18 وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ

(اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے)

(لہٰذا تم ہمارے قانون مکافات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو کہ جن زندہ اور مردہ انسانوں کو تم اپنا کارساز اور کارفرما سمجھتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اگر کوئی شخص اپنے اعمال کے بوجھ کے نیچے بُری طرح دب رہا ہو اور کسی اور کو بلائے کہ وہ اس کا کچھ بار بٹالے تو کوئی شخص ایسا نہیں کر سکے گا خواہ وہ اس کا کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو (یہ ہے ہمارا قانونِ مکافات اب تم خود ہی سوچو کہ اگر تم غلط روش پر چلو گے تو تم اس کے تباہ کن نتائج سے کسی طرح بھی بچ سکو گے؟)

35:20 وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ

(اور نا اندھیرا اور نہ اجالا)

کیا تاریکی اور روشنی ایک جیسی ہوتی ہے؟

35:21 وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ

(اور نہ سایہ اور نہ دھوپ)

(21) کیا دھوپ اور سایہ یکساں ہوتے ہیں؟

35:22 وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ

(اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہوسکتے)

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ج

(بے شک اللہ سناتا ہے جسے کو وہ چاہتا ہے)

یا کیا مردہ اور زندہ برابر ہوتے ہیں؟

اگر یہ برابر نہیں ہوتے (اور کبھی نہیں ہوتے) تو وہ دونوں گروہ بھی ایک جیسے نہیں ہوسکتے جن کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے (لیکن ایسے واضح دلائل کے بعد بھی یہ لوگ صحیح راستے پر نہیں آئیں گے اس لئے کہ) خدا کا قانون یہ ہے کہ بات اس کو سنائی دیتی ہے جو اسے سننا چاہے تو قبروں کے مردوں کو کسی طرح بھی نہیں سنا سکتا۔

35:24 اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

(ہم نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر)

ہم نے تجھے اس حق وصداقت کی حامل کتاب کے ساتھ بھیجا ہی اس لئے ہے کہ تو لوگوں کو صحیح اور غلط روشِ زندگی کے خوشگوار اور تباہ کن نتائج سے آگاہ کردے اور یہ بات بھی کوئی نئی نہیں ہے دنیا میں کوئی قوم بھی ایسی نہیں گذری جس میں تمہارے جیسے آگاہ کرنے والے نہ آئے ہوں۔

35:28 اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں)

اسی طرح انسان دیگر حیوان اور مویشی بھی مختلف قسموں کے ہیں صحیفۂ فطرت کے یہ اوراق جو قوانین خداوندی کی زندہ شہادات ہیں سب کے سامنے کھلے رہتے ہیں لیکن ان قوانین کی عظمت کے سامنے وہی لوگ جھکتے ہیں جو ان شہادات پر علم وبصیرت سے غور وفکر کرتے ہیں یہی لوگ "علماء" کہلانے کے مستحق ہیں اور یہی جان سکتے ہیں کہ خدا کا قانون کس قدر غلبہ کا مالک ہے اور جو اس کے مطابق چلتا ہے وہ اسے کس قدر سامانِ حفاظت عطا کرتا ہے۔

35:34 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

(شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے غم کو دور کیا)

وہ زندگی کی اِن شادابیوں اور سرفرازیوں کو دیکھ کر والہانہ طور پر پکار اٹھیں گے کہ کس قدر درخورِ حمد وستائش ہے خدا کا یہ نظام جس نے ہماری تمام پریشانیوں اور افسردگیوں کو دور کردیا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہ نظام تخریبی عناصر سے حفاظت کا سامان بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی عطا کرتا ہے۔

35:41 إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا

(بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ اور اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی اور ان کو تھام نہیں سکتا بے شک وہ تحمل والا ہے بخشنے والا ہے)

اس لئے کہ جو کچھ ہوتا ہے قانونِ خداوندی کے مطابق ہوتا ہے اور کسی میں اتنی قوت نہیں کہ اس کے قوانین کے نتائج میں ذرا سا بھی ردوبدل کر سکے اس کے قوانین کے غلبہ وقدرت کو دیکھنا ہو تو خارجی کائنات پر نگاہ ڈالو اور دیکھو کہ اس نے اس قدر عظیم الجثہ اجرام فلکی کو جن میں خود زمین بھی شامل ہے کس طرح اپنے قوانین کی زنجیروں میں یوں جکڑ رکھا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر اِدھر اُدھر نہیں ہٹتا اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو کوئی قوت ایسی نہیں جو اسے پھر اس کے اصلی مقام پر لے جائے۔

35:43 فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحْوِیْلًا

(پس تم خدا کے دستور میں نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے اور نہ خدا کے دستور کو ٹلتا ہوا پاؤ گے)

اس لئے نہیں کہ وہ اُس کے دکھائے ہوئے راستے میں کوئی غلطی دیکھتے ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ انہیں ملک میں جور و استبداد اور سرکشی سے روکتا ہے اور ایسی تدابیر سے منع کرتا ہے جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کریں اور یہ لوگ اپنی اِس روش کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں لیکن انہیں اس کا علم نہیں کہ ناہمواریاں پیدا کرنے والی تدبیریں خود اِن تدبیر کرنے والوں کو لے کر ڈوبا کرتی ہیں سو اب یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ جیسا کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا تھا وہی کچھ ان کے ساتھ ہو سو ایسا ہو کر رہے گا اس لئے کہ خدا کا قانون اٹل ہے نہ اس کی نتیجہ خیزی میں کوئی تبدیلی ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اِن نتائج کی سمت بدلا کرتی ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔

35:44 وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ

(اور وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے)

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ اقوامِ سابقہ کی غلط روش کا نتیجہ کیا نکلا تھا؟ وہ قومیں اِن سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں لیکن انسان یا انسانوں کی کوئی جماعت تو ایک طرف کائنات کی کسی شے میں بھی اتنی قوت نہیں کہ وہ خدا کے قانون پر غالب آجائے اور اسے بے بس کر دے کہ وہ غلط روش پر چلنے والوں کی گرفت نہ کر سکے (اس لئے یہ تمہارے مخالفین بھی اس کی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہیں؟)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ یٰس (36)

36:2 وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ

(قسم ہے باحکمت قرآن کی)

(یہ لوگ تم سے تمہارے اس دعوے کا ثبوت مانگتے ہیں کہ تم خدا کی طرف سے رسول ہو ان سے کہو کہ) خود میرا یہ پیغام یعنی قرآنِ حکیم اِس پر شاہد ہے کہ میں خدا کے رسولوں میں سے ہوں۔

36:3 اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

(بے شک تم رسولوں میں سے ہو)

میرے دعوی کی صداقت کا ثبوت خود یہ قرآن ہے اس پر غور و فکر کرو تو تم پر ساری حقیقت اور صداقت واضح ہو جائے گی۔

36:4 عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَـقِيْمٍ

(نہایت سیدھے راستے پر)

میں اس صحیح اور سیدھے توازن بدوش راستے پر چل رہا ہوں جو کاروانِ انسانیت کو اس کی منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

36:10 وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَـهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(اور ان کے لیے یکساں ہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے)

جن لوگوں کی یہ حالت ہو جائے ان کے لئے یکساں ہوتا ہے خواہ تُو انہیں اُن کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے یا نہ کرے وہ کبھی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے۔

36:11 فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ

(تو ایسے شخص کو معافی کی اور باعزت ثواب کی بشارت دے دو)

غلط روش کے نتائج سے تنبیہ کا فائدہ تو اسے ہی پہنچ سکتا ہے جو عقل و فکر سے کام لے کر قانونِ خداوندی کا اتباع کرے اور اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے خائف ہو قبل اس کے کہ وہ نتائج اس کے سامنے آجائیں اے رسول! تو ایسے شخص کو صحیح رَوشِ زندگی کے خوشگوار نتائج کی خوش خبری دے اور اسے بتادے کہ زندگی کے تمام خطرات سے اس کی حفاظت ہو گی اور اس کی محنت کا بڑا باعزت بدلہ ملے گا۔

36:17 وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(اور ہمارے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے)

ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم تمہاری طرف اس کے واضح پیغامات پہنچا دیں اس سے زیادہ ہم تم سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

36:26 قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ

(ارشاد ہوا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اس نے کہا کاش میری قوم جانتی)

اُس نے ادھر اِس جرات اور بے باکی سے اپنے ایمان کا اعلان کیا اور اُدھر خدا کے قانونِ مکافات نے پکار کر کہہ دیا کہ تیرے لئے جنت کے دروازے کھل گئے لیکن اُس کی قوم نے اس کی ایک نہ سنی حالانکہ وہ بصد حسرت ویاس کہتا رہا کہ کاش میری قوم کو یہ سب کچھ معلوم ہو جاتا کاش کہ وہ جان پاتی۔

36:27 بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ

(کہ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور مجھ کو عزت والوں میں شامل کر دیا)

اے کاش! میری قوم سمجھ سکتی کہ اس صحیح روش کے بدلے میں جسے میں نے اختیار کیا ہے اور جس کی طرف میں انہیں دعوت دے رہا ہوں خدا نے کس طرح مجھے تباہیوں سے بچا لیا ہے اور کس قدر بلند مرتبت لوگوں کے زمرے میں میرا شمار ہو گیا ہے۔

36:38 ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

(یہ عزیز اور علیم کا باندھا ہوا اندازہ ہے)

اور اس پر بھی غور کرو کہ سورج کس طرح اپنے مستقر کی طرف رواں دواں چلا جا رہا ہے یہ سب کچھ اُس خدا کے ٹھہرائے ہوئے اندازوں کے مطابق ہو رہا ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے اور جس کا ہر قانون علم پر مبنی ہے۔

36:47 اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ

(ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو اللہ چاہتا تو وہ ان کو کھلا دیتا)

اور اِس ضمن میں عجیب عجیب قسم کے اعتراضات پیش کرتے ہیں (مثلاً) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو سامانِ زیست تمہیں خدا کے ہاں سے ملا ہے اسے حاجتمندوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کھلا رکھو تو جو لوگ خدا کے نظام ربوبیت سے انکار کرتے ہیں وہ ان لوگوں سے جو اس نظام پر ایمان رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر خدا کا یہی منشاء تھا کہ رزق کی تقسیم اس طرح ہو کہ دنیا میں کوئی بھوکا نہ رہے تو اُس نے خود ہی ایسا انتظام کیوں نہ کر دیا؟ انسانوں سے کیوں کہا کہ تم ایسا معاشرہ قائم کرو جس میں ہر ایک کی ضروریاتِ زندگی پوری ہوتی رہیں! انہیں کون بتائے کہ ایسا کہنے میں یہ کس قدر سخت غلطی کرتے ہیں (انسانی معاشرہ میں خدا اپنے نظام کو انسانی ہاتھوں ہی سے قائم کرایا کرتا ہے)

36:58 سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

(ان کو سلام کہلایا جائے گا مہربان رب کی طرف سے)

یہ اس لئے ہو گا کہ اُن کی ذات کی نشو و نما اور صلاحیتوں کی تکمیل میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے نہ ہی اُنہیں اِن کے چھن جانے کا کوئی خطرہ لاحق ہو یہ سب کچھ اُس خدا کے قانونِ ربوبیت کے مطابق ہو گا جس نے تکمیل انسانیت کے لئے اِس قدر سامان مہیا کر رکھا ہے۔

36:69 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ

(یہ تو صرف ایک نصیحت ہے اور واضح قرآن ہے)

ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اگرچہ تشبیہات واستعارات کے انداز میں کہہ رہے ہیں لیکن اِس کے یہ معنی نہیں کہ ہم یونہی شاعری کر رہے ہیں ہم نے اپنے رسول کو شاعری نہیں سکھائی نہ ہی شاعری ایسے شخص کے شایانِ شان ہے جو ایک انقلاب انگیز پیغام حیات لے کر آیا ہو لہذا یہ شاعری نہیں یہ تو تاریخی حقائق ہیں اور ایک واضح اور محکم ضابطہ حیات۔

36:69 وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ

(اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے لائق ہے)

36:76 فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

(تو ان کی بات تم کو غمگین نہ کرے ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں)

لہٰذا یہ لوگ جس قسم کی باتیں کرتے ہیں اے رسول! تو ان سے افسردہ خاطر مت ہو جو کچھ یہ لوگ ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ ان کے دل میں ہے ہم اس سے خوب واقف ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الصافات (37)

37:4 اِنَّ اِلٰـهَكُمْ لَوَاحِدٌ

(کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے)

ان سب کا وجود اس حقیقت کبریٰ کی عملی شہادت ہے کہ اقتدار و اختیار صرف ایک خدا کا ہے اور کسی کا نہیں انسانوں کو صرف اُس کے قوانین کی اطاعت کرنی چاہیئے اور کسی کی نہیں ۔

37:5 رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

(آسمانوں اور زمین کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور سارے مشرقوں کا رب)

اس خدا کے قوانین کی اطاعت جس کا نظامِ ربوبیت تمام کائنات میں جاری و ساری ہے اس کی ربوبیت صرف طبیعی نشو و نما ہی کی کفیل نہیں بلکہ انسانی راہ نمائی کے لئے ہر قسم کی روشنی (انسانی علوم اور وحی) کے سرچشمے بھی اُسی سے متعلق ہیں۔

37:24 وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ

(اور ان کو ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھنا ہے)

لیکن انہیں ذرا ٹھہراؤ تا کہ ان سے کچھ باتیں پوچھ لی جائیں۔

37:35 اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ

(یہ وہ لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے)

یعنی ان لوگوں کے ساتھ کہ جن سے جب کہا جاتا کہ اقتدار و اختیار صرف ایک خدا کا ہے اس کے سوا کسی کی اطاعت و محکومیت جائز نہیں تو وہ نہایت متکبرانہ انداز اختیار کرتے تھے۔

37:40 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

(مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں)

ان کے برعکس ہمارے وہ بندے ہوں گے جو ہمارے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ان سے کٹ کر الگ ہو گئے تھے۔

37:60 اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(بے شک یہی بڑی کامیابی ہے)

یہ بہت بڑی کامیاب ہے جو ہمیں حاصل ہو گئی ہمیں ہماری مراد مل گئی۔

37:61 لِـمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

(ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے)

(اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دو کہ) یہ ہیں وہ کامیابیاں اور کامرانیاں جنہیں حاصل کرنے کے لئے ہر کام کرنے والے کو کام کرنا چاہیئے۔

37:63 اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ

(ہم نے اس کو ظالموں کے لئے فتنہ بنایا ہے)

(63) یادرکھو! ظلم واستبداد سے حاصل کردہ رزق' انسان کے لئے عذاب بن جایا کرتا ہے۔

37:79 سَلٰمٌ عَلٰي نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ

(سلام ہے نوح پر تمام دنیاوالوں میں)

اور (اس طرح) نوح علیہ السلام کو اقوام عالم میں امن وسلامتی کا پیامبر ہونے کا مقام حاصل ہوا۔

37:80 اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ

(ہم نیکی کرنے والوں کو ایساہی بدلہ دیتے ہیں)

اور یہ بات صرف نوح علیہ السلام ہی سے مخصوص نہیں ہے ہم ہر اس شخص کو جو ہمارے قوانین کے مطابق حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرے ایساہی مقام عطاکرتے ہیں یہ اُس کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔

37:81 اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

(ایک شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا)

پھر سن لو کہ نوح علیہ السلام اس لئے امن وسلامتی میں رہا کہ وہ ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا تھا۔

37:84 اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

(جب کہ وہ آیا اپنے رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ)

وہ اپنے ماحول اور خاندان کے اثرات سے یکسر الگ رہتے ہوئے اپنے نشوونما دینے والے کی طرف قلب سلیم لے کر آیا ایسا قلب جو حق وصداقت کے سامنے بلا تامل جھک جائے۔

37:89 اِنِّیْ سَقِيْمٌ

(میں بیمار ہوں)

اُس نے ان سے کہا کہ بھلا بتاؤ کہ میں انہیں کس طرح معبود مان سکتا ہوں؟ میں تمہاری رَوش سے سخت بیزار ہوں۔

37:94 فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ

(پھر لوگ اس کے پاس دوڑے ہوئے آئے)

جب انہوں نے یہ ماجرا دیکھا تو غصے سے بھرے ہوئے اس کی طرف لپکے۔

37:99 اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ

(میں اپنے رب کی طرف جارہاہوں وہ میری رہنمائی فرمائے گا)

چنانچہ اُس نے وہاں سے یہ کہتے ہوئے ہجرت اختیار کرلی کہ میں اپنے رب کی طرف جارہاہوں وہ یقینا میری راہ نمائی ایسے ماحول کی طرف کردے گا جو اس کے نظام کے قیام کے لئے سازگار ہو (ہر نبی کی ہجرت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے اور یہی مفہوم ہوتا ہے اس کے یہ کہنے کا کہ "میں اپنے رب کی طرف جارہاہوں۔"

37:100 رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ

(اے میرے رب مجھ کو اولاد صالح عطا فرما)

(چنانچہ ابراہیم علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر کے شام کی طرف چلا گیا جہاں اس کے مشن کو بڑی کامیابی نصیب ہوئی لیکن اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی چنانچہ)اس نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو شرفِ انسانیت کی صلاحیتیں لئے ہو۔

37:102 سَتَجِدُنِيۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

(ان شاءاللہ آپ مجھ کو صابروں میں سے پائیں گے)

جب وہ بیٹا بیڑا ہو اور باپ کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہو گیا تو ایک دن باپ نے اُس سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو تم اس پر غور کر کے مجھے بتاؤ کہ تمہاری اس باب میں کیا رائے ہے بیٹے نے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ کو ہر حکم خداوندی کی تعمیل کرنی چاہئے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے تو مجھے ذبح کر دیجئے آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے اس لئے کہ جب خدا ایسا چاہتا ہے کہ تو پھر اس میں تذبذب و تامل کا کیا سوال ہے؟

37:109 سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ

(سلامتی ہو ابراہیم پر)

اس طرح ابراہیم علیہ السلام کو زندگی کے ہر مرحلے میں سلامتی نصیب ہوتی رہی۔

37:155 اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

(پھر کیا تم سوچ سے کام نہیں لیتے)

کیا تم اس قدر واضح دلائل کے بعد بھی سوچتے سمجھتے نہیں؟

37:159 سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

(اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں)

بہر حال خدا کی ذات ان توہم پرستیوں سے بہت دور اور بلند ہے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

37:172 اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ

(کہ بیشک وہی غالب کیے جائیں گے)

ہمارے مرسلین جو ہمارا پیغام دوسروں تک پہنچائیں گے انہیں ضرور ہماری تائید حاصل ہو گی۔

37:173 وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(اور ہمارا لشکر ہی غالب آنے رہنے والا ہے)

اور وہ جماعتیں جو ہمارے دین کی حفاظت کریں گی اور اس کی تنفیذ کے لئے سینہ سپر ہوں گی اپنے مخالفین پر غالب آ کر رہیں گی۔

37:180 سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

(پاک ہے تیرا رب عزت کا مالک ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں)

اُس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ خدا جو ہر قسم کے غلبہ واقتدار کا مالک ہے ان کے بیہودہ اعتقادات سے (جن کی طرف اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے) کس قدر دور اور بلند ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ ص (38)

38:5 اَجَعَلَ الْاٰلِـهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا

(کیا اس نے ا. تنے معبودوں کی جگہ ایک معبود کر دیا)

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

(یہ تو بڑی عجیب بات ہے)

یہ (ازراہِ تمسخر) کہتے ہیں کہ ذرا اِس شخص کی طرف دیکھنا! یہ کہتا ہے کہ یہ سب دیوی دیو تا جن کی ہم پرستش کرتے ہیں باطل ہیں اور الٰہ صرف ایک ہی ہے اُس کے سوا کسی کو کوئی اقتدار اور اختیار حاصل نہیں یہ کتنی اچنبھے کی بات ہے کہ ہمارے سب معبود ختم ہو جائیں اور اس کا پیش کردہ ایک معبود باقی رہ جائے!(کبھی کوئی ایک ہستی اس قدر مختلف قوتوں کی حامل ہو سکتی ہے؟)

38:20 وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

(اور اس کو حکمت عطا کی اور معاملات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی)

اور اِس طرح ہم نے اس کی مملکت کو بڑا محکم بنا دیا اور اسے وحی کی دانش نورانی عطا کی نیز معاملات میں ٹھیک فیصلہ کرنے کا مہم۔

38:22 فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَـقِّ وَلَا تُشْطِـطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ

(تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے بے انصافی نہ کیجیے اور ہم کو راہ راست بتلائیے)

وہ گھبر اگیا کہ نہ معلوم ان کی نیت کیا ہے جو یہ اس طرح دیوار پھاند کر اچانک اس کے مکان کے اندر داخل ہو گئے ہیں اس پر انہوں نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم ایک مقدمہ کے دو فریق ہیں ہم میں باہمی جھگڑا ہو گیا ہے اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتا ہے سو ہم میں حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں دیکھنا! تم ناانصافی نہ کرنا ہمیں عدل وانصاف کی راہ پر لگا دینا۔

38:24 وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ

(اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں)

داؤد علیہ السلام نے کہا کہ اِس شخص کا یہ مطالبہ کہ اپنی ننانویں دُنبیوں کو سو بنالے اور تیرے پاس ایک دنبی بھی نہ رہنے دے سراسر ظلم اور زیادتی پر مبنی ہے حقیقت یہ ہے کہ لوگ جب بھی مل جل کر رہتے یا باہمی شراکت سے کاروبار کرتے ہیں تو ان میں سے اکثر کی حالت یہ ہوتی ہے کہ دوسروں پر زیادتی کرتے رہتے ہیں ایسا کچھ وہ لوگ نہیں کرتے جو قوانین خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں اور معاشرہ کو سنوارنے والے کام کرتے ہیں لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔

(داوؤد علیہ السلام نے جب اس معاملہ کی گہرائی پر غور کیا تو یہ حقیقت اس کی سمجھ میں آگئی کہ معاملہ صرف اِن دُنبیوں کا نہیں یہ اُس غلط معاشی نظام کا سوال ہے جس میں بڑا سرمایہ چھوٹے سرمایہ کو اپنی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جاتا ہے۔

38:39 هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(یہ ہمارا عطیہ ہے تو خواہ اس کو دو یا روکو بیحساب)

ہم نے سلیمان علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ جو قوت واقتدار تمہیں حاصل ہے وہ ہماری طرف سے بے بہا عطیہ ہے اس کے بل بوتے پر تم نے اِن وحشی قبائل کو اپنا تابع فرمان بنالیا ہے لیکن اس سے مقصد یہ نہیں کہ اِنہیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑا جائے ان کی مناسب تربیت کرو پھر جو اِن میں سے پُرامن شہری کی حیثیت سے رہنے کے قابل ہو جائے اُسے بلا معاوضہ رہا کر دو جو ایسا نہ ہو اُسے روک رکھو (اس طرح یہ وحشی قبائل آہستہ آہستہ پُرامن اور مفید عنصر بنتے جائیں گے اور جو خوئے سرکشی نہیں چھوڑیں گے معاشرہ ان کے مفسدات سے محفوظ رہے گا)

38:42 هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

(یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لیے اور پینے کے لئے)

ہم نے اِس کی راہ نمائی ایک ایسے مقام کی طرف کر دی جہاں ٹھنڈے پانی کا چشمہ تھا وہ وہاں پہنچا پانی پیا نہایا مار گزیدہ پاؤں کو پانی میں رکھ کر ہلاتا رہا جس سے حدت رفع ہوئی۔

38:44 نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ

(بہترین بندہ اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا)

(سانپ کاٹے کے علاج کے لئے اُس سے لوگ کہتے رہے کہ وہ اُس زمانے کی عام توہم پرستی کے مطابق جھاڑ پھونک جنتر منتر کرائے لیکن چونکہ ان باتوں میں شرک کا شائبہ پایا جاتا تھا اس لئے وہ) ان کی طرف قطعاً مائل نہ ہوا بلکہ جڑی بوٹیوں سے اپنا علاج کرتا رہا اس طرح اسے شفا ہو گئی۔ اس نے اس تکلیف کو بڑی پامردی سے برداشت کیا اور کہیں بھی ہمارے قانون کی خلاف ورزی نہ کی ہر معاملہ میں اُسی کی طرف رجوع کرتا رہا (یوں اس نے توہم پرستی کی جڑ کاٹ دی جس میں لوگ مبتلا تھے)

38:50 جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ

(ہمیشہ کے باغ جنکے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے)

یعنی اِس زندگی میں بھی جنتی معاشرہ اور آخرت میں بھی جنتِ دوام جس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔

38:65 وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ یکتا اور غالب)

(اے رسول!) ان سے کہہ دو کہ میں تمہیں اس آنے والی تباہی سے آگاہ کر رہا ہوں اور تم سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو کہ کائنات میں خدائے واحد القہار کے کے علاوہ اور کسی کا غلبہ واقتدار نہیں وہ اکیلا تمام قوتوں کا مالک ہے۔

38:87 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

(یہ توبس ایک نصیحت ہے دنیا والوں کے لئے)

(لیکن اگر تم میری تنذیر پر کان نہیں دھروگے تو اس سے خدا کے اس ضابطہ قوانین کا کچھ نہیں بگڑے گا یہ صرف تمہارے لئے ہی نہیں) یہ تمام اقوامِ عالم کے لئے راہ نمائی کا ضابطہ ہے (جو قوم بھی اسے اپنالے گی زندگی کی خوشگواریوں سے ہم کنار ہو جائے گی)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الزمر (39)

39:1 تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

(یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے)

یہ ضابطہ قوانین اس خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جو ہر شے پر غالب ہے اور تمام سلسلہ کائنات کو اپنی تدبیر کے مطابق چلائے جا رہا ہے۔

39:2 فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ

(پس تم اللہ ہی کی عبادت کرو اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے)

ہم نے (اے رسول!) اس ضابطہ قوانین کو تیری طرف ٹھیک انداز سے نازل کیا ہے اس سے صحیح تعمیری نتائج مرتب ہوں گے اب کرنے کا کام یہ ہے کہ تم ہر طرف سے منہ موڑ کر نہایت شدومد سے اس کی اطاعت کئے جاؤ۔

39:3 اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ

(آگاہ دین خالص صرف اللہ کے لئے ہے)

اور اس امر کا عام اعلان کر دو کہ اطاعت صرف قوانین خداوندی کی ہونی چاہئے جو لوگ خدا کے علاوہ اوروں کو اپنا کارساز و کارفرما قرار دیتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ ان کی اطاعت (پرستش) اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ان کا وسیلہ بن کر انہیں خدا کا مقرّب بنا دیں (یہ ان کی سخت بھول ہے خدا کا مقرّب بننے کے لئے کسی وسیلہ اور ذریعہ کی ضرورت نہیں اس کا طریق فقط یہ ہے کہ خدا کے اِس ضابطہ قوانین کی اطاعت کی جائے بہر حال اس باب میں یہ لوگ الگ الگ مسلک اختیار کرتے ہیں اب اللہ (اس قرآن کے ذریعے) ان تمام اختلافی امور کا فیصلہ کر دے گا اور یہ بتا دے گا کہ) جو شخص ہماری طرف کسی قسم کی جھوٹی بات منسوب کرے یا جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے اس پر پردے ڈالے وہ کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے گا۔

39:5 وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

(اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک ٹھہری ہوئی مدت پر چلتا ہے)

اس نے اس تمام سلسلہ کائنات کو ٹھیک انداز سے تعمیری نتائج مرتب کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اس نے زمین کی گردش کو اس انداز سے متعین کیا ہے کہ رات کو دن کے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اور دن کو رات کے اوپر (گویا دن اور رات زمانہ کی پگڑی کے پیچ ہیں جنہیں وہ مسلسل لپیٹتا چلا جا رہا ہے) اور اس نے سورج اور چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے ان اجرام فلکی میں سے ہر ایک ایک مدتِ معینہ تک کے لئے اپنے اپنے راستے پر چلا جا رہا ہے یہ سب کچھ اُس خدا کے قانون کے مطابق ہو رہا ہے جو پورے پورے غلبہ کا مالک ہے اور ہر شے کی حفاظت کا سامان رکھتا ہے (اس لئے اسے اولاد کی کیا احتیاج ہے؟)

39:7 اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟

(اگر تم انکار کرو گے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے)

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ

(اور وہ اپنے بندوں کے لئے انکار کو پسند نہیں کرتا)

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ

(اور اگر تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لیے پسند کرتا ہے)

(ان حقائق کے پیش نظر عقل وبصیرت کا تقاضا تو یہی ہونا چاہئے کہ تم قوانین خداوندی ہی کی اطاعت کرو لیکن اگر تم ان قوانین سے سرکشی برتو گے تو اس سے خدا کا کچھ نہیں بگڑے گا تمہارا اپنا ہی نقصان ہوگا وہ تمہاری اطاعتوں سے مستغنی ہے اگر تم اس کے قوانین سے انکار کر کے اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرو گے تو یہ رَوش وہ ہو گی جو اس نے انسانیت کی نشوونما کے لئے تجویز نہیں کی اگر تم اس کے قوانین کے مطابق چلو گے تو یہ وہ طریق ہوگا جسے اس نے تمہاری نشوونما کے لئے تجویز کیا ہے (لہٰذا اُس کے قوانین کا ماننا نہ ماننا تمہارے اپنے فائدے اور نقصان کے لئے ہے۔

39:9 اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؕ

(نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقل والے ہیں)

(ایک شخص وہ ہے جو اس قسم کی زندگی بسر کرتا ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اس کے برعکس دوسرا شخص ہے) جو قوانین خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتا ہے اپنی جملہ صلاحیتوں کو نظام خداوندی کے لئے وقف کئے ہے (دن کی بھرپور مصروفیتوں میں تو ایک طرف وہ عند الضرورت) راتوں کو بھی کھڑے اور جھکے ہوئے اس کی اطاعت کوشی میں مصروف رہتا ہے اور یہ سب اس لئے کہ اس کی نگاہ صرف مفادِ عاجلہ پر نہیں وہ مستقبل پر بھی نگاہ رکھتا ہے اور بہت محتاط رہتا ہے کہ اس میں کوئی خرابی واقع نہ ہو جائے وہ چاہتا یہ ہے کہ خدا کی رحمت و ربوبیت کا نظام عام ہو جائے ان سے پوچھو کہ کیا یہ دونوں شخص کبھی ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ کیا وہ جو اس حقیقت کا علم رکھتے ہیں (کہ انسانی زندگی کا مقصود و منتہیٰ کیا ہے) اور وہ جو اس سے بے خبر ہیں برابر ہو سکتے ہیں۔

39:11 قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ

(کہو مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے)

ان سے کہہ دو کہ (تم اپنے لئے جو فیصلہ جی چاہے کرو) مجھے تو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ میں قوانین خداوندی کی اطاعت اس طرح سے کروں کہ اس میں کسی اور کی اطاعت اور فرماں پذیری کا شائبہ تک نہ ہو۔

39:20 وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ

(یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا)

لیکن جو لوگ اپنے نشوونما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لئے زندگی کی کشادگیاں اور فراوانیاں بلندیاں اور سرفرازیاں ہیں وہ جوں جوں ارتقائی منازل طے کرتے چلے جاتے ہیں ان فراوانیوں اور سرفرازیوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اس لئے کہ ان کی زندگی کی عمارت بڑی محکم بنیادوں پر استوار ہوتی ہے ان کے حسن عمل کی شادابیوں میں کبھی کمی اور افسردگی نہیں آتی یہ خدا کے قانونِ ربوبیت کا حتمی اور اٹل نتیجہ ہے جس کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا۔

39:22 اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

(کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا پس وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر ہے)

(ان امور پر غور کرنے سے انسان کا دل خدا کے قانون کو قبول کرنے کے لئے کھل جاتا ہے) سو جس کا دل اس طرح اسلام کے لئے کھل جائے اور وہاپنے نشوونما دینے والے کی عطا کردہ روشنی (وحی) میں سفر زندگی طے کرے (کیا وہ اس کے برابر ہو جائیگا) جس کا دل قانونِ خداوندی کی قبولیت کے لئے پتھر جیسا سخت اور جامد ہو جائے یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں اور ان کے لئے تباہی اور بربادی ہے۔

39:26 وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

(اور آخرت کا عذاب اور بھی بڑا ہے کاش یہ لوگ جانتے)

اُنہیں اِس دنیا کی زندگی میں ذلت ورسوائی نصیب ہوئی باقی رہا اُخروی زندگی کا عذاب سو وہ اس سے کہیں بڑا ہوگا اے کاش! یہ لوگ اس بات کو سمجھ لیتے (کہ جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہوگا)

39:33 وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

(اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں)

اس کے برعکس جس شخص نے سچائی کو پیش کیا اور جس نے اُس سچائی کی تصدیق کی تو یہی لوگ ہیں جو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے محفوظ رہیں گے۔

39:36 اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ

(کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ

(اور اللہ جس کو گمراہ کر دے اسکو کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہے)

یہ لوگ تجھے ڈراتے ہیں کہ تو اِن کے جن دیوتاؤں مذہبی پیشواؤں یا سرغنوں کی مخالفت کرتا ہے وہ تجھے نقصان پہنچائیں گے ان سے کہو کہ مجھے ان سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ اپنے بندے کے لئے کافی محافظ ہے (اصل یہ ہے کہ یہ لوگ عقل وفکر سے کام نہیں لینا چاہتے بلکہ اپنی مفاد پرستی کا اتباع یا آباءواجداد کی اندھی تقلید کرنا چاہتے ہیں اور خدا کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ اس قسم کی روش اختیار کرلیں اور ضد اور تعصب کو چھوڑنا نہ چاہیں ان کے سامنے زندگی کا صحیح راستہ آنہیں سکتا اور یہ ظاہر ہے کہ) جو اِس طرح غلط راستے پر چلا جائے اسے صحیح راستہ کون دکھا سکتا ہے؟

39:37 وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

(اور اللہ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا ہے)

أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ

(کیا اللہ زبردست انتقام لینے والا نہیں)

اس کے برعکس جو شخص اپنی عقل وبصیرت سے کام لے کر ضابطہ خداوندی کا بتایا ہوا صحیح راستہ اختیار کرلے اسے کوئی غلط راستے پر نہیں لگا سکتا (یہ سب کچھ خدا کے قانونِ مکافات کے مطابق ہوتا ہے اِس کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ اُس خدا کا قانون ہے جو) بڑی قوتوں اور غلبہ کا مالک ہے اور اُس کی یہ قوت اور غلبہ اس مقصد کے لئے ہے کہ ہر ایک اپنے اعمال کا صحیح صحیح بدلہ پا سکے۔

39:38 قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ

(کہو کہ اللہ میرے لیے کافی ہے)

اگر تو ان سے پوچھے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ اقرار کریں گے کہ انہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اِن سے کہو کہ جب ساری کائناتی کا خالق اور مالک وہ ہے تو پھر جن ہستیوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان میں اِس قسم کو قوت کیسے ہو سکتی ہے کہ اگر خدا (اپنے قانونِ مکافات کے مطابق) مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو یہ اُس نقصان کو دور کر دیں (اُسی قانون کے مطابق) وہ مجھ پر اپنی رحمت کی نوازش کرنا چاہے تو یہ اُسے روک لیں ان سے کہو کہ جب واقعہ یہ ہے تو میرا یہ کہنا حقیقت پر مبنی ہے کہ میری حفاظت کیلئے میرا خدا کافی ہے (مجھے اُس کے قانون مکافات کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ ہے) اور ہر بھروسہ کرنے والا اسی پر بھروسہ کرتا ہے۔

39:41 فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ

(پس جو شخص ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لیے حاصل کرے گا)

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ

(اور جو شخص بے راہ ہو گا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر پڑے گا)

(تو انہیں یہ چیلنج پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ دیدے اس لئے کہ) ہم نے تیری طرف جو یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے اس کا ہر دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے اور اس کا مقصد نوع انسان کی بھلائی ہے جو شخص اس کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کا فائدہ خود اُسی کو ہو گا اور جو اسے چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کرلے گا تو اس کا نقصان بھی اُسی کو ہو گا (اب یہ ان کے اپنے فیصلہ پر منحصر ہے کہ یہ کونسا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں) تو ان پر داروغہ مقرّر نہیں کیا گیا (کہ انہیں زبردستی سیدھی راہ پر چلائے)

39:44 قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ

(کہو سفارش ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے)

اِن سے کہو (کہ یہ تمام خصوصیات کہ وہ آڑے وقت میں انسان کے کام آئے اور مشکلات میں اس کے ساتھ کھڑا ہو) صرف قانونِ خداوندی کو حاصل ہیں اُس خدا کے قانون کو جس کے کنٹرول میں تمام کائنات کا نظم ونسق ہے کوئی انسان اُس کے قانونِ مکافات کے احاطہ سے باہر نہیں رہ سکتا ہر ایک کا قدم اُس کی طرف اُٹھ رہا ہے ہر ایک کشاں کشاں اس کی طرف جاتا ہے۔

39:52 اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ؕ

(کیا انکو معلوم نہیں کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور وہی تنگ کر دیتا ہے)

انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ رزق کی صحیح بست وکشاد خدا کے قانون کے مطابق ہوتی ہے جو اس قانون کے مطابق چلے اس کا رزق کشادہ ہو جاتا ہے جو اس کی خلاف ورزی کرے اس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے اس بات میں بھی حقیقت تک پہنچنے کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں لیکن ان نشانیوں سے وہی لوگ فائدی اٹھا سکتے ہیں جو اس کی صداقت کو تسلیم کریں

39:53 قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ

(کہو کہ اے اللہ کے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)

لہٰذا جو لوگ ہمارے قانون کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھے ہیں ان سے کہہ دو کہ ان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں ان کے جو حالات ہمارے قوانین کے خلاف چلنے سے بگڑ گئے ہیں وہ ہمارے قانون کے مطابق چلنے سے پھر سے سنور سکتے ہیں یہ قانون ایسا ہے کہ اس کے اتباع سے سابقہ لغزشوں کے پیدا شدہ نقصانات کی تلافی بھی ہو جاتی ہے اور مزید نشو و نما کا سامان بھی مل جاتا ہے اس سے تخریبی عناصر سے حفاظت اور تعمیر خویش کے مواقع دونوں حاصل ہو جاتے ہیں۔

39:64 قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ

(کہو کہ نادانو! کیا تم مجھ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے کہتے ہو)

ان سے پوچھو کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ایسے خدا کے قانون کی اطاعت چھوڑ کر اوروں کی اطاعت کروں؟ تم بڑے ہی نادان ہو (جو مجھ سے ایسا مطالبہ کرتے یا توقع رکھتے ہو)

39:67 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

(اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے)

حقیقت یہی ہے کہ ان لوگوں نے خدا کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا اور سمجھا ہی نہیں کہ اُس کا مقام کیا ہے (اسی لئے یہ سمجھتے ہیں کہ خارجی کائنات میں تو خدا کا قانون کارفرما رہنا چاہئے لیکن انسانی معاشرہ ان کے خود ساختہ قوانین کے مطابق متشکل ہونا چاہئے یہی وہ عملی شرک ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن) قرآن کے انقلابی دور میں یہ صورت نہیں ہوگی اس میں خارجی کائنات اور انسانی معاشرہ کی ثنویّت باقی نہیں رہے گی دونوں میں خدا ہی کے قوانین کارفرما ہوں گے اس کے ایک ہاتھ میں زمین ہوگی دوسرے میں آسمان اور یوں وہ عملی شرک ختم ہو جائے گا جس سے خدا بہت دور اور بلند ہے۔

39:73 سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ

(سلام ہو تم پر خوشحال رہو پس اس میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے)

ان کے برعکس جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کریں گے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا چنانچہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ تم پر ہر طرح کی سلامتی ہے تم اس میں خوشگواریاں کی زندگی بسر کرو

39:74 فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ

(پس کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا)

وہ اپنے اعمال کے ان درخشندہ نتائج کو دیکھ کر پکار اٹھیں گے کہ فی الحقیقت در خور ہزار حمد و ستائش ہے خدا کا قانونِ مکافات جس کے مطابق خدا کے تمام وعدے پورے ہوئے اور ہمیں دنیا میں مملکت اور حکومت عطا ہو گئی اور ہمیں اس میں ایسی آزادی مل گئی کہ ہم اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں کام کرنے والوں کا یہ کیسا اچھا صلہ ہے!

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة غافر (40)

40:3 غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

(معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا بڑی قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

اس ضابطہ پر چلنے والوں سے اگر کہیں سہو دخطا ہو جائے تو یہ ایسا طریق بھی بتاتا ہے جس سے وہ اس لغزش کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکیں اگر کسی دوراہے پر ان کا قدم غلط سمت کی طرف اٹھ جائے اور وہ اپنی غلطی کو محسوس کر کے پلٹ آئیں تو انہیں باز آفرینی کا موقع دیتا ہے دوسری طرف جو لوگ اس ضابطہ سے عمداً سرکشی برتیں ان کی سخت گرفت کرتا ہے اُس کا قانونِ مکافات بڑی قوتوں کا مالک ہے اس لئے اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے کائنات میں اُس کے سوا کسی کا اختیار واقتدار نہیں اور ہر عمل کا نتیجہ اسی کے قانون کے مطابق مرتب ہوتا ہے۔

40:5 فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ؕ

(تو میں نے ان کو پکڑ لیا پھر کیسی تھی میری سزا)

(مثلاً) ان سے پہلے قومِ نوح علیہ السلام نے اور اسکے بعد اور مختلف جماعتوں اور گروہوں نے ان قوانین کی تکذیب کی یہاں تک کہ انہوں نے اس کا ارادہ بھی کر لیا کہ اُن رسولوں پر جو یہ پیغامات اُن تک پہنچاتے تھے ہاتھ ڈال دیں وہ اس مقصد کے لئے جھوٹے جھگڑے پیدا کرتے (غلط پروپیگنڈا کرتے تہمت تراشیوں سے کام لیتے) تاکہ اس طرح حق کو اس کے مقام سے پھسلا کر اُسے نیچا دکھادیں لیکن آخر الامر ہوا کیا؟ ہمارے قانون مکافات نے ان سب کو پکڑ لیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ جس کا تعاقب ہمارا قانون کرتا ہے اس کا انجام کیا ہوا کرتا ہے؟

40:7 رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَيۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا

(اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے)

ان کے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جو قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالتے ہیں خدا کی کائناتی قوتیں جو مدبرات امور الٰہیہ ہیں ان کی تائید ونصرت کا باعث بنتی ہیں یہ وہ قوتیں ہیں جو کائنات میں خدا کے مرکزی کنٹرول اور اس کے تضمنات کو بروئے کار لانے کے پروگرام کی تکمیل کے لئے مامور ہیں تاکہ خدا کا نظام ربوبیت جو سر تاپا درخورِ حمد وستائش ہے بہ حسن وخوبی کار فرما ہے اس پر ان کا ایمان ہے وہ قوتیں جماعت مومنین کی تقویت کا موجب بھی بنتی ہیں اور تباہ کن خطرات سے ان کی حفاظت بھی طلب کرتی ہیں وہ زبانِ حال سے کہتی ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! جس طرح تیرا نظام ربوبیت جملہ کائنات کو محیط ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ مختلف اشیائے کائنات کی مضمر صلاحیتیں کیا ہیں اور وہ کس طرح نشوونما پا سکتی ہیں۔

40:9 وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ

(اور ان کو برائیوں سے بچالے)

وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ ؕ

(اور جسکو تونے اس دن برائیوں سے بچایا تو ان پر تونے رحم کیا)

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ

(اور یہی بڑی کامیابی ہے)

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! تو ان کے معاشرہ کو زندگی کی ناہمواریوں سے محفوظ رکھ اس لئے کہ جو معاشرہ ناہمواریوں سے بچ گیا وہی تیری رحمت وربوبیت سے بہرہ یاب ہو سکتا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی وکامرانی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

40:12 فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ

(پس فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو عظیم ہے بڑے مرتبہ والا ہے)

ان سے کہا جائے گا کہ جب تمہیں خدائے واحد کے قوانین کی اطاعت کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم اس سے انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کیا جاتا تھا تو تم اس رَوش کو جھٹ اختیار کر لیتے تھے سو آج تم نے دیکھ لیا کہ تمام فیصلے خدا اور صرف خدا کے قوانین کے مطابق ہوتی ہیں اس میں کسی اور کا قانون شریک نہیں ہوتا وہ بڑی کبریائی کا مالک اور سب سے ارفع واعلیٰ ہے اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

40:16 لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

(آج بادشاہی کس کی ہے اللہ واحد القہار کی)

ان کے ہر عمل کا نتیجہ مرتب تو عمل کے ساتھ ہی ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ نمودار کچھ وقت کے بعد جا کر ہوتا ہے انسان کا کوئی عمل خدا کے قانون مکافات کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکتا ہر ایک کا نتیجہ مرتب ہوتا ہے جس دن ان کے اعمال کے نتائج نمودار ہو کر سامنے آئیں گے اُس دن ان سے پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ کہ اقتدارات اور اختیاراتِ کلی کا مالک کون ہے؟ وہ زبانِ حال سے پکار رہے ہوں گے کہ سب اختیارات صرف خدائے واحد کے لئے ہیں جو ہر بات پر غلبہ رکھتا ہے (یہ ہماری جہالت تھی جو ہم اس کے ساتھ اوروں کو بھی صاحب اقتدار مانا کرتے تھے)

40:17 اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ

(آج ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ ملے گا)

اس وقت ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہو گی اور اللہ کا قانونِ مکافات ہر ایک کے عمل کا بڑی تیزی سے حساب کر دیتا ہے (یعنی جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اس کے ساتھ ہی مرتب ہونا شروع ہو جاتا ہے)

40:19 يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

(وہ نگاہوں کی خیانت کو جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جنکو سینے چھپائے ہوئے ہیں)

اُس وقت تمام اعمال کے نتائج خدا کے قانون مکافات کے مطابق مرتب ہو کر سامنے آجائیں گے اُس خدا کے قانون کے مطابق جو (ظاہر اعمال تو ایک طرف) نگاہ کی خیانتوں اور دل میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے۔

40:21 وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ

(اور کوئی ان کو اللہ سے بچانے والا نہ تھا)

(خدا کے یہ فیصلے کس طرح ٹھیک ٹھیک طور پر ہوتے ہیں اور اس کا قانونِ مکافات کس طرح نتائج مرتب کرتا ہے اس کی شہادت تاریخی شواہد سے مل سکتی ہے) کیا یہ لوگ ملک میں اِدھر اُدھر چلے پھرے نہیں جو انہیں نظر آجاتا کہ ان سے پہلے جو قومیں گزر چکی ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ وہ قوت میں بھی اِن سے بڑھ چڑھ کر تھیں اور انہوں نے زمین سے پیدا ہونے والے سامانِ زیست پر بھی ان سے کہیں زیادہ تصرف کر رکھا تھا لیکن جب انہوں نے غلط روش اختیار کی تو خدا کے قانون مکافات نے انہیں پکڑ لیا اور پھر کوئی ایسا نہ ہوا جو انہیں اس کی گرفت سے بچا لیتا۔

40:28 اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

(کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس بات پر قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ؕ

(بے شک اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا ہو، جھوٹا ہو)

(جب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا تو) قوم فرعون کا ایک مرد مومن جو اُس وقت تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اور اس نے بھرے دربار میں کہا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس جرم کی پاداش میں قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا نشوونما دینے والا اللہ ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے (وہ اپنے دعویٰ کو علم و بصیرت کی بنا پر پیش کرتا اور عقل و برہان سے منواتا ہے۔ اور تم اس کے مقابلہ میں دھاندلی سے کام لے کر اسے مار ڈالنا چاہتے ہو) بات بالکل واضح ہے اگر وہ اپنے دعویٰ رسالت میں جھوٹا ہے تو اس کا وبال اس پر پڑے گا۔

40:31 وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ

(اللہ اپنے بندوں پر کوئی ظلم کرنا نہیں چاہتا)

یعنی تمہاری حالت بھی وہی نہ ہو جائے جو قوم نوح علیہ السلام عاد اور ثمود کی یا جو قومیں اُن کے بعد آئی تھیں ان کی ہو چکی ہے (ان کی تباہی اُن کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوئی تھی) اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کیا کرتا۔

40:32 وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ

(اور اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر چیخ و پکار کا دن آجائے)

(اس نے کہا کہ) اے میری قوم کے لوگو! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر ایسا وقت نہ آجائے (جب خدا کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیر لے اور ایسی بھاگڑ مچ جائے کہ) تم ایک دوسرے کو مدد کے لئے آوازیں دو (اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی آواز نہ سنے)

40:41 وَيٰقَوْمِ مَالِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ

(اور اے میری قوم! کیا بات ہے کہ میں تو تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو آگ کی طرف بلا رہے ہو)

اے میرے بھائیو! میرا اور تمہارا معاملہ بھی عجیب ہے میں تمہیں ایسے راستے کی طرف دعوت دیتا ہوں جو تمہیں ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے محفوظ رکھے گا اور تم اس کے مقابلہ میں مجھے اس راستے کی طرف بلاتے ہو جو تباہی کے جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

40:44 وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ

(اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں)

عزیزانِ من! میں نے جو کچھ تم سے کہنا تھا کہہ چکا تم آج میری باتوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کرتے لیکن ایک وقت آئے گا کہ تم ان باتوں کو یاد کرو گے (میں جانتا ہوں کہ تم میں سے اکثر پر میری باتیں ناگوار گذری ہوں گی لیکن میں حق کہنے میں کسی کی ناگواری کی کوئی پرواہ نہیں کرتا) میں اپنے تمام معاملات خدا کے سپرد کرتا ہوں اُس خدا کے سپرد جو اپنے بندوں کے تمام احوال و کوائف سے اچھی طرح واقف ہے۔

40:56 فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

(پس تم اللہ کی پناہ مانگو)

یہ تیرے مخالفین جو قوانین خداوندی سے برسرپیکار رہتے ہیں حالانکہ انسان کو اس کی قدرت ہی حاصل نہیں کہ وہ اِن قوانین کے خلاف جنگ کرکے کامیابی حاصل کر سکے ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں ملک میں اقتدار اعلیٰ حاصل ہو جائے لیکن اُنہیں اس طرح وہ اقتدار حاصل ہو نہیں سکتا (وہ تو قوانین خداوندی کے اتباع سے حاصل ہوتا ہے بڑا بننے کی خواہش ان سے یہ سب کچھ کرا رہی ہے لیکن برائی حاصل کرنے کا یہ طریقہ نہیں) تم اے رسول! ان مخالفین کی ان باتوں کی پرواہ مت کرو تم ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے) قوانین خداوندی کی سپر کے پیچھے پناہ لو یہ اُس کے قوانین ہیں جو سب کچھ دیکھنے والا سننے والا ہے۔

40:58 وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

(اور اندھا اور آنکھوں والا یکساں نہیں ہو سکتا)

(انسانی اعمال کے فیصلے بھی خدا کے قانون ہی کی رو سے ہوتے ہیں لہٰذا جس قانون کی رُو سے ایک اندھا اور آنکھوں والا ایک جیسے نہیں ہو سکتے اسی قانون کے مطابق یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ زندگی کی مستقل اقدار پر یقین رکھ کر ایسے کام کریں جو ان کی ذات اور معاشرہ کو سنوارنے والے ہوں وہ ان لوگوں جیسے ہو جائیں جو معاشرہ میں ناہمواریاں اور بگاڑ پیدا کریں حیرت ہے کہ تم ایسی کھلی ہوئی حقیقت پر بھی غور و فکر نہیں کرتے۔

40:62 لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

(اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں سے بہکائے جاتے ہو)

یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری نشوونما کے لئے ایسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے وہی ہر شے کا خالق ہے اُس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار واختیار نہیں (حیرت ہے کہ تم اس خدا کی طرف آنے کے بجائے) کسی اور ہی طرف اُلٹے پھر جاتے ہو!

40:64 فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو رب ہے سارے جہان کا)

یہ اس کے نظام ربوبیت ہی کا کرشمہ ہے کہ اس نے اس کرّہء ارض کو (جو کسی زمانے میں ایک آتشیں گولہ تھا۔ آہستہ آہستہ) تمہارے رہنے کے قابل بنا دیا اور اس کے اوپر ایسی فضا محیط کر دی جو تمہیں اُوپر سے گرنے والے اجرام سے محفوظ رکھے پھر تمہیں اس نے زندگی کا پیکر عطا کیا تو ایسا جو بہترین حسن وتناسب کا مظہر ہے اور تمہاری نشوونما کے لئے نہایت خوشگوار سامانِ زیست مہیا کیا یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرتا ہے صرف تمہاری ہی نشوونما نہیں بلکہ وہ تمام کائنات اور جملہ اقوام عالم کی نشوونما کرتا ہے وہ کسی خاص قوم خاص گروہ خاص جماعت کا رب نہیں وہ رب العالمین ہے۔

40:65 هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

(وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو پکارو دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے)

سو تم سوچو کہ کس قدر بابرکت ہے وہ ذات جو ربوبیت عالمینی کی ذمہ دار ہے! وہ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات ہے اور ہر ایک کو اس سے زندگی ملتی ہے اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار واختیار نہیں لہٰذا تم خالصتہً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو اس طرح تمہارے معاشرہ میں وہ عالمگیر نظام ربوبیت قائم ہو جائے گا جسے دیکھ کر ہر شخص پکار اُٹھے گا کہ فی الواقعہ وہ ذات جس کے قوانین ایسے خوشگوار نتائج مرتب کرتے ہیں (دَرخورِہزار توصیف وستائش ہے۔

40:66 وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالے کر دوں)

اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ میرے پاس اس نظام ربوبیت کا واضح ضابطہ آچکا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس خدا کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں جو ربوبیت عالمینی کا ذمہ دار ہے اس کے سوا تم جن ہستیوں کے اقتدار واختیار کو تسلیم کرتے ہو ان کی اطاعت سے مجھے روک دیا گیا ہے۔

40:82 فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

(پس ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی)

(اور اگر یہ لوگ اس امر کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں کہ غلط اعمال کس طرح قوموں کو تباہ کیا کرتے ہیں تو ان سے کہو کہ) ذرا دنیا میں اِدھر اُدھر چلو پھرو اور پھر دیکھو کہ جو قومیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں ان کا انجام کیا ہوا وہ تعداد میں بھی اِن سے زیادہ تھے اور قوت میں بھی اِن سے بڑھ چڑھ کر انہوں نے زمین سے پیدا ہونے والے سامانِ زیست پر بھی اِن سے کہیں زیادہ تصرف حاصل کر رکھا تھا لیکن ان کا مال و دولت اور کسب وہنر انہیں اُن کے غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے بالکل نہ بچا سکا یہ سب دھرے کا دھرا رہ گیا۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ فُصِلَت 41

41:1 حٰمٓ

(حروف مقطعات)

41:2 تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(یہ بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے اتارا ہوا کلام ہے)

یہ ضابطہ قوانین اس خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو بلا مزد و معاوضہ تمام کائنات کو سامانِ نشوونما بہم پہنچاتا ہے (اور چونکہ انسانی ذات کی نشوونما کے لئے وحی کی راہ نمائی کی ضرورت تھی اس لئے اس راہ نمائی کو بھی وہبی طور پر عطا کر دیا) حروف مقطعات در حقیقت مفردات نہیں ہیں مقطعات کے متعلق متقدمین سے لے کر متاخرین تک نے بہت کچھ لکھا ہے اور اس باب میں مختلف اربابِ تحقیق کی آرا مختلف ہیں اس حد تک قریب قریب سب کا اتفاق ہے کہ عربوں میں الفاظ کو مخفف کر کے بولنے کا رواج تھا مخفف کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اہم الفاظ کا ایک ایک حرف لے لیا جائے اور ان حروف کے مجموعہ کو ان الفاظ کا مجموعہ تصوّر کر لیا جائے یہ بالعموم اللہ تعالیٰ کے اسْماء الحسنیٰ کے مخففات ہیں مثلاً الٓمّٓ اللہ علیم و حکیم کا مخفف ہے۔

41:3 كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّـقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

(یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں عربی زبان کا قرآن ان لوگوں کے لئے ہے جو علم رکھتے ہیں)

اور ایک ایسی کتاب نازل کر دی جس کے احکام الگ الگ نکھار کر بیان کئے گئے ہیں تاکہ ان میں کسی قسم کا ابہام اور التباس نہ رہے اس کی زبان بھی بڑی واضح اور صاف ہے تاکہ جو لوگ علم و بصیرت سے کام لے کر اسے سمجھنا چاہیں اُن کے سامنے اس کے مطالب واضح طور پر آ جائیں۔

41:6 قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

(کہو میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے)

ان سے کہو (کہ تم ذرا میری پوزیشن کو سمجھ لو سب سے پہلے تو یہ) کہ میں تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں (اس لئے میرے طبیعی تقاضے کچھ تم سے مختلف نہیں) تم میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے یہ وحی آئی ہے کہ تمہارے لئے اقتدار و اختیار صرف خدائے واحد کا ہے اس کے علاوہ کوئی اور ہستی ایسی نہیں جس کی اطاعت اور محکومیت اختیار کی جائے (دوسرے یہ کہ جس پر خدا کی طرف سے وحی آئے اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس وحی کو دوسروں تک پہنچائے یہ وجہ ہے کہ تمہارے اِعراض و انکار کے باوجود میں اس پیغام کو تم تک پہنچاتا ہوں اور پہنچاتا رہوں گا کہ تم تمام راستوں کو چھوڑ کر صرف خدا کی طرف لے جانے والی راہ اختیار کرو۔

41:10 سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ

(پوچھنے والوں کے لئے)

اس مقصد کے لئے اس نے زمین میں سطح کے اوپر پہاڑ بنا دیئے (جن سے آب رسانی کا سلسلہ جاری رہتا ہے) اور اس میں مختلف چیزوں کے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی اور چار موسموں کی تبدیلی سے اس کی فصلوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کر دیا جس سے یہاں کے رہنے والوں کو خوراک

مل جائے زمین کی یہ پیداوار ہر ضرورتمند کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق یکساں طور پر کھلی رہنی چاہئے کسی پر اس کے دروازے بند نہیں ہونے چاہئیں۔

41:11 قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ

(دونوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں)

اسی طرح خدا نے اپنی توجہ دیگر اجرام فلکی کی طرف منعطف کی اُس وقت وہ بالکل دھوئیں گیس(NABULAE) کی شکل میں تھے سو ہم نے اُنہیں اور زمین کو کہا کہ تم ہمارے قوانین کے تابع چلو طوعاً و کرہاً انہوں نے کہا کرہاً کیوں؟ ہم بطیب خاطر ان قوانین کی اطاعت کریں گے۔

41:15 وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ

(اور وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے رہے)

قوم عاد کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے ناحق تکبّر اور سرکشی اختیار کر رکھی تھی انہیں اس کا زعم تھا کہ ان سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں (اس لئے وہ جو جی میں آئے کرسکتے تھے انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں) انہوں نے اس پر غور ہی نہ کیا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے اُن سے کہیں زیادہ قوتوں کا مالک ہے ان کے اس عدم تدبّر کا نتیجہ تھا کہ وہ قوانین خداوندی کا انکار کرتے تھے۔

41:17 فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ

(مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھے پن کو پسند کیا)

دوسری قوم ثمود تھی ہم نے انہیں صحیح راستہ دکھایا لیکن انہوں نے آنکھیں کھول کر صحیح راستے پر چلنے کے بجائے اندھوں کی طرح آنکھیں بند کرکے غلط روش پر چلے جانے کو اپنے لئے زیادہ پسند کیا سو ان کے اعمال کے نتیجہ میں ان پر زلزلہ کا ایسا عذاب آیا جس نے انہیں ذلیل و خوار کر دیا۔

41:23 فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

(پس تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے)

یہ وہ غلط خیال تھا جو تم نے خدا کے متعلق قائم کیا سو اُسی غلط خیال نے تمہیں تباہ کر دیا اور تمہیں اس قدر نقصان پہنچ گیا۔

41:26 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

(اور کفر کرنے والوں نے کہا اس قرآن کو نہ سنو اس میں خلل ڈالو تاکہ تم غالب رہو)

اور جو لوگ قانون خداوندی سے انکار اور سرکشی برتتے ہیں وہ اپنے لوگوں کو تاکید کرتے رہتے ہیں کہ دیکھنا! تم کہیں قرآن کو نہ سن لینا (اس سے تمہارے عقائد خراب ہو جائیں گے) بلکہ جہاں دیکھو کہ کوئی شخص قرآن کی بات پیش کرتا ہے وہاں شور مچا دو کائیں کائیں کرنے لگ جاؤ اس طرح کچھ امید ہو سکتی ہے کہ تم ان لوگوں پر غالب آسکو (ورنہ یہ ناممکن ہے کہ لوگ قرآن کی باتیں سنیں اور اس سے متاثر نہ ہوں)

41:28 ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

(یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ ہے یعنی آگ)

(اور یہ چیز کچھ انہی سے مختص نہیں) جو لوگ بھی نظامِ خداوندی کی مخالفت کرتے ہیں ان کا انجام تباہی اور بربادی کا جہنم ہوتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں یہ فطری نتیجہ ہے قوانین خداوندی سے انکار اور سرکشی کا (جس کا طرح سنکھیا کھانے کا فطری نتیجہ ہلاکت ہوتا ہے)

41:31 نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

(ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی)

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ

(اور تمہارے لئے وہاں ہر چیز ہے جس کا تمہارا دل چاہے گا اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو تم طلب کرو گے)

ہم اِس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے رفیق ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی تمہارے رفیق ہوں گے (اس لئے تمہیں یہ جنتی زندگی اس دنیا میں بھی نصیب ہو گی اور آخرت میں بھی) اس جنتی زندگی میں وہ سب کچھ ہو گا جسے تمہارا جی چاہے گا اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے (جو چاہو گے ہو گا جو مانگو گے ملے گا یہ ہو گا نتیجہ تمہارے یقین محکم اور عمل پیہم کا)

41:32 نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

(غفورو رحیم کی طرف سے مہمانی کے طور پر)

اور یہ سب کچھ ایسی عزت و توقیر کے ساتھ ملے گا جیسے میزبان اپنے مہمان کی تواضع کرتا ہے اس میں 'خدا کی طرف سے زندگی کے خطرات سے حفاظت کا سامان بھی ہو گا اور سامانِ نشوونما بھی۔

41:33 وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(اور اس سے بہتر کس کی بات ہو گی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں)

اس کے بعد بتاؤ کہ اس شخص کی بات سے زیادہ حسین اور جاذب بات اور کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو قانونِ خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے اور خدا کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتا ہے اور (اس طرح اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دیتا ہے کہ) وہ ان میں سے ہے جو قوانین خداوندی کے اطاعت گزار ہیں۔

41:35 وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

(اور یہ بات اسی کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں اور یہ بات اسی کو ملتی ہے کہ جو بڑا نصیب والا ہے)

لیکن یہ طریق کار بڑا مشکل 'اور اس پر عمل پیرا وہی ہو سکتا ہے جو نہایت مستقل مزاج ہو بایں ہمہ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جس شخص کو اس طریق کار کی توفیق نصیب ہو جائے تو وہ بڑی کامیابیوں اور کامرانیوں کا مالک ہو گا۔

41:44 قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

(کہو کہ وہ ایمان لانے والوں کے لیے تو ہدایت اور شفا ہے)

(ہم نے اس قران کو انہی کی زبان میں نازل کیا تا کہ اس کی ہر بات واضح طور پر سمجھ میں آجائے لیکن انہیں اس پر اعتراض ہے یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ انسان کا کلام نہیں خدا کا ہے تو اسے جنتر منتر کی سی مبہم زبان میں ہونا چاہئے تھا جس طرح ان کے کاہن بولتے ہیں لیکن) اگر یہ قرآن مبہم زبان میں ہوتا تو یہ اعتراض کر دیتے کہ یہ واضح اور نکھری ہوئی زبان میں کیوں نہیں نازل ہوا؟ (حقیقت یہ ہے کہ خوئے بد را بہانہ ءبسیار) سوال اس قرآن کی زبان کا نہیں (چونکہ ان کی نیت خراب ہے اس لئے انہیں اس قرآن میں ہزار نقص دکھائی دیتے ہیں) ان سے کہہ دو کہ یہ قرآن ان لوگوں کے لئے جو اس کے منجانب اللہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں صحیح راستے کی طرف راہ نمائی کا ذریعہ ہے اور زندگی کی تمام بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔

41:46 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

(جو شخص نیک عمل کرے گا تو اپنے ہی لیئے کرے گا)

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ

(اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر آئے گا)

بہر حال تو ان سے کہہ دے کہ جو شخص بھی اعمالِ صالح کرتا ہے اس کا فائدہ خود اُس کی ذات کے لئے ہوتا ہے اور جو بگاڑ پیدا کرنے والے کام کرتا ہے تو اس کا نتیجہ بھی وہ خود ہی بھگتتا ہے تیرا نشوونما دینے والا نہ کسی کے اجر میں کمی کرتا ہے نہ کسی پر ظلم اور زیادتی کرتا ہے (اس نے اپنے بندوں پر زیادتی کر کے کیا لینا ہے ؟)

41:49 لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ

(اور انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس اور دل شکستہ ہو جاتا ہے)

انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے لئے مال و دولت وغیرہ کی طلب سے کبھی تھکتا ہی نہیں لیکن جب اسے ذرا سا نقصان پہنچ جائے تو سخت شکستہ خاطر اور نااُمید ہو جاتا ہے۔

41:51 وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ

(اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہیں تو وہ اعراض کرتا ہے اور اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی لمبی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے)

(بیشک انسان جب وحی کی راہ نمائی میں نہیں چلتا تو اس کی حالت یہی ہوتی ہے کہ) جب اسے زندگی کی آسائشیں نصیب ہوتی ہیں تو وہ راہ راست سے روگردانی اختیار کر لیتا اور اپنا رُخ ہی بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگ جاتے ہے۔

41:54 اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ

(سن لو! یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات میں شک رکھتے ہیں)

اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ

(سن لو! وہ ہر چیز کا احاطہ کیئے ہوئے ہے)

لیکن اس کے باوجود ذرا ان لوگوں کی حالت پر غور کرو جو خدا کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کے متعلق شک کرتے ہیں اُس خدا کے قانون کے متعلق جو کائنات کی ہر شے کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اُس کے اس گھیرے سے نکل کون سکتا ہے ؟ (یہ لوگ حقیقت سے کتنی دور ہیں) !

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الشّورٰی (42)

42:4 لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

(اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے)

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(وہ سب سے اوپر ہے سب سے بڑا ہے)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب اس کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل ہے ہر طرح کی عظمت اور بلندی اس کے لئے ہے۔

42:5 وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

(اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اسی کی حمد کے ساتھ)

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۝

(اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں)

اَلَآ اِنَّ اللهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(سن لو! کہ اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے)

(اس کے برعکس انسانوں نے اپنے معاشرہ کو جو ان کے خود وضع کردہ آئین و دستور کے مطابق متشکل ہوتا اور چلتا ہے ایسا حشر کر رکھا ہے اور اسے اس طرح فساد انگیزیوں اور خوں ریزیوں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے کہ) بعید نہ تھا کہ ان پر آسمان پھٹ پڑتا (لیکن انسان یہ تباہی اپنی دنیا میں ہی مچا سکتا ہے کائناتی نظام اس کی دستبرد سے باہر ہے وہ اس کے حیطہ ء اقتدار میں نہیں اس لئے وہ محفوظ ہے وہاں) خدا کی کائناتی قوتیں اُس کے نظامِ ربوبیت کو مُوجب حمد وستائش بنانے میں ہر وقت سرگرمِ عمل رہتی ہیں اور یوں اہل زمین کو قدرت کی طرف سے سامانِ حفاظت مل جاتا ہے۔

42:7 وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

(اور ہم نے اسی طرح تمہاری طرف عربی قرآن اتارا ہے تاکہ تم مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈراؤ اور ان کو جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں)

فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝

(ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ آگ میں)

تیری طرف یہ صاف اور واضح ضابطہ قوانین اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ تو اس کے ذریعے سب سے پہلے اس مرکزی بستی (مکہ) اور اس کے اِرد گرد کی آبادیوں کو اُن کی غلط روش کے تباہ کن نتائج وعواقب سے آگاہ کردے اور انہیں متنبہ کردے کہ (اگر وہ اپنی اس رَوش سے باز نہ آئے تو اس

کشمکش کے آخری فیصلہ کے لئے تمام لشکر میدان میں جمع ہوں گے پھر ایک گروہ (فاتح و منصور حیثیت سے) جنتی معاشرہ میں داخل ہو گا اور دوسرا فریق (خاسر و نامراد) تباہیوں کے جہنم میں جا گرے گا۔

42:11 فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

(وہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے)

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ

(کوئی چیز اس کی مثل نہیں)

اُسی نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے ہیں جو ایک دوسرے کے رفیق بنتے ہیں اسی طرح مویشیوں کے بھی جوڑے ہیں اس طرح اس نے تمہاری نسل کو پھیلانے کا انتظام کر رکھا ہے خدا کے مانند کوئی اور نہیں ہو سکتا جو یہ کچھ کر سکے اس کی مثل کوئی شے نہیں (تم اس کی صفات کو تو سمجھ سکتے ہو اس کی ذات کہ کنہ و حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے وہ کسی مثال سے بھی نہیں سمجھائی جا سکتی اس لئے کہ اس کی مثل کوئی شے نہیں) وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

42:12 لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

(اسی کے اختیار میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں)

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ

(وہ جس کے لئے چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں تمام اختیارات و اقتدارات اُسی کے ہیں تمام خزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں یہاں کے تمام انتظامات اُس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق سرانجام پاتے ہیں انہی قوانین کے مطابق) جو قوم چاہے اسے رزق فراواں مل سکتا ہے اور جو ایسا نہ چاہے (اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرے) اسے نپا تلا ملتا ہے اُسے خوب علم ہے (کہ کون کس قسم کی کوشش کرتا ہے اس لئے اُسے کیا کچھ ملنا چاہئے)

42:13 اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ

(دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو)

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۭ

(اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ کر چن لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے ان کی رہنمائی کرتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں)

(جس طرح خارجی کائنات میں اُس کے قوانین کار فرما ہیں اسی طرح اس نے انسانی زندگی کے لئے بھی قوانین مقرّر رکھے ہیں یہ قوانین انبیاء کی وساطت سے بذریعہ وحی دیئے گئے ہیں اور شروع سے اسی طرح چلے آرہے ہیں چنانچہ) اس نے جو نظام زندگی تمہارے لئے تجویز کیا ہے وہی ہے جسے اس نے نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام (اور دیگر انبیاء علیہ السلام) کی طرف وحی کیا تھا اُن سب سے یہی کہا گیا تھا کہ وہ خدا کے تجویز کردہ نظام کو عملاً قائم کریں اور اس میں تفرقہ نہ پیدا کریں۔

42:15 اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ

(اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی)

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ

(ہمارا عمل ہمارے لئے اور تمہارا عمل تمہارے لیئے)

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ

(ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں)

اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

(اللہ ہم سب کو جمع کرے گا)

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ

(اور اسی کے پاس جانا ہے)

(انکی روش سے نہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا کام یہ ہے کہ تم اس دعوت کو عام کرتے جاؤ اُسی کے مطابق عمل کئے جاؤ اور اس باب میں ان لوگوں کے خیالات اور خواہشات کا اتباع مت کرو اور انہیں واضح طور پر بتادو کہ مجھ پر اللہ نے جو ضابطہ قوانین نازل کیا ہے میں اس کی صداقت پر یقین محکم رکھتا ہوں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم میں ہمیشہ عدل کروں اس لئے کہ تمہارا اور میرا نشوو نما دینے والا وہی ایک خدا ہے (اور میرا فریضہ یہ ہے کہ اس کے نظامِ ربوبیت کو بلا تفریق عام کئے جاؤں اگر تم اس کی مخالفت کروگے اور سرکشی کی راہ اختیار کروگے تو) تمہاری رَوش کے نتائج تمہارے لئے ہوں گے۔

42:19 اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

(اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا زبردست ہے)

(بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مخالفین غلط راستے پر چل رہے ہیں تو انہیں اس قدر سامانِ زیست اور مال و دولت کیوں مل رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں تک رزق کا معاملہ ہے) خدا اپنے بندوں سے نرمی برتتا ہے (اُس نے حصولِ رزق کے لئے قاعدے مقرر رکھے ہیں) جو لوگ بھی اس کے مقرر کردہ قاعدے کے مطابق کوشش کرتے ہیں انہیں ان کی کوششوں کا پھل مل جاتا ہے اس کا یہ قانون اس قدر محکم اور زبردست ہے کہ کسی کے جذبات وعواطف اس پر اثرانداز نہیں ہوسکتے۔

42:20 مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

(جو شخص آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے ہم اس کو اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں)

حصولِ رزق کے لئے کوشش کرنے والوں میں دو گروہوں گے ایک وہ جو دنیا اور آخرت دونوں کی خوشگواریاں چاہتے ہیں ہم ان کی کوششوں کے نتائج بڑھاتے چلے جاتے ہیں ان کا حال اور مستقبل دونوں روشن ہو جاتے ہیں دوسرا گروہ ہے جس کی نگاہ صرف اس دنیا کی طبیعی زندگی کے مفادات پر رہتی ہے۔ ہم انہیں ان کی کوششوں کے نتیجہ میں حال کی خوشگواریاں عطا کردیتے ہیں لیکن مستقبل کی زندگی کی خوشگواریوں میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

42:22 ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ

(یہی بڑا انعام ہے)

اُس وقت تو ان مجرمین کو دیکھے گا کہ اپنے اعمال کے نتائج سامنے دیکھ کر کس قدر لرزہ براندام ہوتے ہیں (اے کاش! انہیں ابھی اس کا یقین ہو جاتا کہ ایسا ہو کر رہے گا (تو یہ اپنی غلط روش سے باز آجاتے)۔ ان کے برعکس، جو لوگ، خدا کے قانون مکافات پر یقین رکھتے ہیں، اور اس کے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا رہتے ہیں، وہ جنتی معاشرہ کے باغات میں ہوں گے (15:30)۔ وہ جو کچھ چاہیں گے، ان کا نشوونما دینے والا، انہیں دے گا۔ یہ بہت بڑی بات ہے (کہ انسان جو کچھ چاہے وہ اسے مل جائے)۔ اس سے بڑا خدا کا فضل اور کیا ہو گا؟

42:23 لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ

(کہو کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر قرابت داری کی محبت)

یہ ہیں وہ خوشگواریاں اور مرفہ الحالیاں جن کی خوشخبری خدا ان لوگوں کو دیتا ہے جو اس کے قانون کی صداقتوں پر ایمان رکھتے اور سنوارنے والے کام کرتے ہیں اے رسول! تو اس ضمن میں ان مخالفین سے یہ بھی کہہ دے کہ میں جو تمہیں تباہیوں سے بچا کر بھلائیوں کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہوں تو اس میں میرا ذاتی فائدہ کچھ نہیں میں اس کے بدلے میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا لیکن تم اپنی مخالفت میں اس حد تک تو نہ بڑھ جاؤ کہ عام رشتوں ناطوں کے تعلقات کی بنا پر جو باہمی مئودت ہوتی ہے اسے بھی نظر انداز کر کے اس قدر ظلم اور زیادتی پر اتر آؤ ہمارا قانون یہ ہے کہ جو شخص معاشرہ میں حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتا ہے ہم اس کے لئے خوشگواریاں زیادہ کرتے جاتے ہیں۔

42:24 ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ

(اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو ثابت کرتا ہے اپنی باتوں سے)

اس قسم کے ضابطہ قوانین کے متعلق بھی (جس میں اے رسول! تیرے ذاتی مفاد کا شائبہ تک نہیں) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے خود وضع کر لیا گیا ہے اور خدا کی طرف یونہی منسوب کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ قرآن خدا کی مشیت کے مطابق نازل نہ ہوتا تو اللہ تیرے دِل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ اس کا کوئی خیال تک بھی اس میں گذرنے نہ پاتا لیکن اس بات کا ثبوت (کہ یہ خدا ہی کی طرف سے ہے) یہ ہے کہ باطل نظریات زندگی اور ان پر قائم کردہ نظام کبھی باقی نہیں رہا کرتے مٹ جایا کرتے ہیں اور حق پر متفرع نظام قائم رہتا ہے لٰہذا جو کچھ وقت کے بعد نتائج خود بخود بتا دیں گے کہ یہ نظام جس کی طرف میں دعوت دیتا ہوں حق پر مبنی ہے یا باطل پر اور خدا کا قانون مکافات دلوں کے حالات تک سے واقف ہوتا ہے۔

42:25 وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

(اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے)

وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ

(اور برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)

(ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اب بھی جبکہ دلائل واضح طور پر تمہارے سامنے آچکے ہیں اپنی غلط رَوش کو چھوڑ کر صحیح روش اختیار کر لو تو) تمہاری غلط رَوش سے جو خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں خدا کا قانونِ مکافات ان کے مضر اثرات کو مٹا دے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم نے اِس وقت تک کیا کیا ہے اور اب کیا کرتے ہو اور اس کے نتائج وعواقب کیا ہیں۔

42:26 وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

(اور وہ ان کو اپنے فضل سے زیادہ دے دیتا ہے)

(اس کا قانون یہ ہے کہ غلط راستوں پر چلنے والے لوگ جب بھی) اس کے قوانین کی صداقت پر ایمان لے آئیں اور اس کے بعد اس کے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں تو وہ ان کی کوششوں کو ثمر کرتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے انہیں بڑی فروانیاں عطا کرتا ہے لیکن جو لوگ ان قوانین سے بدستور انکار کئے جاتے ہیں اور اور اپنی غلط روش سے باز نہیں آتے تو انہیں سخت تباہ کاریوں کا سامان کرنا پڑتا ہے۔

42:28 وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ

(اور وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے)

اسی قانون کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ خشک سالی ہو جاتی ہے تو لوگ پیداوار سے مایوس ہو جاتے ہیں پھر بارش ہوتی ہے تو اس سے سامانِ رزق بکھیر دیا جاتا ہے اس طرح خدا کی وہ کارسازی بروئے کار آتی ہے جو ہر طرح درخور حمد وستائش ہے۔

42:30 وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

(اور جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں ہی سے پہنچتی ہے اور بہت سے قصوروں کو وہ معاف کر دیتا ہے)

(یہ ہے خدا کا نظامِ ربوبیت جو ساری کائنات میں پھیلا ہوا ہے مقصد اس سے یہ ہے کہ ہر ذی حیات کی پرورش اور نشوونما ہوتی رہے) یہ جو تم دیکھتے ہو کہ تم پر مصیبتیں آتی ہیں تو یہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی پیداہ کردہ ہیں انفرادی غلطیوں کی وجہ سے یا غلط اجتماعی و نظام کی وجہ سے (اور نہ خدا خواہ مخواہ کسی پر مصیبتیں نہیں بھیجا کرتا بلکہ اس کا قانون تو یہ ہے کہ اگر غلطی کی اصلاح کرلی جائے تو اس غلطی کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں میں سے بھی) اکثر کی تلافی ہو جاتی ہے۔

42:31 وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ

(اور تم زمین میں خدا کے قابو سے نکل نہیں سکتے)

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

(اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ کوئی مددگار)

لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم قوانین خداوندی کو توڑتے چلے جاؤ اور پھر اپنے اِن اعمال کے تباہ کن عواقب سے بچ جاؤ تم خدا کے قانونِ مکافات کو شکست نہیں دے سکتے یاد رکھو! تمہارے لئے اُس کے قانون کی پشت پناہی کے علاوہ نہ کسی کی کارسازی کام آسکتی ہے نہ یاوری اور مددگاری۔

42:36 وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۚ

(اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے)

یہ اُس نظامِ ربوبیت کا ذکر ہے جس کا تعلق انسان کی طبیعی زندگی سے ہے اِسی طرح خدا کا وہ نظام بھی ہے جس سے انسان کی "انسانی زندگی" کی نشوونما ہوتی ہے (یہ نظام وحی کے ذریعے دیا گیا ہے) طبیعی زندگی کی نشوونما کا سلسلہ موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے لیکن انسان کی "انسانی زندگی" کی نشوونما کا سلسلہ جو طبیعی نشوونما سے کہیں بہتر ہے آگے چلتا اور باقی رہتا ہے اس میں تغیر نہیں ہوتا لیکن اس سے وہی لوگ بہرہ یاب ہوتے ہیں جو خدا کی عطا کردہ مستقل اقدار پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

42:38 وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

(اور وہ اپنا کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں)

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں)

یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے نظام ربوبیت کے قیام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اُس کے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں نظامِ صلوٰۃ پر کار بند رہتے ہیں جو انہیں یہ سکھاتا ہے کہ تمام امور کے فیصلے قوانین خداوندی کی حدود میں رہتے ہوئے باہمی مشاورت سے ہونے چاہئیں اور جو سامان زیست انہیں حاصل ہو (اِس میں سے بقدر اپنی ضروریات کے رکھ کر باقی) نوعِ انسان کی ربوبیت عامہ کے لئے کھلا رہنا چاہئے۔

42:40 وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ

(اور برائی کا بدلہ ہے ویسی ہی برائی)

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَي اللهِ

(اور جس نے معاف کر دیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے)

لیکن اس بدلہ لینے میں بھی اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہیں کہ سزا جرم کے مطابق ہو اس سے بڑھ نہ جائے لیکن اگر وہ دیکھتے ہیں کہ زیادتی کرنے والا اپنے کئے پر نادم ہے اور اگر اسے معاف کر دیا جائے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے تو اس سے در گذر کرتے ہیں اُن کی یہ رَوش قانونِ خداوندی کے مطابق بہترین نتائج پیدا کرتی ہے وہ کسی پر ظلم اور زیادتی کسی حال میں بھی نہیں کرتے اس لئے کہ وہ قوانین خداوندی کا اتباع کرتے ہیں اور ظلم اور زیادتی قانونِ خداوندی کی رو سے بڑی ناپسندیدہ بات ہے۔

42:41 وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ

(اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں کے اوپر کچھ الزام نہیں)

(جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے) وہ ظلم اور زیادتی کا بدلہ لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ قانونِ عدل کے مطابق ایسا کرنا کوئی جرم نہیں (بلکہ اس سے جرام کی روک تھام ہوتی ہے)

42:43 وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(اور جس شخص نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو بے شک یہ ہمت کے کام ہیں)

لیکن جو لوگ (قوت واقتدار حاصل ہو جانے کے باوجود جادہء حق وانصاف پر) استقامت سے جمے رہیں اور کمزوروں پر ظلم اور زیادتی کرنے کے بجائے انہیں اپنی حفاظت میں لے آئیں تو یہ بڑی ہمت اور عزیمت کے کام اور بلند سیرت و کردار کے آئینہ دار ہیں۔

42:48 إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ

(تمہارا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے)

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۚ

(اور اگر ان کے اعمال کے بدلے میں ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے)

اگر یہ سب کچھ واضح کر دینے کے بعد بھی یہ لوگ اس دعوت سے اعراض کریں تو پھر اے رسول! تمہارے ذمے اور کچھ نہیں) ہم نے تمہیں ان پر داروغہ مقرر نہیں کیا(کہ تو انہیں مار مار کر سیدھے راستے پر چلائے) تیرے ذمے فقط یہ ہے کہ تو اس ضابطہ ہدایت کو ان تک پہنچا دے (ان کا یہ اعراض وانکار اس لئے ہے کہ انہیں اِس وقت سامانِ زیست کی فراوانیاں حاصل ہیں اور) انسان کی کیفیت یہ ہے کہ جب اسے زندگی کی خوشگواریاں حاصل ہوتی ہیں تو یہ اکڑنے اور اترانے لگ جاتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کا سارا الزام خدا پر دھرتا ہے حالانکہ وہ مصیبت خود اس کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا واقع ہوا ہے۔

42:50 اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

(بے شک وہ جاننے والا ہے قدرت والا ہے)

اور کسی کے ہاں لڑکیاں اور لڑکے دونوں اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی یہ سب کچھ اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے جن کی بنیاد علم خداوندی پر ہے۔

42:52 وَاِنَّكَ لَـتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(اور بے شک تم ایک سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہو)

اسی طرح اے رسول! ہم نے اس قرآن کو تیری طرف وحی کیا ہے یہ ہمارے عالم امر سے بڑی توانائیاں ساتھ لئے تیری طرف نازل ہوا ہے (اسے تم نے اپنی محنت اور کسب وہنر سے حاصل نہیں کیا کسب وہنر سے حاصل کرنا تو ایک طرف رہا) تجھے تو اس سے پہلے اس کا بھی علم نہیں تھا کہ خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیسی ہوتی ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں! ہم نے اس قرآن کو جگمگاتا ہوا نور بنا دیا ہے جس سے ہم اپنے بندوں کو اپنے قانونِ مشیت کے مطابق زندگی کا صحیح راستہ دکھاتے ہیں اور وہ قانونِ مشیت یہ ہے کہ جو شخص عقل وفکر سے کام لے کر اس کی طرف رجوع کرے وہ اس سے راہ نمائی حاصل کر سکتا ہے اسی طریق کے مطابق اے رسول! تو بھی لوگوں کو زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الزخرف (43)

43:3 اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

(ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو)

تاکہ تم عقل وفکر سے کام لے کر اسے سمجھ سکو۔

43:8 وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ

(اور اگلے لوگوں کی مثالیں گزر چکیں)

سو ہمارے قانون مکافات نے اُن قوموں کو تباہ کر دیا حالانکہ ان کے آہنی پنجوں کی گرفت اِن (مخاطین) سے کہیں زیادہ مضبوط تھی جو کچھ ان کے ساتھ ہوا وہی ان کے ساتھ ہو گا۔

43:10 الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ)

(یہ ٹھیک ہے کائنات کو اسی خدا نے پیدا کیا ہے) جس نے اس زمین کو تمہارے لئے آرامگاہ بنایا ہے اور اس میں تمہارے لئے مختلف راستے رکھ دیئے ہیں تاکہ تم اپنی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جایا کرو۔

43:13 سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

(پاک ہے وہ جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم ایسے نہ تھے کہ ان کو قابو میں کرتے)

اور جب تم سوار کے لئے ان کی پشت پر جم کر بیٹھ جاؤ تو تم اپنے نشوونما دینے والے کی نعمتوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے لاؤ اور بیساختہ پکار اٹھو کہ فی الواقعہ خدا کی ذات ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے جس نے ان تمام چیزوں کو ہمارے تابع فرمان کر دیا ورنہ (وہ اگر انہیں ایسا نہ بناتا تو) یہ ہمارے بس کی بات نہ تھی کہ ہم انہیں اس طرح مسخر کر لیتے۔

43:14 وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

(اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں)

اس کے بعد تمہاری رَوش یہ ہونی چاہئے کہ تمہارا ہر قدم خدا کے بتائے ہوئے راستے کی طرف اُٹھے۔

43:15 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ

(بے شک انسان کھلا ہوا ناشکرا ہے)

لیکن ان لوگوں کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ ایک طرف اس کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ساری کائنات خدا ہی کی پیدا کردہ ہے اور دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ خدا کی اولاد بھی ہے حالانکہ علاوہ دیگر اعتراضات یہ بنیادی حقیقت بھی قابل غور ہے کہ جب بھی پیدائش بہ سلسلہ تولید ہو گی تو والد

کا ایک حصہ اولاد میں منتقل ہو کر آجائے گا جس سے والد ناقص رہ جائے گا اور خدا اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ ناقص رہ جائے تم دیکھو کہ انسان کس طرح کھلی ہوئی حقیقتوں پر پردے ڈالتا اور ان سے انکار کرتا ہے۔

43:22 اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ

(ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے)

ان کے پاس اپنے اس عقیدہ کی سند اور دلیل ہے تو بس اتنی کہ "ہم نے اپنے اسلاف کو اس روش پر چلنے دیکھا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چلے جا رہے ہیں" (یعنی یہ عقائد ہم نے اپنے اسلاف سے وراثت میں پائے ہیں اس لئے ہم انہیں صحیح سمجھتے ہیں! کس قدر کمزور ہے دلیل اور کس قدر باطل ہے یہ مسلک)!

43:23 وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ

(اور ہم ان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں)

لیکن یہ "دلیل" کچھ انہی کی طرف سے پیش نہیں کی جا رہی ہم نے تجھ سے پہلے جس قوم کی طرف بھی کوئی رسول بھیجا جو انہیں اُن کی غلط روش کے تباہ کن عواقب سے متنبہ کرتا تھا تو وہاں کے سہل انگار اور آسودہ حال لوگوں نے (جو نہ علمی دنیا میں تحقیق و تدقیق سے کام لینا چاہتے تھے اور نہ ہی اپنی محنت سے کما کر کھانے کے عادی تھے وہ دوسروں کی کمائی پر عیش کرتے تھے ان لوگوں نے) ہمیشہ یہ کہہ کر ان رسولوں کی مخالفت کی کہ ہم نے جس مسلک پر اپنے آباء واجداد کو دیکھا ہے ہم اس پر چلتے جائیں گے اُسے کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑیں گے (اُن کی "پیشوائیت" کا راز ہی اس میں تھا کہ لوگ عقل و فکر سے کام نہ لیں بلکہ جس راستے پر چلتے آرہے ہیں آنکھیں بند کر کے اس راستے پر چلتے جائیں)

43:30 وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ

(اور جب ان کے پاس حق آگیا انہوں نے کہا کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں)

لیکن جب اس طرح حق ان کی طرف آیا تو یہ کہنے لگے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔

43:32 وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

(اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں)

اچھا! تو گویا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نبوت جیسی چیز بھی جو خالصتہً خدا کی رحمت اور موہبت ہے اِن کے معیار کے مطابق بانٹی جایا کرے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ نبوت تو بہت بڑی چیز ہے دنیاوی زندگی کی معیشت بھی ان کے معیاروں کے مطابق تقسیم نہیں ہوتی اکتساب رزق کی بنیادی استعداد اور صلاحیت مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے اور اسی لئے ہر ایک کمائی میں فرق ہوتا ہے استعدادوں کا یہ فرق اس لئے رکھا گیا ہے کہ معاشرہ میں مختلف کام ہوتے ہیں جن کے لئے مختلف قسم کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے انسانی زندگی کا اجتماعی کاروبار اسی طریق سے چلتا ہے لیکن اس سے تکریم انسانیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سو جب اکتسابِ رزق کی بنیادی صلاحیت واستعداد کی یہ کیفیت ہے کہ وہ افراد کی اپنی پیدا کردہ نہیں ہوتی خدا کی عطا کردہ ہوتی ہے۔

43:36 وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُـقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

(اور جو شخص رحمان کی نصیحت سے اعراض کرتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے)

(لیکن اکثر لوگ اس بنیادی اصولِ حیات سے رو گردانی کرتے ہیں پھر ہوتا یہ ہے کہ) جونہی کسی نے نظامِ ربوبیت کے تصور سے منہ موڑا اُسی جیسے اور سرکش لوگ جھٹ سے اس کے ساتھ آملے اور اس پر بُری طرح سے مسلط ہوئے۔

43:43 اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَـقِيْمٍ

(بے شک تم ایک سیدھے راستے پر ہو)

اس لئے تو ان کی کسی بات کی پرواہ نہ کر اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اس کا اتباع کئے جا تو بالکل سیدھے راستے پر جا رہا ہے (اس لئے تو اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ کر رہے گا)

43:51 اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

(کیا تم لوگ دیکھتے نہیں)

(فرعون اس انقلابی تحریک کے بڑھتے ہوئے اثرات سے اس قدر خائف تھا کہ) وہ ملک میں اس قسم کے اعلانات کرتا رہتا تھا کہ اے میری قوم! کیا میں مملکت مصر کا مالک نہیں ہوں؟ کیا یہ نہریں جو میرے انتظام کے ماتحت جا رہی ہیں اور جن پر تمہاری معیشت کا دارومدار ہے میری نہیں ہیں؟ کیا تم ان باتوں پر غور نہیں کرتے؟

43:52 وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ

(اور صاف بول نہیں سکتا)

کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ میں اس شخص کے مقابلہ میں کس قدر بہتر اور برتر ہوں جو ہماری محکوم قوم کا ایک فرد ہے اس لئے نہایت پست اور کمزور پھر یہ ایسا دہقانی اور گنوار ہے کہ اسے کھل کر بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں آتا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ

(پھر ہم نے ان کو ماضی کی داستان بنا دیا اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ عبرت)

اور وہ ایک زندہ قوم کے بجائے داستانِ پارینہ بن گئے جو آنے والوں کے لئے ایک عبرتناک نظیر کے طور پر بیان ہوتی ہے۔

43:58 بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

(یہ مثال وہ تم سے صرف جھگڑا کرنے کیلئے بیان کرتے ہیں)

کہ (جب تو شرک کی مخالفت کرتا ہے اور توحید کی تعلیم دیتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے کہ ہمارے معبودوں کی اس قدر مخالفت کی جاتی ہے اور عیسائیوں کے معبود کی تعریف کی جاتی ہے) اِن کا معبود ہمارے معبودوں سے کس طرح بہتر ہے؟ لیکن ان کا یہ اعتراض محض جھگڑے کی خاطر ہے بات کو بالوضاحت سمجھنے کے لئے نہیں یہ لوگ ہیں ہی بڑے جھگڑالو) (ورنہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تو عیسائیوں کے شرک کی بھی اسی طرح مذمت کرتا ہے جس طرح ان کے شرک کی اور تعظیم خدا کے رسول عیسٰی علیہ السلام کی کرتا ہے جس نے توحید کی تعلیم دی تھی)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

(بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی تو تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے)

یاد رکھو! میرا اور تمہارا نشو و نما دینے والا، اللہ ہے لہٰذا تم صرف اس کی محکومیت اختیار کرو یہی زندگی کا سیدھا اور توازن بدوش راستہ ہے۔

43:65 فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

(پھر گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا)

(یہ تھی توحید کی وہ تعلیم جسے عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس کے بعد اس کے متبعین کے) مختلف فرقوں نے باہمی اختلاف کیا (اور مختلف عقائد کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے شرک میں مبتلا ہو گئے) سو جن لوگوں نے اس باب میں اس قسم کی زیادتی سے کام لیا ہے ان کے لئے الم انگیز عذاب کی تباہی ہے۔

43:70 اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ

(جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں تم شاد کیئے جاؤ گے)

ان سے کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے ساتھی جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم خوشگواریوں کی زندگی بسر کرو گے اور نغماتِ حیات آور سے لطف اندوز ہو گے۔

43:71 وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ

(اور وہاں وہ چیزیں ہوں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہو گی)

وہاں سونے کی طشتریوں اور پیالوں میں کھانے پینے کی چیزیں ان کے گردگردش میں ہونگی اس میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آرزو ان کے دِل میں پیدا ہو گی اور جو اِن کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو گا ان سے کہا جائے گا کہ اب تم اس میں رہو گے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیے گئے اس کی وجہ سے جو تم کرتے تھے)

(72) اس لئے کہ یہ وہ جنت ہے جس کے تم، اپنے اعمال کے نتیجے میں، مالک بنائے گئے ہو۔ لہٰذا، اس کے چھن جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

43:79 اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ

(کیا انہوں نے کوئی بات ٹھہرالی ہے تو ہم بھی ایک بات ٹھہرالینگے)

(اے رسول! ان مخالفین نے) تمہاری مخالفت کی تمام تدبیروں کو اپنی طاقت کے مطابق بہت مستحکم کر لیا ہے اس کے جواب میں ہم نے بھی اپنی تدبیروں کو مستحکم بنا رکھا ہے۔

43:82 سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

(آسمانوں اور زمین کا خداوند عرش کا مالک وہ ان باتوں سے پاک ہے جس کو لوگ بیان کرتے ہیں)

میں جس ہستی کو خدا مانتا ہوں وہ اس قسم کے باطل تصورات سے بہت دور ہے وہ تمام کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کا رب اور آقا ہے وہ ان سب کی نشو و نما کرتا ہے اور سب کا مرکزی کنٹرول اسی کے ہاتھ میں ہے۔

43:84 وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ

(اور وہی ہے جو آسمان میں خداوند ہے اور وہی زمین میں خداوند ہے)

یہ انتباہ اس خدا کی طرف سے ہے جس کا قانون خارجی کائنات میں بھی کارفرما ہے اور خود انسانی دنیا میں بھی ساری کائنات کی زمام اقتدار اس کے ہاتھ میں ہے یہ تم تمام نظم ونسق علم وحکمت کی بنا پر سرانجام پارہا ہے۔

43:85 وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

(اور اسی کے پاس قیامت کی خبر ہے)

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس میں کامل اقتدار واختیار ایک خدا کا کارفرما ہے کائنات کی ہر شے اُس کے نظام ربوبیت کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے وہ عظیم انقلاب کب واقع ہوگا (جس میں یہ عالمگیر ربوبیت انسانی دنیا میں بھی جاری وساری ہو جائے گی) اس کا علم خدا ہی کو ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھ رہا ہے۔

43:89 فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ

(پس ان سے درگزر کرو اور کہو کہ سلام ہے تم کو)

(لیکن جو دیدہ ودانستہ 'خودکشی پر تلا بیٹھا ہو اس کی حالت پر غم کھانے سے کیا حاصل؟ اس لئے اے رسول!) تو ان کا خیال چھوڑ دے اور ان سے کہہ دے کہ میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں اس سے تمہاری سلامتی مقصود ہے لیکن اگر یہ اس کے باوجود صحیح راستہ اختیار نہ کریں تو یہ عنقریب دیکھ لیں گے کہ ان کی غلط رَوش کا نتیجہ کیا نکلا؟

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الدخان (44)

44:3 إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ

(ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے بیشک ہم آگاہ کرنے والے تھے)

اس کا آغازِ نزول (رمضان کی) ایک ایسی رات میں ہوا جو ساری دنیا کے لئے صد ہزار برکات وسعادت کا موجب بن گئی (اور جس میں دنیا کو حق وباطل کے ماپنے کے پیمانے مل گئے یہ ہمارے اُسی پروگرام کے مطابق نازل ہوئی جس کی رُو سے ہم شروع ہی سے انسانوں کو ان کی غلط رَوش کے نتائج سے آگاہ کرتے چلے آرہے ہیں (یہ اسی سلسلہ ءرشد وہدایت کی آخری کڑی ہے)

44:4 فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ

(اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ کیا جاتا ہے)

اس میں ان تمام امور کو جو آسمانی حکمت پر مبنی ہیں (غلط امور سے) الگ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

44:6 رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

(تیرے رب کی رحمت سے)

یہ خدا کی رحمت ہے (جو اس نے انسانوں کی راہ نمائی کے لئے وحی کا سلسلہ جاری کیا) وہ سب کی سنتا ہے اور جانتا ہے (کہ انسانی راہ نمائی کے لئے کس کس بات کی ضرورت ہے)

44:8 لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ

(اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے)

ۚ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ

(تمہارا بھی رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب)

اس لئے کہ نشوونما ہمیشہ ایک لگے بندھے قانون کے مطابق ہو سکتی ہے اور کائنات میں خدا کے علاوہ اور کسی کا قانون کارفرما نہیں حتیٰ کہ اشیائے کائنات اور افراد کی طرح قوموں کی موت اور حیات بھی اُسی کے قانون سے وابستہ ہے۔ یہ ہے وہ خدا جو تمہاری نشوونما کا بھی اسی طرح کفیل ہے جس طرح تمہارے آباءواجداد کی نشوونما کا کفیل تھا اور اسی لئے جس طرح اس نے تمہارے آباءواجداد سابقہ اقوام کی راہ نمائی کے لئے اپنی وحی بھیجی تھی تمہاری راہ نمائی کے لئے بھی وحی بھیجی ہے۔

44:9 بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ

(بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے کھیل رہے ہیں)

لیکن یہ لوگ ایسی عظیم حقیقت کے متعلق شک وشبہ میں پڑے ہیں اور زندگی کو محض ایک کھیل تماشہ سمجھ رہے ہیں۔

44:12 رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ

(اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں)

اُس وقت یہ لوگ پکار اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو اس تباہی کو ہم سے دور کر دے ہم تیرے قوانین پر ایمان لاتے ہیں۔

44:20 وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ

(اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو)

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو کہ مجھے سنگسار کر دو گے میں اس کے لئے اُس خدا سے سامانِ حفاظت طلب کروں گا جو تمہاری اور میری دونوں کی نشوونما کا کفیل اور آقا ہے۔

44:25 كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

(انہوں نے کتنے ہی باغ اور چشمے)

44:26 وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ

(اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات)

44:27 وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ

(اور آرام کے سامان جن میں وہ خوش رہتے تھے چھوڑ دیئے گئے)

44:28 كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ

(اسی طرح ہوا اور ہم نے دوسری قوم کو ان کا مالک بنا دیا)

44:29 فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ

(پس نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو مہلت دی گئی)

چنانچہ ایسا ہی ہوا تو دیکھو! اہلِ فرعون نے کس قدر باغات اور چشمے اور فصلیں اور رفیع الشان محلات اور گوناگوں سامان آسائش جس میں وہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کیا کرتے تھے پیچھے چھوڑ دیئے اس طرح وہ اپنا ساز و ویراق چھوڑ کر تباہ ہو گئے اور ہم نے دوسرے لوگوں کو اس کا وارث بنا دیا ہے سو ان کی اس تباہی پر نہ آسمان رویا نہ زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی کیونکہ ظہور نتائج کے وقت مہلت نہیں ملا کرتی۔

44:41 يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَـيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

(کوئی رشتہ دار کسی رشتہ دار کے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی ان کی کچھ حمایت کی جائے گی)

44:42 اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ

(ہاں مگر وہ جس پر اللہ رحم فرمائے)

اُس وقت اِن نتائج سے بچنے کے لئے نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام آسکے گا اور نہ ہی ان لوگوں کو کسی قسم کی مدد پہنچ سکے گی ہاں! جن لوگوں کی نشوونما قانون خداوندی کے مطابق ہوئی ہو گی انہیں اُس دن کوئی خوف و حزن نہیں ہو گا خدا کا قانونِ ربوبیت بڑے غلبہ کا مالک ہے۔

44:51 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ

(بیشک خدا سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے)

44:52 فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

(یعنی باغوں اور نہروں میں)

44:53 يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

(باریک ریشم اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے)

44:54 كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ

(یہ بات اسی طرح ہے اور ہم ان سے بیاہ دیں گے حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی)

44:55 يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ

(وہ اس میں طلب کریں گے ہر قسم کے میوے نہایت اطمینان سے)

44:57 فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ

(یہ تیرے رب کے فضل سے ہو گا)

44:58 فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

(پس ہم نے اس کتاب کو تمہاری زبان میں آسان بنا دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں)

جو لوگ قوانین خداوندی اور نظام ربوبیت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں وہ مقام امن یعنی باغات اور میٹھے چشموں میں ہونگے جسے جنت کی زندگی کہتے ہیں جس میں ملبوسات ریشم کے اور بھائیوں کی طرح خوش وخرم مساوات سے رہنا سہنا ہو گا فریب کاری کی طرف میلان نہ ہو گا۔ یہ حقائق ہیں لیکن ان کا بیان تشبیہات واستعارات کی زبان میں ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الجاثية (45)

45:3 اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

(بے شک آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیئے)

اس کے غلبہ وحکمت کی نشانیاں صحن کائنات میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں لیکن یہ انہی کو نظر آسکتی ہیں جو اس کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھیں۔

45:6 فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ

(پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے)

جس خدا کے قوانین خارجی کائنات میں اس حسن وخوبی سے کار فرماہیں اُسی نے انسانی معاشرہ کی تشکیل کے لئے اس کتاب میں قوانین دیئے ہیں جو تم پر بالحق نازل کئے جاتے ہیں ان سے پوچھو کہ اگر وہ خدا کی طرف سے دیئے ہوئے اِن قوانین اور اُس کی ان نشانیوں پر جو کائنات میں بکھری پڑی ہیں غور وفکر کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے تو پھر وہ کونسی ایسی بات ہو گی جس پر یہ ایمان لائیں گے ؟

45:7 وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ

(خرابی ہے ہر اس شخص کیلیئے جو جھوٹا ہو)

(اس ضابطہ ہدایت کے اتباع سے کامرانیاں اور کامیابیاں نصیب ہوں گی اس کے برعکس) اس شخص کے لئے تباہی اور بربادی ہو گی جو اِسے اِس لئے قبول نہیں کرتا کہ اس کی رُو سے جدوجہد کی زندگی بسر کرنی پڑے گی اور اس کی مفاد پرستیوں نے اس میں سہل انگاری اور اضمحلال پیدا کرر کھا ہے اس کے انکار کی اصلی وجہ تو یہ ہے لیکن وہ اسے مختلف دروغ بافیوں اور مکاریوں کے پردے میں چھپاتا ہے۔

45:12 اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ

(اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں)

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو)

خدا کے قوانین زندگی کی خوشگواریوں کے راستے کس طرح سامنے لاتے ہیں اس کا کچھ انداز اُس کے کائناتی قوانین پر غور وفکر سے لگ سکتا ہے (مثلاً) تم دیکھو کہ اس نے اس قدر پر خروش اور بے پایاں سمندر کو کس طرح تمہارے لئے مسخر کرر کھا ہے کہ اس میں اُس کے قانون کے مطابق کشتیاں چلتی رہتی ہیں تا کہ تم سامان معیشت کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل سکو اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کریں۔

45:18 ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

(پھر ہم نے تم کو دین کے ایک واضح طریقے پر قائم کیا پس تم اسی پر چلو)

اِن کے بعد اب ہم نے (اے رسول!) تمہیں اپنی وحی کے واضح راستے پر چلایا ہے تو اس کی پیروی کئے جا اور ان لوگوں کے خیالات کا اتباع مت کر جنہیں حقیقت کا علم نہیں۔

45:19 وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

(اور ڈرنے والوں کا ساتھی اللہ ہے)

یہ لوگ قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں تیرے کچھ کام نہیں آسکیں گے (یہ لوگ تمہارے خلاف جتھ بندیاں بھی کر رہے ہیں اس لئے کہ) قانونِ خداوندی سے سرکشی برتنے والے حق کی مخالفت میں سب ایک دوسرے کے دوست اور رفیق بن جاتے ہیں (لیکن تمہیں ان سے خائف ہونے کی کوئی وجہ نہیں اس لئے کہ) جو لوگ قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں ان کا کارساز اور سرپرست خود خدا ہو جاتا ہے۔

45:20 هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ

(یہ لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں)

یہ ضابطہ قوانین جو تمہیں دیا گیا ہے تمام نوع انسان کے لئے علم و بصیرت کی شمع نورانی ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کی صداقت پر یقین رکھیں زندگی کی صحیح منزل کی طرف راہ نمائی اور انسانیت کی نشو و نما کا ذریعہ۔

45:22 وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا)

انہیں یہ معلوم نہیں کہ خدا نے اس تمام کائنات کو بالحق پیدا کیا ہے (یونہی بیکار اور اور تخریبی نتائج مرتب کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا مقصد اس سے یہ ہے کہ) ہر شخص کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ برآمد ہو جائے اور کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہو (یہ تمام کارگہ کائنات اس لئے سرگرمِ عمل ہے کہ انسان کا ہر عمل ٹھیک ٹھیک نتیجہ پیدا کرے)

45:23 أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ

(کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے)

(یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب انسان کو عقل و فہم دے دیا گیا تو پھر اسے وحی کی راہ نمائی کی کیا ضرورت ہے) لیکن کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جو اپنے جذبات ہی کو اپنا معبود بنالیتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو اس کی خواہشات کا تقاضا ہوتا ہے تم نے دیکھا کہ وہ علم و عقل رکھنے کے باوجود کس طرح غلط راستوں پر چلے جاتا ہے اس پر جذبات اس بری طرح غالب آجاتے ہیں کہ یوں نظر آتا ہے گویا اس کے کانوں پر اور دل پر مہریں لگ چکی ہیں اور اس کی آنکھوں پر پردے پڑ چکے ہیں اسے نہ کچھ سنائی دیتا ہے نہ دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ بوجھ کچھ کام کرتی ہے۔ ذرا سوچو کہ جو شخص اس طرح اپنے جذبات سے مغلوب ہو جائے تو وحی خداوندی کے علاوہ وہ کونسی طاقت ہے جو اس کی راہ نمائی صحیح راستے کی طرف کر سکتی ہے؟

45:27 وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ

(اور جس دن قیامت قائم ہوگی تمام اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے)

یہ سب کچھ اس خدا کے قانون کے مطابق ہوتا ہے جس کا اقتدار تمام کائنات کو محیط ہے جب وہ انقلاب عظیم واقع ہوگا تو یہ لوگ جو باطل کی روش پر چل رہے ہیں سخت نقصان اٹھائیں گے۔

45:29 هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ

(یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے اوپر ٹھیک گواہی دے رہا ہے)

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(ہم لکھواتے جارہے تھے جو کچھ تم کرتے تھے)

(ان سے کہا جائے گا کہ) جو کچھ تم کیا کرتے تھے وہ سب اس رجسٹر میں لکھ لیا جاتا تھا اس لئے یہ جو کچھ کہے گا ٹھیک کہیگا نہ کم نہ زیادہ بالکل صحیح۔

45:36 فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(پس ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب ہے تمام عالم کا)

اُس وقت زندگی کا وہ نقشہ مرتب ہوگا جس میں خدا کی وہ ربوبیت جو کائنات میں اِس طرح پھیلی ہوئی ہے عالم انسانیت میں بھی اُسی طرح جلوہ بار ہوگی اور ہر ایک کی زبان سے بیساختہ داد تحسین لے لیگی

45:37 وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠

(اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں)

اور ہر ایک اس کا اعتراف کرے گا کہ فی الحقیقت ساری کائنات میں اقتدار واختیار صرف ایک خدا کے ہے ہر شے پر اُسی کا غلبہ ہے اور یہ غلبہ حکمت پر مبنی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الأحقاف (46)

46:4 اِيۡتُوۡنِيۡ بِكِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

(میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لے آؤ یا کوئی علم، جو چلا آتا ہو اگر تم سچے ہو)

ان لوگوں سے کہو کہ جن ہستیوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو کیا تم نے کبھی ان کے متعلق غور بھی کیا ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ یا کائناتی نظم و نسق میں ان کا کیا دخل ہے اگر تم اپنے اس عقیدہ میں سچے ہو تو اس کی تائید میں کسی سابقہ آسمانی کتاب کی سند لاؤ یا کوئی علمی دلیل پیش کرو۔

46:7 قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ

(تو منکر لوگ اس حق کی بابت جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے)

جب ان منکرین حق کے سامنے واضح قوانین پیش کئے جاتے ہیں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

46:8 كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًا بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَكُمۡ

(وہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے)

بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اس (رسول) نے اسے خود ہی وضع کر لیا ہے اور اسے وحی کہہ کر خدا کی طرف منسوب کرتا ہے ان سے کہو کہ اگر میں واقعی ایسا کرتا ہوں تو اس جرم کی پاداش میں خدا کی طرف سے جو وبال مجھ پر پڑے گا تم میں سے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ مجھے اُس سے بچا سکے (اصل یہ ہے کہ تم اپنی مفاد پرستیوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور) اس قسم کی لغو اور دور از کار باتیں بناتے رہتے ہو خدا پر یہ حقیقت اچھی طرح سے روشن ہے وہ میرے دعوائے نبوت اور تمہاری مخالفت اور انکار کے معاملہ میں سب سے بڑا شاہد ہے وہی سب کو حفاظت اور نشو و نما کا سامان مرحمت کرتا ہے۔

46:11 فَسَيَقُوۡلُوۡنَ هٰذَاۤ اِفۡكٌ قَدِيۡمٌ

(تو اب وہ کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے)

اور یہ لوگ (یہود) جو اس قران کی صداقت سے انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر ہم اس میں کوئی بہتر بات پاتے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ عرب کے یہ اُمّی تو اسپر ایمان لے آتے اور ہم ان سے پیچھے رہ جاتے! (علم و فضل کا کونسا میدان ہے جس میں یہ لوگ ہم سے آگے ہیں! لہٰذا اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کوئی ایسی بلند اور بہتر تعلیم نہیں پیش کرتا۔ جس پر ہم ایمان لائیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ) چونکہ یہ لوگ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے قرآن سے ہدایت یاب نہیں ہو سکے اس لئے اب محض اپنی بات کی پچ کیلئے کہتے ہیں کہ یہ تو اسی قسم کا جھوٹ ہے جسے اس سے پہلے بھی لوگ یونہی تراشتے تھے۔

46:13 اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

(بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

یعنی ان لوگوں کو جو اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا رب صرف (ایک) اللہ ہے اور پھر اس ایمان پر نہایت استقامت سے جم کر کھڑے رہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کسی قسم کا خوف اور حُزن نہیں ہو گا۔

46:15 وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا

(اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا ہے)

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

(اور یہ کہہ وہ نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو)

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ

(اور میری اولاد میں بھی مجھ کو نیک اولاد دے)

اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبر داروں میں سے ہوں)

یہ دنیا اور آخرت کا جنتی معاشرہ ہے جس میں گھر کے بزرگ اور خورد سب قوانین خداوندی کے رنگ میں رنگے ہوں گے وہ اپنے ماں باپ سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے کہیں گے کہ اے میرے نشوونما دینے والے !تو مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کر میں اپنے آپ پر ایسا ضبط اور کنٹرول رکھوں کہ جن نعمتوں سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے میں انہیں صحیح مصرف میں استعمال کروں اور تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق صلاحیت بخش کام کروں اور میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر سکوں۔

46:17 مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

(پس وہ کہتا ہے کہ یہ سب اگلوں کی کہانیاں ہیں)

(یہ سعادتمند اولاد کی کیفیت کا تذکرہ تھا اس کے برعکس وہ اولاد ہوتی ہے جو) اپنے ماں باپ سے کہتی ہے کہ تف ہے تم پر جو مجھے اس قسم کی تعلیم دیتے ہو کہ انسان مرنے کے بعد بھی زندہ ہو گا حالانکہ میں دیکھتا ہو کہ مجھ سے پہلے کتنی ہی نسلیں مر مرا چکی ہیں (ان میں سے کسی کو زندہ ہوتے میں نے نہیں دیکھا) وہ بچارے کبھی اللہ سے فریاد کرتے ہیں (کہ تو اسے صحیح راستے پر آنے کی توفیق عطا فرما اور کبھی) اُس سے کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو کیوں تباہی میں ڈال رہا ہے خدا کے قانونِ مکافات اور حیاتِ آخرت پر ایمان رکھ یاد رکھ !جو کچھ خدا نے کہا ہے وہ حرفاً حرفاً سچ ہے وہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ (مجھے سب معلوم ہے) یہ پہلے لوگوں کے گھڑے ہوئے افسانے ہیں (جو تم تک متوارث پہنچے ہیں مرنے کے بعد کوئی زندہ نہیں ہوتا)

46:21 ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

(میں تم پر ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں)

جن قوموں نے اس قسم کی روش اختیار کی تھی (اے رسول !تو) اِن میں سے قوم عاد کی سرگذشت انہیں سنا جن کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے ہود کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا وہ کوئی نیا پیغمبر نہیں تھا اس سے پہلے مختلف قوموں کی طرف اور پیغمبر بھی آچکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے (اِس وقت بالخصوص اس کا تذکرہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ تمہارے مخالفین کی رَوش اُس قوم سے ملتی جلتی ہے بہر حال) وہ احقاف کے علاقہ میں رہنے

والوں کو ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے آیا تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کے سوا کسی اور کی اطاعت مت کرو مجھے ڈر ہے کہ جو روش تم نے اختیار کر رکھی ہے اس کا نتیجہ بہت بڑی تباہی ہو گا۔

46:23 وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ

(لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کی باتیں کرتے ہو)

اس نے کہا کہ اس کا علم میرے خدا ہی کو ہے کہ وہ عذاب کب اور کس شکل میں آئے گا میرا فریضہ صرف اتنا ہے کہ مجھے جو پیغامات دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہے انہیں تم تک پہنچا دوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم بڑی ہی بیو قوف قوم ہو (کہ میں تم سے جو کچھ کہتا ہوں تم اس پر غور و فکر کرتے نہیں اور اس پر اصرار کئے جا رہے ہو کہ جس تباہی سے تمہیں آگاہ کیا جاتا ہے وہ جلدی کیوں نہیں آتی)

46:26 وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

(اور ان کو اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے)

(اور وہ کوئی ایسی ویسی قوم نہیں تھی) جس قدر جاہ و جلال اور غلبہ و اقتدار اُنہیں حاصل تھا ویسا تمہیں بھی حاصل نہیں نیز وہ غیر مہذب اور وحشی قوم بھی نہیں تھی انہیں علم و دانش کے تمام ذرائع سماعت بصارت اور قلب حاصل تھے لیکن چونکہ ان پر مفاد پرستی کے جذبات غالب تھے جس کی وجہ سے وہ قوانین خداوندی کی مخالفت کرتے تھے اس لئے ان کی عقل و دانش اور فہم و فراست ان کے کسی کام نہ آئے اور جن نتائج کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے انہوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا (جب عقلِ انسانی وحی کی روشنی میں کام کرے تو اس کے نتائج بڑے خوشگوار ہوتے ہیں لیکن جب انسان اپنے جذبات سے مغلوب ہو جائے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے اور اس کی عقل و دانش ماؤف ہو جاتی ہے جس طرح نشے کی حالت میں وہ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے)

46:30 قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

(انہوں نے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے کہ جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے ان پیش گوئیوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس کے پہلے سے موجود ہیں)

46:30 يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(وہ حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے)

انہوں نے جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم ایک ایسی کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد (محمدؐ پر) نازل ہوئی ہے۔ وہ ان تمام باتوں کو سچ کر دکھانے والی ہے جو کتاب موسیٰؑ علیہ السلام میں بیان ہوئی تھیں وہ حق کی طرف راہ نمائی کرتی ہے اور انسان کو وہ راستہ دکھائی دیتی ہے جو اسے سیدھا اس کی منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔

46:31 يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

(اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے بچائے گا)

(انہوں نے کہا کہ) اے ہماری قوم کے لوگو! تم اس داعی الی الحق کی دعوت کو قبول کرو اور (جس طرح وہ کہتا ہے اس کے مطابق) خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہاری لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت کرے گا اور تمہیں الم انگیز تباہی سے بچالے گا۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ محمد (47)

47:2 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ

(اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیئے اور اس چیز کو مانا جو محمد پر اتارا گیا ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا)

اُن کر برعکس جو لوگ اس نظام کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں یعنی وہ اُس ضابطہ زندگی (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اور جو ان کے نشوونما دینے والے کی طرف سے حقیقت ثابتہ ہے اور خدا کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ان کے اس یقین محکم اور عمل پیہم کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی اور ان کی صلاحیتیں نشوونما پا کر ان کی حالت سنوار دیں گی۔

47:3 كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ

(یہ اس لیئے کہ جن لوگوں نے انکار کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی)

یہ اس لئے کہ جو لوگ اس نظام کی مخالفت کرتے ہیں وہ باطل کے تخریبی پروگرام کے پیچھے چلتے ہیں اور جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے نشوونما دینے والے کے اُس پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں جو حق پر مبنی اور ٹھوس تعمیری نتائج کا حامل ہے۔ اس طرح اللہ لوگوں سے ان کے احوال وکوائف بیان کرتا ہے۔

47:5 سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ

(وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا اور ان کا حال درست کر دے گا)

اللہ انہیں ان کی منزلِ مقصود تک پہنچائے گا ان کی حالت سنور جائے گی وہ انہیں جنتی زندگی عطا کر دے گا جسے نہایت خوشگوار بنایا گیا ہے۔

47:7 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

(اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جما دے گا)

ان حقائق کی روشنی میں اے جماعتِ مومنین! تم اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر تم نے نظام خداوندی کے قیام میں مدد کی تو خدا تمہاری مدد کرے گا یعنی وہ تمہارے پاؤں جما دے گا (تمہاری اس ثابت قدمی کا نتیجہ یہ ہو گا کہ)

47:10 ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا

(اللہ نے ان کو اکھاڑ پھینکا اور منکروں کے سامنے انہیں کی مثالیں آئی ہے)

یہ وہ اٹل اصول ہے جس کی شہادت اقوام سابقہ کی سرگزشت سے مل سکتی ہے) اگر یہ لوگ زمین میں اِدھر اُدھر چلتے پھرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اُن اقوام کا حشر کیا ہوا تھا جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں انہوں نے خدا کی متعین کردہ صحیح روش پر چلنے سے انکار کیا تو تباہ وبرباد ہو گئیں لہٰذا جو قوم

بھی اس قسم کی رَوش اختیار کرے گی تباہ وبرباد ہو جائیگی (تخریبی روش کا انجام ہر جگہ اور ہر زمانے میں ایک جیسا ہوتا ہے اسی کو وحدتِ کائنات کا قانون کہتے ہیں)

47:11 وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ

(اور منکروں کا کوئی کارساز نہیں)

یہ اس لئے کہ جو لوگ خدا کے قوانین کا اتباع کرتے ہیں خدا ان کا رفیق ہوتا ہے اُس کے قوانین اِن لوگوں کی پشت پناہی کرتے ہیں لیکن جو لوگ ان سے انکار کرتے ہیں ان کا رفیق اور پشت پناہ کوئی نہیں ہوتا۔

47:13 وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ

(اور کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت میں تمہاری اس بستی سے زیادہ تھیں جس نے تم کو نکالا ہے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا پس کوئی ان کا مددگار نہ ہوا)

(اس قسم کی حیوانی سطح پر زندگی بسر کرنے والی) کتنی ہی قومیں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس ہلاکت اور تباہی سے نہ بچا سکی وہ قومیں تیری اس قوم کے مقابلہ میں جس نے تجھے (اے رسول!) گھر تک سے نکال دیا ہے قوت وحشمت میں کہیں بڑھ کر تھیں (جب وہ تباہ ہو گئیں تو یہ قوم کس طرح محفوظ رہ سکے گی؟)

47:15 مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ

(جنت کی مثال جس کا وعدہ ڈرنے والوں سے کیا گیا ہے)

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ

(اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں نہریں ایسے پانی کی جس میں تغیر نہ ہو گا اور نہریں ہو نگی دودھ کی جس کا مزہ نہیں بدلا ہو گا اور نہریں ہو نگی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی اور نہریں ہو نگی شہد کی جو بالکل صاف ہو گا)

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ

(اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہو گی)

(یہ تو رہی راستے کی مثال اب ان کی منزل کی طرف آؤ)۔ ایک شخص کا مقام وہ جنت ہے جس کا وعدہ متّقیوں سے کیا گیا ہے اس جنت کی مثال یوں سمجھو کہ اس میں ایسے صاف اور شیریں پانی کی ندیاں رواں ہیں جنتی معاشرہ میں سامانِ حیات روک کر نہیں رکھا جاتا سب کے لئے کھلا رہتا ہے اس لئے اس میں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔

47:17 وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

(اور جن لوگوں نے ہدایت کی راہ اختیار کی تو اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو ان کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے)

ان کے برعکس جو لوگ قوانین خداوندی سے راہ نمائی حاصل کرتے ہیں تو اللہ اُن کی ہدایت حاصل کرنے کی استعداد کو اور بڑھاتا ہے جس سے وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ ان قوانین کی پوری پوری نگہداشت کر سکیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

47:19 فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

تم اس حقیقت پر یقن رکھو کہ کائنات میں خدا کے سوا کسی کا غلبہ واقتدار نہیں اس لئے تمہارے مخالفین خود تیرے اور جماعت مومنین کے مردوں اور عورتوں کے خلاف جو تہمتیں تراشتے اور بہتان باندھتے ہیں تم ان سے افسردہ خاطر نہ ہو بلکہ ان کے مضر اثرت سے محفوظ رہنے کے لئے قانونِ خداوندی سے حفاظت طلطب کرتے رہو وہ جانتا ہے کہ اس وقت تمہاری نقل وحرکت (مکہ سے مدینہ کی طرف) کس طرح ہو رہی ہے اور بالآخر اسے کہاں جاکر ٹھیرنا ہے۔

47:24 اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے تالے لگے ہوئے ہیں)

حیرت ہے کہ یہ لوگ قرآن میں غور و تدبر کیوں نہیں کرتے؟ ان کے دلوں پر کیوں ایسے تالے پڑگئے کہ ان میں عقل وبصیرت کی کوئی بات جاتی ہی نہیں؟

47:33 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

(اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو)

(لیکن اے جماعتِ مومنین تم یہ نہ سمجھ لینا کہ یہ سب کچھ خدا خود ہی کر دے گا اور تمہیں کچھ نہیں کرنا پڑے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ) تم اس نظامِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرو جسے رسول نے متشکل کیا ہے اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھاؤ جس سے تمہارا کیا کرایا ضائع چلا جائے۔

47:35 وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

(اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں کمی نہ کرے گا)

(اے جماعتِ مومنین!) اب جو ان مخالفین کے ساتھ جنگ تک کی نوبت آگئی ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم (ان منافقین کی اس قسم کی حرکات سے) افسردہ خاطر ہو کر اپنی جدوجہد میں سست ہو جاؤ یا اس خیال سے کہ تم کمزور ہو ان سے دب کر صلح کی درخواست کرو یقین رکھو! تم ان پر ضرور غالب آؤ گے اس لئے کہ خدا کے قانون کی تائید ونصرت تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری کوششوں کے نتائج میں کبھی کمی نہیں کرے گا۔ وہ تمہیں گھاٹے میں نہیں رکھے گا۔

47:36 اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ

(دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل تماشہ ہے)

(پھر اس حقیقت پر بھی نگاہ رکھو کہ) تمہارا منتہا ومقصود محض اس دنیا کے مفاد کا حصول نہیں ہونا چاہئے تمہاری نگاہ زندگی کی بلند مستقل اقدار پر رہنی چاہئے ان کے مقابلہ میں دُنیاوی زندگی وراس کے لوازمات کھیل تماشے سے زیادی حقیقت نہیں رکھتے اگر تم اس بات پر یقین محکم رکھو گے اور (دنیاوی مفاد اور کسی مستقل قدر میں تصادم کی صورت میں) مستقل قدر کی نگہداشت کروگے تو خدا کا قانونِ مکافات تمہیں تمہاری محنتوں کا پورا پورا معاوضہ دے گا اور اس کے بدلے میں تم سے کچھ نہیں مانگے گا (اس لئے اِس وقت تم اس نظام کے قیام کے لئے جو کچھ بن پڑے دے ڈالو یہ سب تمہیں دگنا چوگنا ہو کر واپس مل جائے گا)

47:38 وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

(پس تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے تم محتاج ہو)

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ

(اور اگر اگر تم پھر جاؤ تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے)

لیکن تم میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس نظام خداوندی کے قیام کے لئے اپنا مال کھلا رکھیں تو وہ بخل کرتے ہیں جو شخص اس معاملہ میں بخل سے کام لیتا ہے تو وہ بخل خود اس کی اپنی ذات کے خلاف جاتا ہے اللہ تمہارا محتاج نہیں تم اپنی نشوونما کے لئے اس کے نظام کے محتاج ہو اگر تم اس نظام سے روگردانی کروگے اور اپنے عہد سے پھر جاؤ گے تو وہ تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا جو تمہارے جیسی نہیں ہوگی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الفتح (48)

48:1 اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

(بے شک ہم نے تم کو کھلی ہوئی فتح دیدی)

(1) ہم نے (اے رسول!) تیرے لئے کامیابی وکامرانی کی واضح راہ کشادہ کردی ہے اور ایک فیصلہ کن انقلاب عنقریب آنے والا ہے۔

48:3 وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

(اور تم کو زبردست مدد عطا کرے)

یعنی خدا تجھے بڑا زبردست غلبہ عطا کردے گا۔(اور اس طرح یہ سب دیکھ لیں گے کہ بالآخر حق غالب آتا ہے اور باطل مغلوب ہو جاتا ہے)

48:4 وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

(اور آسمانوں اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں)

یہ اعلان اس خدا کی طرف سے ہے جس نے جماعت مومنین کے دلوں میں اطمینان اور سکون پیدا کر دیا تاکہ اس سے اُن کے ایمان میں مزید تقویت آجائے یہ سب کچھ اِن کائناتی قوتوں کے ذریعے ہوتا ہے جو اُس کے پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتی ہیں تاکہ انسان کے ہر عمل کا نتیجہ ٹھیک ٹھیک مرتب ہو اور یہ سب کچھ خدا کے علم وحکمت کے مطابق ہوتا ہے۔

48:5 وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا

(اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے)

اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جماعتِ مومنین کو ان کے ایمان واعمالِ صالح کے نتیجہ کے طور پر وہ جنتی معاشرہ عطا کردے جس کی خوشگواریوں میں کبھی فرق نہیں آتا اور ان کی معاشرتی ناہمواریوں کو دور کردے اور یہ قانونِ خداوندی کی رُو سے بہت بڑی کامیابی اور کامرانی ہے۔

48:8 اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(بے شک ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے)

(8) (لیکن یہ عمل میں آئے گا تیرے اور تیری جماعت کے ہاتھوں سے اس مقصد کے لئے ہم نے ایک واضح پروگرام تمہارے سامنے رکھ دیا ہے جس پر تم عمل پیرا ہو۔ اس پروگرام کی رُو سے تیرا فریضہ یہ ہے کہ) تو اپنی جماعت کے افراد کے اعمال کی نگرانی کرتا رہے انہیں بتاتا رہے کہ صحیح اعمال کا نتیجہ کس قدر خوشگوار ہوتا ہے اور غلط روش کس طرح انسان کو تباہیوں کی طرف لے جاتی ہے۔

48:9 لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

(تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور تم اللہ کی تسبیح کرو صبح وشام)

اور جماعتِ مومنین اس نظامِ خداوندی کی محکمیت پر یقین کامل رکھے جو اس کے رسول کی وساطت سے متشکل ہو رہا ہے اور اس کے قیام واستحکام کے لئے اس (رسول) کی مدد کرے اور اس کی عظمت وتوقیر کو بلند کرے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں اور سرگرداں رہے۔

48:10 فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

(جو شخص عہد کو توڑے گا اس کے توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا)

(اس نظام کی صورت یہ ہے کہ یہ تجویز کردہ ہے خود خدا کا جس نے اس کی وضاحت اپنی کتاب میں کر دی ہے لیکن یہ عملی شکل اختیار کرتا ہے اس کے رسول کے ہاتھوں سے رسول کے بعد اس کے جانشین یہی فریضہ سرانجام دیتے ہیں لہٰذا اس میں جماعتِ مومنین جو معاہدات خدا سے کرتی ہے وہ عملاً رسول کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور خود ذمہ داریاں خدا اپنے اوپر لیتا ہے وہ بھی عملاً رسول کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور جو ذمہ داریاں خدا اپنے اوپر لیتا ہے وہ بھی عملاً اس نظام کے ہاتھوں پوری ہوتی ہیں مثلاً جماعتِ مومنین نے خدا سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ اپنی جان اور مال اس کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس کی عملی شکل یہ ہے کہ یہ لوگ یہ معاہدہ تیرے ساتھ کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کیا ہوا معاہدہ خدا کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے چنانچہ اس عہد و پیمان کے وقت ان کے ہاتھ کے اوپر تیر ہاتھ نہیں ہوتا یوں سمجھو کہ وہ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے یہ ہے اس نظام کی عملی شکل ہے اس کے بعد جو شخص اس معاہدہ کو توڑتا ہے تو اس کا نقصان خود اسی کا ہوگا (کیونکہ اس کے اس عہد کو توڑنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو معاہدہ اس کے ساتھ خدا نے کیا تھا وہ بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ ان ثمرات سے محروم رہ جائے گا جو نظام خداوندی کی طرف سے اسے حاصل ہونے تھے) لیکن جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اس طرح اللہ سے کیا ہے تو اللہ اُسے اجر عظیم عطا کرے گا (یہ اجر عظیم اس دنیا اور اگلی دنیا میں جنت کی وہ زندگی ہے جو اس معاہدہ کا دوسرا اجزو ہے۔

48:11 يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

(یہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے)

(اس تمہیدی وضاحت کے بعد اس مہم کی طرف آؤ جو تمہارے پیش نظر ہے اس جنگ میں) جو بدو تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں گے پیچھے رہ جائیں گے وہ کہیں گے کہ یہ اس لئے ہوا کہ ہم اپنے مال مویشی اور گھر بار والوں کے متعلق ضروری انتظامات میں مصروف رہے اس لئے شریک جہاد نہیں ہو سکے لہٰذا اسے ہمارے خلاف جرم قرار نہ دیا جائے لیکن یہ ان کی محض بہانہ سازیاں ہیں ان کی نیت کچھ اور تھی ان سے کہہ دو کہ تمہارے متعلق خدا کا قانون ہی کچھ فیصلہ کرے گا اگر اس کی رو سے تمہیں کچھ فائدہ یا نقصان پہنچنا ہو گا تو کسی کو اس کا اختیار نہیں کہ اس کے خلاف کچھ کر سکے خدا تمہارے اعمال سے باخبر ہے اسی کے قانون کی رُو سے تمہارا فیصلہ ہو گا (اس میں میری یا کسی اور کی ذاتی مرضی کا کوئی سوال نہیں)

48:16 فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ

(پس اگر تم حکم مانو گے تو اللہ تم کو اچھا اجر دے گا)

ان پیچھے رہ جانے والے اعراب سے کہو کہ تمہارے خلوص کا امتحان اس طرح ہو سکتا ہے کہ تمہیں کسی ایسی قوم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے بھیجا جائے جو بڑی طاقتور اور جنگجو ہو اور تم سے کہا جائے گا کہ تم ان سے جنگ مسلسل جاری رکھو تا آنکہ وہ اپنے ہتھیار رکھ دیں اگر تم نے اس حکم کی اطاعت کر لی تو سمجھا جائے گا کہ تم اپنے دعوے میں واقعی مخلص ہو اس کا اجر تمہیں خدا کی طرف سے بڑا خوشگوار ملے گا لیکن اگر تم اس سے پھر جاؤ گے جیسا کہ تم نے پہلے کہا تھا تو تمہیں اَلم انگیز سزا ملے گی۔

48:18 لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اللہ ایمان والوں سے راضی ہو گیا)

اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا

(جب کہ وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اللہ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی ہے اور ان کو انعام میں ایک قریبی فتح دے دی)

اس اصول کے مطابق جب جماعتِ مومنین مخالفین کے بے پناہ ہجوم اور خطرات کے خوفناک سیلاب کے علی الرّغم اس درخت کے نیچے تجھ سے عہد اطاعت کر رہے تھے تو ان کو یہ عمل قانونِ خداوندی کے عین مطابق تھا۔ وہ ٹھیک وہی کچھ کر رہے تھے جو ایسے حالات میں قانونِ خداوندی کا تقاضا تھا اور ان کا یہ عمل محض رسمی یا میکانکی طور پر نہ تھا بلکہ دل کی پوری پوری رضامندی سے تھا جسے خدا اچھی طرح جانتا تھا اور انہیں پورا پورا اطمینان حاصل تھا چنانچہ خدا نے ان کے لئے مستقبل قریب میں فتح و کامرانی کی راہیں کھول دیں۔

48:20 وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا

(اور تاکہ اہل ایمان کے لیے یہ ایک نشانی بن جائے اور تاکہ وہ تم کو سیدھے راستے پر چلائے)

(اے جماعت مومنین! تمہارے حسن عمل کے نتیجہ میں) تمہیں بہت کچھ حاصل ہونے والا ہے یہ جو کچھ تمہیں فوری طور پر مل گیا ہے (یہ اس کا قلیل سا حصہ ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ)۔ سرکش قوتوں کے ہاتھ تمہاری مخالفت سے رک گئے ہیں۔ (اور اس جنگ و قتال سے مقصد ہی یہ تھا کہ یہ لوگ نظام عدل اوحسان کے قیام میں تمہاری مخالفت نہ کریں مالِ غنیمت تو یوں ہی رونگے میں ہاتھ آجاتا ہے) اس قسم کی فتوحات جماعتِ مومنین کے لئے اس امر کی نشانی بن جاتی ہیں کہ خدا کا یہ وعدہ کہ تمام نظام غالب آکر رہے گا واقعی حقیقت پر مبنی ہے اور جس راستے پر وہ انہیں چلا رہا ہے وہ صحیح منزل مقصود تک پہنچانے والا ہے۔

48:23 سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

(یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے)

یہ کچھ محض ہنگامی یا اتفاقی طور پر نہیں ہو رہا خدا کے ان قوانین کے مطابق ہو رہا ہے جو شروع سے اسی طرح چلے آرہے ہیں اور وہ اٹل اور غیر متبدل ہیں ان میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔

48:25 لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ

(تاکہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے)

وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے تمہاری ہر بات ماننے سے انکار کر دیا اور تمہیں کعبہ کا حج کرنے سے بھی روک دیا حتیٰ کہ انہوں نے تمہارے حج کے تحائف (جانور وغیرہ) کو بھی ان کی منزلِ مقصود (کعبہ) تک نہ جانے دیا۔ لیکن اس کے باوجود خدا نے تمہیں روک دیا کہ تم ان کے خلاف جنگ نہ کرو اس کی وجہ یہ تھی کہ) مکہ میں ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں تھیں جن کے متعلق تمہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں کہاں ہیں اگر تم شہر پر حملہ کرتے تو یہ مظلوم، ان مخالفین کے ساتھ ناحق روندے جاتے یہ تمہارا اپنا ہی نقصان ہوتا جو تمہیں لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جاتا (اس لئے

ہم نے تمہیں لڑائی سے روک دیا اور امن کی ایسی صورت پیدا کر دی کہ) اہل مکہ میں سے جو چاہے تمہارے نظامِ رحمت و ربوبیت میں داخل ہو جائے۔

48:26 فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ

(پھر اللہ نے اپنی طرف سے سکینت نازل فرمائی اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر)

(ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ) ان مخالفین نے تمہارے خلاف اپنے دل میں اس قسم کے سخت جذبات تعصب و نفرت بھڑکا رکھے تھے جس طرح سخت جاہل اور وحشی لوگ اپنے اپنے دل میں نفرت وعداوت اور ضد اور تعصب کے جذبات کی پرورش کرتے رہتے ہیں (اگر تم بھی پہلے کی طرح ہوتے تو تمہارے دل میں اس کا ردعمل سخت اضطراب اور ہیجان کی شکل میں اُبھرتا لیکن ایمان نے تمہارے اندر ایک عجیب نفسیاتی تبدیلی پیدا کر دی تھی اس لئے) اللہ نے اپنے رسول اور جماعت مومنین کے دلوں میں تسکین وطمانیت کی ٹھنڈک پیدا کر دی اور انہیں قانون خداوندی کی نگہداشت میں اور بھی زیادہ محکم کر دیا حقیقت یہ ہے کہ یہ اسی کے اہل اور مستحق تھے (جہلا کی طرح جذباتِ ضد اور تعصب کا مشتعل رہنا ان کے شایانِ شان ہی نہ تھا) خدا کا ہر فیصلہ علم پر مبنی ہوتا ہے۔

48:28 لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(تاکہ وہ اس کو تمام دینوں ادیان پر غالب کر دے)

(28) یہ اس لئے کہ اللہ نے اپنے رسول کو یہ ضابطہ ہدایت یعنی پر مبنی نظام دے کر بھیجا ہی اس لئے ہے کہ یہ دنیا کے تمام خود ساختہ نظامہائے زندگی پر غالب آکر رہے (اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس جماعت کو اتنی قوت اور مقدرت حاصل ہو کہ یہ باطل کا نظام مٹا کر اپنا نظام قائم کر سکے) اور خدا اس بات کی نگرانی کرنے کے لئے کافی ہے کہ ایسا ہو کر رہے۔

48:29 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ

(محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں)

اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ

(وہ منکروں پر سخت ہیں)

رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ

(اور آپس میں مہربان ہیں)

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

(تم ان کو رکوع میں اور سجدے میں دیکھو گے)

يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ

(وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں)

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

(ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدے کے اثر سے)

م یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

(وہ کسانوں کو بھلا لگتا ہے)

اور یہ ہو گا محمدؐ رسول اللہ اور اس کے رفقاء کار کی جماعت کے ہاتھوں،،، ان کی کیفیت یہ ہے کہ یہ حق کے مخالفین کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہیں لیکن باہمد گر بڑے ہی نرم دل اور ہمدرد، تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے جھک جاتے ہیں اور قوانین خداوندی کے سامنے پیکر تسلیم ورضا بن جاتے ہیں یہ قانونِ خداوندی کے مطابق سامانِ زیست کی تلاش میں مصروفِ تگ وتاز رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ہر عمل قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ اور ان کی سیرت صفاتِ خداوندی سے یک رنگ ہو جائے اس کے اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں انہوں نے اس نظامِ خداوندی کو جس طرح قائم کیا اور پروان چڑھایا ہے

اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب عمدہ بیج سے شگوفہ پھوٹتا ہے تو اس کی پہلی کونپل بڑی نرم ونازک ہوتی ہے پھر جوں جوں اس کی جڑ مضبوط ہوتی جاتی ہے اس کی نال موٹی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے سہارے آپ محکم اور استوار طریق پر قائم ہو جاتی ہے یوں وہ ننھا سا بیج پکی ہوئی فصل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (اسی طرح اللہ ہر اس جماعت کو جو اس کے قوانین کی صداقت پر ایمان لا کر اس کے بتائے ہوئے پروگرام پر عمل پیرا ہوتی ہے اس امر کا وعدہ دیتا ہے کہ ان کی کھیتی پک کر بہترین ثمرات کی حامل ہو جائے گی تخم صالح قوانین فطرت سے مطابقت مسلسل محنت اور استقلال واستقامت کھیتی کی برومندی کے لئے یہ تمام شرائط لاینفک ہیں)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الحجرات (49)

49:2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

(اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اوپر مت کرو اور نہ اس کو اس طرح آواز دے کر پکارو)

وَلَا تَجْـهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَــهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَــطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو)

اور اپنی رائے کو ہمیشہ اس مرکز کے فیصلے کے تابع رکھو (اپنی آواز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا نہ جانے دو) اور نہ ہی مشاورت کے وقت ایسا کرو کہ یونہی شور غل مچا کر اپنی بات منوالی جائے جیسا کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرنے میں کرتے ہو اس طرح کرنے سے تمہارے تمام اعمال رائگاں چلے جائیں گے اور تمہیں اس کی خبر بھی نہ ہونے پائے گی (یعنی تمہاری اس روش کا غیر شعوری طور پر یہ نتیجہ نکلے گا)

49:6 فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

(تم کو اپنے کیئے پر پچھتانا پڑے)

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی جماعت سے یہ بھی کہہ دو کہ جب کوئی مفسدہ پرداز تمہارے پاس کسی معاملہ کی خبر لائے تو فوراً اس کے پیچھے نہ لگ جایا کرو بلکہ پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم بلا تحقیق کوئی ایسا قدم اٹھالو جس سے کسی پارٹی کو محض تمہاری جہالت کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچ جائے اور اس کے بعد تمہیں اپنے کیئے پر خود ہی پچھتانا پڑے۔

49:8 فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ

(ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں)

(8) اس کا نتیجہ ہر قسم کی خوش حالیاں اور آسائشیں ہیں یاد رکھو! خدا کا ہر فرمان علم اور حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

49:9 ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

(بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)

اور اگر کبھی (سوءِ اتفاق سے) ایسا ہو کہ مومنین کے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں فوراً صلح کرادو اگر اس کے بعد ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو (یہ نہیں کہ تم بیٹھے تماشا دیکھتے رہو) تم سب مل کر اُس زیادتی کرنے والے فریق کے خلاف اٹھ کھڑے ہو تا آنکہ وہ اس فیصلہ کی طرف پلٹ آئے جو قانونِ خداوندی کی رو سے کیا گیا تھا سو اگر وہ لوگ اس فیصلہ کی طرف پلٹ آئیں تو ان میں عدل اور انصاف کے مطابق صلح کرادو اور ہمیشہ انصاف کو ملحوظ رکھو یہ چیز قانون خداوندی کی رو سے بڑی مستحسن ہے۔

49:10 اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ

(اہل ایمان سب بھائی ہیں اس اپنے بھائیوں کے درمیان ملاپ کر آؤ)

(یاد رکھو! ایسے حالات میں تم یہ نہ سمجھ لو کہ تم کسی دشمن کے ساتھ معاملہ کر رہے ہو اگر یہ فریق غلطی سے ایک دوسرے کے ساتھ الجھ پڑے ہیں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے دو بھائیوں میں کبھی کسی بات پر اختلاف ہو جائے) اس لئے تم انہیں بھائی بھائی تصور کرو یاد رکھو! مومن سب ایک دوسرے کے

بھائی ہیں اور ان میں صلح کراتے وقت بھی اس حقیقت کو فراموش نہ کرو کہ یہ دونوں تمہارے بھائی ہیں تمہارا فیصلہ بلا کسی رو رعایت کے قانونِ خداوندی کے مطابق ہونا چاہئے اس سے تمہاری جماعت مرحمت خداوندی کی مستحق رہے گی۔

49:11 وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

(اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو)

(باہمی اختلاف کی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات مشتعل ہونے لگتے ہیں جن کا اظہار بڑی ناپسندیدہ حرکات سے کیا جاتا ہے یاد رکھو! تم ایسے اتفاقی اختلاف کے وقت اس قسم کی حرکتیں نہ کرنے لگ جانا مثلاً یہ نہ ہو کہ) تم میں کا ایک فریق دوسرے فریق کا مذاق اڑانے لگ جائے اور اسے ذلیل اور حقیر کرنے کی کوشش کرے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ تمہاری پارٹی کے لوگوں سے بہتر ہوں نہ تمہارے مرد یہ کچھ کریں نہ عورتیں نہ ہی تم ایک دوسرے کے خلاف عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو نہ ایک دوسرے کے الٹے پلٹے نام رکھو جب تم ایمان لا کر بلند اخلاق کے حامل بننے کا تہیہ کر چکے ہو۔

49:12 اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

(کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ٹوہ میں نہ لگو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم خود ناگوار سمجھتے ہو)

(جب باہمی اختلاف ہو جائے تو اس سے فتنہ پرور لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں لہذا فریقین میں لگائی بجھائی کے باب میں بڑے محتاط رہو تم ہمیشہ حسن ظن سے کام لو بعض بدگمانی تو ایسی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کے متعلق خیر سگالی کے تمام جذبات مضمحل کر دیتی ہے۔ المختصر تم ہر معاملہ میں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور اگر کہیں غلطی کر بیٹھے ہو تو اس سے نادم ہو کر اپنی اصلاح کر لو اس طرح قانون خداوندی تمہاری لغزش سے درگذر کرے گا اور تمہاری نشوونما میں کمی نہیں آنے دے گا۔

49:13 إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

(بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے)

(جن معاشرتی برائیوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کا جذبہ محرکہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور دوسرے کو حقیر بنانے کی کوشش کرتا ہے یہی جذبہ انسانی زندگی کے اور گوشوں میں بھی کارفرما ہوتا ہے مثلاً' مردوں نے یہ فرض کر رکھا ہے کہ وہ عورتوں سے افضل ہیں یا بعض خاندان نسبی طور پر اپنے آپ کو دوسروں سے معزّز تصوّر کرتے ہیں یہ دونوں تصورات غلط ہیں) ہم نے انسانوں کو مرد اور عورت کے اختلاط سے پیدا کیا ہے (جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسانی بچے میں خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی کچھ حصہ مرد کا ہوتا ہے اور کچھ عورت کا اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ مرد عورتوں سے افضل ہیں یا عورتیں مردوں سے الگ ہیں)

49:17 يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ

(یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے کہو کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو)

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی اگر تم سچے ہو)

پھر یہ لوگ (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) تجھ پر احسان دھرتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں ان سے کہو کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ دھرو بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھادی ہے لہٰذا اگر تم واقعی اپنے دعوےٰ ایمان میں سچے ہو تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم خدا کے ممنونِ احسان ہو نہ یہ کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان دھرو۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ ق(Qaff) (50)

50:2 هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ

(کہ یہ تعجب کی چیز ہے)

لیکن یہ لوگ (بجائے اس کے کہ قرآن کی تعلیم سے اس کا اندازہ لگائیں کہ یہ خدا کا کلام ہے یا کسی انسان کی تصنیف) اس پر متعجب ہیں کہ اس قرآن کا لانے والا انہی میں سے انہی جیسا انسان کیوں ہے وحی سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ جس پر وحی نازل ہو وہ بھی ہمارے جیسا ایک انسان ہو (ان کے خیال میں اُسے فوق البشر ہونا چاہئے)

50:3 ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ

(یہ دوبارہ زندہ ہونا بہت بعید ہے)

(پھر انہیں قرآن کے اس ارشاد پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ زندگی اِس دنیا کی زندگی نہیں وہ کہتے ہیں کہ) کیا جب ہم مر جائیں گے اور گل سڑ کر مٹی کے ساتھ مٹی ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے؟ یہ تو بڑی بعید از عقل بات ہے کہ مردہ زندہ ہو جائے!

50:4 وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ

(اور ہمارے پاس کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے)

ان سے کہو کہ انسان کی جس چیز کو زمین کم کر دیتی ہے اس کا ہمیں علم ہے (یہ صرف انسانی جسم کو منتشر کرتی ہے اس کی ذات پر اسے کچھ تصرف حاصل نہیں ہوتا اور چونکہ اعمال کا تعلق انسانی ذات سے ہے نہ کہ جسم سے اس لئے اس کی ذات کے محفوظ رہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ) اس کے اعمال سب ہمارے ہاں محفوظ رہتے ہیں (اسی سلسلہ کے آگے چلنے کا نام حیات اُخروی ہے)

50:5 فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ

(پس وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں)

یہی مکافاتِ عمل وہ حقیقت ثابتہ ہے جس کی یہ تکذیب کرتے ہیں (اِن کا جی ہی نہیں چاہتا کہ یہ تسلیم کریں کہ ان کے اعمال کا محاسبہ ہو گا اور یہی وہ جذبہ ہے جو) انہیں اس طرح کشمکش پیہم اور اضطرابِ مسلسل میں مبتلا رکھتا ہے اور یہ ہر وقت ایک عجیب قسم کے الجھاؤ میں پڑے رہتے ہیں۔

50:6 وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ

(اور اس میں کوئی رخنہ نہیں)

ان سے کہو کہ (یہ اگر حیات بعد الممات اور قانون مکافاتِ عمل جیسے غیر محسوس حقائق پر براہ راست غور نہیں کر سکتے تو اس محسوس کائنات پر غور و فکر کریں اور دیکھیں کہ یہ محیر العقول سلسلہ کس طرح خدا کے متعین قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے یہاں کس طرح ہر گوشے میں قانون کی کار فرمائی ہے) یہ اپنے اوپر ناپیدا کنار فضائے سماوی اور اس میں تیرنے والے اجرام فلکی کو دیکھیں کہ ہم نے انہیں کس طرح بنایا ہے اور اِس "چھت" پر کیسی حسین میناکاری کر رکھی ہے۔ اس میں یہ کہیں کسی قسم کا خلل نہیں پائیں گے۔

50:8 تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ

(سمجھانے کو اور یاد دلانے کو ہر اس بندے کے لئے جو رجوع کرے)

یہ چیزیں ہر اس شخص کی آنکھیں کھولنے اور فراموش کردہ حقیقتوں کو سامنے لانے کے لئے کافی ہیں جو ان پر غور وفکر سے توجہ کرے۔

50:9 وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ

(اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا پھر اس سے ہم نے باغ اگائے اور کاٹی جانے والی فصلیں)

اور ہم بادلوں سے مینہہ برساتے ہیں جو ہزار برکات اپنے آغوش میں رکھتا ہے اس سے باغات میں پھل پیدا ہوتے ہیں اور کھیتوں میں فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔

50:16 وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

(اور ہم رگ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں)

(یا یہ سمجھتے ہیں کہ انسان جو کچھ چوری چھپے کرتا ہے اس کا ہمیں علم نہیں ہو سکتا اس لئے ایسے اعمال کا مواخذہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے) ہم انسان کے خالق ہیں (اور ظاہر ہے کہ خالق سے اپنی مخلوق کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہوتی لہٰذا اس کے ظاہری اعمال تو ایک طرف) ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے دل کی گہرائیوں میں کیا کیا خیالات اور وساوس گذرتے ہیں (پھر یہ بھی نہیں کہ خالق اپنی مخلوق سے کہیں الگ ہو کر بیٹھ گیا ہو) ہم انسان سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں (اس لئے ہم سے اس کا کیا چھپا رہ سکتا ہے)

50:19 وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ

(اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آپہنچی یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا)

اور موت کی غشی تو وہ ہے جو ایک حقیقت بن کر تمہارے سامنے آجاتی ہے حالانکہ موت وہ ہے جس سے ہر شخص کنارہ کش رہنا چاہتا ہے۔

50:33 مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ

(جو شخص رحمان سے ڈرا بن دیکھے اور رجوع ہونے والا دل لے کر آیا)

جو خدا کے نظام رحمت و ربوبیت (کی صداقت پر یقین رکھے اور اس) کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ڈرے اور دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اس کی طرف آجائے۔

50:34 ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ

(داخل ہو جاؤ اس میں سلامتی کے ساتھ یہ دن ہمیشہ رہے گا)

ان سے کہا جائے گا کہ تم امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ یہ جنتی زندگی کا دور ہے۔

50:39 وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

(اور اپنے رب کی تسبیح کرو حمد کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے)

بہر حال یہ لوگ جو کچھ تمہارے خلاف کہتے ہیں اس سے تم دل برداشتہ نہ ہو بلکہ نہایت استقامت سے اپنے پروگرام پر جمے رہو۔

50:40 وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ

(اور رات میں اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے پیچھے)

اور اپنے نشو و نما دینے والے کے نظامِ ربوبیت کو پیکر حمد و ستائش ثابت کرنے (یعنی اسے عملاً متشکل کرنے) کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہو صبح شام (رات کی تنہائیوں میں اور وقت سحر گاہی میں۔

50:44 ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ

(یہ اکٹھا کرنا ہمارے لیے آسان ہے)

اُس وقت زمین ان کے سامنے سے بڑی تیزی سے پھٹتی جائے گی (یعنی وہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے پیچھے ہٹتے جائیں گے) اِن لشکروں کو میدان جنگ میں اکٹھا کر دینا ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہو گا۔

50:45 فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ

(پس تم قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت کرو جو میرے ڈرانے سے ڈرے)

(لہٰذا تو ان کی باتوں کی طرف نہ جا) ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں تو اِن پر مستبد حاکم بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ انہیں زبردستی غلط راستے سے روک دے تو ان کے سامنے قرآن پیش کرتا جا اس سے وہ شخص نصیحت حاصل کرے گا جو ہمارے قانونِ مکافات کی کار فرمائی سے ڈرتا ہے (یعنی اُس قانون سے جس کے مطابق ہر غلط روش کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہوتا ہے)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الذاریات (51)

51:5 اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ

(بیشک تم سے جو وعدہ کیا جارہا ہے وہ سچ ہے)

یہ سب اِس حقیقت پر شاہد ہیں کہ جو کچھ ان مخالفین سے کہا جارہا ہے وہ بالکل سچ ہے انہیں ان کے اعمال کی سزا مل کر رہے گی (اور انہی مومنین کی جماعتوں کے ہاتھ سے ملے گی)

51:6 وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ

(اور بیشک انصاف ہونا ضرور ہے)

یہ سب اِس حقیقت پر شاہد ہیں کہ جو کچھ ان مخالفین سے کہا جارہا ہے وہ بالکل سچ ہے انہیں ان کے اعمال کی سزا مل کر رہے گی (اور انہی مومنین کی جماعتوں کے ہاتھ سے ملے گی)

51:15 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

(بیشک ڈرنے والے لوگ باغوں میں اور چشموں میں ہوں گے)

ان کے برعکس وہ لوگ جو قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں باغ و بہار کی زندگی بسر کریں گے۔

51:16 آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ

(لے رہے ہوں گے جو کچھ ان کے رب نے ان کو دیا وہ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے)

اور خدا کی ربوبیت عامہ کی تمام نعمتوں اور آسائشوں سے بہرہ یاب ہوں گے یہ اس لئے کہ انہوں نے اس سے پہلے نہایت حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کی تھی یہ اُسی کا پھل ہوگا۔

51:17 كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ

(وہ راتوں کو کم سوتے تھے)

ان کی کیفیت یہ تھی کہ (یہ دن بھر خدائی پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل رہتے تھے اور پھر) راتوں کو اس کے مختلف پہلوؤں پر باہمی مشاورت سے غور و خوض کرتے تھے اس لئے بہت کم سوتے تھے۔

51:18 وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

(اور صبح کے وقتوں میں وہ معافی مانگتے تھے)

اور اس کے بعد جب صبح کو اپنے پروگرام کی ابتدا کرتے تھے تو اس آرزو کے ساتھ کہ وہ ہر تخریبی قوت کی شرانگیزی سے محفوظ رہیں۔

51:19 وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ

(اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حصہ تھا)

اور ان کی عملی زندگی یہ ہوتی تھی کہ وہ اپنی محنت کی کمائی کو صرف اپنی ذات کے لئے مخصوص نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس میں ہر اس شخص کا حق ہوتا تھا جس کے پاس اس کی ضرورت سے کم ہو یا جو بالکل کما سکنے کے قابل نہ ہو۔

51:21 وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

(اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم دیکھتے نہیں)

(اور انہوں نے یہ روش کسی اندھی عقیدت کی بنا پر اختیار نہیں کی تھی وہ علم و بصیرت اور غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے تھے اور ہر وہ شخص جو غور و فکر سے کام لے گا اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ مثلاً) وہ زمین پر غور کرے گا تو اس نتیجہ پر پہنچے گا (کہ یہ وہ ذریعہ رزق ہے جو خالق کائنات کیطرف سے بلا مزد و معاوضہ ملا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ تمام نوع انسان کی نشو و نما ہوتی رہے) اسی طرح جب وہ اُس بارش پر غور کرے گا جو رزق کی پیدائش کا دوسرا ذریعہ ہے (تو اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ انتظام عالمگیر ربوبیت کے لئے ہے) پھر جب وہ خود اپنے جسم کی مشینری پر غور کرے گا تو اسے نظر آجائے گا (کہ جس طرح انسان جو کچھ کھاتا ہے اس میں سے اس کے ہر حصہ جسم کو ضرورت کے مطابق از خود مل جاتا ہے۔

51:47 وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ

(اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا اور ہم کشادہ کرنے والے ہیں)

(یہ ہے ہمارا قانون مکافات جس کی رُو سے اقوامِ سابقہ کا یہ انجام ہوا یہ تمام سلسلہ کائنات اسی قانون کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے سرگرمِ عمل ہے یہی وجہ ہے کہ) ہم نے اس سماوی کائنات کو جو فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوئی ہے اپنی قوت و اقتدار سے بنایا ہے اور ہماری قوت کی وسعت حدود نا آشنا ہے۔

51:48 وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

(اور زمین کو ہم نے بچھایا پس کیا ہی ہم خوب بچھانے والے ہیں)

اور زمین کو ہم نے (اس کے گول ہونے کے باوجود اس طرح) بچھا دیا ہے کہ وہ مخلوق کے لئے وجہ آسائش بنے اور دیکھو! ہم کیسی لطیف و نفیس آسائش پیدا کرنے والے ہیں!

51:51 وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰــهًا اٰخَرَ ۭ

(اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ)

میرا فریضۂ زندگی یہ ہے کہ میں تمہیں غلط رَوش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرتا رہوں اور تم کسی اور قوت کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ اس کے سوا کائنات میں کسی کا اختیار واقتدار نہیں میں اُسی خدا کی طرف سے اس بات کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں تمہاری غلط رَوش کے نتائج سے آگاہ کرتا رہوں۔

51:55 وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اور سمجھاتے رہو کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے)

اور ان قوانین کو جماعت مومنین کے سامنے پیہم اور مسلسل لائے جا اس سے ان کے عزم و کردار میں پختگی پیدا ہو جائے گی اور یوں یہ طریق کار ان کے لئے بڑا نفع بخش ثابت ہوگا۔

51:56 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

(اور میں نے جن اور انسان کو صرف اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں)

اور اس حقیقت کو یاد رکھو کہ انسان خواہ وہ مہذب شہری ہوں یا صحرا کے خانہ بدوش غیر مہذب قبائل ان کی تخلیق کی غرض وغایت اسی صورت میں پوری ہو سکے گی کہ یہ قوانین خداوندی کی اطاعت سے اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کریں (اور انہیں نوعِ انسان کی پرورشِ عامہ کے لئے وقف کر کے عالمگیر نظامِ ربوبیت متشکل کر دیں)

51:57 مَآ اُرِيْدُ مِنْـهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ

(میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نا یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلائیں)

اس نظام کی تشکیل سے خدا کا کچھ فائدہ نہیں تمہارا ہی فائدہ ہے خدا بندوں سے کچھ نہیں چاہتا نہ اسبابِ زیست اور نہ سامانِ خورونوش چاہتا ہے۔

51:58 اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

(بے شک اللہ ہی روزی دینے والا زور آور زبردست ہے)

وہ بندوں سے کیا چاہے گا؟ وہ تو خود ساری مخلوق کے لئے سامان رزق مہیا کرتا ہے اور بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے (اسی طرح جو نظام ربوبیت اُس کے قوانین کے مطابق متشکل ہو گا وہ بھی کسی سے اپنے فائدے کے لئے کچھ نہیں مانگے گا اس سے نوع انسان ہی کا فائدہ مقصود مطلوب ہو گا)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الطور (52)

52:9 يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاۗءُ مَوْرًا

(جس دن آسمان ڈگمگائے گا)

جب اس تباہی کا وقت آئے گا تو یہ بڑے بڑے سرکش سردار اس کی اضطراب انگیزی سے یوں پس جائیں گے جیسے پاؤں تلے روندا ہوا راستہ ہوتا ہے۔

52:10 وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا

(اور پہاڑ چلنے لگیں گے)

اور یہ پہاڑوں جیسے اٹل اور محکم اکابر وجابر سب اپنے اپنے مقام سے ہٹ جائیں گے۔

52:12 الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ

(جو باتیں بناتے ہیں کھیلتے ہوئے)

یعنی جو زندگی کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے بلکہ اس سے کھیل کھیل رہے ہیں ان کی تمام سعی وکاوش پیش پا افتادہ طبیعی مفاد کے حصول کے لئے ہے اور اسی میں وہ منہمک رہتے ہیں (حالانکہ طبیعی مفاد کا حصول مقود بالذات نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے بلند انسانی اقدار کے تحفظ کا ذریعہ بننا چاہئے)

52:17 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ

(بے شک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے)

ان کے برعکس متقین جنتی معاشرہ میں ہوں گے جہاں انہیں ہر قسم کی خوشگواریاں اور آسائشیں نصیب ہوں گی۔

52:18 فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ

(وہ خوش دل ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کے رب نے انہیں دی ہونگی)

وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

(اور ان کے رب نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا)

ان کے نشوونما دینے والے کی طرف سے جو سامان ربوبیت انہیں ملے گا وہ اس سے بہت خوش ہوں گے وہ اس تباہی سے محفوظ رہیں گے جو انسانی ذات کی نشوونما کے راستے میں روک بن جاتی ہے اور اس سے وہ اپنے ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل نہیں رہتی ہے۔

52:19 كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ اپنے اعمال کے بدلے میں)

ان سے کہا جائے گا کہ تم نہایت خوشگواری سے کھاؤ پیو (سامانِ زیست سے متمتع ہو) یہ سب تمہاری اپنی ہی محنتوں کا ثمرہ ہے۔

52:20 مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ

(تکیہ لگائے ہوئے صف بہ بصف تختوں کے اوپر اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے)

تمہارے لئے جاہ و مناصب کا سامان موجود ہے برابر برابر بچھے ہوئے تخت جن پر تم متمکن ہو اس جنتی زندگی میں تمہارے رفقاء وہ ہیں جو صاف اور پاکیزہ عقل و خرد کے مالک ہیں ان کے دماغ میں حیلہ جوئی اور فریب کاری کا شائبہ تک نہیں ہے۔

52:27 فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ

(پس اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہم کو لو کے عذاب سے بچالیا)

سو اس کی وجہ سے اللہ نے ہم پر یہ نوازشات ارزاں فرمائی ہیں اور ہمیں اس عذاب سے بچالیا ہے جو تمام محنتوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتا ہے۔

52:48 وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ

(اور اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ جس وقت تم اٹھتے ہو)

(انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور) نظام خداوندی کے قیام اور استحکام کے لئے نہایت ثابت قدمی سے مصروفِ جدوجہد رہو تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو ہم تمہارے نگران ہیں۔

52:49 وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ

(اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو اور ستاروں کے پیچھے ہٹنے کے وقت بھی)

تم صبح شام دن رات تاروں کے ڈوبنے کے وقت گویا مسلسل اور پیہم اس نظام ربوبیت کو پیکر حمد و ستائش بنانے میں سرگرمِ عمل رہو۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة النجم (53)

53:2 مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى

(تمہارا ساتھی نہ بھٹکا ہے اور نہ گمراہ ہوا ہے)

تمہارا یہ رفیق سفر جو شاہراہِ حیات پر تمہاری راہ نمائی کے لئے مامور کیا گیا ہے نہ تو راستے کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے اور نہ ہی راستہ پا جانے کے بعد بھٹک گیا ہے (اسے اپنی منزل کا بھی علم ہے اور اس کی طرف لے جانے والے راستے کا بھی پتہ)

53:3 وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

(اور وہ اپنے جی سے نہیں بولتا)

اس لئے کہ وہ جو کچھ تم سے بہ حیثیت رسول کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا وہ صرف اس وحی کو بیان کرتا ہے جو اسے خدا کی طرف سے ملتی ہے قرآن وحی خداوندی کا مجموعہ ہے۔

53:4 اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

(یہ ایک وحی ہے جو اس پر بھیجی جاتی ہے)

اس میں رسول کے ذاتی خیالات اور جذبات کا کوئی دخل نہیں (انسان کے ذاتی خیالات اور جذبات اس کی افتادِ طبیعت اور ماحول کے پیدا کردہ فلہٰذا تغیر پذیر ہوتے ہیں لیکن وحی جو اسے خارج سے ملتی ہے ان اثرات سے منزہ اور تغیرات سے ماوراء ہوتی ہے)

53:10 فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى

(پھر اللہ نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی)

اس طرح خدا نے اپنے بندے (رسول) کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا جسے انسانی راہ نمائی کے لئے دینا مقصود تھا۔

53:17 مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى

(نگاہ بہکی نہی اور نا حد سے بڑھی)

تو اُس مقام پر بھی اس کی آنکھ ذرا اِدھر اُدھر نہیں مڑتی کبھی غلطی نہیں کرتی کہیں نہیں بھٹکتی لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ اس حد سے آگے بھی نہیں بڑھ سکتی جس حد تک مشیت خداوندی اسے رکھنا چاہتی ہے (علم خداوندی اور علم نبوی میں یہ نمایاں فرق ہے علم خداوندی لا محدود ہوتا ہے لیکن نبی کو جو علم وحی کی رُو سے عطا ہوتا ہے' وہ محدود ہوتا ہے وہ اتنا ہی ہوتا ہے جتنا اسے خدا دینا چاہتا ہے یوں کہیئے کہ وہ علم الٰہی کا ایک حصہ ہوتا ہے کل نہیں ہوتا لہٰذا جہاں وحی کی رو سے عطا شدہ علم عقل انسانی کے مقابلہ میں بہت آگے ہوتا ہے علم خداوندی کے مقابلہ میں وہ بہر حال محدود ہوتا ہے نبی کی آنکھ اُس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی)

53:18 لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

(اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں)

اس طرح اس رسول نے اپنے نشوونما دینے والے کی انقلاب انگیز نشانیوں کا مشاہدہ کیا ہے (اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ انسانی معاشرہ میں کیسا عظیم آسمانی انقلاب آنے والا ہے جس میں ملوکیت سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت (دنیا کے ہر فرعون قارون اور ہامان) کی مستبد قوت سرنگوں ہو جائے گی اور انسان کو ان تمام زنجیروں سے حقیقی آزادی حاصل ہو جائے گی۔

53:23 وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى

(حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے ہدایت آچکی ہے)

(23) یاد رکھو! ان دیوی دیوتاؤں اور بتوں کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ چھوڑ ہیں اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی (نہ ہی انہیں علم و بصیرت کی رو سے) ان عقائد کے جواز میں کوئی دلیل مل سکتی ہے) یہ لوگ محض اپنے قیاسات کی پیروی کرتے ہیں اور مقصد اس سے اپنے جذبات کی تسکین ہے اس کے مقابلہ میں (جو کچھ اے رسول! تم پیش کرتے ہو) وہ ان کے نشوونما دینے والے کی طرف سے ایسا ضابطہ ہدایت ہے (جو سر تا پا علم و حقیقت پر مبنی ہے)

53:29 فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا

(پس تم ایسے شخص سے اعراض کرو جو ہماری نصیحت سے منہ موڑے)

سو جو لوگ طبیعی زندگی کے مفاد سے بلند کوئی نصب العین ہی اپنے سامنے نہ رکھیں اور اس لئے ہمارے اس ضابطہ حیات سے روگردانی کریں (اے رسول!) تو ان سے پہلو تہی کر لے (اور اپنے پروگرام کی تکمیل میں سرگرمِ عمل رہ)

53:30 ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

(ان کی سمجھ بس یہیں تک پہنچی ہے)

جن لوگوں کی علم کی آخری حد یہ ہے (کہ وہ اپنے ہاتھوں کی تراشیدہ پتھر کی مورتیوں کو اپنا خدا سمجھتے ہیں اور کائنات کی قوتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں وہ اُس دین کی صداقت کے معترف کیسے ہو جائیں گے جو سراسر علم و حقیقت پر مبنی ہے اور انسان کو کائنات میں بلند ترین مقام عطا کرتا ہے تو ان کے اس طرزِ عمل سے افسردہ خاطر نہ ہو) تیرا نشوونما دینے والا اچھی طرح جانتا ہے کہ کون راہ راست پر چلتا ہے اور کون اس راہ کو چھوڑ کر غلط راستے اختیار کر لیتا ہے۔

53:32 الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ

(جو کہ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں مگر کچھ آلودگی)

یہ (آخر الذکر) وہ لوگ ہیں جو تمام ایسے بڑے بڑے جرائم سے بچتے ہیں جن سے انسانی ذات میں اضمحلال پیدا ہو جائے یا جن سے فواحش پھیلیں ہاں البتہ اگر کبھی کسی کے دل میں یونہی کوئی غلط خیال گذرے لیکن وہ اس کی فوری اصلاح کر لے یا اس سے نادانستہ کوئی معمولی سی لغزش ہو جائے اور اس کے بعد وہ اس کی اصلاح کر لے تو ایسی باتیں قابل گرفت نہیں ہوتیں قابل گرفت نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کے حسن عمل کے نتائج ایسے وزنی ہوتے ہیں کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے نقصان رساں نتائج سے انسان کی حفاظت کر دیتے ہیں یہ وہ خدا کے قانون مکافات کی کشادنگہی اور وسیع الظرفی ہے یہ اس لئے کہ یہ اُس خدا کا قانون ہے جو انسان کی کمزوریوں اور امکانی صلاحیتوں سے باخبر ہے۔

53:38 اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

(کہ کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

یہ اصول اور پیمانے کیا تھے جو انبیائے سابقہ کو دیئے گئے اور جنہیں اب قرآن میں دہرایا جارہاہے یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری اٹھائے گا اور انسانی ذات کی نشوونما اس کے اپنے اعمال ہی سے ہوسکتی ہے۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

(اور یہ کہ انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا)

انسان کو وہی نتائج مل سکیں گے جن کے لئے اس نے محنت اور کوشش کی ہوگی۔ جیسی جدوجہد اسی قسم کے اس کے نتائج خدائی پیمانہ کے مطابق معاوضہ صرف محنت کا ہوگا۔

53:52 اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى

(بیشک وہ نہایت ظالم اور سرکش لوگ تھے)

اور ان سے بھی پہلے قومِ نوح علیہ السلام کو یہ اقوام اس لئے تباہ ہو گئیں کہ وہ قوانین خداوندی سے سرکشی برتتی اور کمزوروں پر ظلم وستم روا رکھتی تھیں۔

53:54 فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى

(پس ان کو ڈھانپ لیا جس چیز نے ڈھانپ لیا)

یہ تباہی اس طرح ہوئی کہ ان کے اعمال کے نتائج ان پر چاروں طرف سے چھاگئے اور انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ القمر (54)

54:1 اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

(قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا)

وہ انقلاب کی گھڑی جس کے متعلق ان سے اتنی مدت سے کہا جارہا تھا بالکل قریب آپہنچی ہے اب ان مخالفین عرب کی قوت وشوکت ختم ہوجائے گی اور ان کا پرچم جس پر قمر کا نشان ہے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔

54:3 وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ

(اور ہر کام کا وقت مقرر ہے)

یہ اس انقلاب سے متعلق ہر بات کو جھٹلاتے ہیں اور بدستور اپنی مفاد پرستیوں کے پیچھے چلے جاتے ہیں اور جب ان سے ذرا زور سے کہئے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ جس تباہی کے متعلق یوں دھمکیاں دی جارہی ہیں اُسے لے کیوں نہیں آتے انہیں معلوم نہیں کہ اعمال کے نتائج اپنے وقت پر محسوس شکل میں سامنے آتے ہیں۔

54:7 كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ

(گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں)

اس بلاوے پر یہ اپنے اپنے ٹھکانوں سے اس طرح نکلیں گے گویا ایک ٹڈی دَل تھا جسے منتشر کر دیا گیا اور یہ ان میں سے باقی رہ گئے۔

54:10 اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(میں مغلوب ہوں تو بدلہ لے)

اس پر نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا یہ سرکش لوگ مجھ پر چڑھتے چلے جارہے ہیں سو تو ان سے (مظلوموں کو ناحق ستانے کا) بدلہ لے۔

54:17 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

(اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا)

ہم نے قران کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے بڑا آسان بنادیا ہے سو ہے کوئی جو اس پر غور و فکر کر کے اس سے نصیحت حاصل کرلے؟

54:20 كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ

(جیسے کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہوں)

وہ آندھی لوگوں کو اس طرح پاؤں سے اُکھیڑ کر دور دور پھینکتی تھی گویا وہ ایسی کھجوروں کے تنے ہیں جو اپنی مضبوط ترین جڑوں سے اکھڑ کر اِدھر اُدھر گرے پڑے ہیں۔

54:42 فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ

(تو ہم نے ان کو ایک غالب اور قوت والے کے پکڑنے کی طرح پکڑا)

انہوں نے ہمارے احکام کو ایک ایک کر کے جھٹلایا اس پر ہمارے قانون مکافات کے آہنی پنجہ نے ان پر ایسی گرفت کی جیسے کسی غالب قوت والے ہاتھ کی گرفت ہوتی ہے۔

54:45 سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

(عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی)

ان سے کہو کہ تم سب مل کر میرے مقابلہ میں متحدہ محاذ بنالو اور میدان میں آجاؤ پھر دیکھو کہ تمہیں کس طرح شکست فاش ملتی ہے اور تم کیسے پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہو۔

54:50 وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ

(اور ہمارا حکم بس یکبارگی آجائے گا جیسے آنکھ کا پھڑکنا اور جھپکنا)

ورنہ ہمارا فیصلہ تو ایک ہی بار ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے نافذ کرنے میں آنکھ جھپکنے کا وقت بھی نہیں لگتا۔

54:55 فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ

(قدرت والے بادشاہ کے پاس)

یہ وہ مقام ہے جس میں زندگی کی تمام خوشگواریاں موجود ہیں اور جس کی ممکنات بے کراں ہیں اس لئے کہ یہ اس خدا کی طرف سے عطا ہوا ہے جو تمام اختیارات اور اقتدارات کا مالک ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الرحمن (55)

55:1 اَلرَّحْمٰنُ

(رحمان نے)

یہ قرآن کسی انسانی ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اسے اُس خدا نے تعلیم کیا ہے جس نے نوع انسان کی ربوبیت نشوونما کا سامان عطا فرمایا۔

55:2 عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

(قرآن کی تعلیم دی)

اور چونکہ انسانی ربوبیت جسم کی پرورش تک محدود نہیں اس لئے اس کے لئے طبیعی ضروریات کے علاوہ ارتقائے ذات کے سامان کی بھی ضرورت تھی۔ قرآن اِن دونوں کے لئے راہ نمائی دیتا ہے۔

55:3 خَلَقَ الْاِنْسَانَ

(اس نے انسان کو پیدا کیا)

یہ اس خدا کی طرف سے ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے اظہار خیالات قوتِ گویائی عطا کی جو کسی اور نوع کو حاصل نہیں۔

55:4 عَلَّمَهُ الْبَيَانَ

(اس کو بولنا سکھایا)

اس لئے اس کی راہ نمائی کے لئے وحی کا وہ ذریعہ اختیار کیا گیا جس میں ایک فرد کو خدا کی طرف سے راہ نمائی ملتی ہے اور وہ اسے دوسرے افراد تک پہنچاتا ہے رسالت (COMMUNICABILITY) انسان ہی کے لئے مختص ہے

55:9 وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

(اور انصاف کے ساتھ سیدھی طرح ترازو تولو اور تول میں نہ گھٹاؤ)

یعنی تم اس توازن کو عدل وانصاف کے ساتھ قائم رکھ سکو اور کسی کے حقوق وفرائض میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرو۔

55:13 فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

(پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

یہ ہے خدا کا نظام ربوبیت جس کی رو سے اس نے تمام نوع انسان کے لئے سامانِ زیست بھی دیا اور اس کی تقسیم کے لئے راہ نمائی بھی سوا ے گروہ جن وانس یعنی شہری اور صحرائی آبادی کے لوگو!) تم سوچو کہ تم خدا کی کس کس قدرت کو جھٹلا کر (اپنی معاشی اور تمدنی زندگی کو غیر خدائی قوانین کے تابع رکھو گے ؟

55:17 رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

(اور وہ مالک ہے دونوں مشرق کا اور دونوں مغرب کا)

اس کے قانون کے مطابق سورج اور زمین کی گردش اس طرح متعین ہے کہ سورج کے مقامات طلوع وغروب کے ساتھ، موسم بدلتے رہتے ہیں اور وہ طلوع وغروب کے دو انتہائی نقطوں (مشرقین ومغربین) کے درمیان پھرتا دکھائی دیتا ہے اس تمام نظام پر خدا کا کنٹرول ہے اور مقصد اس سے ربوبیت عامہ ہے۔

55:19 مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ

(اس نے چلائے دو دریا مل کر چلنے والے)

اب تم فضا کی پہنائیوں سے نیچے اتر کر سطح زمین کیطرف آؤ اور ذرا اس پر بہنے والے دریاؤں کو دیکھو۔

55:20 بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ

(دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے)

بعض مقامات پر دو مختلف پانیوں کے دریا اکٹھے بہے چلے جاتے ہیں (اور کہیں سمندر کے اندر ایک الگ رَوندی کی طرح رواں دواں چلی جاتی ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے پانی آپس میں مل جائیں ان کے درمیان ایک غیر مرئی آڑ ہوتی ہے جو انہیں الگ الگ رکھتی ہے لیکن مفاد پرست انسان اپنی اپنی راہ چلنے کے بجائے دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کرتے رہتے ہیں اسی کو روکنے کے لئے قرآنی ضوابط دیئے گئے ہیں۔

55:22 يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

(ان دونوں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں)

(22) ان دریاؤں (یا سمندر) کی تہ سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

55:26 كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

(جو بھی زمین پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے)

یہ تمام نظم ونسق کسی ایسی کائنات سے متعلق نہیں جو ایک دفعہ بنادی گئی ہو اور پھر اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی ہو۔

55:27 وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

(اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی عظمت والی اور عزت والی)

کائنات کی ہر شے میں ہر آن تغیر واقع ہوتا رہتا ہے لیکن اِن تغیرات کا خدا کے قوانین پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے کہ یہ قوانین اس خدا کے ہیں جو تغیرات سے ماوراء ہے اور ہر قسم کی عظمت وتکریم کا مالک ہے۔ اسی سے یہ بھی واضح ہے کہ ذہن انسانی کا وضع کردہ ہر نظام اور اس کی طرف جانیوالا راستہ تغیر پذیر ہے لیکن وحی کا متعین کردہ راستہ جو خدا کی ربوبیت اعلیٰ کی طرف لے جاتا ہے تغیر پذیر نہیں ہوتا۔

55:33 يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ

(اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے نکل جاؤ تو تم نکل جاؤ، تم نہیں نکل سکتے بغیر سند کے)

تم ان تمام انسانوں سے کہہ دو کہ خدا کے قانونِ مکافات کی ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ وہ ساری کائنات کو محیط ہے اگر تم اس کی گرفت سے بچ جانے کا خیال کرو تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم کائنات کی حدوں سے باہر نکل جاؤ اگر تمہیں اس کا گمان ہے کہ تم ایسا کر سکتے ہو تو ذرا کوشش کر کے

دیکھو! لیکن تم کبھی ایسا نہیں کر سکو گے کائنات کی حدوں سے باہر جانے کے لئے خدا کے پروانہ راہداری کی ضرورت ہو گی اور وہ کسی کو مل نہیں سکتا اس لئے تمہیں کائنات کے اندر ہی رہنا ہو گا اور چونکہ کائنات میں ہر جگہ خدا کا قانون مکافات حاوی ہے اس لئے تم اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

55:41 يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ

(مجرم پہچان لئے جائیں گے اپنی علامتوں سے)

ہر مجرم اپنی پیشانی سے پہنچانا جائے گا اس کی نفسیاتی کیفیت اس کے چہرے سے عیاں ہو گی۔

55:46 وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ

(اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو باغ ہیں)

یہ انجام ان کا ہو گا جو قوانین خداوندی سے سرکشی نہیں برتیں گے جن لوگوں کو اس کا احساس ہے کہ ہمارے ہر عمل کے متعلق ہم سے باز پرس ہو گی انسان کا کوئی عمل بلا نتیجہ نہیں رہے گا (اور یوں وہ خطرناک گھاٹیوں سے بچتے ہوئے زندگی بسر کریں گے) ان کے لئے دو جنتیں ہوں گی ایک جنت اِس دنیا میں اور دوسری جنت آخرت میں۔

55:60 هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

(نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے)

اس زندگی میں افراد کے باہمی تعاون کا یہ عالم ہو گا کہ جس میں کسی وجہ سے کسی قسم کی کمی آجائے گی اور یوں اس کا توازن بگڑ جائے گا دوسرے اُس کی اس کمی کو پورا کر کے اس کا توازن برقرار کر دیں گے اور اس طرح اس ذات کی اور معاشرہ کا حسن قائم رہے گا۔

55:70 فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ

(ان میں خوبسیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی)

55:72 حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ

(حوریں خیموں میں رہنے والیاں)

55:76 مُتَّكِئِينَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

(تکیہ لگائے سبز مسندوں پر اور قیمتی نفیس بچھونے پر)

ان میں بھی مرد اور عورتیں سب ہوں گے ایسی عورتیں جو حسنِ صورت اور حسنِ سیرت دونوں سے مزین ہوں وہ ایسی فہم و فراست کی مالک ہوں گی جو انسان کو کبھی فریب کاری کی طرف نہ لے جائے۔ نہ ہی ان کے مزاج میں آوارگی ہو گی وہ عفت و عصمت کا پیکر ہوں گی صحیح اسلامی معاشرہ کی عورتیں انہی خصوصیات کی پیکر ہوں گی اس معاشرہ کے رہنے والے بھی سبز مسندوں اور نادر فرشوں پر متمکن ہوں گے یعنی انہیں زندگی کی حسین اور جمیل آسائشیں میسر ہوں گی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الواقعة (56)

56:1 اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

(جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی)

56:2 لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ

(اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں)

جب وہ مواقع ہونے والا انقلاب جس کے وقوع پذیر ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ظہور میں آئے گا۔

56:8 فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ

(پھر دائیں والے پس کیا خوب ہیں دائیں والے)

ایک گروہ عام یُمن وسعادت کا مالک ہو گا ان کی زندگی کیسی بابرکت ہو گی!

56:9 وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ

(اور بائیں والے کیسے برے لوگ ہیں بائیں والے)

دوسرا گروہ سوختہ بخت انسانوں پر مشتمل ہو گا ان کی حالت کیسی ناگفتہ بہ ہو گی!

56:17 يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

(پھر رہے ہوں گے ان کے پاس بچے ہمیشہ رہنے والے)

ان کے بچے بھی زیورات سے مزین ان کے اردگرد پھرتے ہوں گے (اس دنیا میں سب اور اُس دنیا میں وہ جو ایمان و عمل کی رو سے اس کے مستحق ہوں گے۔

56:18 بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ

(آب خورے اور کوزے لئے ہوئے اور پیالہ صاف شراب کا)

وہ عند الضرورت آبخورے اور صراحیاں اور پیالے پیش کریں گے جو نہایت عمدہ مشروبات سے بھرے ہوں گے اور ہر ایک کے لئے یکساں طور پر موجود رہیں گے۔

56:19 لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ

(اس سے نہ درد سر ہو گا اور نہ پوری عقل میں فتور آئے گا)

ان مشروبات کے پینے سے نہ تو سر گرانی ہو گی نہ ہی کسی قسم کا نشہ نہ ہی ان کی لذّت وسرور میں کمی ہو گی۔

56:24 جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(بدلہ ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے)

یہ سب آسائشیں اور سرفرازیاں ان لوگوں کے اپنے اعمال کے نتائج ہوں گے۔

56:50 لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ

(سب جمع کیے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت پر)

(یہاں سے اپنے اپنے وقت پر جانے والے وہاں والوں سے ملتے جائیں گے)

56:59 ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ

(کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے)

وہ ہمارے ہی تخلیقی پروگرام کے مطابق پیدا ہوتا ہے تمہارے نہیں۔

56:64 ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ

(کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم ہیں اگانے والے)

تم جو کھیتی باڑی کرتے ہو تو غور کرو کہ اس میں تمہارا عمل دخل کتنا ہوتا ہے اور ہمارا قانون کیا کچھ کرتا ہے تم زمین میں ہل چلا کر اس میں بیج ڈال دیتے ہو اب بتاؤ کہ اس بیج سے فصل کون اُگاتا ہے؟ کیا یہ تم کرتے ہو یا ہمارے قانون کی رو سے ایسا ہوتا ہے۔

56:79 لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

(اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں)

ستاروں کی گذرگاہوں کی یہ شہادت تم پر واضح کر دے گی کہ یہ قرآن نوع انسان کے لئے کس قدر منفعت بخش اور زندگی کی خوش حالیوں اور فراوانیوں کا کیسا محکم کفیل ہے یہ ضابطہ ایک محفوظ کتاب کے اندر رکھ دیا گیا ہے لیکن اس کے حقائق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں مطلع ہو سکتے ہیں جنہیں قلب و دماغ کی پاکیزگی نصیب ہو (اس سے بہرہ یاب ہونے کے لئے تطہیر فکر و نظر ضروری ہے یعنی اگر انسان پہلے سے کچھ خیالات ذہن میں رکھ کر یا جذبات سے مغلوب ہو کر قرآن کا مطالعہ کرے تو وہ اس سے مستفیض نہیں ہو سکے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خالی الذہن ہو کر اور جذبات سے الگ ہٹ کر قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرے)

56:88 فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

(پس اگر وہ مقربین میں سے ہو)

(یہ طبیعی قوانین اپنے نتائج محسوس شکل میں سامنے لے آتے ہیں اس لئے انسان ان کے بارے میں شک و شبہ نہیں کرتا لیکن خدا کا قانون مکافات چونکہ غیر مرئی اور غیر محسوس طور پر کام کرتا ہے اس لئے وہ اس کے متعلق یقین نہیں کرتا حالانکہ اس کا قانونِ مکافات اسی طرح برحق ہے' جس طرح طبیعی قانون حقیقت یہ ہے کہ طبیعی قانون بھی تو قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے اس میں بھی ہر عمل ایک متعین نتیجہ پیدا کرتا ہے یہی صورت اس قانون مکافات کی ہے جس کی رُو سے انسان کی انسانی زندگی کے اعمال کے نتائج مرتب ہوتے ہیں)

56:89 فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ

(تو راحت ہے اور عمدہ روزی ہے اور نعمت کا باغ ہے)

چنانچہ اگر یہ مرنے والا اپنے اعمال کے لحاظ سے خدا کے ہاں بلند مراتب کا مستحق ہوتا ہے تو اس کے لئے ہر طرح کی آسائش وراحت اور آسودگی وخوش حالی کی زندگی ہوتی ہے۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ

(اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہو)

اور اگر وہ دوسرے درجے پر، اصحاب الیمین میں سے ہوتا ہے تو اس کے لئے بھی سلامتی اور عافیت ہوتی ہے۔

56:91 فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ

(تو تمہارے لئے سلامتی تو اصحاب یمین میں سے ہے)

اور اگر وہ دوسرے درجے پر اصحاب الیمین میں سے ہوتا ہے تو اس کے لئے بھی سلامتی اور عافیت ہوتی ہے۔

56:96 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

(پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرو)

(سوجب واقعہ یہ ہے کہ) تو پھر تمہارے لئے اس کے سوا اور کونسی روشِ زندگی ہو سکتی ہے کہ تم اپنے نشوونما دینے والے کے ربوبیت عامہ کے پروگرام کو مشہود طور پر مستحق حمد وستائش بنانے کے لئے سرگرمِ عمل رہو یعنی اسے اس انداز سے متشکل کرو کہ ساری دنیا پکار اٹھے کہ فی الواقعہ قابل صد ہزار حمد وستائش ہے وہ ذات جس کا نظام ایسے خوشگوار اور انسانیت ساز نتائج پیدا کرتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الحدید (57)

57:2 يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

ساری کائنات میں صرف اسی کا قانون نافذ العمل ہے یہاں اور کسی کی حکومت نہیں حتیٰ کہ زندگی اور موت بھی اسی کے قانون کے ساتھ وابستہ ہے اس نے ہر شے کے اندازے مقرر کر رکھے ہیں انہی اندازوں کو اس کا قانون کہا جاتا ہے اور ان پر اسے پورا پورا کنٹرول ہے۔

57:3 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

(وہی اول بھی ہے اور آخر بھی ہے اور ظاہر بھی اور باطن بھی ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے)

اُس کی ذات زمان و مکان کی نسبتوں سے ماوراء ہے سب سے اول بھی وہی ہے اور سب سے آخر بھی وہی ہے اس کیلئے نہ ابتداء ہے نہ انتہا وہ ہر شے پر غالب ہے لیکن اس کا غلبہ غیر مرئی اور غیر محسوس طور پر کام کرتا ہے (قانون ہوتا ہی غیر مرئی اور غیر محسوس ہے لیکن اس کے نتائج محسوس اور مرئی ہوتے ہیں یا یوں سمجھو کہ جملہ کائنات اس کی صفت خالقیت و ربوبیت کی مظہر اور اس کی ہستی کی زندہ شہادت ہے لیکن اس کی ذات انسانی نگاہوں سے پنہاں اور مستور ہے اس اعتبار سے وہ باہمہ بھی ہے اور بے ہمہ بھی ہے۔

57:4 وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ

(اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو)

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

(اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)

اس نے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو چھ مختلف ادوار میں متنوع منازل سے گذار کر پیدا کیا اور اس کا مرکزی کنٹرول اپنے دست قدرت میں رکھا جو کچھ زمین سے نکلتا اور جو کچھ اس کے اندر داخل ہوتا ہے جو کچھ فضا کی بلندیوں سے نیچے اترتا اور جو کچھ اوپر چڑھتا ہے وہ ان سب کا علم رکھتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔

57:7 وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ

(اور خرچ کرو اس چیز میں سے جس میں اس نے تم کو امین بنایا ہے)

لہٰذا تم اس خدا پر ایمان لاؤ اور اُس کے اُس رسول پر جس کی وساطت سے اس نے اپنا قانون انسانوں کی طرف بھیجا ہے (اس ایمان کا عملی مظاہرہ یہ ہے کہ) تم رزق کے سرچشموں کو جو دوسروں کی جانشینی سے اب تمہاری تحویل میں آئے ہیں نوع انسان کی پرورش کے لئے کھلا رکھو یاد رکھو! تم میں سے جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھیں گے اور اپنے مال اور رزق کے سرچشموں کو ربوبیت عامہ کے لئے کھلا رکھیں گے تو ان کے لئے اس کے نتائج بڑے بلند اور ذی شان ہوں گے۔

57:10 وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

(اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سب آسمان اور زمین آخر میں اللہ ہی کر رہ جائے گا)

تم سوچو کہ جب حقیقت یہ ہے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب خدا کی ملکیت ہے تو تمہارے لئے یہ کس روا ہو سکتا ہے کہ تم رزق کے سرچشموں کو اپنی ملکیت سمجھ لو اور انہیں ربوبیت عامہ کے لئے کھلا نہ رکھو؟ یہ بھی یاد رکھو کہ (جو لوگ نظام خداوندی کے ان دیکھے نتائج پر یقین کر کے اس کے قیام کے لئے عملی کوشش کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے) اپنا مال بھی کھلا رکھتے ہیں اور عند الضرورت سربکف میدانِ جنگ میں بھی آجاتے ہیں وہ السابقون الاوّلون ہوتے ہیں ان کے مدارج یقیناً اُن لوگوں سے بلند ہوتے ہیں جو اس نظام کے قیام کے بعد اس کے نتائج کو سامنے دیکھ کر اس میں شامل ہوتے ہیں۔

57:11 مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ

(کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض کہ وہ اس کو اس کے لئے بڑھائے اور اس کے لئے باعزت اجر ہے)

نظام خداوندی کے قیام اور استحکام کے لئے جو شخص بھی اپنی دولت حسن کارانہ انداز سے اس نظام کے حوالے کرے گا تو اس کا دیا ہوا مال دوگنا چوگنا ہو کر اس کی طرف واپس آجائیگا یعنی اس سے ایسا معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں ہر طرح کی فراوانیاں اور خوشگواریاں ہونگی اور اس کی اپنی ذات کی بھی ایسی نشوونما ہو جائے گی جس سے وہ بڑی عزت و تکریم کی حامل ہو جائیگی (اس طرح اس کا حال اور مستقبل دنیا اور آخرت دونوں روشن ہو جائیں گے۔

57:12 ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(یہ بڑی کامیابی ہے)

ایسے روشن کہ تو دیکھے گا کہ مومن مردوں اور عورتوں کی پیشانیوں کا نور ان کے آگے آگے دائیں (بائیں) چل رہا ہو گا تا کہ ان کی زندگی کی تمام راہیں جگمگا اٹھیں ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہارے لئے اس جنتی معاشرہ کی بشارتیں ہیں جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی جس کی شادابیاں ہمیشہ تروتازہ رہیں گی اور یہ زندگی کی بہت بڑی کامرانی ہے جس کے حصے میں آجائے۔

57:14 وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ

(اور جھوٹی امیدوں، بیہودہ تمناؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا)

وہ منافقین ان مومنین کو آواز دے کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہوا کرتے تھے؟ (اس لئے اب تم ہم سے الگ کیوں ہو رہے ہو!) وہ کہیں گے کہ یہ ٹھیک ہے کہ تم (بظاہر) ہمارے ساتھ ہی ہوا کرتے تھے لیکن تم نے اپنے آپ کو دھوکے میں رکھا تھا تم ہمیشہ کنارے پر کھڑے اس انتظار میں رہتے تھے کہ دیکھیں! پلڑا کس طرف جھکتا ہے تا کہ اُسی طرف تم بھی ہو لو تم نظام خداوندی کی صداقت کے بارے میں ہمیشہ شک اور اضطراب میں رہتے تھے تمہاری انفرادی مفاد پرستیاں تمہیں طرح طرح کا فریب دیا کرتی تھیں تم اسی کشمکش اور دھوکے میں رہے تا آنکہ قانونِ خداوندی کی رُو سے فیصلہ کن انقلاب آگیا (لہٰذا تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے ساتھ ہوا کرتے تھے)

57:16 اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

(کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت کے آگے جھک جائیں اور اس حق کے آگے جو نازل ہو چکا ہے)

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

(تو ان کے دل سخت ہو گئے)

یہ لوگ جو جماعت مومنین میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ان میں ہنوز ایمان کی کمزوری ہے کیا ان کے لئے حقائق کے اس طرح بے نقاب ہو جانے کے بعد بھی پختگی ایمان کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل قوانین خداوندی کے سامنے جھک جائیں یعنی اس قانون کے سامنے جو ایک حقیقت ثابتہ کی طرح نازل ہوا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتابیں دی گئی تھیں لیکن جب اس پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر صحیح راستہ چھوڑ کر دوسرے راستوں پر چل نکلے۔

57:20 اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ

(جان لو کہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ کھیل اور تماشہ ہے اور زینت اور باہمی فخر اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے ابھرنے اور بڑھنے کی کوشش کرنا)

ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ

(اور اللہ کی طرف سے معافی اور رضامندی بھی)

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

(اور دنیا کی زندگی دھوکے کی پونجی کے سوا اور کچھ نہیں)

ان کی نگاہیں صرف طبیعی زندگی کے پیش پا افتادہ مفاد پر ہوتی ہیں حالانکہ قرآن کے دیئے ہوئے بلند تصور کے مقابلہ میں طبیعی مفاد کی حیثیت محض کھیل تماشے کی سی ہوتی ہے جس سے کچھ وقت کے لئے دل بہلا لیا جائے یا زیبائش و آرائش کر لی جائے یا اس پر فخر کیا جائے کہ میرے پاس دوسروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ساز و سامان ہے یا مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگائی جائے۔

57:21 ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے)

تفاخر و تکاثر یعنی ایک دوسرے سے بڑھ جانے کا جذبہ بیشک انسانوں میں ہوتا ہے لیکن تم نے اس جذبہ کی تسکین کے لئے میدان غلط منتخب کیا ہے اس کے لئے صحیح میدان یہ ہے کہ تم قوانین خداوندی کے اتباع سے تخریبی قوتوں سے حفاظت طلب کرو اور اُس جنت کو حاصل کرو جس کی آسائشیں اور مسرتیں ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں وہ کسی خاص مقام میں محدود نہیں اس کی وسعت زمین و آسمان کو محیط ہے وہ تیار رکھی ہے ان کے لئے جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں یہ آسائشیں اور خوش حالیاں ہر اس شخص کو مل سکتی ہیں جو انہیں قوانین خداوندی کے مطابق حاصل کرنا چاہے خدا بڑی آسائشوں اور خوش حالیوں کا عطا کرنے والا ہے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہو تو اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

57:23 وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ

(اور اللہ اترانے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا)

اس نظام میں تمام افراد کی محنت کا ماحصل تمام انسانوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کھلا رہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کو اکتسابِ رزق کی استعداد کم ملی ہے یا وہ کسی وجہ سے کم یا سلب ہو گئی ہے تو اس سے اس کی ضروریات پوری ہونے میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی لہٰذا اس کی اکتسابی قوت میں کمی اس کے لئے ذرا بھی باعث تاسف یا وجہ غم نہیں بنتی دوسری طرف اس سے یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو زیادہ استعداد حاصل ہوتی ہے وہ اسے اپنی ذاتی ہنر مندی سمجھ کر اس پر اتراتے نہیں کیونکہ وہ اس کی رُو سے حاصل شدہ فراواں رزق کو اپنی انفرادی ملکیت نہیں سمجھتے وہ جانتے ہیں کہ ایسے لوگ جو خود پسند ہوں اور ایسی باتوں کی وجہ سے بڑا بننے کی کوشش کریں جو ان کی اپنی پیدا کردہ نہیں قوانین خدوندی کی نگاہوں میں پسندیدہ نہیں قرار پاتے۔

57:25 وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

(اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی قوت ہے اور لوگوں کے لیے فائدے ہیں)

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ

(اور تا کہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بن دیکھے)

اس مقصد کے لئے خدا نے ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ مختلف اقوام کی طرف اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجتا ہے اور ہر رسول اپنے ساتھ ضابطہ قوانین بھی لاتا ہے وہ اس ضابطہ قوانین کی رُو سے ایسا معاشرہ قائم کرتے ہیں جس میں ہر شخص کا عمل ٹھیک ٹھیک نتیجہ مرتب کرے اور یوں لوگ عدل اونصاف پر قائم رہیں اس معاشرہ کے استحکام کے لئے اس نے ضابطہ قوانین کے ساتھ شمشیر خارہ شگاف (فولاد) بھی نازل کی ہے جس میں بڑی سختی ہوتی ہے اور چونکہ یہ سختی عدل وانصاف کے نظام کے قیام اور مظلوموں کی حفاظت کے کام آتی ہے اس لئے یہ نوع انسان کے لئے مضرت رساں ہونے کے بجائے بڑی منفعت بخش ہوتی ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کون سے وفا شعار بندے ہیں جو اس نظام خداوندی کی مدد کرتے ہیں جو اس کے رسولوں کے ہاتھوں متشکل ہوتا ہے حالانکہ اس کے درخشندہ نتائج ہنوز مرئی شکل میں ان کے سامنے نہیں آئے ہوتے اور وہ اپنے یقین محکم کی بنا پر اس کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہیں یوں خدا کا وہ نظام جو اپنے اندر غلبہ اور قوت رکھتا ہے ان لوگوں کے ہاتھوں متشکل ہوتا ہے۔

57:29 وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

تم نے یہ روش اختیار کی تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ اہل کتاب یہود جو اِس وقت اِس دعوت کی اس طرح مخالفت کر رہے ہیں اور اپنی دولتمندی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ رزق کے خزانوں کی کنجیاں انہی کے ہاتھ میں ہیں اچھی طرح جان لیں گے کہ خدا کی طرف سے ملنے والے سامانِ زیست پر انہی کی اجارہ داری نہیں اسے قرآن پر ایمان رکھنے والے بھی حاصل کر سکتے ہیں رزق کی بست وکُشاد قانونِ خداوندی سے وابستہ ہے جو چاہے اسے اس کے قانون کے مطابق حاصل کر سکتا ہے وہ صاحب فضل عظیم ہے وہ کسی ایک نسل (بنی اسرائیل) کا خدا نہیں عالمگیر انسانیت کا نشوونما دینے والا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المجادلة (58)

58:2 إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ

(ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے)

وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ

(اور یہ لوگ بے شک ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں)

بات یہ ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو جہالت کی وجہ سے غصّہ میں آکر ماں کہہ دیں وہ اِس سے اُن کی سچ مچ کی مائیں نہیں بن جاتیں اس لئے محض ایسا کہہ دینے سے بیویوں کو ان پر حرام نہیں ہو جانا چاہئے ان کی مائیں وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے جو لوگ غصہ میں آکر اس قسم کی بات کہہ دیتے ہیں تو یہ بیہودگی اور لغویت ہوتی ہے اور حقیقت کے بالکل خلاف ہے سو خدا کا قانون یہ ہے کہ اس قسم کی لغوبات سے درگذر کیا جائے اسے حقیقت پر محمول کرکے بیوی کو اس پر حرام نہ قرار دیدیا جائے اور اس طرح اس لغویت کے تباہ کن نتائج سے اِنہیں محفوظ رکھا جائے۔

58:5 اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں)

كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(وہ ذلیل ہوں گے جس طرح وہ لوگ ذلیل ہوئے جو ان سے پہلے تھے)

جو لوگ اس طرح نظام خداوندی سے انکار اور اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ آخر الامر ذلیل وخوار ہوں گے جس طرح وہ لوگ ذلیل وخوار ہوئے جو ان سے پہلے اسی طرح حق کی مخالفت کیا کرتے تھے ہم نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیئے ہیں ان کی مخالفت کرنے والوں کے لئے ذلت آمیز تباہی ہے۔

58:7 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

(تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے)

مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ

(کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی نہیں ہوتی جس میں چوتھا اللہ نہ ہو)

وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

(اور نہ پانچ کی سرگوشی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو)

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ

(اور نہ اس سے کم کی یا زیادہ کی)

اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ

(مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں)

کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے خدا کو اس کا علم ہے اگر کہیں کوئی تین آدمی خفیہ مشورہ کرتے ہیں تو ان میں چوتھا خدا ہوتا ہے اور اگر کہیں پانچ آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہوتی ہے تو ان میں چھٹا خدا ہوتا ہے (یہ اعداد تو محض مثالاً بیان کر دیئے گئے ہیں ورنہ) ان سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں اور جتنے بھی وہ ہوں خدا ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

58:9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

(اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور تم نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے)

اے جماعتِ مومنین! جب تم نے باہمی مشورے کرنے ہوں تو جرائم کے ارتکاب اور نظامِ خداوندی کے خلاف سرکشی کے مشورے مت کرو ہمیشہ بھلائی اور تقوٰے (قوانین خداوندی کی نگہداشت) سے متعلق امور میں مشورے کرو مختصراً یہ کہ تم ہر معاملہ میں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اس لئے کہ وہی تمہاری تمام سعی و عمل کا مرکز اور تگ و تاز کا منتہیٰ ہے تمہاری گردش اسی محور کے گرد ہونی چاہیئے۔

58:11 اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا

(جب تم کو کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھو اللہ تم کو کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو تم اٹھ جاؤ)

اے جماعتِ مومنین! یہ منافقین جب تمہاری مجلس میں آتے ہیں تو باہمی سرگوشیوں کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر بیٹھتے ہیں لہٰذا) جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو کر بیٹھ جایا کرو (اس طرح انہیں بھی ایک دوسرے سے ہٹ کر بیٹھنا پڑے گا علاوہ ازیں خود تمہاری جماعت میں بھی کسی کو یہ شبہ پیدا نہیں ہو گا کہ اس کے خلاف کوئی سرگوشیاں کر رہے ہیں مجلس میں بیٹھنے کا عام انداز ایسا ہی ہونا چاہیئے) اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشاد کی راہیں کھول دے گا اور جب کہا جائے کہ مجلس برخاست ہوتی ہے اس لئے تم اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو یہ باتیں بظاہر چھوٹی چھوٹی سی ہیں لیکن ان کے اثرات بڑے دُورس ہوتے ہیں اس لئے ان کی پابندی سے اللہ اُن کے درجات بلند کرے گا جو دل سے ان باتوں کو صحیح اور سچا مانتے ہیں اور ان کی حکمت وغایت کا علم رکھتے ہے۔ یاد رکھو! خدا کا قانون مکافات تمہارے تمام اعمال سے باخبر رہتا ہے۔

58:16 اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

(انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے پس ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے)

یہ اپنی جھوٹی قسموں کو سپر بناتے ہیں اور ان کے پیچھے پناہ لے کر لوگوں کو نظامِ خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں اِن کے لئے ذلت آمیز سزا ہو گی۔

58:17 لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ

(ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو ذرا بھی اللہ سے نہ بچا سکیں گے)

یہ جس مال و دولت کے گھمنڈ اور جن افرادِ خاندان کے برتے پر یہ کچھ کرتے ہیں خدا کے قانون مکافات کے مقابلہ میں یہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گے یہ تباہی اور بربادی کے جہنم میں داخل ہوں گے اور اسی میں رہیں گے۔

58:19 اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

(شیطان نے ان پر قابو حاصل کرلیا ہے پھر اس نے ان کو خدا کی یاد بھلادی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں)

بات یہ ہے کہ مفاد پرستیوں کے سرکش جذبات اُن پر بُری طرح مسلّط ہو چکے ہیں وہ انہیں ہانکتے چلے جاتے ہیں اور یہ اُن کے ڈنڈے کے زور پر اس روش پر چلے جارہے ہیں اسی وجہ سے انہوں نے ضابطہ خداوندی کو پس پشت ڈال رکھا ہے یہ لوگ شیطانی پارٹی کے افراد ہیں اور اسے اچھی طرح سمجھ رکھو کہ شیطانی پارٹی ہمیشہ خاسر ونامراد رہتی ہے۔

58:22 أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ

(یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے)

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے)

لہٰذا جب حقیقت یہ ہے کہ حق اور باطل ایک دوسرے کی ضد اور باہم دگر متخالف ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو لوگ خدا کے قانون اور مستقبل کی زندگی پر ایمان رکھیں وہ ان لوگوں سے دوستداری کے تعلقات استوار کریں جو نظام خداوندی کے مخالف ہوں خواہ وہ ان کے (ماں) باپ یا بیٹے (بیٹیاں) یا بھائی (بند) یا اُن کے خاندان کے دوسرے افراد ہی کیوں نہ ہوں یہ (افراد مومنین) وہ لوگ ہیں کہ ایمان ان کے دل کی گہرائیوں میں راسخ ہو چکا ہے اور خدا کی وحی (قرآن) ان کی تائید و نصرت کا موجب بن رہی ہے یہ اس زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اُس جنتی معاشرہ میں داخل ہوں گے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الحشر (59)

59:2 هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ

(وہی ہے جس نے اہل کتاب منکروں کو ان کے گھروں سے پہلی ہی بار اکھٹا کر کے نکال دیا)

فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا

(پھر اللہ ان پر وہاں سے پہنچا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا)

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

(اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا)

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

(وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی پس اے آنکھ والو! عبرت حاصل کرو)

اُس کے قانونِ مکافات کی قوت اور غلبہ کے آثار میں سے ایک واقعہ وہ ہے جو ان اہل کتاب (یہود) کے ساتھ پیش آیا ہے ان لوگوں نے نظامِ خداوندی کے خلاف سرکشی اختیار کی اور جنگ تک کی نوبت آگئی (انہیں اپنی قوت پر بڑا ناز تھا لیکن ہوا یہ کہ ابھی پہلا ہی لشکر ان کے مقابلہ کے لئے گیا تھا کہ انہوں نے میدان چھوڑ دیا۔

59:7 كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ

(تاکہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے)

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا

(اور رسول تم کو جو کچھ دے اس کو تم لے لو اور وہ جس چیز سے تم کو روکے اس سے تم رک جاؤ)

دشمن کا جو مال اسباب اس طرح بغیر جنگ کئے ہاتھ آجائے اس کی نوعیت عام مال غنیمت سے مختلف ہوتی ہے یہ مال سب کا سب نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہنا چاہئے تاکہ اسے ضرورتمندوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے صرف کیا جائے مثلاً (جنگ میں شریک ہونے اور کام آجانے والوں کے) اقرباء کے لئے یتیموں اور معاشرہ میں بے یارومددگار تنہارہ جانے والوں کے لئے ان کے لئے جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک گیا ہو یا جو کسی وجہ سے کام کاج کے قابل نہ رہے ہوں نیز ان مسافروں کے لئے جو مدد کے محتاج ہوں اسے اس طرح نہیں بانٹنا چاہئے کہ یہ دولتمندوں کے طبقہ میں ہی گردش کرتا رہے۔

59:9 وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(اور جو شخص اپنے جی کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

دوسری طرف وہ لوگ بھی اپنے دعویٰ ءایمان میں اسی طرح سچے ہیں جنہوں نے ان لوگوں کی ہجرت سے پہلے ہی اپنے ایمان کو مستحکم کر لیا تھا اور اپنے گھروں میں ان کے لئے جگہ بنا رکھی تھی اِن (انصار مدینہ) کی کیفیت یہ ہے کہ جو مومن بھی ہجرت کر کے ان کے پاس آتا ہے یہ اُس سے بڑی محبت سے پیش آتے ہیں اور انہیں (مہاجرین کو) جو کچھ بھی دیا جائے اس کے متعلق ان کے دل میں کبھی خیال تک بھی نہیں گذرتا کہ یہ

انہیں ملنا چاہئے تھا یہ ہمیشہ اِن آنے والوں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود تنگی ہی سے گذارہ کیوں نہ کرنا پڑے (یہی سچے مومنین کا شعار ہے۔)

59:10 وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ نہ رکھ)

(اس میں شبہ نہیں کہ جو لوگ ایسے نامساعد حالات میں ہجرت کر کے آئے تھے ان کے درجات بہت بلند ہیں لیکن) جو لوگ ان کے بعد آئے ہیں (ان کا ایمان بھی بڑا محکم ہے) ان کی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! تو ہمارے لئے بھی سامان حفاظت عطا فرما دے اور ہمارے ان بھائیوں کے لئے بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دل میں کسی مومن کے لئے ذرّہ بھر کدورت نہ پیدا ہونے دے تو سب کے لئے حالات میں نرمی پیدا کرنے والا اور سامان نشوونما عطا کرنے والا ہے۔

59:13 لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ

(بے شک تم لوگوں کا ڈر ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ ہے)

ان (مخالفین یہود) کو اتنے عرصہ تک خدا کے قانونِ مکافات سے ڈرایا گیا لیکن ان کے دل میں اس سے اتنا ڈر نہیں پیدا ہوا تھا جتنا ڈر اب (تمہاری جمعیت اور لشکر کو دیکھ کر) پیدا ہوا ہے یہ اس لئے کہ یہ لوگ (صرف محسوس اور مرئی قوّت سے مرعوب ہوتے ہیں) قانون کی قوّت کو نہیں سمجھتے۔

59:14 تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

(تم ان کو متحد خیال کرتے ہو اور ان کے دل جدا جدا ہو رہے ہیں)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ

(یہ اس لیے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے)

(ان کے دل میں تمہارا رعب اس قدر ہے کہ) اگر یہ سب کے سب متحدہ محاذ بنا کر بھی تمہارے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوں تو بھی کھلے میدان میں تمہارے سامنے آکر مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کر پائیں گے یہ یا تو اپنی بستیوں کے قلعوں میں بیٹھ کر یا شہر کی فصیل کی اوٹ میں لڑائی کریں گے یہ اس لئے بھی کہ ان کی باہمی مخالفت بڑی سخت ہے یہ اگرچہ سب اکٹھے دکھائی دیتے ہیں (اور معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بڑا اتحاد اور یگانگت ہے) لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے الگ ہیں اگر یہ ذرا بھی عقل سے کام لیں (تو اس حقیقت کو بآسانی سمجھ لیں کہ اس قسم کا نمائشی اتحاد کبھی کامیابی کی راہ نہیں دکھایا کرتا حقیقی اتحاد دلوں کا اتحاد ہے اور وہ صرف ایمان سے وحدت پیدا ہو سکتی ہے۔

59:18 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے)

اے جماعتِ مومنین! (دیکھنا کہیں تمہاری حالت بھی ایسی ہی نہ ہو جائے) تم ہر حالت میں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو اور (انفرادی مفادِ عاجلہ سے صَرفِ نظر کر کے) ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ تم نے مستقبل کی خوشگواریوں کے لئے کیا کیا ہے یہ اسی صورت میں ہو سکے گا کہ تم ہر

حال میں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو یاد رکھو! خدا کا قانونِ مکافات تمہارے ہر کام سے باخبر ہے (وہ کبھی کسی کے عمل کو رائیگاں نہیں جانے دیتا)

59:19 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ

(اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے ان کو خود انکی جانوں سے غافل کر دیا)

(تم اس حقیقت کو یاد رکھو کہ مقصودِ حیات صرف انسان کی طبیعی زندگی کی پرورش نہیں اس کی ذات کا اِرتقاء اور بالیدگی بھی مقصود ہے بلکہ بنیادی مقصد یہی ہے طبیعی زندگی تو اس مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے یہ مقصد قوانین خداوندی کے اتباع ہی سے حاصل ہو سکتا ہے لہٰذا) تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قوانین خداوندی کو پس پشت ڈال دیا تو اِس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود ان کی اپنی ذات ہی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی (اور ان کی زندگی حیوانی سطح کی زندگی بن کر رہ گئی۔ وہ "میں" کو بھلا بیٹھے اور اُن کا منتہائے مقصود "میرا" رہ گیا) یہی لوگ ہیں جو صحیح راستے سے ہٹ کر غلط راہوں پر جا پڑے ہیں۔

59:20 لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ

(دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہوسکتے جنت والے ہی اصل میں کامیاب ہیں)

یاد رکھو! تربیت واستحکام ذات کا نام جنت کی زندگی ہے اور اسے فراموش کر دینا جہنم ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جنت میں رہنے والے اور جہنمی کبھی ایک دوسرے کے برابر نہیں ہوسکتے کامیابیاں اور کامرانیاں صرف اہل جنت کے حصّے میں آتی ہیں۔

59:22 عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

(پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے)

اور یہ ان عظمتوں کا مالک کیوں نا ہو؟ اُس خدا کی کتاب ہے جس کے سوا کائنات میں کسی اور کا اختیار اور اقتدار نہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ حاضر وغائب سب کا علم بھی رکھتا ہے (وہ ہر شے کے متعلق جانتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت کیا ہے اور اس کے مضمر ممکنات کیا کیا؟ وہ کیا کچھ بننے کی صلاحتیں اپنے اندر رکھتی ہے یاد رکھو! یہ "غیب وشہادت" کا امتیاز انسانی نقطہ نگاہ سے ہے ورنہ خدا کے نزدیک سب مشہود ہی مشہود ہے) ان صلاحیتوں کی برومندی کے لئے جس قدر سامانِ نشوونما کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب خدا کی طرف سے بلامزدو معاوضہ ملتا ہے۔

59:23 سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ

(اللہ اس شرک سے پاک ہے جو لوگ کر رہے ہیں)

ہاں اس خدا کی طرف سے جس کے سوا کائنات میں کسی اور کا قتدار اور ختیار نہیں ساری کائنات اسی کی مملکت ہے اس میں اسکے سوا کسی کا قانون کارفرما نہیں اس کے اقتدار اور علم کی وسعتیں لا انتہا ہیں اس کی ذات مکمل ترین اور ہر نقص سے پاک ہے اور وہ ہر ایک تو تکمیل ذات کے سامان عطا کرتا ہے وہ کائنات کو تخریبی قوتوں کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اور کوئی شے اس کی نگہبانی کے دائرے سے باہر نہیں اسے ہر قسم کا غلبہ اور تسلط حاصل ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پروگرام کو تکمیل تک پہنچانے کی قوت رکھتا ہے اس نے ہر شے کو اس طرح اپنے قانون کی جبائر کھڑ پچوں میں باندھ رکھا ہے کہ وہ اپنے مقام سے ذرا اِدھر اُدھر نہیں ہٹ سکتیں اور اِس طرح نظامِ کائنات میں ذرا خلل واقع نہیں ہوتا۔

59:24 لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

(اسی کیلئے ہیں سارے اچھے نام)

وہ خدا ہر شے کا خالق ہے اس کے عمل تخلیق کی کیفیت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کی پیدائش اس کے نقطہ آغاز سے کرتا ہے پھر اسے مختلف ارتقائی مراحل سے اس طرح گزرتا ہے کہ غیر ضروری عناصر اس سے چھٹ کر الگ ہوتے جاتے ہیں تا آنکہ وہ ایک خاص صورت (FORM) اختیار کر لیتی ہے جو اسے دیگر اشیاء سے متمیز کر دیتی ہے (اس مرحلہ پر تم کہتے ہو کہ وہ شے وجود میں آگئی) یہ چند ایک صفات ہیں ذاتِ خداوندی کی جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ورنہ تمام بلند صفات اپنی حسین ترین اور مکمل ترین شکل میں اس کی ذات میں مجتمع ہیں پھر اس کا نظام ایسا ہے کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے وہ ہر قسم کے غلبہ کا مالک ہے لیکن اس کا غلبہ سراسر حکمت پر مبنی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الممتحنة (60)

60:1 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

(اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ)

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ

(وہ رسول کو اور تم کو اس بناء پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو)

اے جماعت مومنین! تم نظام خداوندی کے دشمنوں کو جو خود تمہارے بھی دشمن ہیں کبھی دوست نہ بناؤ یعنی ایسا کبھی نہ کرو کہ تم ان سے محبت اور یگانگت کے تعلقات قائم کرو درآنحالیکہ وہ اس ضابطہ دین کی مخالفت کر رہے ہیں جو تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا ہے (تمہارے لئے معیار تعلقات دین ہونا چاہیئے نہ کہ ذاتی رحجانات یا رشتہ داریاں ان کی دشمنی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے تمہیں اور تمہارے رسول کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا محض اس جرم کی بنا پر کہ تم اپنے نشوونما دینے والے اللہ پر ایمان کیوں لائے ہو؟

60:3 لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(تمہارے رشتے دار اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئیں گے)

یہ ٹھیک ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ تمہارے خون کے رشتے ہیں لیکن یاد رکھو! اعمال کے ظہور نتائج کے وقت تمہارے رشتے دار حتیٰ کہ تمہاری اولاد تک بھی تمہارے کسی کام نہیں آسکے گی اُس وقت تم میں اور اِن میں نمایاں بُعد ہو گا تمہارے کام صرف تمہارے اعمال آئیں گے جنہیں خدا اچھی طرح دیکھتا ہے۔

60:4 رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

(اے ہمارے رب! ہم نے تیرے اوپر بھروسہ کیا اور ہم تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے)

یہ بات سمجھنے کے لئے کہ دینِ خداوندی کے مقابلہ میں رشتہ داری کے تعلقات کی حیثیت کیا رہ جایا کرتی ہے تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے رفقاء کا طرز عمل عمدہ نمونہ ہے جو تمہارے دلوں کی کشمکش دُور کر کے ان میں سکون اور اطمینان پیدا کر دے گا۔ انہوں نے اپنی قوم سے جن سے ان کے خون کے رشتے تھے علانیہ کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کی تم نے خدا کو چھوڑ کر معبودیت اختیار کر رکھی ہے اُن سے سخت بیزار ہیں ہم تمہارے غلط مسلک کا یکسر انکار کرتے ہیں ہم اسے باطل سمجھتے ہیں اس بنا پر تم میں اور ہم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت رہے گی تا آنکہ تم خدائے واحد پر ایمان نہ لے آؤ اس صورت میں تم ہمارے دینی بھائی ہو جاؤ گے۔

60:5 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(اے ہمارے رب! ہم کو منکروں کے لئے فتنہ نہ بنا)

اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے نشوونما دینے والے سے یہ درخواست بھی کی کہ ایسا نہ ہو جائے کہ ہم ان لوگوں کا تختہ مشق بن جائیں جو تیرے دین کا انکار کر رہے ہیں اس لئے تو ہمیں سامانِ حفاظت عطا فرما تو ہر ایک پر غالب اور بڑی حکمتوں کا مالک ہے۔

60:13 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

(اے ایمان والو! تم لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن کے اوپر اللہ کا غضب ہوا)

قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

(وہ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح قبروں میں پڑے ہوئے منکر ناامید ہیں)

اے جماعت مومنین! کفار کے ساتھ تعلقات کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جو لوگ نظامِ خداوندی سے مخالفت کی بنا پر مجرم قرار پا چکے ہیں ان سے دوستداری کے تعلقات مت قائم کرو کیا یہ عجیب بات نہیں ہو گی کہ تمہارے نظام کی نگاہ میں وہ مغضوب اور معتوب ہوں اور تم ان سے دوستانہ تعلقات رکھو! یاد رکھو! کفر اور ایمان کا بنیادی خطِ امتیاز خدا کا قانونِ مکافات اور حیاتِ آخرت کا تصور ہے یہ لوگ ان بنیادی تصورات سے اسی طرح منکر ہو چکے ہیں جس طرح وہ کفار منکر ہو چکے تھے جو اُسی حالت میں مر کھپ کر قبروں میں پہنچ چکے ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الصف (61)

61:2 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

(اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو)

اے جماعتِ مومنین! (جو کچھ اوپر کہا گیا ہے اس پر غور کرو اور دیکھو کہ کائنات کا یہ کارگہِ عظیم تمہیں کس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کیا اس نتیجہ پر نہیں کہ اس میں ہر شے اپنے اپنے عمل سے بتاتی ہے کہ اس کے فرائض کیا ہیں لہٰذا تم بھی اپنے دعوٰے ایمان کا ثبوت اپنے عمل سے پیش کرو ایسا کبھی نہ کرو) زبان سے بڑے بڑے دعوے کرتے رہو اور انہیں عملاً پورا کر کے نہ دکھاؤ جو کچھ زبان سے کہو اسے عمل سے پورا کر کے دکھاؤ قول و فعل میں ہم آہنگی دعوائے ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے۔

61:3 كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْن

(اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرو نہیں)

(3) قانون خداوندی کی رُو سے یہ بات بڑی مذموم اور قابل گرفت ہے کہ ایسی باتیں کی جائیں جنہیں کر کے نہ دکھایا جائے۔

61:4 صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

(گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں)

خدا ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خالی باتیں کرتے رہتے ہیں وہ انہیں پسند کرتا ہے جو (عند الضرورت) نظامِ خداوندی کے قیام واستحکام کے لئے سر بکف میدانِ جنگ میں نکل آتے ہیں اور پھر اس طرح صفوں میں جم کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک ایسی دیوار ہیں جسے سیسہ پلا کر مستحکم کر دیا گیا ہو۔

61:5 فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ

(پس جب وہ پھر گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا)

یہ حالت تو قومِ موسیٰ علیہ السلام کی تھی جو باتیں بہت بناتی تھی اور عمل کے وقت بہانہ سازیاں شروع کر دیتی تھی اور اسطرح اپنے رسول کے لئے مصیبت بن جاتی تھی چنانچہ یہی وہ حالات تھے جن میں) موسیٰ علیہ السلام ان سے کہا کرتا تھا کہ تم میرے لئے مصیبت اور اذیت کا باعث کیوں بنے رہتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں اس لئے میں تمہیں جس راستے پر چلاتا ہوں وہ خدا کا تجویز کردہ ہے اور تمہارے ہی فائدے کا ہے لیکن وہ اس کے باوجود اپنی غلط روش سے باز نہ آئے چنانچہ جب وہ ٹیڑھے چلتے رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کی سمجھ بوجھ ہی ٹیڑی ہو گئی خدا کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ جان بوجھ کر غلط راہوں کی طرف نکل جائیں وہ منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔

61:6 وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْـرٌ مُّبِيْنٌ

(اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا پھر جب وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا ہوا جادو ہے)

یہی وہ قومِ بنی اسرائیل تھی جس سے ان کے آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے کہا تھا کہ میں تمہاری طرف خدا کا فرستادہ ہوں اور جو کچھ تمہارے پاس تورات (کتب سابقہ) میں آیا تھا اُسے سچ کر دکھانے کے لئے آیا ہوں اور میں تمہیں اللہ کے ایک اور رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا لیکن جو نبی اسرائیل خود موسیٰ علیہ السلام کے لئے باعث مصیبت بنے رہے اور جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وہ کچھ کیا جس کا ہر ایک کو علم ہے وہ اس آنے والے رسول پر کس طرح آسانی سے ایمان لے آتے۔

61:8 يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

(وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے منہ سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ منکروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو)

تم سمجھتے ہو کہ تم اپنی اِن حرکتوں سے اس قندیل آسمانی (قرآن) کی روشنی کو بجھا دو گے ؟ تم اپنے اس ارادے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے ذرا سوچو کہ کسی کے پھونکیں مارنے سے سورج کا چراغ بھی گل ہو سکتا ہے خدا اپنے اِس نور کو مکمل کر کے ہر طرف پھیلا کر چھوڑے گا خواہ یہ با ت (شپرہ چشم) کفار پر کتنی ہی گراں کیوں نہ گزرے۔

61:10 يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

(اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے)

اے جماعتِ مومنین! آؤ تمہیں زندگی کا ایک بلند اصول بتائیں دنیا میں ہر شخص ایسا کاروبار کرنا چاہتا ہے جس میں اسے فائدہ ہو کوئی شخص اپنے مفاد کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو شخص اپنے نفع نقصان کا خیال نہ رکھے اُسے پاگل کہتے ہیں ہوشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے نفع کا خیال رکھے یہ اچھی بات ہے یہ انسان کے تحفظ خویش کے جذبہ کا تقاضا ہے لیکن تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ انسان کئی سودے ایسے کر بیٹھتا ہے جس میں اُسے فائدے کے بجائے نقصان ہوتا ہے یہ اس لئے کہ اُس کاروبار کے متعلق صحیح اندازہ نہیں کر سکا تھا اب سوچو کہ تمہیں کسی ایسے کاروبار کا پتہ چل جائے جس میں کبھی نقصان نہ ہو۔

61:12 وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ

(اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے)

یہ نظام تمہارے لئے ایسا سامان مہیا کر دے گا جس سے تم ان تباہیوں سے بچ جاؤ گے جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں اور تمہیں اس دُنیا اور حیاتِ اُخروی میں ایسی جنتی زندگی عطا کر دے گا جس کی تر و تازگی میں کبھی کمی واقع نہیں ہو گی (تمثیلاً) سدا بہار باغات کے اندر نہایت خوشگوار رہنے کے گھر یہ بہت بڑی کامیاب اور کامرانی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

61:13 نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ

(اللہ کی مدد اور فتح جلدی)

ان کے علاوہ ایک اور چیز بھی جسے تم بہت پسند کرتے ہو یعنی دیارِ عرب ہی میں نہیں بلکہ اس سے باہر دیگر مقامات میں بھی تمہاری حکومت قائم ہو جائے گی اِس کے لئے تمہیں قانون خداوندی کی پوری پوری تائید و نصرت حاصل ہو گی جس سے کامیابی کی راہیں یکے بعد دیگرے تمہارے سامنے کھلتی جائیں گی اے رسول! تم اپنے رفقاء (جماعت مومنین) کو یہ مژدہ جاں فزا سنادو۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الجمعة (62)

62:2 هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول انہی میں سے اٹھایا وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے)

کتاب بھی قرآن مجید کے اندر موجود ہے اور حکمت بھی قرآن مجید کے اندر ہے، حکمت قرآن مجید سے باہر نہیں ہے دین کی تعلیمات، دین کے اقوال، اسلام کے بنیادی نظریات و قواعد اور پیام اس کے علاوہ قرآن حکیم کی بعض بنیادی اصطلاحات، اور لفظوں کے قرآنی انتخاب پر غور و فکر، یہ وہ ذرائع ہیں جس سے قرآن حکیم کی حکمت ابھر اور نکھر کر سامنے آتی ہے صاف اور واضح انداز میں بتا دیا گیا ہے کہ رسول انکو آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔

62:5 كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ

(ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو)

لیکن خدا کی اس کتاب سے وہی لوگ فائدہ اٹھاسکتے ہیں جو اسے سمجھ سوچ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں کتاب کو مقدس غلافوں میں لپیٹ کر اٹھائے اٹھائے پھرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بنی اسرائیل نے خدا کی کتابوں کے ساتھ یہی کچھ کیا تھا سو ان کی حالت تمہارے سامنے ہے انہیں تورات دی گئی اور اُن سے کہا گیا کہ اُن کی ذمہ داری یہ ہے کہ اس پر عمل کریں لیکن انہوں نے کتاب کو تو اپنے سر آنکھوں پر اُٹھالیا لیکن اس کی عائید کردہ ذمہ داریوں کو نہ اٹھایا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کسی گدھے پر بڑی بڑی کتابیں لا دی جائیں اور وہ انہیں اُٹھائے اُٹھائے پھرے ظاہر ہے کہ اس سے اُس گدھے کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا یہی مثال اس قوم کی ہے جو قوانین خداوندی کی صداقت کا زبان سے اقرار کرے لیکن عملاً اس کی تکذیب کرے۔

62:9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن کی نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو)

یہودیوں کی ایسی حالت کیوں ہوگئی؟ اس لئے کہ انہوں نے دین خداوندی کو مذہب میں تبدیل کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اجتماعیت ختم ہو گئی اور دین خدا اور بندے کے درمیان پرائیویٹ تعلق کا نام رہ گیا اے جماعت مومنین! تم کہیں ایسا نہ کرنا اپنی جماعتی زندگی کو زندہ و پائندہ رکھنا کہ یہی دین کا تقاضا ہے اس کے لئے مثلاً جب تمہیں ملّی اجتماع صلوٰۃ کے لئے آوازی دی جائے تو سب کام کاج چھوڑ کر اس کی طرف لپک کر آجایا کرو تا کہ تم اپنے کانوں سے سن لو کہ وہ قوانین وہدایات خداوندی کیا ہیں جن کے لئے تمہیں بلایا گیا ہے اور جن کے مطابق تمہیں کام کرنا ہے۔

62:10 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

(اور پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو)

جب یہ اجتماعِ صلوٰۃ ختم ہو جائے تو پھر جہاں جی چاہے جاؤ اور تلاشِ معاش میں لگ جاؤ لیکن نہ سمجھ لینا کہ قوانین خداندی کا دائرہ صرف اُس اجتماع تک محدود تھا یہ قوانین تمہیں سنائے اور بتائے ہی اس لئے گئے تھے کہ تم اپنی عملی زندگی کے ہر گوشے میں ان پر کاربند رہو لہٰذا اب جو تم کاروبار کے لئے نکلے ہو تو ان قوانین کو ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھو اسی میں تمہاری کامیابی کا راز مضمر ہے (دوسرے لوگ اپنی کامیابی کے لئے جو طریق چاہیں اختیار کریں لیکن تم اپنی کامیابی کے لئے ہمیشہ قوانین کا اتباع کرو یہی کامیابی حقیقی کامیابی کہلا سکتی ہے۔

62:11 قُلْ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ

(کہو! کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے)

وَاللهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

(اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے)

چونکہ یہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں ہنوز تربیت میں ناپختہ ہیں اس لئے ان کی حالت یہ ہے کہ جب دیکھتے ہیں کہ کسی اچھے کاروبار کا موقعہ ہے یا کوئی کھیل تماشا ہے تو (اے رسول!) تجھے کھڑے کا کھڑا چھوڑ کر اُس طرف اُٹھ دوڑتے ہیں انہیں سمجھاؤ کہ تمہیں جو کچھ قوانین خداوندی کی رو سے ملے گا وہ اس تمام کاروبار سے زیادہ نفع بخش اور کھیل تماشے سے زیادہ جاذب ہے یاد رکھو! جو سامانِ زیست قوانین خداوندی کے مطابق ملتا ہے وہ بڑا ہی خوشگوار اور منفعت بخش ہوتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ المنافقون (63)

63:4 كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ

(گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں ٹیک لگائی ہوئی)

جب تو انہیں دیکھتا ہے تو ان کی ظاہری وضع قطع بڑی خوش آئند نظر آتی ہے اور وہ انسان کو حیرت میں ڈال دیتی ہے اور جب یہ باتیں کرتے ہیں تو ایسے معصومانہ انداز سے کہ ہر شخص انہیں کان لگا کر سنے اور سچ باور کر لے لیکن ان کی اندرونی حالت ایسی ہے جیسے گھن کھائی ہوئی لکڑیاں جنہیں دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا ہو۔ نہ خود اعتمادی نہ زندگی کی توانائی بظاہر بڑے محکم اور پائیدار بباطن بالکل کھوکھلے اور بے جان بزدل ایسے کہ کہیں ذرا سا کھٹکا ہو تو ان کی جان نکل جائے کہ ہم پر کوئی آفت آئی دل میں ہر وقت دغدغا کہ کہیں ہمارے خلاف کوئی سازش تو نہیں ہو رہی؟ یہ تمہارے دشمن ہیں سو تم ان سے بہت محتاط رہو ان پر خدا کی مار انہوں نے کس قسم کی اُلٹی رَوش اختیار رکھی ہے؟

63:5 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے استغفار کرے وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے بیرخی کیا کرتے ہیں)

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم آؤ اور اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرو تا کہ خدا کا رسول تمہارے لئے نظامِ خداوندی سے سامانِ حفاظت طلب کرے تو وہ اس سے اعراض برتتے ہیں ذرا رُکتے ہیں ور پھر متکبرانہ انداز سے چل دیتے ہیں۔

63:7 هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ

(یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں)

ان کی حالت یہ ہے کہ خود نظامِ خداوندی کی مدد کرنا تو ایک طرف یہ دوسرے لوگوں سے بھی کہتے رہتے ہیں کہ جو لوگ اس رسول کے ساتھ ہیں تم انہیں کوئی مالی مدد نہ دو اس طرح جب یہ بھوکے مریں گے تو خود ہی اس کا ساتھ چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں گے اور اس طرح اس کا مشن ناکام رہ جائے گا ان سے کہو کہ خدا کے ہاں کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں رزق کے خزانے بھرے پڑے ہیں اسے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں لیکن یہ منافق اس بات کو کیا جانیں!

63:8 وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(حالانکہ عزت اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں جانتے)

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ واپس پہنچ لینے دو پھر دیکھنا کہ وہاں کے زور آور لوگ ان کمزور اور ذلیل انسانوں کو کس طرح وہاں سے نکال باہر نہیں کرتے؟ انہیں کیا معلوم کہ عزت اور غلبہ سب کا سب نظامِ خداوندی کے ساتھ وابستگی میں ہے اس لئے وہ مومنین کے لئے مختص ہے لیکن یہ منافق اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

63:9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

(اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نا کرنے پائیں)

(9)(بہر حال، یہ ہے اِن منافقین کی حالت اور یہ ہیں اِن کے عزائم سو) اے جماعتِ مومنین! دیکھنا۔ تم اُن کی باتوں میں نہ آجانا، جس سے تمہاری کیفیت یہ ہو جائے کہ (اُن کی طرح) مال اور دولت اور اولاد کی محبت تمہیں قوانین خداوندی کے اتباع سے غافل کر دے۔ جو لوگ ایسا کریں گے وہ یاد رکھیں کہ اس سے انہیں سخت نقصان پہنچے گا۔

63:10 وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْت

(اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے)

جو کچھ تمہیں اللہ نے دیا ہے اُسے اس کے نظام کے قیام کے لئے کھلا رکھو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو اور وہ حسرت و یاس سے کہے کہ اے میرے نشوونما دینے والے! اگر تو مجھے تھوڑی سی مہلت بھی دے دیتا تو میں اپنے دعوائے ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھاتا اور اس طرح ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو تیرے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور یوں انسانیت کو اور خود اپنی ذات کو سنوارتے ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ التغابن (64)

64:2 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ

(وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی منکر ہے اور کوئی مومن)

اس نے تمہیں انسانی پیکر عطا کیا جس کی خصوصیت کبریٰ یہ ہے کہ تمہیں اختیار و ارادہ کی استعداد حاصل ہے انسان کی اس استعداد کا نتیجہ یہ ہے کہ تم میں سے بعض کافر قوانین خداوندی کو تسلیم نہ کرنے والے اور بعض مومن ان قوانین کو ماننے والے ہو جاتے ہیں کائنات میں کسی اور مخلوق کو اس کا اختیار نہیں کہ وہ چاہے تو قوانین خداوندی کی اطاعت کرے اور چاہے ان سے انکار کر دے یہ خصوصیت انسان ہی کے لئے ہے اور اسی سے یہ اپنے اعمال کا ذمہ دار قرار پاتا ہے پھر اس کا اختیار تو انسان کو دیا گیا ہے کہ یہ چاہے تو صحیح راستہ اختیار کرلے اور چاہے غلط استے پر چل پڑے لیکن اسے اس کا اختیار نہیں کہ چلے تو غلط راستے پر اور نتائج برآمد ہوں صحیح راستے کے اس کے اعمال کے نتائج خدا کے قانونِ مکافات کے مطابق مرتب ہوتے ہیں جو سب کچھ دیکھتا ہے۔

64:3 وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

(اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو نہایت اچھی صورت بنائی)

اس نے کائنات کے اس عظیم کارگہ کو حقیقت کے طور پر پیدا کیا ہے یہ حلقہ دام خیال یا سراب یا مایا یا خواب نہیں اس کائنات میں اس نے تمہیں ایک ایسا پیکر عطا کیا ہے جس میں حسن ذات کے امکانات سمٹا کر رکھ دیئے ہیں ان امکانات کو مشہود کرنے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ ایسا ہو رہا ہے ایک خارجی معیار کی ضرورت ہے۔ یہ معیار ذاتِ خداوندی ہے جو حسین ترین اور مکمل ترین صفات کی حامل ہے تم اس معیار کو اپنے سامنے رکھو اور صفاتِ خداوندی کو (بحد بشریت) اپنی ذات میں منعکس کرتے جاؤ یہی اس دُنیا میں زندگی کا منتہا ہے۔

64:4 وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؕ

(اور اللہ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے)

جو کچھ خارجی کائنات میں ہے خدا اس سے بھی واقف ہے اور جو کچھ تمہاری داخلی دُنیا میں ہوتا ہے اور جو کچھ تم سے ظہور میں آتا ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے وہ تمہارے دل کے اندر گزرنے والے خیالات تک کا علم رکھتا ہے اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ تمہارا کوئی عمل صحیح نتیجہ مرتب کئے بغیر رہ جائے لیکن دُنیا میں یہ کچھ اجتماعی نظام کے تابع ہو گا۔

64:9 يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

(جس دن وہ تم سب کو ایک جمع ہونے کے دن جمع کرے گا یہی دن ہار جیت کا دن ہو گا)

لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اس کشمکش کا آخری فیصلہ میدانِ جنگ میں ہو گا جس میں تم جمع ہو جاؤ گے وہ ہار جیت کا دن ہو گا اس تصادم سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی کہ کس میں کس قدر کمی رہ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ ہار گیا وہ جماعت جو قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان رکھتی ہے اور اس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہے ان میں جو تھوڑی بہت کمزوریاں رہ گئی ہوں گی ان کے حسن عمل کی

قوتوں سے ان کی مدافعت ہو جائے گی اور اس طرح وہ اپنے مخالفین پر کامیابی حاصل کر کے ایسا جنتی معاشرہ قائم کرلیں گے جس کی شادابیوں میں کبھی کمی واقع نہیں ہو گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

64:11 مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

(جو مصیبت بھی آتی ہے اللہ کے اذن سے آتی ہے)

اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ کائنات میں جو واقعہ بھی رُونما ہوتا ہے خدا کے قانون کے مطابق ہوتا ہے یہاں کوئی بات یونہی اَلل ٹپ نہیں ہو جاتی قاعدے اور قانون کے مطابق ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ خدا کو ہر شے کا علم ہے جو شخص ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے اس کی عقل و فہم کو اس قسم کی روشنی مل جاتی ہے جس سے وہ ان اَسباب وعِلل کو سمجھ لیتا ہے جن کے مطابق حوادثِ کائنات رُونما ہوتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جس قوم کو معلوم ہو جائے کہ کائنات میں مختلف حوادث کن قوانین کے مطابق واقع ہوتے ہیں اور ان کی نفع بخشیوں سے بہرہ یاب ہونے اور ان کی مضرت رسانیوں سے محفوظ رہنے کے کیا طریقے ہیں وہ قوم کس قدر کامیاب ہو گی۔

64:11 وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ

(اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو راہ دکھا دیتا ہے)

یہاں کوئی بات یونہی اَلل ٹپ نہیں ہو جاتی۔ قاعدے اور قانون کے مطابق ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ خدا کو ہر شے کا علم ہے اب ظاہر ہے کہ جس قوم کو معلوم ہو جائے کہ کائنات میں مختلف حوادث کن قوانین کے مطابق واقع ہوتے ہیں اور ان کی نفع بخشیوں سے بہرہ یاب ہونے اور ان کی مضرت رسانیوں سے محفوظ رہنے کے کیا طریقے ہیں وہ قوم کس قدر کامیاب ہو گی۔

64:12 وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

(اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۞

(اگر تم اعراض کرو گے تو ہمارے رسول پر بس صاف صاف پہنچا دینا ہے)

اگر تم بھی اپنے اندر یہ کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس نظامِ خداوندی کی اطاعت کرو جو اس کے رسول کے ہاتھوں متشکل ہو رہا ہے اگر تم اس سے روگردانی کرو گے تو (اس سے نہ خدا کا کچھ بگڑے گا نہ اس کے رسول کا اس سے تمہارا اپنا ہی نقصان ہو گا اور اس نقصان کی ذمہ داری بھی تمہارے ہی اوپر ہو گی اس لئے کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری تو بس یہیں تک ہے کہ وہ ان قوانین کو وَاضح طور پر تم پہنچا دے ان کے مطابق عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

64:13 وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ

(اور ایمان لانے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے)

یاد رکھو! تم اس نظام سے رُوگردانی کر کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ کائنات میں صرف اللہ کا قانون کارفرما ہے اُسکے سوا کسی اور کا کوئی اقتدار اور اختیار نہیں اور یہ نظام خدا کے قوانین پر مبنی ہے جو لوگ اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں انہیں ان قوانین کی محکمیت پر پورا پورا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔

64:15 اِنَّمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ

(تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی چیزیں ہیں)

وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ

(اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے)

بنابریں تمہارے بیوی بچے اور مال و دولت وہ کٹھالی ہیں جس سے تم کندن بن کر بھی نکل سکتے ہو اور راکھ کا ڈھیر بھی ہو سکتے ہو کندن اس طرح بن سکتے ہو کہ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کرو کہ تمہاری محنت کا وہی معاوضہ حقیقی اور نتیجہ خیز ہے جو تمہیں قوانین خداوندی کے مطابق ملے باقی رہا یہ کہ گھر کی زندگی میں اس قسم کی کشمکش کو دور کس طرح کیا جا سکتا ہے تو اس کے لئے تمہیں ہدایات دی جا چکی ہیں اور وہ یہ کہ اپنے رفیق حیات کے انتخاب کے وقت اس کا خیال رکھو کہ تم دونوں میں نظریات اور خیالات کی ہم آہنگی ہو اور پھر اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اس نہج سے کرو کہ وہ بھی انہی تصورات کی حامل بن کر پروان چڑھے اس قسم کے گھر میں یہ کشمکش پیدا نہیں ہو گی۔

64:16 فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(پس تم اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص دل کی تنگی سے محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

لہٰذا تم امکان بھر قوانین خداوندی کی نگہداشت کرو نظامِ خداوندی کے احکام کو اچھی طرح سے سنو اور ان کی اطاعت کرو اور اپنی کمائی کو ربوبیت عامہ کے لئے کھلا رکھو اسی میں تمہاری بھلائی ہے اس سے تمہاری نگاہ میں ایسی کشادہ پیدا ہو جائے گی جس سے تم اس کوشش میں نہیں لگے رہو گے کہ دوسروں کو پیچھے دھکیل کر خود آگے بڑھ جاؤ اور اس طرح سب کچھ اپنے لئے سمیٹ لو مفاد خویش کی تنگ نظری انسان کو یہی سکھاتی ہے کہ کھیتی اسی کی سرسبز ہوتی ہے جو دوسروں کی پرواہ کئے بغیر اپنے کھیت کو سیراب کرے۔

64:17 إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

(اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا اور تم کو بخش دے گا)

وہی قانون تمہیں یہ بھی بتاتا ہے کہ جو کچھ تم دوسروں کی نشو نما کے لئے دیتے ہو وہ در حقیقت قرض سے جو تم خدا کو دیتے ہو اگر تم اس قسم کا قرض حسن کارانہ انداز سے نظام وہ خداوندی کو دو گے تو وہ تمہیں اس سے کئی گناہ زیادہ واپس دے گا اور تمہارے لئے نقصانات سے بچنے کا سامان بھی پیدا کر دے گا خدا ہر ایک کو اس کی محنت کا بھرپور معاوضہ دیتا ہے اور اس کی چھوٹی موٹی کوتاہیوں سے در گزر کرتا ہے اس لئے وہ بڑا بُردبار اور وسیع الظرف واقع ہوا ہے یونہی ذرا ذرا سی بات پر بھڑک نہیں اٹھتا۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الطلاق (65)

65:1 وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ

(اور جو شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا)

اے رسول! جب تم طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرو تو لوگوں سے کہہ دو کہ اس کے بعد عدّت کا سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے اسے ضرور پورا کرنا چاہئے اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اس کا حساب رکھو اور اس طرح اپنے نشو ونما دینے والے کے احکام کی پوری پوری نگہداشت کرو اور اس دوران میں ان مطلقہ بیویوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو عدت کے دوران یہ گھر ہنوز ان کے اپنے گھر ہیں اس لئے نہ تم انہیں ان گھروں سے نکالو نہ وہ خود ہی (بلا عذر) وہاں سے نکلیں ہاں اگر وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کی مرتکب ہوں تو پھر انہیں گھر سے نکالا جا سکتا ہے یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود (قوانین) ہیں جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو اس سے جو نقصان دوسروں کو پہنچتا ہے وہ تو ایک طرف رہا وہ خود اپنے آپ پر بھی زیادتی کرتا ہے۔

65:2 وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ

(اور ٹھیک اللہ کے لئے گواہی دو)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا

(اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے راہ نکالے گا)

جب عدت کا زمانہ ختم ہونے کو آئے تو اس وقت اس معاملہ پر پھر ٹھنڈے دل سے غور کرو اگر نباہ کی صورت دکھائی دے تو خواہ مخواہ علیحدگی کیوں اختیار کرو قائدے اور قانون کے مطابق میاں بیوی کی زندگی بسر کرو اگر نباہ کی کوئی صورت نہ رہے تو پھر قائدے اور قانون کے مطابق علیحدہ ہو جاو اور اس آخری فیصلہ پر اپنے بھی دو گواہ مقرر کرلو جو کسی کی رورعایت نہ کریں اور اسے فریضہ خداوندی سمجھ کر گواہی سے حق وانصاف سے قائم رہیں یہ تاکید اس شخص سے کی جارہی ہے جو قوانین خداوندی اور مستقبل کی زندگی پر ایمان رکھتا ہے ہو سکتا ہے ان احکام کی پابندی میں تمہیں کوئی مشکل نہیں آئے۔

65:3 وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ گیا ہو)

اس میں معاشی مشکلات بھی پیش آسکتی ہیں لیکن نظام خداوندی اس کا انتظام بھی ایسے طریق سے کردے گا جس کی تمہیں توقع نہ ہو یاد رکھو! جو شخص بھی نظام خداوندی پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ نظام اس کے اس بھروسے کو پوری طرح نباہتا ہے اسے یونہی لٹکتا نہیں چھوڑ دیتا بلکہ آخر تک اس کا ساتھ دیتا ہے اس لئے کہ اللہ نے ہر بات کے لئے پیمانے اور اندازے (قوانین وضوابط) مقرر کر رکھے ہیں اور جو کام قاعدوں اور ضابطوں کے مطابق ہوں ان میں نہ عدم یقین ہو سکتا ہے نہ دشواری طلاق کا فیصلہ دینے والی عدالت کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام متعلقہ امور کو پیش نظر رکھے اور اس فیصلہ سے پیدا ہونے والی دشواریوں اور پیچیدگیوں کا مناسب حل تجویز کردے۔

65:4 وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا

(اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی کر دے گا)

عدت کی مدت عام حالات میں تین حیض کا زمانہ ہے لیکن جن عورتوں کو حیض آنا بند ہو چکا ہو اور اس وجہ سے یہ دشواری لاحق ہو کہ ان کی عدت کا شمار کس طرح کیا جائے تو ان کے لئے تین حیض کے بجائے تین مہینے عدت کے شمار کرو یہی عدت اُن عورتوں کے ضمن میں شمار کرو جنہیں کسی عارضہ کی وجہ سے حیض نہ آسکا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے بعض طبائع کو شاید عدت کی یہ مدت لمبی معلوم ہو کیونکہ اس مدت میں انہیں مطلقہ بیوی کے اخراجات کا متحمل ہونا پڑے گا لیکن اس میں خائف ہونے کی کوئی بات نہیں جو شخص بھی قانونِ خداوندی کی نگہداشت کرے گا نظامِ خداوندی اس کے لئے آسانیاں پیدا کر دے گا متعلقہ عدالت کو ایسی شکلیں بھی سامنے رکھنی چاہئیں اور ان کا حل تجویز کرنا چاہئے۔

65:5 وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا

(اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا)

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمھاری طرف بھیجا ہے اور جو شخص قانون خداوندی کی نگہداشت کرتا ہے تو نظام خداوندی اسکی وہ دشواریاں دور کر دیتا ہے جو اس قسم کی عائلی ناہمواریوں سے پیدا ہوتی ہیں اور اس عمل کا کہ اس نے قانونِ خداوندی کی اطاعت میں کچھ دقتیں اٹھائیں بہت بڑا اجر دیتا ہے۔

65:6 وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ

(اور تم آپس میں ایک دوسرے کو نیکی سیکھاؤ)

تم اِن مطلقہ عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو اور اسی طرح رکھو جس طرح تم خود رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کی غرض سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہیں تو وضع حمل تک تو تمہیں ان کا خرچ بہر حال برداشت کرنا ہے اگر وضع حمل کے بعد وہ تمہاری خاطر بچے کو دودھ پلائیں (یعنی تم کوئی اور انتظام نہ کرو اور باہمی رضامندی سے یہ طے پا جائے کہ وہی بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی دُودھ پلائی اُجرت دو ان امور کی تفاصیل کو باہمی مشورے سے قاعدے قانون کے مطابق طے کر لیا کرو اور اگر تم میں سے کسی پر یہ انتظام گراں گزرے تو تم کسی دوسری عورت کا انتظام کر لو جو بچے کو دودھ پلائے۔

65:7 لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ

(چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے)

مطلقہ کا خرچ یا دُودھ پلانے کی اُجرت کا معاملہ طے کرنے کے سلسلہ میں اس بات کو مد نظر رکھو کہ صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ دے اور جس کا ہاتھ تنگ ہو تو جو کچھ اللہ نے اسے دے رکھا ہے وہ اس کے مطابق دے یاد رکھو! خدا کا قانون کسی پر اس کی حیثیت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اگر اس فالتو خرچ سے اس پر کچھ تنگی آجائے تو قانونِ خداوندی کی رُو سے اس کی اس تنگی کو آسانی سے بدلا جا سکتا ہے عدالت مجاز اس بات کا بھی خیال رکھے۔

65:11 قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا

(اللہ نے اس کو بہت اچھی روزی دی)

اس رسول کی وساطت سے 'جو تمہارے سامنے ان قوانین خداوندی کو پیش کرتا ہے جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں مقصد اس سے یہ کہ وہ ان لوگوں کو جو ان قوانین کی صداقت پر ایمان لائیں اور خدا کے مقرّر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے یادرکھو! جو شخص بھی قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھ کہ اس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتا ہے خدا کا قانونِ مکافات ایسے ایسے جنتی معاشرہ میں داخل کرتا ہے جس کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آسکتی وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اس کے لئے خدا احسن کارانہ انداز سے سامانِ زیست مہیا کر دے گا اس دنیامیں بھی اور آخرت میں بھی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة التحريم (66)

66:3قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ

(نبی نے کہا کہ،،،، مجھ کو بتایا جاننے والے نے باخبر نے)

یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ) ہمارے نبی نے کوئی بات اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر کہی تھی میاں بیوی میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں اُس کی بیوی نے اُس بات کا کسی اور عورت سے ذکر کر دیا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا خدا نے اس بات کو اس عورت کے ذریعے نبی پر ظاہر کر دیا تو اس نے اُس میں سے کچھ حصہ اپنی اُس بیوی کو جتادیا اور کچھ حصہ سے اعراض بر تا یعنی بات بتادی اور یہ نہیں بتایا کہ اسے کس سے معلوم ہوئی ہے چنانچہ اس پر اُس بیوی نے نبی سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے اس نے کہا کہ مجھے یہ بات اس عورت نے بتائی ہے جس پر تو نے اس راز کو افشا کیا تھا اور وہ اس طرح اس سے باخبر ہو گئی تھی

66:6 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

(اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ)

اے جماعتِ مومنین! عائلی زندگی سے متعلق یہ امور اس لئے بیان کئے جارہے ہیں کہ تم خود بھی غلط رَوش کے تباہ کن نتائج سے بچ جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی اس سے بچاسکو اُس جہنم کے عذاب سے جس کا ایندھن خود وہ انسان ہوتے ہیں جو اس میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ وہ انہی کے اعمال سے شعلہ خیز ہوتا ہے یہ انسان نہیں پتھر ہوتے ہیں کیونکہ یہ اپنی نشوونما کی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں یہ تباہی کبھی جنگ کی شکل میں سامنے آتی ہے اور کبھی غلط نظام کے تباہ کن نتائج کی صورت میں اس جہنم کی نگہداشت کے لئے بڑی بڑی شدید کائناتی قوتیں مقرر ہیں انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ اس سے ذرا بھی سر تابی نہیں بر تتیں وہ فوراًاس پر عمل کرتی ہیں۔

66:8 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

(اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچی توبہ کرو)

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ

(ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہی ہو گی وہ کہہ رہے ہوں گے کہ)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا

(اے ہمارے رب ہمارے لئے ہماری روشنی کو کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما)

اے جماعتِ مومنین! تم بھی اس کی احتیاط رکھو کہ اگر سفر زندگی میں تمہارا کوئی قدم سہواًغلط سمت کی طرف اُٹھ جائے تو اِس رَوش سے ہٹ کر فوراً صحیح راستے کی طرف آجاؤ اور پھر اس طرح اس راستے کے ساتھ متمسک ہو جاؤ کہ تمہارا قدم دوبارہ غلط سمت کی طرف نہ اٹھے اِس طرح خدا کا قانونِ مکافات تمہاری غلط رَوش کے مضر اثرات کو دُور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتی زندگی عطا کر دے گا جس کی شادابیوں میں کبھی فرق نہ آئے اُس وقت نبی اور اس کے رفقاء کی جماعت کو کہیں بھی نیچا نہیں دیکھنا پڑے گا انہیں ہر قسم کی سر فرازیاں اور سربلندیاں نصیب ہوں گی ان کا

نورِ بصیرت ان کے آگے آگے اور دائیں (بائیں) چلتا ہو گا اس طرح ان کی زندگی کی تمام راہیں روشن ہوتی جائیں گی اور وہ آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے ان کی آرزو یہ ہو گی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمارے نورِ بصیرت کو مکمل کر دے اور زندگی کے ہر قسم کے خطرات سے ہمیں محفوظ رکھ بیشک یہاں ہر بات تیرے مقرّر کردہ پیمانوں (قوانین کے) مطابق واقع ہوتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الملك (67)

67:2 الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

(جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تم کو جانچے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے)

اس نے کائنات کے ارتقاء کے لئے متضاد عناصر میں کشمکش کا اصول مقرر کر رکھا ہے اور یہی قانون خود انسانی دنیا میں بھی کار فرما ہے جو فرد یا قوم کشمکش حیات میں تعمیری پہلوؤں کو غالب رکھتی ہے وہ زندہ رہتی اور آگے بڑھتی ہے جو اس کے خلاف چلتی ہے اس کی زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں اور آخر الامر اس پر موت طاری ہو جاتی ہے خود انسان کی طبیعی موت بھی اس کی ذات کی صلاحیتوں کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اگر اس کی ذات کی نشوونما ہو چکی ہے تو وہ زندگی کی اگلی ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہے اسے جنت کی زندگی کہتے ہیں اگر اس کی نشوونما نہیں ہوئی تو وہ آگے بڑھنے کے قابل نہیں ہوا یہ جہنم کی زندگی ہے۔

67:3 الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ

(جس نے بنائے سات آسمان اوپر تلے تم رحمان کے بنانے میں کوئی خلل نہیں دیکھو گے پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لو کہیں تم کو کوئی خلل نظر آتا ہے)

اگر تم دیکھنا چاہو کہ اُس کا پروگرام کس حسن وخوبی سے چل رہا ہے اور اُس کی صفات رحمت وقدرت کس حسن وخوبی سے بیک زمان کار فرما ہیں تو کائنات کی اس عظیم القدر مشینری پر غور کرو اس نے فضا کی پہنائیوں میں مختلف کروں کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں (ان میں باہمی تصادم نہیں ہوتا) تم یہاں سے وہاں تک دیکھ جاؤ تمہیں خدائے رحمن کی تخلیق کردہ کائنات میں کہیں بے ترتیبی یا عدم تناسب نظر نہیں آئے گا تم ایک بار نہیں بار بار نگاہ کو لوٹا کر دیکھو خوب جانچ پڑتال کر کے غور کرو تمہیں کہیں کوئی دراڑ یا درز دکھائی نہیں دے گی کوئی شے بے جوڑ یا نمل نہیں ہو گئی۔

67:4 ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

(پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھو نگاہ ناکام تھک کر تمہاری طرف واپس آجائے گی)

تم طائر نگاہ کو فضا کی پہنائیوں میں بار بار اذن بالکشائی دو اور اس سے کہو کہ وہ خوب اچھی طرح سے دیکھے کہ کائنات میں کہیں کوئی اختلال ہے وہ ہر بار واماندہ و درماندہ کاشانہ چشم میں لوٹ آئے گی اور اسے کہیں اختلال وفطور دکھائی نہیں دے گا یہ ہے اس کائنات کا نقشہ جس میں ہر شے ہمارے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے اب تم خود سوچ لو کہ اگر تم بھی اپنی دنیا میں ہمارا نظام قائم کر لو تو تمہارے معاشرہ میں کس طرح فساد کی جگہ اصلاح اور اختلاف کی جگہ باہمی موافقت پیدا ہو جائے گی۔

67:8 تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

(کہ وہ غصے میں پھٹ پڑے گی)

ایسا طوفان انگیز کہ یوں دکھائی دے گا گویا وہ جوشِ غضب سے پھٹ جائے گا جب کوئی قوم اس میں ڈالی جاتی ہے تو اُس سے جہنم کے چوکیدار پوچھتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا تھا جو تمہیں تمہاری غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرتا؟

67:13 وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

(اور تم اپنی بات چھپا کر کہو یا پکار کر کہو وہ دلوں تک کی باتوں کو جانتا ہے)

لیکن یہ چیز اس طرح حاصل نہیں ہو سکتی کہ تم زبان سے ان قوانین کا اقرار کرتے ہو اور دل میں ان کے خلاف پروگرام بناتے رہو اس طرح تم خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے تم اپنے ارادوں کو ظاہر کر دیا مخفی رکھو خدا کے نزدیک یکساں ہے وہ تو دل کی گہرائیوں میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے۔

67:19 اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

(کیا وہ پرندوں کو اپنے اوپر نہیں دیکھتے پر پھیلائے ہوئے اور وہ ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں رحمان کے سوا کوئی نہیں جو ان کو تھامے ہوئے ہو)

تمہیں خدا کے کائناتی قانون کا اندازہ ہی نہیں کہ وہ کس قدر عظیم قوتوں کا مالک ہے اس کے لئے بڑے وسیع علم اور تجربے کی ضرورت ہے لیکن اس کا سرسری سا اندازہ لگانا ہو تو ذرا فضا کی پہنائیوں میں اڑنے والے پرندوں کو دیکھو اتنے وزن کی چیز ہوا میں معلق نہیں ٹھہر سکتی لیکن وہ ہیں کہ اس میں اس تیزی سے اڑے چلے جاتے ہیں سوچو کہ قانونِ خداوندی کے علاوہ کوئی اور شے بھی ایسی ہو سکتی ہے جو انہیں اس طرح فضا میں تھامے رکھے اور گرنے نہ دے؟ حقیقت یہ ہے کہ اُس کا قانون نشوونما ہر شے کی ضروریات اور تقاضوں پر نگاہ رکھتا ہے۔

67:23 ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

(تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو)

ان سے کہو کہ خدا نے تمہیں پیدا کیا تھا تو جانوروں کی طرح نہیں بنا دیا تھا اس نے تمہیں سننے دیکھنے اور سمجھنے سوچنے کی استعداد دی تھی تا کہ تم اس سے کام لے کر انسانوں کی طرح زندگی بسر کرو لیکن تم سوچو کہ ان قوتوں کو تم کس حد تک ٹھیک ٹھیک استعمال کرتے ہو؟

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ القلم (68)

68:3 وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ

(اور بے شک تمہارے لیے اجر ہے کبھی ختم نہ ہونے والا)

تو خدا کے فضل و کرم سے بیش بہا نعمت نبوت اور مملکت سے نوازا گیا ہے اس لئے تیری سعی و کاوش کا صلہ ایسا ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔

68:4 وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(اور بے شک تم ایک اعلی اخلاق پر ہو)

اگر یہ لوگ ذرا عقل و ہوش سے کام لیتے تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی کہ جس شخص کا مزاج اس قدر اعتدال پر ہو جس کی سیرت اس قدر بلند ہو جو حسن اخلاق کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کر رہا ہو وہ کبھی دیوانہ نہیں ہو سکتا اور جب علم اور تلوار کے ساتھ حسن اخلاق بھی شامل ہو جائے تو معاشرہ کا نقشہ کیا ہو جائے گا؟

68:10 وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ

(اور تم ایسے شخص کا کہنا نہ مانوں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو)

(اے رسول!) جماعتِ مخالفین کے اس نمائندہ کی جو مفاہمت کی پیش کش لے کر آیا ہے یہ حالت ہے کہ یہ بڑا ادنی الطبع پست ذہنیت کا مالک اور سخت جھوٹا ہے اسی لئے اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کے لئے قسموں پر قسمیں کھائے چلا جاتا ہے۔

68:17 اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ

(جب کہ انہوں نے قسم کھائی کے وہ صبح سویرے ضرور اس کا پھل توڑیں گے)

ہم اسے ایسا پلٹا دیں گے جیسا (مشہور مثال میں) باغ والوں کو پلٹا دیا تھا ان کا بہت بڑا باغ تھا جسکے درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے انہوں نے بڑے وثوق سے کہا کہ ہم صبح ہوتے ہی ان کا پھل توڑ لیں گے۔

68:18 وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ

(اور انہوں نے ان شاء اللہ نہیں کہا)

انہوں نے اس میں سے محتاجوں اور مسکینوں کے لئے ذرا سا حصہ بھی الگ کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا۔

68:19 فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ

(پس اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا پھر گیا اور وہ سو رہے تھے)

تو ہوا یہ کہ وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ ایک ایسی بلائے ناگہانی (مثلاًٹدی دَل) آئی کہ وہ ساری فصل چٹ کر گئی۔

68:43 خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

(ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہو گی)

اس وقت ذلت سے ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور رسوائی کی سیاہی ان کے چہروں پر ملی ہو گی اس سے پہلے مہلت کے عرصہ کے دوران انہیں کہا جاتا تھا کہ وہ قانونِ خداوندی کے سامنے جھک جائیں اُس وقت یہ بات ان کے بس میں تھی کہ اپنے آپ کو اس تباہی بچا لیتے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اب یہ تباہی سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

68:52 وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

(اور وہ جہان والوں کے لئے صرف ایک نصیحت ہے)

لیکن تم اس سے مت گھبراؤ اگر تمہاری یہ قوم اس ضابطہ زندگی کو اختیار نہیں کرتی تو نہ کرے یہ صرف اسی قوم کے لئے نہیں آیا یہ تو تمام اقوام عالم کے لئے ضابطہ حیات ہے یہ قوم اسے تسلیم نہیں کرے گی تو کوئی اور تسلیم کر لے گی اور اس سے صاحب شرف و مجد ہو جائے گی تکریم انسانیت اسی ضابطہ حیات سے وابستہ ہونے سے حاصل ہو گی جو قوم بھی چاہے اسے حاصل کر لے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الحاقة (69)

69:7 كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ

(کہ وہاں وہ اس طرح گرے ہوئے پڑے ہیں گویا کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں)

وہ آندھی ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی اس نے ان کا نام ونشان تک مٹا دیا تو اگر وہاں ہو تا تو دیکھتا کہ وہ کس طرح اوندھے منہ گرے پڑے ہیں یوں جیسے کھجور کے تناور درخت جڑوں سے اکھیڑ کر رکھ دیئے گئے ہوں۔

69:10 فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً

(انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بہت سخت پکڑا)

انہوں نے اپنے نشوونما دینے والے خدا کے رسولوں کی نافرمانی کی تو اس کے قانونِ مکافات نے انہیں سختی سے اپنی گرفت میں لے لیا۔

69:19 فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ

(پس جس شخص کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ لو میرا اعمال نامہ پڑھو)

سو جس کے اعمال کا رجسٹر یمن وسعادت کے ہاتھوں میں ہو گا وہ ہر ایک سے خوشی خوشی کہے گا کہ لو! میرا نامہ اعمال پڑھو۔

69:21 فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

(پس وہ ایک پسندیدہ عیش میں ہو گا)

سو اس کی زندگی حسب منشاء خوشگواریوں کی ہو گی۔

69:22 فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ

(اونچے باغ میں)

ایک بلند جنتی معاشرہ میں جس کے پھل ہر وقت اُن کی دسترس میں ہوں گے۔

69:24 كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ

(کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیئے ہیں)

اُن سے کہا جائے گا کہ تم نہایت اطمینان سے کھاؤ پیو یہ سب اُن اعمال کا نتیجہ ہے جو تم نے سابقہ ایام میں کئے تھے۔

69:34 وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ

(اور وہ غریبوں کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا تھا)

اور اسی لئے اس کی کیفیت یہ تھی کہ یہ لوگوں کو اس کی ترغیب نہیں دیتا تھا کہ ایسا نظام قائم ہو جائے جس میں ہر اس شخص کو سامانِ رزق ملتا رہے جس میں کمانے کی سکت نہ رہی ہو۔

69:48 وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

(اور بلاشبہ یہ یاددہانی ہے ڈرنے والوں کے لئے)
اس قدر واضح حقائق کے بعد بھی تم لوگ ان قوانین کی صداقت پر ایمان نہیں لاتے یہ اس لئے کہ ان باتوں سے وہی لوگ نصیحت حاصل کر سکتے ہیں جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المعارج (70)

70:5 فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا

(پس تم صبر کرو بھلی طرح کا صبر)
لہٰذا تمہیں اِن کے اِن تقاضون سے مضطرب نہیں ہونا چاہیے تم اپنے پروگرام پر حسن کارانہ انداز سے ثابت قدم رہو یہ اپنے وقت پر تکمیل تک پہنچے گا۔

70:19 اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا

(بے شک انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے)
ذرا غور کرو کہ انسان جب وحی کی راہ نمائی کو چھوڑ کر حیوانی سطح پر زندگی بسر کرتا ہے تو وہ کس قدر تنگ دل بھوکا اور بے صبرا ہو جاتا ہے۔

70:23 الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ

(جو اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں)
یعنی وہ لوگ جو اپنے انفرادی مفاد کے پیچھے چلنے کے بجائے خدا کے نظام ربوبیت کے پیچھے چلتے ہیں اور اس رَوش پر نہایت ہمت اور استقلال اور التزام اور مداومت سے قائم رہتے ہیں۔

70:24 وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ

(اور جن کے مالوں میں متعین حق ہے سائل اور محروم کا)
اور اس طرح اپنی تنگ دلی کو کشادہ ظرفی سے بدل کر اس حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں کہ اُن کا مال صرف اُن کے انفرادی مفاد کے لئے نہیں۔

70:25 لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ

(سائل اور محروم کا)
(25) بلکہ اِس میں ان لوگوں کا، جن کی ضروریات ان کی کمائی سے پوری نہ ہوتی ہوں' یا جو کمانے کے قابل نہ رہیں اور س طرح اپنی ضروریاتِ زندگی سے محروم رہ جائیں' حق ہے۔ اور حق بھی ایسا جس کا سب کو علم ہے۔ اس لئے وہ ان کا حق انہیں لوٹا دیتے ہیں' اور اپنی ضروریات سے زائد اپنے پاس کچھ رکھتے ہی نہیں۔(2:219)۔

70:29 وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ

(اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں)

اس کے علاوہ اِن لوگوں کی اور خصوصیات بھی ہیں (مثلاً) یہ اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں مرد عورت دونوں یکساں طور پر۔

70:33 وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ

(اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں)

اور جب کبھی کسی معاملہ میں شہادت دیتے ہیں تو ہمیشہ حق وانصاف پر قائم رہتے ہیں ان شہادات کا دائرہ عدالت تک محدود نہیں زندگی کے ہر گوشے میں انسانی شہادت سامنے آسکتی ہے۔

70:34 وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

(اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں)

مختصراً یہ کہ یہ لوگ خدا کے متعین کردہ نظامِ صلوٰۃ کے محافظ ہوتے ہیں خود اس پر التزاماً قائم رہتے ہیں اور اسے قائم اور مستحکم رکھنے کے لئے کوشاں دسر گرداں رہتے ہیں۔

70:35 أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ

(یہی لوگ جنتوں میں عزت کے ساتھ ہونگے)

یہ لوگ ہیں جو باعزت جنتی معاشرہ کے مستحق ہیں اس دنیامیں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ نوح (71)

71:3 اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ

(کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو)

اگر تم اس تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ تم قوانین خداوندی کی محکومیت اختیار کرو اس کے احکام کی پوری پوری نگہداشت کرو اس کا عملی طریق یہ ہے کہ تم اس نظام کی اطاعت کرو جس میں اُن قوانین کے نفاذ کے لئے متشکل کر رہا ہوں اور جس کا اوّلین سربراہ میں ہوں۔

71:10 اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا

(اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے)

میں نے ان سے بار بار کہا کہ تمہاری غلط روش بڑے تباہ کن نتائج پیدا کریگی تم قوانین خداوندی کی اطاعت کے ذریعے اس تباہی سے بچنے کا سامان پیدا کرو خدا کا قانون تمہیں اس سے بچالے گا۔

يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا

(وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا)

اور علاوہ اُخروی زندگی کی سرفرازیوں کئے وہ تمہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی خوش حالیاں اور خوش گواریاں عطا کرے گا وہ ایسی بابرکت بارش برسائے گا جس سے تمہاری بنجز زمینیں سیر اب ہو جائیں۔

71:12 وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

(اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا)

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

(اور تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا)

اس طرح وہ تمہارے مال و دولت میں اضافہ کرے گا تمہارے افراد خاندان میں کثرت ہو گی تمہارے ہاں سرسبز باغات اُگیں گے اور ان کی سیر ابی کے لئے پانی کی ندیاں رواں ہوں گی جب معاشرہ خطوط پر متشکل ہو جائے تو اس کا حسن نظم و نسق ہر قسم کی فراوانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

71:15 اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا

(کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہہ با تہہ بنائے ہیں)

تم ذرا غور کرو کہ قوانین خداوندی کے مطابق چلنے سے زندگی کا انداز کیسا متوازن اور حسین ہو جاتا ہے تم دیکھو کہ اللہ نے فضا کی پہنائیوں میں ان مختلف کرّوں کو پیدا کیا ہے تو وہ کس طرح باہم دگر کامل موافقت اور ہم آہنگی سے چلتے رہتے ہیں وہ اس قدر تیز گردش کے باوجود اپنے اپنے مقام پر محکم اور قائم رہتے ہیں یہ اس لیئے کی یہ انفرادی زندگی بسر نہیں کرتے ان میں سے ایک کی کشش دوسرے کی ثبات کا موجب بنی ہے اور اسطرح سارا نظام فلکی بغیر کسی تصادم کے مصروف عمل رہتا ہے اسکے برعکس تم اپنی زندگی کو دیکھو کہ اس میں قدم قدم پر ایک دوسرے سے تصادم ہوتا ہے۔

71:16 وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

(اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا)

پھر دیکھو کہ اس نے انہی کرّوں میں سے چاند کو کس طرح نورانی قندیل اور سورج کو جگمگاتا چراغ بنا دیا ہے لیکن تم اپنی زندگی کو دیکھو کہ وہ کیسی بھیانک تاریکیوں میں گزر رہی ہے اگر تم بھی قوانین خداوندی کا اتباع کرو تو نہ صرف یہ کہ تمہاری اپنی زندگی کی راہیں روشن ہو جائیں تم دوسروں کے لئے بھی قندیل راہ بن جاؤ۔

71:28 رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ

(اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو تو اس کی مغفرت فرما اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو معاف فرما دے)

نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے نشوونما والے! تو اِن سرکشوں کی دراز دستی سے میری حفاظت فرما میری بھی اور میرے ماں باپ کی بھی (جو مومن ہیں) اور میرے اہل خانہ میں سے جو ایمان لائے اس کی بھی اور دیگر مومن مردوں اور عورتوں کی بھی باقی رہے یہ ظالم اور سرکش تو ان کی تباہیوں اور بربادیوں میں اور اضافہ کئے جا (یہی ایک طریق ہے جس سے انسانیت ان کے متعدی جرائم سے محفوظ رہ سکے گی)

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ الجن (72)

72:1 فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا

(کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے)

(اے رسول!) ان سے کہہ دو کہ مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ ایک غیر مانوس بادیہ نشین قبیلہ کی ایک جماعت نے دوسروں سے چھپ کر قرآن سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب وغریب چیز سنی ہے۔

72:2 يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ

(جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے)

جو کچھ ہم نے سنا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ بالکل سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اس کے بعد ہم اپنے رَب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔

72:11 وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا

(اور یہ کہ ہم میں بعض نیک ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں ہم مختلف طریقوں پر ہیں)

ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ سب لوگ ایک ہی خیال اور طریق کے نہیں بعض ہم سے نیک ہیں اور بعض دوسرے انداز کے ہیں مختلف لوگ مختلف طریقوں پر چلتے ہیں اس لئے ان کا رڈ عمل بھی مختلف ہو گا اس سے باہمی تصادم کا بھی امکان ہے جس کا نتیجہ خوں ریزی ہو گا۔

72:13 وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ

(اور یہ کہ ہمنے جب ہدایت کی بات سنی تو ہم اس پر ایمان لائے)

یہ وجہ تھی کہ ہم نے جب اس ہدایت (قرانی) کو سنا تو ہم اس کی صداقت پر ایمان لے آئے اور ہمیں یقین ہے کہ جو کوئی بھی خدا پر ایمان لے آتا ہے اسے نہ اپنے حقوق میں کمی یا سلب ونہب کا احتمال ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی ذلت ورسوائی کا خوف اسے اس کے اعمال کا پورا پورا نتیجہ ملے گا اور وہ عزت وسربلندی کی زندگی بسر کرے گا۔

72:14 وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ

(اور یہ کہ ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور ہم میں بعض بے راہ ہیں)

چنانچہ اب ہم میں سے بعض تو اس قانون کے سامنے سر تسلیم خم کر چکے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ابھی تک بے انصافی کی راہ پر چلے جا رہے ہیں جو لوگ اس کے سامنے جھکتے ہیں تو یہی ہیں جو رُشد وہدایت کے حصول کے لئے عزیمت مندانہ قصد کرتے ہیں۔

72:18 وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

(اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو)

ان سے واضح طور پر کہہ دو کہ دین کی اصل وبنیاد یہ ہے کہ اطاعت و فرماں پذیری صرف قوانین خداوندی کی ہو سکتی ہے جھکنا صرف انہی قوانین کے سامنے چاہئے اس کے ساتھ کسی اور کے قانون کو شامل نہیں کرنا چاہئے کسی اور کی اطاعت اختیار نہیں کرنی چاہئے۔

72:20 وَّقُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا

(کیوں کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)

ان سے کہہ دو کہ میرا "جرم" اس کے سوا کیا ہے کہ میں خود بھی خالص قوانین خداوندی کا اتباع کرتا ہوں اور تمہیں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں اور اس میں کسی دوسرے کے قانون اور فیصلے کو شریک نہیں کرتا۔

72:24 مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا

(تو وہ جان لینگے کہ کس کے مدد گار کمزور ہیں اور کون تعداد میں کم ہے)

اس وقت یہ مخالفین اس زعم میں ہیں کہ ان کا جتھ بہت بڑا ہے اور اُن کے مقابلہ میں جماعتِ مومنین کی تعداد بھی کم ہے اور ان کے حمایتی بھی کمزور سے ہیں لیکن جب وہ تباہی جس کے متعلق اوپر کہا گیا ہے ان کے سامنے آجائے گی تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ کس کے حمایتی کمزور ہیں اور کس کی جماعت کی تعداد کم ہے؟

72:26 عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا

(غیب کا جاننے والا وہی ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا)

مستقبل کا علم صرف خدا کو ہوتا ہے وہ اس کے متعلق کسی کو خبر نہیں دیتا۔

72:27 اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(سوا اس رسول کے جس کو اُس نے پسند کیا ہو)

البتہ وہ جس شخص کو رسالت کے لئے منتخب کرتا ہے اسے مستقبل کے متعلق جس قدر بتانا مقصود ہوتا ہے وحی کے ذریعے بتا دیتا ہے ور اس کی وحی کی حفاظت کے لئے اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے یہ وحی قرآن کے اندر ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لے رکھا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المزمل (73)

73:4 وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

(اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

راتوں کی ان مجالس میں تو انہیں قرآن کو اس طرح سمجھا کہ اس کا حسن ترتیب اور نظم وربط ابھر کران کے سامنے آجائے پھر اسی ترتیب اور نظم وضبط کے ساتھ اسے عمل میں لاتے چلے جاؤ ہم نے قرآن کو جس حسن ترتیب وتناسب کے ساتھ مربوط کیا ہے اسی حسن نظم وترتیب کے ساتھ تم اس پر عمل کرتے جاؤ۔

73:6 اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا

(بیشک رات کا اٹھنا سخت روندتا ہے اور بات بھی ٹھیک نکلتی ہے)

ہم نے جو کہا ہے کہ اپنے رفقاء کی تعلیم وتربیت کا کام رات کے وقت کیا کرو تو اس کی کئی وجوہیات ہیں ایک تو یہ کہ رات کے قیام سے انسان سہل انگاری کے جذبات پر قابو پالیتا ہے اور اس طرح اس کی قوتِ عمل میں پختگی آجاتی ہے دوسرے یہ کہ رات کے سکوت میں انسانی معاملات پر غور وفکر بھی اچھی طرح ہو سکتا ہے اور بات ابھر اور نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔

73:7 اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا

(بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے)

پھر یہ بھی کہ دن میں تجھے مخالفتوں کے ہجوم کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس سلسلہ میں تیرے سامنے اتنے کام ہوتے ہیں کہ تجھے سارا سارا دن سر گرداں رہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جن امور کے لئے قدرے سکون کی ضرورت ہو ان کے لئے دن میں وقت ہی نہیں مل سکتا۔

73:10 وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ

(اور لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو)

اور اپنے مخالفین کی کسی بات سے اثر پزیر مت ہو بلکہ انکی طرف سے صَرف نظر کر کے اپنے پروگرام پر ثبات اور استقامت سے جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خار دار جھاڑیوں سے حسن کارانہ انداز سے بچاتے جاؤ اور اس طرح ان لوگوں سے الگ ہٹتے چلے جاؤ جو بات تک سننے کے لئے آمادہ نہ ہوں۔

73:18 كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا

(بے شک اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا)

ایسی سختی جس سے آسمان پھٹ پڑے یہ تباہی اٹل ہے واقع ہو کر رہے گی۔

73:19 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

(یہ قرآن ایک نصیحت ہے)

فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرلے)

ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں ایک تاریخی حقیقت اور واضح بیان ہے جو عبرت وموعظت کے ہزار سامان اپنے اندر رکھتا ہے جس کا جی چاہے اس سے عبرت حاصل کر کے خدا کے نظامِ ربوبیت کے طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

73:20 فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۙ

(اب قرآن سے پڑھو جتنا تم کو آسان ہو،، پس اس میں سے پڑھو جتنا تم کو آسان ہو)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض دو اچھا قرض، اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے یہاں موجود پاؤ گے)

تیرا نشوونما دینے والا جانتا ہے کہ تو کبھی دو تہائی رات گئے تک اس پروگرام میں مشغول رہتا ہے کبھی آدھی رات، تم قرآنی تعلیم کے جتنے حصے کی اپنی جماعت کے قلب کی زمین میں بآسانی تخم ریزی کر کے اسے قابل نشوونما بناسکو اتنے ہی پر اکتفا کرو اور آہستہ آہستہ نظامِ صلوٰۃ کو قائم کرتے جاؤ اور نوع انسانی کی نشوونما کا انتظام کرو اپنی دولت اِس نظام کو بطور قرض دے دو جو تمھیں کئی گنا ہو کر اجر عظیم کیساتھ ملے گا اور تمھاری ذات کی نشوونما ہو گی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة المدثر (74)

74:1 يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

(اے کپڑے میں لپٹنے والے)

اے وہ کہ جس کے ذمے عالم انسانیت کو سنوار کر ایک جہانِ نو کو وجود میں لانے اور اس طرح حق کے نظام کو ہر نظامِ باطل پر غالب کرنے کا انقلابی پروگرام ہے۔

74:2 قُمْ فَاَنْذِرْ

(اٹھ اور لوگوں کو ڈرا)

اُٹھ! اور خود فراموش انسانوں کو ان کی غلط رَوشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر۔

74:3 وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

(اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر)

اور خدا کے نظامِ ربوبیت کو اس طرح متمکن کر دے کہ کبریائی صرف اسی کے لئے ہو اس سے خود تمھیں بھی دنیا میں بڑائی حاصل ہو جائے گی۔

74:4 وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

(اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ)

اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی سیرت و کردار (شخصیت) کو نہایت پاکیزہ۔

بنایا جائے اور اس دعوت و تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک وصاف رکھا جائے اس لئے کہ یہ کوئی ایسا میکانکی نظام نہیں کہ جس نے چاہا اسے چلا لیا اس کے لئے خود اس دعوت کا صاف اور شفاف رہنا اور اس میں شامل ہونے والوں کے قلب و نگاہ کا پاکیزہ ہونا بنیادی شرط ہے۔

74:31 وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

(اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اور منکر لوگ کہیں گے کہ اس سے اللہ کی کیا مراد ہے)

یہ تباہیاں ہماری متعین کردہ قوتیں ہی لاتی ہیں اب رہا ان کی تعداد کا معاملہ تو ایسا محض تمثیلاً کہا گیا ہے جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس تمثیلی بیان کو حقیقت پر محمول کرکے اس پر اعتراضات کریں گے اور طرح طرح کی ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو جائیں گے لیکن جن لوگوں کو قرآن کا پختہ اور گہرا علم حاصل ہے وہ سمجھ لیں گے کہ اس قسم کے تمثیلی بیانات سے خدا کا مقصود کیا ہوتا ہے لہٰذا انہیں اس سے یقین حاصل ہو گا حتیٰ کہ جماعت مومنین کے وہ افراد جن کی علمی سطح ایسی بلند نہیں اس سے ان کا بھی ایمان بڑھ جائے گا حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے تمثیلی بیانات سے قرآن کا پختہ علم رکھنے والوں یا عام مومنین کے دل میں کبھی شک اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔

74:43 قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ

(وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے)

وہ کہیں گے کہ ہمارا جرم یہ تھا کہ ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوئے جنہوں نے نظام صلوٰۃ قائم کیا۔

74:44 وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ

(اور ہم غریبوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے)

اور ہم ان لوگوں کے رزق کا سامان نہیں کرتے تھے جو کمائی کرنے کے قابل نہیں رہتے تھے۔

74:56 وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ

(اور وہ اس سے نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے)

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

(وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیئے اور وہی ہے بخشنے کے لائق)

لیکن اسے اپنے سامنے وہی لوگ رکھ سکتے ہیں جو اپنے مقاصد اور ارادوں کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ کر لیں یعنی جو اسی چیز کو اپنا مطلوب ومقصود و قرار دیں جو خدا کے قانونِ مشیت کے مطابق ہو یہی لوگ ہیں جو قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے ہیں اور یہی ہیں جو تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رہتے ہیں

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة القيامة (75)

75:14 بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰي نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ

(بلکہ انسان خود اپنے آپ کو جانتا ہے)

اس کے لئے نہ کسی خارجی گواہ کی حاجت ہو گی نہ بیرونی ثبوت کی ضرورت انسان اپنے خلاف خود آپ دلیل ہو گا اس کی ذات جس پر اس کے ہر عمل کا اثر منقوش ہوتا چلا جاتا ہے اس کا اعمال نامہ ہو گی۔

75:17 اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

(ہمارے اوپر ہے اس کو جمع کرنا اور اس کو سنانا)

یہ کام خود ہم نے اپنے ذمے لے رکھا ہے کہ انسان کے اگلے پچھلے تمام اعمال کو اکٹھا کیا جائے اور پھر انہیں نہایت حفاظت سے رکھا جائے۔

75:22 وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

(کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے)

حالانکہ مستقبل کی خوشگواریاں مفاد عاجلہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ شگفتہ وشاداب ہیں جن لوگوں کو وہ حاصل ہوں گی ان کے چہرے ہشاش بشاش اور تروتازہ ہوں گے۔

75:29 وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ

(اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی)

اُس وقت اس کی اور اس کے پسماندگان کی سختیاں اور مصیبتیں توبڑتو جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں ایک پر دوسری مصیبت چلی آتی ہے۔

75:31 فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى

(تو اس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی)

ان حقائق کی روشنی میں، تم اس شخص سے کہو جو ہمارے قانونِ مکافات کی تصدیق نہیں کرتا اور سیدھے راستے پر نہیں چلتا۔

75:32 وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

(بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا)

بلکہ اُس کی تکذیب کرتا ہے اور اس سے گریز کی راہیں نکالتا ہے۔

75:33 ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى

(پھر اکڑتا ہوا آپنے لوگوں کی طرف چلا گیا)

اور اپنی اس رَوش پر اتراتا ہوا اپنے رفقاء کی طرف جاتا ہے۔

75:36 اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى

(کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ بس یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا)

انسان کی سب سے بڑی بھول یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ نہ انسانی زندگی کا کوئی مقصد ہے نہ اس کے سفر کی کوئی متعین منزل نہ مقررہ راستہ ہے نہ اس راستے پر چلنے کے قواعد وضوابط اسے شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ جس طرح جی میں آئے کرے اور جس طرف جی چاہے منہ اٹھا کر چل دے اِس تصورِ حیات کا نتیجہ ہے کہ وہ طبیعی زندگی کی مفاد پرستیوں کا تانا تنتار ہتا ہے اور اس میں انسانی ذات کی نشو ونما کا بانا نہیں ڈالتا۔ اس طرح اس کی ساری زندگی بلا مقصد دوڑ دھوپ میں ضائع ہو جاتی ہے (حالانکہ زندگی مفاد عاجلہ کے تانے اور مستقبل کے بانے سے کپڑا بننے کا نام ہے یا یوں کہئے کہ زندگی عبارت ہے دنیا کے تانے میں دین کا بانا ڈالنے سے اگر دین اور دنیا روح اور مادہ مستقل اقدار اور امور تمدن وسیاست نہ ہو جو کہ انسانی زندگی کے مقاصد ہیں تو کپڑا نہیں بنتا۔

75:40 أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ

(کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے)

کیا وہ خدا جو یہ کچھ کرتا ہے اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کر سکے؟ (جب مرنے کے بعد کی زندگی کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر قانونِ مکافات اور وحی کے پروگرام پر ایمان لانا مشکل نہیں ہوتا یہ اس تمام پروگرام کی بنیادی اینٹ ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الانسان(76)

76:3 اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا

(ہم نے اس کو راہیں سمجھائیں چاہے وہ شکر کرنے والا بنا دے یا انکار کرنے والا بنے)

اِس کے اسی صاحب بصیرت وسماعت سوچنے سمجھنے کے قابل ہونے کا نتیجہ ہے کہ اسے دیگر کائنات کی طرح ایک خاص راستے پر چلنے کے لئے مجبور نہیں پیدا کیا گیا بلکہ اسے زندگی کے مختلف راستوں میں سے کسی ایک کے منتخب کر لینے کا اختیار دیا گیا ہے اس کی سماعت وبصارت اس کا فیصلہ تو کر سکتی ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرے لیکن صحیح راستے کا تعین ان کے بس کی بات نہیں یہ صرف وحی خداوندی کر سکتی ہے چنانچہ خدا نے اسے وحی کے ذریعے صحیح راستہ بتا دیا اور پھر اسے آزاد چھوڑ دیا کہ یہ چاہے تو اس صحیح راستے کو اختیار کر لے اور چاہے اس سے انکار کر کے اپنے لئے دوسرا راستہ منتخب کر لے اسی سے یہ اپنے اعمال کا ذمہ دار قرار پاتا ہے اور مستوجب جزا و سزا۔

76:5 اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا

(نیک لوگ ایسے پیالے سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی)

اس کے برعکس صحیح راستے پر چلنے کا نتیجہ وسعت اور کشاد ہوگا یہ خصوصیت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ انسان اپنے جلد مشتعل ہو جانے والے جذبات کو وحی کے تابع رکھ کر ان میں بروت (ٹھنڈک) اور سکون پیدا کرے مومن کی زندگی حدّت اور برودّت کے معتدلانہ امتزاج کا نام ہے۔

76:7 يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا

(وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی)

یہ لوگ نوعِ انسانی کی عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داری برضا ورغبت اپنے سر پر لیتے ہیں اور پھر اسے نہایت خندہ پیشانی سے پورا کرتے ہیں انہیں ہر وقت اس کا احساس رہتا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرہ ایسی شکل اختیار کر لے گا جس میں چاروں طرف شر پھیل جائے گا ہر طرف فساد ہی فساد رونما ہو جائے گا ساری فضا اس سے متاثر ہو جائے گی اس کی چنگاریاں اُڑ کر دور دور تک پہنچ جائیں گی۔

76:8 وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰي حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَـتِـيْمًا وَّاَسِيْرًا

(اور اس کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو)

وہ اس عالمگیر فساد کو روکنے کے لئے خدا کے نظام ربوبیت کو عام کر دیتے ہیں یعنی ایسا انتظام کرتے ہیں کہ جو لوگ کام کاج کے قابل نہ رہیں یا جو معاشرہ میں تنہا بے یار ومددگار رہ جائیں یا جو کسی اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں انہیں سامانِ رزق بہم پہنچتا رہے حالانکہ انفرادی مفاد پرستی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان سب کچھ سمیٹ کر اپنے ہی لئے رکھ لے وہ ان جذبات کے اعلی الرغم دوسروں کی پرورش کی فکر کرتے ہیں۔

76:9 اِنَّمَا نُـطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاۗءً وَّلَا شُكُوْرًا

(ہم جو تم کو کھلاتے ہیں تو اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لیے ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری)

وہ جن کے لئے یہ کچھ کرتے ہیں ان سے کہہ دیتے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ ایسا کرنے سے ہم تمہارے سر پر "احسان" دھرتے ہیں قطعاً نہیں ہم اس کے بدلے میں تم سے کچھ نہیں چاہتے حتیٰ کہ ہم شکریہ تک کے بھی متمنی نہیں ہم اسے اپنا فریضہ سمجھتے ہیں بلکہ یوں سمجھو کہ اس میں خود ہمارا اپنا فائدہ ہے اس سے ہماری ذات کی نشوونما ہوتی ہے اس میں صفات خداوندی کی نمود ہوتی چلی جاتی ہے اور یہی انسانی زندگی کا مقصود ہے۔

76:21 وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

(اور ان کا رب ان کو پاکیزہ مشروب پلائے گا)

آسائشوں کی طرف جایئے تو وہ باریک اور دبیز ریشمی پارچات میں ملبوس ہوں گے اور اقتدار کی طرف دیکھئے تو ان کے ہاتھوں میں سرداریوں کے کنگن ہوں گے لیکن ان میں نہ تو اُن آسائشوں سے عیش پرستی کی خباثتیں پیدا ہوں گی اور نہ ہی جاہ واقتدار سے نشئہ قوت کی بدمستیاں انہیں ان کا نشوونما دینے والا وہ کچھ پینے کو دے گا جس سے ان کے قلب ونگاہ میں پاکیزگی پیدا ہو یعنی وحی کی راہ نمائی۔

76:30 وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ

(اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے)

ان سے کہہ دو کہ یہ اسی صورت میں ہو سکے گا کہ تم اپنے اختیار وارادہ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ کر لو تم ویسا ہی چاہو جیسا قانون خداوندی کا منشاء ہے اس لئے کہ خدا کا قانون علم وحکمت پر مبنی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ المرسلات (77)

77:20 اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ

(کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا)

ان سے کہو کہ! ذرا تم اپنی پیدائش کے سلسلہ پر غور کرو اور دیکھو کہ تم کن کن تخلیقی مراحل میں سے گذرے ہو؟ ہم نے تمہیں اس مادہ تولید سے پیدا کیا جو بڑا حقیر سا تھا۔

77:27 وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّاۗءً فُرَاتًا

(اور تم کو میٹھا پانی پلایا)

پھر اس میں ایک طرف اتنے اتنے اونچے پہاڑ ہیں جو اپنے اپنے مقام پر محکم کھڑے ہیں دوسری طرف اِسی میں سے پانی کے شیریں اور خوشگوار چشمے کا نکال دیئے ہیں جو مسلسل بہتے رہتے ہیں۔

77:41 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ

(بیشک ڈرنے والے سائے میں اور چشموں میں ہوں گے)

ان کے برعکس وہ لوگ جو قوانین خداوندی کی نگہداشت کرتے تھے ایسے باغات کے سائے میں ہوں گے جن کے نیچے چشمے رواں ہوں گے۔

77:42 وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ

(اور پھلوں میں جو وہ چاہیں)

اور ان کے حسب پسند میوے۔

77:43 كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

(مزے کے ساتھ کھاؤ اور پیو اس عمل کے بدلے میں جو تم کرتے تھے)

ان سے کہا جائے گا کہ یہ سب تمہارے اعمال کے ثمرات ہیں انہیں نہایت خوشگواری سے کھاؤ

77:44 إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

(ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں)

ہم ان لوگوں کو جو حسن کارانہ انداز سے متوازن زندگی بسر کریں ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

77:48 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو وہ نہیں جھکتے)

(48) ان سے جب کہا جاتا ہے کہ تم ہمارے قوانین کے سامنے جھک جاؤ ‘تو یہ ان کے سامنے کبھی نہیں جھکتے۔

77:49 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

(خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے)

بلکہ اس کی تکذیب کرتے ہیں اس کا نتیجہ تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

77:50 فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ

(اب اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے)

ہم نے تمام امور نہایت وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو ان سے پوچھو کہ اس کے بعد وہ کونسی بات ہو گی جس سے یہ ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان لائیں گے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ النبا(78)

78:4 كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

(ہر گز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے)

لیکن ان کی یہ تذبذب اور اختلاف کی کیفیت زیادہ عرصہ تک نہیں رہے گی انہیں اس کے متعلق جلد معلوم ہو جائے گا۔

78:6 اَ لَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا

(کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا)

ان سے کہو کہ اُس آنے والے انقلاب کو سمجھنے کے لئے ذرا نظامِ کائنات پر غور کریں اور دیکھیں کہ اس میں ہمارا قانون کس وخوبی سے کارفرما ہے سب سے پہلے یہ ذرا اس زمین پر نگاہ ڈالیں جس میں یہ بستے ہیں یہ گول ہے اور نہایت تیزی سے گھوم رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے اسے ان کے لئے گہوارہء آسائش بنادیا ہے۔

78:8 وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا

(اور تم کو ہم نے بنایا جوڑے جوڑے)

پھر ان سے کہو کہ تم اس خارجی کائنات سے ہٹ کر خود اپنی دنیا کی طرف آؤ اور دیکھو کہ ہم نے تمہیں کس طرح جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے یعنی نر اور مادہ جن سے تمہاری نسل کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے اور ایک سے دوسرے کی تکمیل ہوتی ہے۔

78:9 وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتً

(اور نیند کو بنایا تمہاری تھکان رفع کرنے کے لئے)

78:10 وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا

(اور ہم نے رات کو پردہ بنایا)

78:11 وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

(اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا)

پھر رات اور دن کے تغیرات پر غور کرو دن میں تم تلاشِ معاش (کاروبار) کرتے ہو اس سے تھک جاتے ہو تو رات کی تاریکی ایک بسیط چادر بن کر فضا پر چھا جاتی ہے اور تم اس میں چین کی نیند سوتے ہو اِس طرح تمہاری صَرف شدہ توانائیاں لوٹ آتی ہیں اور تم دوسرے دن پھر کام کاج کرنے کے قابل ہو جاتے ہو۔

78:26 جَزَآءً وِّفَاقًا

(بدلہ ان کے عمل کے موافق)

اور یہ سب ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہو گا ٹھیک بدلہ۔

78:35 لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا

(وہاں وہ لغو اور جھوٹی بات نہ سنیں گے)

اس میں نہ کوئی بے معنی بات ہو گی نہ غلط اور نہ جھوٹی گفتگو۔

78:39 ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا

(یہ دن برحق ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانہ بنالے)

یہ دَور ایک حقیقت ثابتہ ہے جس کے واقع ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں لہٰذا ابھی وقت ہے کہ جس کا جی چاہے خدا کے نظامِ ربوبیت کو اپنا نصب العین قرار دے کر اس کی طرف قدم بڑھائے۔

78:40 وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَـنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

(اور منکر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا)

ہم تمہیں آگاہ کئے دیتے ہیں کہ اگر تم نے یہ راہ اختیار نہ کی تو تم پر بہت جلد تباہی آجائے گی اُس وقت انسان اپنے اعمال کے نتائج اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لے گا اور جو شخص اِس وقت اُس کے مواقع ہونے سے انکار کرتا ہے وہ اس تباہی کو دیکھ کر بے تابانہ چیخ اٹھے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں زندگی اور شعور احساس اور ذمہ داری کا حامل انسان ہونے کے بجائے مٹی کا تودہ ہوتا تو اس عذاب سے بچ جاتا لیکن اُس وقت اِس چیخ وپکار سے کیا ہوگا؟

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ النازعات(79)

79:8 قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ

(کتنے دل اسدن دھڑکتے ہوں گے)

اس دن ان سرکش اکابرین کے دل تیزی سے دھڑک رہے ہوں گے یہ سخت اضطراب میں مبتلا ہوں گے۔

79:9 اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ

(ان کی آنکھیں جھک رہی ہونگی)

اور شکست ونامرادی کے احساس سے ان کی نگاہیں ندامت سے جھکی ہوئی ہونگی۔

79:26 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى

(بے شک اس میں نصیحت ہے ہر اس شخص کے لئے جو ڈرے)

موسٰی علیہ السلام اور فرعون کی کشمکش کے اس تاریخی نوشتے میں ہر اس شخص اور قوم کے لئے سامان عبرت ہے جو خدا کے قانونِ مکافات کی گرفت سے ڈرے۔

79:40 وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى

(اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے روکا)

لیکن جو شخص اس بات کا احساس رکھتا ہے کہ اس نے ایک دن عدالت خداوندی میں کھڑے ہونا ہے یعنی اس کے اعمال کے نتائج اس کے سامنے آنے ہیں اور اس احساس کے ماتحت وہ اپنے ان جذبات اور خوہشات کو بیباک ہونے سے روکتا ہے جو قوانین خداوندی کے خلاف جائیں۔

79:41 فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

(تو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا)

تو یہ وہ ہے جس کا مقام جنت ہے اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورۃ عبس (80)

80:11 كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ

(ہر گز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے)

قران کے متعلق اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ایک واضح صحیفہ اور کھلی ہوئی کتاب ہدایت ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کو شرف و مجد حاصل ہو سکتا ہے۔

80:12 فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ

(پس جو چاہے یاد دہانی حاصل کرے)

لیکن اس سے فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو اپنے دل کی مرضی سے اس کی طرف آئے۔

80:16 كِرَامٍ بَرَرَةٍ

(معزز، نیک)

اس کے لکھنے والے اور آگے پھیلانے والے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے حامل اور صداقت و شرافت کے بلند ترین معیار پر پورے اُترنے والے ہیں کریم النفس اور کشادہ ظرف۔

80:32 مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ

(تمہارے لئے اور تمہارے مویشوں کے لیے سامان حیات کے طور پر)

یہ سب تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے سامانِ زیست کا کام دیتا ہے اسے اسی مصرف کے لئے رہنا چاہئے۔

80:38 وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ

(کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے)

جب اس تصادم کا فیصلہ ہو گا تو ایک گروہ جس نے قوانین خداوندی کے مطابق روش اختیار کی تھی کامیابی و کامرانی کی وجہ سے نہایت خوش و خرم ہو گا۔

80:39 ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ

(ہنستے ہوئے خوشی کرتے ہوئے)

ان کے چہرے شگفتگی و شادابی سے چمک رہے ہوں گے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ التکویر(81)

81:3وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

(اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے)

اور پہاڑوں جیسے محکم امراء اور رؤ سا اپنی اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔

81:13 وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ

(اور جب جنت قریب لائی جائے گی)

اور اُس نظام کی پابندی کرنے والوں کے لئے جنتی معاشرہ قریب تر لایا جائے گا۔

81:14 عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ

(ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے)

یعنی اُس وقت ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے نتائج اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لے گا۔

81:19 اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ

(کہ یہ ایک باعزت رسول کا لایا ہوا کلام ہے)

یہ سب مظاہر فطرت اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے وہ ہمارا بھیجا ہوا پیغامبر ہے اور نہایت معزز پیغامبر۔

81:20 ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ

(قوت والا عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے)

اسے اُس خدا کی طرف سے وحی کی تائید و قوت حاصل ہے جو کائنات کے مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے یعنی جس طرح وہ قوانین جو خارجی کائنات میں کار فرما ہیں اشیائے کائنات کے خود ساختہ نہیں خدا کے وضع کردہ ہیں اسی طرح انسانی زندگی سے متعلق جو قوانین یہ رسول پیش کر رہا ہے یہ بھی اس کے اپنے وضع کردہ نہیں خدا کے متعین فرمودہ ہیں۔

81:21 مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ

(اس کی بات مانی جاتی ہے وہ امانت دار ہے)

یہ رسول بڑا قابل اعتماد ہے۔ وہ اس پیغام کے پہنچانے میں کسی قسم کی خیانیت نہیں کرتا پھر وہ صرف پیغام کو پہنچاتا ہی نہیں اس کی عملی تشکیل کے لئے ایک نظام قائم کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو لوگ اس نظام کی صداقت پر یقین رکھیں وہ اس کی بات مانیں اور اس کے فیصلوں کی اطاعت کریں اس کے بغیر کوئی نظام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔

81:22 وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ

(اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں)

یادرکھو! تمہارا یہ رفیق پاگل پن کی باتیں نہیں کرتا جو کچھ یہ کہہ رہا ہے وہ ہو کر رہیگا۔

81:27 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

(یہ تو بس عالم والوں کے لیے ایک نصیحت ہے)

لیکن اگر تم اِس سے بے رُخی برتتے رہو گے تو اِس سے اس کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ اس لئے کہ یہ کسی خاص قوم یا خاص ملک کے لئے ضابطہ حیات نہیں یہ تمام اقوام عالم کے لئے قوانین کا ضابطہ ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الإنفطار(82)

82:5 عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ

(ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا)

اُس وقت انسان کی تمدنی دنیا میں بھی ایسا نظام متشکل ہو جائے گا جس میں ہر شخص اپنے اگلے پچھلے اعمال کے نتائج اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لے گا۔

82:6 يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ

(اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے)

اے انسان! تو جو خدا کے قانون سے اس طرح سرکشی اختیار کر رہا ہے تو وہ کونسی چیز ہے جو تجھے خدا کی بھرپور واجب التکریم ربوبیت کے متعلق دھوکے میں رکھ رہی ہے اور اس کی خلاف ورزی کی جرات دلا رہی ہے؟

82:8 فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

(اس نے جس صورت میں چاہا تم کو ترتیب دے دیا)

اور اس کے بعد اپنے قانونِ مشیت کے مطابق، تمہیں مناسب پیکر عطا کر دیا۔

82:10 وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ

(حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں)

82:11 كِرَامًا كَاتِبِيْنَ

(معزز لکھنے والے)

اس نے تم پر محافظ مقرر کر رکھے ہیں نہایت معزز اور امین جو کچھ تم کرتے ہو انہیں اس سب کا علم ہوتا ہے وہ اسے ریکارڈ کرتے رہتے ہیں اسے خدا کا قانون مکافاتِ عمل کہا جاتا ہے۔

82:13 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ

(بے شک نیک لوگ عیش میں ہوں گے)

اس قانون کے مطابق جو لوگ انسانی زندگی میں وسعت اور کشادگی پیدا کرتے ہیں آسائشوں میں رہیں گے۔

82:14 وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ

(اور بے شک گناہگار دوزخ میں)

اور جو عالم انسانیت اور خود اپنی ذات میں انتشار پیدا کرتے ہیں ان کی نشوونما رُک چکی ہو گی۔

82:19 يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا

(اس دن کوئی جان کسی دوسری جان کے لیے کچھ نہ کر سکے گی)

یہ وہ دَور ہو گا جس میں ہر انسان اپنے اپنے اعمال کو اپنے سامنے دیکھے گا کوئی کسی دوسرے کے لئے کچھ نہیں کر سکے گا نہ ہی کسی انسان کو کسی دوسرے انسان پر کسی قسم کا اختیار واقتدار ہو گا اختیارات تمام کے تمام قوانین خدوندی کے لئے مختص ہونگے حکومت صرف اُن قوانین کی ہو گی کسی اور کی نہیں ہو گی یعنی وہ دَور جس میں نہ کوئی انسان کسی دوسرے کا محکوم ہو گا نہ محتاج اور نہ ہی کوئی کسی مجرم کو اس کے جرم کی پاداش سے چھڑا سکے گا یہ ہو گا یوم الدین ۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ المطففین(83)

83:1 وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

(خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی)

تاجرانہ ذہنیت اور سرمایہ دارانہ نظام کا انجام تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

83:2 الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَي النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

(جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں)

اس ذہنیت کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ دوسروں سے اپنے واجبات پورے کے پورے لئے جائیں لیکن جب اُن کے واجبات دینے کا وقت آئے تو ترازو میں ڈنڈی ماردی جائے۔

83:3 وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ

(اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں)

دوسروں سے کام پورا لیا جائے لیکن اس کا معاوضہ کبھی پورا نہ دیا جائے محنت کرنے والوں کو کم از کم دیا جائے اور خود زیادہ سے زیادہ کمایا جائے چیزوں ہی کی نہیں بلکہ خود انسانوں کی قیمت متعین کرتے وقت بھی یہی خیال رہے اور کوشش یہ کی جائے کہ ان کی صلاحیتیں دبی سمٹی سکڑی اور بندھی رہ جائیں انہیں پوری جولانی کا موقعہ ہی نہ ملنے پائے انہیں اتنا ہی اُبھرنے دیا جائے جتنا سرمایہ لگانے والے کے لئے مفید ہو انہیں اس سے زیادہ آزادی دی ہی نہ جائے۔

83:13 اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

(جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں)

جب اس کے سامنے وہ تاریخی حقائق پیش کئے جائیں جن میں بتایا گیا ہو کہ سابقہ اقوام میں سے جنہوں نے اس قسم کے جرائم کئے وہ تباہ وبرباد ہو گئیں تو وہ بجائے اس کے کہ اِن شواہد سے عبرت حاصل کرے یہ کہہ کر اپنے آپ کو فریب دے لیتا ہے کہ یہ محض عہد پارینہ کی داستانیں ہیں مجھ سے ان کا کیا تعلق؟

83:18 كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ

(ہر گز نہیں بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے)

ان کے برعکس ان لوگوں کا مقام جو زندگی میں وسعت اور کشادپیدا کرتے ہیں بلندیوں پر ہو گا وہ زندگی کے ارتقا کی اگلی منزل میں ہوں گے۔

83:22 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ

(بے شک نیک لوگ آرام میں ہوں گے)

یہ ابرار یعنی وسعتوں کے مالک زندگی کی راحتوں اور آسائشوں سے بہرہ یاب ہوں گے۔

83:25 يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ

(ان کو شراب خالص مہر لگی ہوئی پلائی جائے گی)

انہیں زندگی کی توانائیوں کے لئے بادہ خالص پینے کو ملے گا جو ہر قسم کی آلائش وآمیزش سے پاک ہو گا یعنی سربمہر آبگینوں میں بند۔

83:26 خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ

(جس پر مشک کی مہر ہو گی)

ان آبگینوں کی مہریں بھی تقویت بخش عناصر (مشک) سے مرکب ہوں گی یہ ہیں زندگی اور توانائی کو بڑھانے والے اسباب وعناصر جن کے حصول کے لئے تمہیں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرنی چاہئے (ایک دوسرے سے مسابقت کا جذبہ ہر انسان کے اندر ہے لیکن کوتاہ بین انسان اس کے لئے میدان غلط منتخب کرتا ہے وہ محض طبیعی زندگی کے مفاد کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتا ہے اوراس کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کرتا ہے اس جذبہ کی تسکین کے لئے صحیح میدان یہ ہے کہ تم نوع انسان کی ربوبیت کی جدوجہد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشِش کرواس سے تمہیں زندگی بخش "بادہِ رحیق" ملے گا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الإنشقاق(84)

84:7 فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ

(تو جس کواس کانامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا)

84:8 فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

(اس سے آسان حساب لیا جائے گا)

حقیقت یہ ہے کہ وحی کا اتباع کرنے والے کے اعمال یمن وسعادت کے حامل ہوتے ہیں اور اس کی زندگی کے معاملات بڑی آسانی سے طے پا جاتے ہیں۔

84:9 وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا

(اور وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش خوش آئے گا)

اور وہ اپنے رفقاء کی طرف خوشی خوشی لوٹ کر آتا ہے اسے اپنے ہم فکر وہم آہنگ افراد کے ساتھ مل جانے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی بلکہ یہ سب ایک دوسرے سے شاداں وفرحاں ملتے ہیں اور یوں ایک حسین وشاداب عالمگیر برادری وجود میں آجاتی ہے۔

84:10 وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ

(اور جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا)

84:11 فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا

(وہ موت کو پکارے گا)

لیکن جو شخص اسلاف پرستی کی اندھی تقلید کی رَوش اختیار کرتا ہے جس سے اسے اپنا پچھلا راستہ (ماضی) تو روشن دکھائی دیتا ہے اور سامنے کا راستہ (مستقبل) تاریک تو وہ تباہیوں کو بلا بلا کر اپنا گھر دکھاتا ہے اور یوں جہنم کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

84:25 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

(لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے)

اس تباہی سے وہی لوگ بچ سکیں گے جو خدا کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر عالمگیر انسانیت اور خود اپنی ذات کو سنوارنے والے کام کریں گے اس طرز زندگی کا نتیجہ ایسی آسائشیں اور راحتیں ہوں گی جن کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو گا اور یہ کچھ انہیں بطور "احسان" (خیرات کے طور پر) نہیں ملے گا بلکہ وہ اسے بطور اپنے حق کے حاصل کریں گے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ البروج(85)

85:11 ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

(یہ بڑی کامیابی ہے)

ان کے برعکس جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان لا کر اُس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ان کے لئے (دنیا اور آخرت میں) اُس جنت کی زندگی ہے جس کی تازگی اور شادابی میں کبھی کمی نہیں آئے گی یہ بہت بڑی کامیابی وکامرانی ہے۔

85:12 اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ

(بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے)

ان مخالفین سے کہہ دو کہ تم مچلو نہیں خدا کے قانونِ مکافات کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

85:16 فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

(کر ڈالنے والا جو چاہے)

جملہ کائنات میں صرف اسی کا اختیار وارادہ کار فرما ہے اور اس کا یہی وہ اختیار وارادہ ہے جس کے مطابق وہ اشیائے کائنات کے لئے ضروری قوانین مرتب کرتا ہے اس میں کوئی اور دخل نہیں دے سکتا کس چیز کے لئے کونسا قانون ہونا چاہئے اس کا فیصلہ وہ خود ہی کرتا ہے ان غیر متبدل قوانین کو جنہیں خدا عالم امر میں اپنے اختیار مطلق سے وضع کرتا ہے خدا کی مشیت کہا جاتا ہے۔

85:20 وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ

(اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے)

خدا کا وہی قانون انہیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الطارق(86)

86:4 اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ

(کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کے اوپر نگہبان نہ ہو)

یہی کیفیت انسانی اعمال کی ہے انسان اپنے آپ کو فریب دینے کے لئے سمجھتا ہے کہ اس کے جو اعمال دوسروں کی نگاہوں سے مخفی رہتے ہیں ان کا وجود باقی نہیں رہتا اس لئے ان پر گرفت کیسے ہو سکتی ہے یہ خیال خام ہے اعمال خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہمیشہ موجود رہتے ہیں ہم نے ہر فرد کے اعمال کو محفوظ رکھنے کا انتظام کر رکھا ہے۔

86:16 وَّاَكِيْدُ كَيْدًا

(اور میں بھی تدبیر کرنے میں لگا ہوا ہوں)

لیکن ہمارا قانون بھی اس سے غافل نہیں وہ بھی اپنی تدابیر میں مصروف ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔ سورة الأعلى (87)

87:6 سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى

(ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم نہیں بھولو گے)

زندگی کی نشوونما اور زندگی کی موت کا یہی قانون خود انسانی دنیا میں بھی کارفرما ہے لیکن اس قانون کا علم اشیائے فطرت کی طرح انسان کے اندر نہیں رکھ دیا گیا یہ راہنمائی اُسے اس وحی کے ذریعے ملتی ہے جو انبیاء کی وساطت سے انسانوں تک پہنچتی ہے یہ وحی اے رسول! ہم نے اس اہتمام سے تجھے دی ہے کہ تو اس میں سے نہ کچھ بھول سکتا ہے نہ ترک کر سکتا ہے۔

87:14 قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى

(کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کیا)

یاد رکھو! کھیتی اسی کی پروان چڑھتی ہے جو اپنے جسم کی پرورش ہی کو نصب العین حیات قرار نہ دے لے بلکہ اس کے ساتھ اپنی ذات کی نشوونما بھی کرے۔

87:15 وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

(اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی)

اور ذات کی نشوونما اُس کی ہوتی ہے جو خدا کی صفت ربوبیت کو عملاً متشکل کرتا اور زندگی کے ہر گوشے میں اس کے قانون کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

87:17 وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

(اور آخرت بہتر ہے اور پائیدار ہے)

یعنی جب جسم کے تقاضوں اور مستقل اقدار میں تصادم ہو تو صحیح روش یہ ہے کہ مستقل اقدار کے تحفظ کے لئے جسم کے تقاضوں کو قربان کر دیا جائے اس سے انسانی ذات کی نشوونما ہوتی ہے اور اُخروی زندگی کامیاب۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة الغاشية(88)

88:8 وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ

(کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے)

ان کے برعکس دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہو گا جنہیں زندگی کی آسائشیں حاصل ہوں گی۔

88:9 لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ

(اپنی کمائی پر خوش ہونگے)

اور ان کی جدوجہد کے نتائج ان کی منشاء کے عین مطابق ہوں گے

88:21 فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ

(پس تم یاد دہانی کر دو تم بس یاد دہانی کرانے والے ہو)

ان مظاہر فطرت کی طرف توجہ دلانے کے بعد تو ان کے سامنے قرآن کی تعلیم پیش کر اس لئے کہ تیرا منصب اس تعلیم کو پیش کرنا ہے۔

88:22 لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

(تم ان پر داروغہ نہیں)

اِسے اِن سے زبردستی منوانا نہیں تو ان پر داروغہ مقرر کر کے نہیں بھیجا گیا!

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الفجر(89)

89:11 الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ

(جنھوں نے ملکوں میں سرکشی کی)

ان لوگوں نے ملک میں سرکشی اختیار کررکھی تھی اور فساد انگیزی میں حدود فراموش ہو گئے تھے۔

89:14 اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ

(بے شک تمہارا رب گھات تاک میں ہے)

اس لئے کہ اس کا قانونِ مکافات ہر ایک کی گھات میں لگا رہتا ہے کسی کا کوئی عمل اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا (لہٰذا جو انجام اُن لوگوں کا ہوا تھا وہی ان سرداران عرب کا ہو گا جو اپنی بدمستیوں میں اس حد تک آگے بڑھ چکے ہیں۔

89:17 كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ

(ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے)

ایسا سمجھنے والوں سے کہو کہ یہ غلط ہے خدا کسی کو یونہی بلاوجہ ذلیل وخوار نہیں کیا کرتا تم جو یوں ذلیل ہوئے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے ایسا معاشرہ قائم کررکھا تھا جس میں ان لوگوں کی عزت وتوقیر نہیں ہوتی تھی جو تنہارہ جائیں وہی قابل عزت سمجھا جاتا تھا جس کی پارٹی زیادہ مضبوط ہو جس کا جتھ طاقتور ہو۔

89:18 وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ

(اور تم مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں ابھارتے)

اور اُس معاشرہ میں یہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ جس کی چلتی گاڑی کسی حادثہ کی وجہ سے رُک جائے وہ سامانِ زیست سے محروم نہ رہنے پائے صاحب استطاعت لوگ نہ خود اس کی مدد کرتے تھے نہ دوسروں کو اس کی ترغیب دلاتے تھے۔

89:19 وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا

(اور تم وراثت کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو)

اس کے برعکس تم کرتے یہ تھے کہ جو کچھ تمہارے باپ دادا سے تمہارے قبضے میں آجاتا اسے بھی سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

89:20 وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا

(اور تم مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو)

اور اس کے ساتھ ایسی تدابیر کرتے رہتے ہو کہ دوسروں کا مال بھی اِدھر اُدھر سے سمٹ کر اس طرح تمہاری طرف کھینچ کر چلا آئے جس طرح وادی کا تمام پانی نشیب زمین کی طرف بہ کر آجاتا ہے یعنی ایسا نظامِ سرمایہ داری جس میں چھوٹے چھوٹے سرمائے بڑے سرمایہ کے اندر جذب ہوتے چلے جائیں اور اس طرح دولت چند افراد کے پاس مرتکز ہو کر رہ جائے اس قسم کا نظام کبھی قائم نہیں رہ سکتا یہ وجہ ہے کہ تم اس قدر ذلیل وخوار ہو گئے ہو ہمارے ہاں سے عزت و تکریم نہ یونہی اندھا دھند ملتی ہے نہ اندھا دھند چھنتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ بھی اس کی اپنی کرتوتوں کا انجام۔

89:27 يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

(اے نفس مطمئن)

اس کے برعکس وہ شخص جس نے قانون خداوندی کے اتباع سے سکونِ گہر کی طرح دل کا صحیح اطمینان حاصل کر لیا ہو گا یعنی جس کی ذات میں صحیح نشوونما سے پورا پورا توازن پیدا ہو چکا ہو گا اُس سے کہا جائے گا۔

89:28 ارْجِعِيَ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

(چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی)

تیرا طریق زندگی قوانین خداوندی سے ہم آہنگ تھا اس لئے تیری زندگی پسندیدہ خوش گواریوں کو حامل ہو گی تجھے تیرے نشوونما دینے والے کی طرف سے حسبِ منشا آسائشیں حاصل ہوں گی۔

89:29 فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ

(پھر شامل ہو میرے بندوں میں)

لیکن اے رسول! انہیں متنبّہ کر دو کہ یہ چیز انفرادی طور پر حاصل نہیں ہو سکتی اجتماعی زندگی سے ہو سکتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان لوگوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ جنہوں نے خدا کی محکومیت اختیار کر رکھی ہے یعنی جماعت مومنین میں شامل ہو جاؤ۔

89:30 وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

(اور داخل ہو میری جنت میں)

اور اس طرح اس جنتی معاشرہ میں داخل ہو جاؤ جو اس کے قانون کے مطابق متشکل ہوا ہے اس دنیا میں بھی جنتی زندگی اور آخرت میں بھی جنتی زندگی۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ البلد(90)

90:4 لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ

(ہم نے انسان کو مشقت کیلئے پیدا کیا ہے)

بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا اس لئے کیا تھا کہ وہ (وحی کے تابع رہ کر) ایک متوازن زندگی بسر کرے اور اس طرح اپنی ذات میں توازن وتناسب پیدا کرے لیکن اس میں چونکہ مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

90:10 وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ

(اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دیئے)

اس کے ساتھ ہی ہم نے اسے وحی کے ذریعے صحیح اور غلط راستے ابھار اور نکھار کر بتا دیئے ہیں انسانی ذرائع علم اور وحی کی روشنی دونوں اس سے اس پر اس کے اعمال کی ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے اور یہی مطلب ہے یہ کہنے کا کہ اسے کوئی دیکھنے والا بھی ہے اور س پر کسی کو قدرت بھی حاصل ہے۔

90:17 وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

(اور ایک دوسرے کو صبر کی اور ہمدردی کی نصیحت کی)

یہ راستہ بڑا دشوار گذار اور یہ منزل بڑی کٹھن ہے لیکن اس پر چل کر انسان اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جو خدا کے نظامِ ربوبیت پر یقین رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو تاکید کرتے رہتے ہیں کہ وہ اس باب میں ثابت قدم رہیں اور خدا کے عطا کردہ سامانِ نشوونما میں دوسروں کو بھی شریک کریں۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة الشمس(91)

91:9 قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا

(کامیاب ہوا جس نے اس کو پاک کیا)

انفس وآفاق میں کار فرمایہ تمام پروگرام اس حقیقت پر شاہد ہے کہ جس نے اپنی ذات کی نشوونما کرلی وہ کامیاب وکامران ہو گیا اس کی کھیتی پروان چڑھ گئی اسے زندگی کا مقصد حاصل ہو گیا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة اللیل(92)

92:5 فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى

(پس جس نے دیا اور وہ ڈرا)

لہٰذا یاد رکھو جو شخص تمام نوعِ انسان کو ایک وحدت سمجھ کر یہ روش اختیار کرتا ہے کہ اپنی محنت کے ماحصل کو دوسروں کی نشوونما کے لئے دے اور اس طرح معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے سے محتاط رہے۔

92:6 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى

(اور اس نے بھلائی کو سچ مانا)

اور اس کے توازن کو حسن کارانہ انداز سے قائم رکھ کر اپنے اس دعوے کو عملاً سچ کر دکھائے کہ تمام انسان اصل کے اعتبار سے ایک ہیں۔

92:7 فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

(تو اس کو ہم آسان راستہ کے لئے سہولت دیں گے)

تو ہمارا قانونِ ربوبیت اُسے زندگی کے مراحل نہایت آسانی سے طے کرائے جاتا ہے۔

92:19 وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى

(اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ اسے دینا ہو)

وہ جو کچھ دوسروں کے لئے دیتا ہے تو اس لئے نہیں کہ اس پر کسی کا احسان تھا اور وہ اب اُس احسان کا بدلہ اتار رہا ہے بالکل نہیں۔

92 :20 اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى

(مگر صرف اپنے خدائے برتر کی خوشنودی کے لئے)

وہ اسے صرف خدا کے متعین کردہ عالمگیر نظامِ ربوبیت کے قیام واستحکام کے لئے صرف کرتا ہے۔

92:21 وَلَسَوْفَ يَرْضٰى

(اور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا)

اس سے اس کی محنت اور کوشش صحیح نتائج سے ہم آغوش ہوتی چلی جاتی ہے یہی اس کا بہترین صلہ ہے جس سے اُسے حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الضحیٰ (93)

93:3 مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

(تمہارے رب نے تم کو نہیں چھوڑا اور نہ وہ تم سے بیزار ہوا)

اس انقلاب کی آخری کامیابیوں میں جو تاخیر ہو رہی ہے تو اس سے اے رسول! تیرے دل میں اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں کہ مجھ سے شاید کوئی ایسی بات سرزد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میرے نشوونما دینے والے نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور مجھ سے ناراض ہو گیا ہے یہ بات بالکل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ دن کی روشنی نمودار ہونے سے پہلے رات کی تاریکی کس طرح ہر شے کو اپنے دامن میں لپیٹ کر فضا کو ساکت وصامت کر دیتی ہے اور سکوت وظلمت کا یہ عرصہ کتنا طویل ہوتا ہے؟ یہ حقائق اس پر شاہد ہیں۔

93:5 وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

(اور عنقریب اللہ تجھ کو دے گا پھر تو راضی ہو جائے گا)

اور زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ تیرے نشوونما دینے والے کا قانون ربوبیت تجھے اتنا کچھ دے گا جس سے تیری تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔

93:9 فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

(پس تم یتیم پر سختی نہ کرو)

تم نے دیکھا کہ تمہاری زندگی میں ہر مشکل مرحلہ کے بعد کس طرح کشاد کا پہلو سامنے آجاتا رہا؟ یہی کچھ تمہاری اس دعوتِ انقلاب کے ساتھ بھی ہو گا لہٰذا تم ثبات واستقلال کے ساتھ اس پروگرام پر چلتے جاؤ تا کہ معاشرہ میں ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ جو فرو بے یارو مددگار تنہارہ جائے اسے کوئی دبا اور دھتکار نہ سکے۔

93:10 وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

(اور تم سائل کو نہ جھڑکو)

اور نہ ہی کوئی ضرورت مند ایسا حقیر سمجھا جائے کہ اربابِ ثروت کی جھڑکیاں اسے قابل نفرت مقام تک پہنچادیں ان کے اس حقارت آمیز سلوک سے اسے خود اپنی ذات سے نفرت پیدا ہو جائے۔

93:11 وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

(اور تم اپنے رب کی نعمت بیان کرو)

اس مقصد کے لئے کہ معاشرہ میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے تم اس بات کا عام چرچا کرتے چلے جاؤ کہ خدا نے زندگی کی جو آسائشیں اور نعمتیں پیدا کی ہیں وہ اس لئے نہیں کہ ان پر ایک گروہ قابض ہو کر بیٹھ جائے اور عام انسانیت ان سے محروم رہ جائے ان کے دروازے ہر ضرورتمند کے لئے یکساں طور پر کھلے رہنے چاہئیں یہ اس پروگرام کی پہلی اور نہایت اہم کڑی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الشرح(94)

94:4 وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(اور ہم نے تمہارا اذکور بلند کیا)

شروع شروع میں کیفیت یہ تھی کہ کوئی شخص سنجیدگی سے تمہاری بات سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا تھا اور ہر طرف سے طعن وتشنیع کی دل خراش آوازیں سوہانِ رُوح ہوتی تھیں رفتہ رفتہ یہ کیفیت پیدا ہو گئی کہ تیر نام بڑی عزت وتکریم سے لیا جانے لگا تیرا چرچا دُور دُور تک پھیل گیا تو شرف ومجد انسانیہ کی معراجِ کبریٰ تک پہنچ گیا قرآن کا پیغام بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔

94:5 فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

(پس مشکل کے ساتھ آسانی ہے)

مکہ کی زندگی میں ابتدائی مشکلات کے بعد ہجرت کا پروگرام سامنے آیا اِس سے اُن مشکلات میں آسانیاں پیدا ہو گئیں جن کا سامنا مکی زندگی میں کرنا پڑا تھا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة التین(95)

95:3 وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

(اور اس امن والے شہر کی)

حق و باطل کی یہ کشمکش جو اے رسول! تجھے اس وقت درپیش ہے کوئی نئی بات نہیں شروع سے یہی کچھ ہوتا رہا ہے اور یہی کچھ ہوتا رہے گا انقلابِ خداوندی کی آواز جہاں اور جب بھی اٹھی مفاد پرست قوتوں مستبد حکمرانوں سرمایہ داروں اور مذہبی پیشواؤں نے اس کی مخالفت کی چنانچہ تاریخ اس پر شاہد ہے جب یہی آواز 'نوحؑ علیہ السلام کی زبان سے کوہ تین سے بلند ہوئی تو اس کے ساتھ یہی کچھ ہوا اور جب اسی آواز کو 'کوہِ زیتون سے مسیحؑ نے پیش کیا تو وہاں بھی یہی کچھ پیش آیا جب اس انقلاب کو طور کی وادیوں میں موسیٰؑ علیہ السلام لے کر اٹھا تو اس کے ساتھ بھی یہی گذری اور اب جب یہی دعوت اس بلد امین (یعنی امن وسلامتی کا مرکز بننے والے مکہ سے اٹھی ہے تو اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔

95:4 لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

(ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا)

یہ کشمکش اس لئے ہوتی ہے کہ ہم نے انسان میں اس امر کی صلاحیت رکھ دی ہے کہ یہ اپنی ذات کی نشوونما کر کے حسن کارانہ انداز سے بہترین توازن کی زندگی بسر کرے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة العلق(96)

96:2 خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

(پیدا کیا انسان کو علق سے)

لیکن اشیائے کائنات میں سے انسان کی کیفیت سب سے الگ ہے ایک طرف اس کی حالت یہ ہے کہ یہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے یعنی اس نے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے دوسری طرف اس کا یہ عالم ہے کہ اگر یہ وحی کی راہ نمائی اختیار نہ کرے تو ہر فرد کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ سامانِ رزق کے ساتھ جونک کی طرح چمٹ جائے اور دوسروں کا خون چوستا رہے۔

96:4 الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

(جس نے علم سکھایا قلم سے)

اس مقصد کے لئے خدا نے انسان کو اس کی استعداد بھی دی ہے کہ یہ تحریر کے ذریعے اپنے خیالات دُور دُور تک پہنچا کر بُعد مکانی وزمانی کے باوجود ایک دوسرے سے قریب ہو تا جائے اور اس طرح وحدتِ انسانیت کے لئے راستے ہموار کرتا چلا جائے۔

96:5 عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

(انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا)

پھر اُس نے اسے (وحی کے ذریعے) اُن حقائق کا علم بھی دیا ہے جنہیں یہ نہیں جانتا تھا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة القدر (97)

97:1 اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

(ہم نے اس کو اتارا ہے شب قدر میں)

ہم نے اس قرآن کو اُس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ و تار ہو چکی تھی نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہانِ نو کے نمودار کی رات تھی۔

97:3 لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

(شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے)

یہ ایک رات اُس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورة البينة(98)

98:5 وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

(اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے)

حالانکہ قرآن میں اس کے سوا اور کیا تعلیم پیش کی گئی ہے کہ لوگ اطاعت اور محکومیت صرف قوانین خداوندی کی اختیار کریں اس کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم تسلیم نہ کریں اور ہر طرف سے ہٹ کر اس ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں نظامِ صلوٰۃ قائم کریں اور نوع انسان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچائیں بس یہی وہ محکم نظامِ زندگی ہے جو انسانیت کے قیام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

98:7 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

(جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں)

ان کے برعکس جو لوگ اس نظام کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور خدا کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا رہتے ہیں ان کی زندگی بہترین خلائق کی زندگی ہے۔

98:8 ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

(یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے)

ان کے حسن عمل کے نتائج خدا کے قانون مکافات کے مطابق ان کے سامنے آجائیں گے وہ ایسے جنتی معاشرہ میں رہیں گے جس کی شادابیوں میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کیونکہ اس کا سلسلہ موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جائے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے قوانین

خداوندی سے ہم آہنگی اختیار کر لی تو ان کے اعمال کے نتائج ان وعدوں کے مطابق مرتب ہو گئے جو ان کے خدا نے ان سے کئے تھے اور یہ سب
س لئے ہوا کہ یہ لوگ بڑے عاقبت اندیش تھے انہیں ڈر تھا کہ اگر انہوں نے قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر نہ کی تو اس کا نتیجہ تباہی اور
بربادی کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الزلزالۃ(99)

99:7 فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

(پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا)

جو ذرّہ برابر بھی قانونِ خداوندی کا اتباع کرے گا اس کے حسن عمل کا خوشگوار نتیجہ اس کے سامنے آجائے گا۔

99:8 وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

(اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا)

اور جو ذرّہ برابر قانون کی خلافت ورزی کرے گے اسکی سزا پائیگا یہ سب کچھ اس دنیا میں بھی ہو گا جب قرآنی نظام قائم ہو گا جیسا کہ نبی اکرم کے
زمانے میں ہوا تھا اور اس کے بعد پھر ویسا ہی ہو گا اور آخرت میں بھی جب انسان کا ہر عمل نتیجہ بن کر سامنے آجائے گا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ العادیات(100)

100:6 اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ

(بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے)

100:8 وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ

(اور وہ مال کی محبت میں بہت شدید ہے)

انسانوں کی لوٹ مار کی یہ عادت کس بات کی شہادت دیتی ہے؟ اس بات کی کہ یہ مال و دولت کی ہوس میں دیوانہ ہو کر انسانیت کے تمام آئین
وضوابط کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے یہ بجائے اس کے کہ اپنی قوتِ تخلیق سے سامانِ رزق میں اضافہ کرے دوسروں کی محنت کی کمائی لوٹ کر سب
کچھ اپنے لئے سمیٹ لینا چاہتا ہے اور اس طرح خدا کے نظامِ ربوبیت کی ناقدر شناسی کرتا ہے پھر تماشہ یہ کہ یہ اپنی اس ذہنیت کا کبھی اعتراف نہیں
کرتا بلکہ اس لوٹ مار اور سلب ونہب کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے گویا' یہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے حالانکہ اس کی زندگی خود اس
کی شہادت دیتی ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے وہ ہوسِ زر کے لئے ایسا کرتا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ القارعۃ(101)

101:6فَاَمَّا مَنْ ثَـقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

(پھر جس شخص کا پلڑا بھاری ہو گا)

101:8وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

(اور جس شخص کا پلڑا ہلکا ہو گا)

101:9 فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ

(تو اس کا ٹھکانا ہاویہ گڑھا ہے)

لیکن یہ انقلاب محض ایک ہنگامہ یا فساد نہیں ہو گا یہ موجودہ باطل کے نظام کی جگہ عدل وانصاف کا نظام قائم کرے گا جس میں ہر شخص کا مقام اس کے اعمال کے مطابق متعین ہو گا جس شخص کے اچھے اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا اس کی زندگی اس کی حسین آرزوؤں کے مطابق خوش آئند ہو گی، لیکن جس کا وہ پلڑا ہلکا ہو گا وہ ذلت کی پستیوں میں گر جائے گا جہاں اس کی یہ حالت ہو گی کہ اس کا دل ودماغ کچھ کام نہیں دے گا اور وہ پریشاں حال مارا مارا پھرے گا۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ التکاثر(102)

102:4 كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(ہر گز نہیں تم بہت جلد جان لوگے)

102:8ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

(پھر اس دن یقیناً تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھ ہو گی)

ہاں !اس طرح تم بہت جلد جان سکتے ہو اس روش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اُس وقت تم سے پوچھا جائے گا کہ خدا کی ان نعمتوں کو جنہیں اس نے تمام نوعِ انسان کی پرورش کے لئے عطا کیا تھا تم محض اپنی ہوس کی تسکین کی خاطر سمیٹتے کیوں چلے جاتے تھے تم سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے قصرِ تعیش کی رنگینیوں میں کس کس کے خون کی سرخی شامل تھی جو کچھ تم نے سمیٹا تھا وہ کس کی محنت کا ماحصل تھا اور تمہیں اسے غصب کر لینے کا کیا حق حاصل تھا ہاں !تم اس طرح بہت جلد جان سکتے ہو کہ اس رَوش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ العصر(103)

103:2اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

(یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے)

103:3وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

(اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی)

103:3 وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی)

انسان کی کوششیں ہمیشہ ناکام رہی ہیں اور انسانوں کی محنت ہمیشہ ہی اکارت گئی ہے وہ ہر مقام پر خاصر و نامراد ہی رہا ہے نوع انسان اپنے مقصد کو کبھی بھی نہیں پا سکی، لیکن اس میں ایک استثناء ہے یعنی ایسے لوگ بھی ہیں جو کامیاب و کامران رہے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟ وہ لوگ جو خدا کی طرف سے عطا کردہ مستقل اقدار اور غیر متبدل اصولِ حیات کی محکمیت پر یقین رکھتے ہیں، لیکن صرف یقین ہی نہیں رکھتے محض یقین رکھنا تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا ان پر یقین رکھتے ہیں ور پھر ان کے مطابق ایسے کام کرتے ہیں جو انسانوں کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوار دیں اور معاشرہ میں۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الھمزۃ(104)

104:3 یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ

(وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا)

(3)اس سے پوچھو کہ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ مصیبتوں سے بچاتا رہے گا؟

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الفیل(105)

105:1 اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ

(کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا)

اگر یہ مخالفین اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ ان کی اتنی بڑی قوت کو کون شکست دے سکتا ہے تو ان سے کہو کہ) کیا تم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا کہ تمہارے نشو و نما دینے والے نے اس لشکر کا کیا حشر کر دیا تھا جو تم پر ہاتھی لے کر حملہ آور ہوا تھا؟

105:3وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ

(اور ان پر چڑیاں بھیجیں جھنڈ کی جھنڈ)

انہوں نے پہاڑ کے دوسری طرف ایک غیر مانوس خفیہ راستہ اختیار کیا تھا تاکہ وہ تم پر اچانک حملہ کر دیں لیکن چیلوں اور گدھوں کے جھنڈ جو عام طور پر لشکر کے ساتھ ساتھ اُڑتے چلے جاتے ہیں کیونکہ انہیں فطری طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بہت سی لاشیں کھانے کو ملیں گی ان کے سر پر منڈلاتے ہوئے آگئے اور اس طرح تم نے دُور سے بھانپ لیا کہ پہاڑ کے پیچھے کوئی لشکر آرہا ہے یوں ان کی خفیہ تدبیر طشت از بام ہوگئی۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ قریش(106)

106:3 فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

(تو ان کو چاہئے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں)

106:4 الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ

(جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا)

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ

(اور خوف سے ان کو امن دیا)

کعبے کے متولی ہونے کی وجہ سے قریش کو اس قدر فوائد حاصل ہیں لیکن جس مقصد کے لئے انہیں اس کا متولی بنایا گیا تھا انہوں نے اسے پس پشت ڈال رکھا ہے انہیں خدا نے بھوک اور خوف سے نجات دلائی تھی تاکہ یہ اس طرح مامون اور مطمئن ہو کر کعبے کو نظام خداوندی کا مرکز بنائیں لیکن انہوں نے اسے یاترا کا تیر تھ بنا کر رکھ دیا اور خود اس کے مہنت بن گئے۔ یہ غلط ہے انہیں چاہئے کہ یہ اُس گھر کے مالک (یعنی خدا) کے قوانین کی اطاعت کریں جس گھر کے ساتھ نسبت نے انہیں یہ مقام عطا کر رکھا ہے یہ کام اب اس جماعت کے ہاتھوں سر انجام پائے گا جو اس مقصد کے لئے متشکل کی جاری ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الماعون(107)

107:2 فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ

(وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے)

دین کا مقصد یہ تھا کہ معاشرہ میں جو شخص بے یارو مددگار رہ جائے اسے محسوس تک نہ ہونے پائے کہ وہ تنہا اور بے کس ہے اور اگر کسی وجہ سے کسی کی کوئی ضرورت رُک جائے تو اُسے فوراً پورا کر دیا جائے لیکن اس دیندار کی حالت یہ ہے کہ جو شخص بے یارو مددگار رہ جائے یہ اُسے دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کی مدد نہ خود کرتا ہے نہ دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

107:4 فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ

(پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے)

کام تو ایسے کرتا ہے لیکن اپنے آپ کو دیندار ظاہر کرنے کے لئے نمازیں بہت پڑھتا ہے اسی قسم کے نمازی ہیں جن کی نمازیں ان کی تباہی کا باعث بن جاتی ہیں اس لئے کہ یہ نمازیں پڑھ کر اپنے آپ کو فریب دے لیتے ہیں یا دوسروں کو فریب دیتے ہیں کہ یہ بڑے متقی پرہیز گار ہیں۔

107:5 الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ

(جو اپنی نماز سے غافل ہیں)

انہیں اس کا پتہ ہی نہیں کہ صلوٰۃ کا مقصد کیا ہے؟ اس کا مقصد تھا ایک ایسے معاشرہ کا قیام جس میں تمام افراد قوانین خداوندی کا اتباع کریں او رعالمگیر انسانیت کو سامانِ نشوونما بہم پہنچتا رہے یہ اس کی اس غرض وغایت سے تو غافل رہتے ہیں اور اس کے محسوس ارکان (قیام رکوع سجود وغیرہ) کی ادائیگی کے بعد سمجھ لیتے ہیں کہ ہم فریضہ خداوندی سے سبکدوش ہو گئے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الکوثر(108)

108:1 اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

(ہم نے تم کو کوثر دے دیا)

اے رسول! ہم نے تجھے قرآن جیسی نعمت عطا کی ہے جو سرچشمہ ہے دنیا بھر کی بھلائیوں اور خوشگواریوں کا اس میں حکمت اور بھلائی کی لا متناہی باتیں ہیں جو زمانے کے ساتھ ساتھ ابھرتی اور سامنے آتی چلی جائیں گی اس خیر کثیر میں کبھی کمی واقع نہیں ہو گی۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الکافرون(109)

109:6 لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

(تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین)

اس لئے تمہارا پروگرام الگ ہے میرا پروگرام الگ ہے تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو مجھے اپنے پروگرام پر چلنے دو نتائج خود بخود بتا دیں گے کہ آخر الامر کامیابی کس کے حصے میں آتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ النصر (110)

110:3 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

(تو اپنے رب کی تسبیح کر واس کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش مانگو)

تو اُس وقت یہ نہ سمجھ لینا کہ بس اب کام ختم ہو گیا مقصد حاصل ہو گیا بالکل نہیں اس سے تمہاری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جائیں گی ان سے عہد بر آہونے کے لئے ضروری ہو گا کہ تم اپنے نشوونما دینے والے کے نظامِ ربوبیت کو وجہ ءحمدوستائش بنانے کے لئے اور بھی شدت سے سرگرمِ عمل رہو اُس وقت تخریبی قوتیں اس نظام میں خرابیاں پیدا کرنے کے لئے بڑی بڑی سازشیں کریں گی تمہیں ان کی مدافعت کے لئے خدا سے سامانِ حفاظت طلب کرنا ہو گا تم یہ کروگے تو خدا کی تائید ونصرت اور تیزی سے آگے بڑھ کر تمہاری طرف آئے گی (یہ پیغام تمہاری وساطت سے تمہاری ساری اُمّت کے لئے ہے موجودہ کے لئے بھی اور بعد میں آنے والی کے لئے بھی ان سے کہہ دو کہ انہیں اس پروگرام پر التزاما کاربند رہنا پڑے گا اگر اسے چھوڑ دیا یا اس میں تساہل برتا تو ان کی جگہ کوئی اور قوم لے لیگی۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ المسد (111)

111:2 مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ

(نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا)

اور اس کا وہ مال و دولت اور ساز و یراق جس کے بل بوتے پر وہ اتنی سخت مخالفت کرتا تھا اس کے کسی کام نہ آیا وہ اُسے اِس تباہی سے نہ بچا سکا غلط نظام دولت کے سہارے کبھی قائم نہیں رہ سکتا اس کی بنیاد میں خرابی کی صورت مضمر ہوتی ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الإخلاص(112)

112:1 قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

(کہو وہ اللہ ایک ہے)

اس سلسلہ میں خود اپنے لوگوں پر بھی اس بنیادی حقیقت کو واضح کر دینا چاہئے کہ تمہاری یہ فتح اور کامرانی محض فوجی طاقت کے بل بوتے پر نہیں یہ کامیابی دراصل اس تعلیم کا نتیجہ ہے جسے تم علم و بصیرت کی روشنی میں پیش کرتے ہو اور دلائل و براہین کی رو سے منواتے ہو اس تعلیم میں بنیادی نکتہ خدا کے تصور کا ہے خدا کے جس تصور کو تم پیش کرتے ہو ہو نہیں سکتا کہ انسان اس پر عقل و فکر سے غور کرے اور اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دے وہ تصوّر یہ ہے کہ خدائے واحد اپنی ذات اور صفات میں یگانہ (UNIQUE) ہے ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ساری کائنات میں اُسی ایک کا قانون کارفرما ہے اور اُسی ایک کے قانون کے تابع تمام انسانوں کو بھی رہنا چاہئے اس طرح ان میں بھی وحدت پیدا ہو جائے گی وحدتِ خالق کے تصور کا لازمی نتیجہ وحدتِ قانون اور وحدتِ انسانیت ہے۔

112:2 اَللّٰہُ الصَّمَدُ

(اللہ بے نیاز ہے)

وہ (خدا) خود مکتفی ہے اور باقی سب اپنی زندگی بقا نشوونما اور تکمیل کے لئے اس کے محتاج ہیں وہ ایک بلند و بالا مستحکم چٹان کی طرح ہے جو خود ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہوتی ہے اور سیلاب سے بچنے کے لئے ہر ایک اس کی طرف پناہ کے لئے جاتا ہے۔

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الفلق(113)

113:5 وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے)

پھر ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ہماری کامیابیوں سے جل بھن جائیں اور ہم سے حسد کرنے لگیں گے ہمیں ان حاسدوں سے بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے یہ ہیں وہ تخریبی قوتیں جن سے ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہو گی اور اس کی شکل یہ ہو گی کہ ہم زیادہ سے زیادہ قوانین خداوندی کی اطاعت کریں اور اس طرح اس کی حفاظت کے آغوش میں آجائیں

قرآنی ضرب الامثال۔سورۃ الناس(114)

114:1 قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

(کہو! میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی)

اس مقصد کے لئے جس کا ذکر سابقہ سورۃ میں کیا گیا ہے ہمیں اس خدا کے قانون سے اور زیادہ قریب ہو جانا چاہئے جس کے پیش نظر (کسی خاص گروہ قبیلہ جماعت یا قوم کی نہیں بلکہ پوری کی پوری انسانیت کی نشوونما ہے وہ ربّ النّاس ہے)۔

114:2 مَلِكِ النَّاسِ

(لوگوں کے بادشاہ کی)

یعنی اس خدا کے قانون سے قریب تر جس کے سوا کسی کو حق حاصل نہیں کہ انسانوں سے اپنی اطاعت کرائے ساری کائنات میں غلبہ واقتدار اُسی کا ہے کے قوانین کی محکومیت انسان کو اختیار کرنی چاہئے وہ ملک النّاس ہے۔

114:3 اِلٰهِ النَّاسِ

(لوگوں کے معبود کی)

اور وہی ہے جس کا قانونِ حفاظت تمام نوع انسان کی پناہ دے سکتا ہے اسی سے انسانیت تمام خطرات سے محفوظ رہ سکتی ہے وہ الہ النّاس ہے۔

114:4 مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

(اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جائے)

114:5 الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ

(جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے)

اس خدا کے قوانین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ متمسک رہ کر ہمیں محتاط رہنا ہو گا ان لوگوں کی وسوسہ انگیزیوں سے جو دبے پاؤں آتے ہیں اور چپکے ہی چپکے کانوں میں کچھ پھونک کر پچھلے پاؤں لوٹ جاتے ہیں اور اس طرح لوگوں کے دلوں میں وساوس پیدا کر کے ان کے عزم راسخ کو کمزور کر دیتے ہیں۔

114:6 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

(جن میں سے اور انسان میں سے)

یہ کچھ جانے پہچانے لوگوں کی طرف بھی ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کی طرف سے بھی جو اجنبی اور بیگانے ہوتے ہیں نیز ایسی مخفی قوتوں غیر محسوس پر اپیگنڈے کے نفسیاتی اثرات کے ذریعے بھی جو بظاہر نظر نہیں آتیں اس نئی منزل میں داخل ہوتے وقت ان تمام تخریبی قوتوں کی شر انگیزیوں سے محتاط رہنا ہوگا یہ احتیاط اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ قوانین خداوندی کی اطاعت کرو۔